فَسْئَلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ

اِنَّمَا شِفَاءُ الْعِيِّ السُّؤَالُ

احسن الفتاوی

بحذف مکررات و تخریجات فرائض مسائل غیر مہمہ

جلد ۴

(ازش)

فقیہ العصر مفتی اعظم مفتی رشید احمد صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ

ایچ ایم سعید کمپنی
ادب منزل پاکستان چوک کراچی

نام کتاب — احسن الفتاویٰ

جلد — دوم

زیر اہتمام — ایچ ایم سعید کمپنی کراچی

ضخامت — ۵۶۴ صفحات

کتابت — محمد زاہد خطاط کراچی

تعداد — ایک ہزار

پریس — ایجوکیشنل پریس کراچی

سن طبع — سنہ ۱۴۰۰ھ

طبع یازدہم — ۱۴۲۵ھ۔

(ملنے کا پتہ)

ایچ ایم سعید کمپنی

ادب منزل پاکستان چوک کراچی

فہرست مضامین "احسن الفتاوی" جلد دوم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کتاب الطّہارۃ

زبان سے وضوء کی نیت کرنا مستحب ہے:

سوال: وضوء کرتے وقت جو نیت کرتے ہیں زبان سے کرنا ثابت ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا۔

الجواب باسم ملہم الصواب

مستحب ہے۔ قال فی التنویر ومن آدابہ الجمع بین نیۃ القلب وفعل اللسان وفی الشرح هذه رتبة وسطى بين من سن التلفظ بالنية وبين من كرهه لعدم نقله عن السلف (ردالمحتار)

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

۵ رمضان سنہ ۹۳ھ

بدون نیت نہانے سے وضوء ہو جائے گا:

سوال: بغیر کسی نیت کے یونہی نہایا جائے یا سمندر میں تیر لیا جائے تو کیا وضوء خود بخود ہو جائیگا؟ اگر ہو جائیگا تو کیا سر کا مسح بھی ہو جائیگا؟ بینوا توجروا۔

الجواب باسم ملہم الصواب

وضوء مع مسح صحیح ہو جائیگا، البتہ بدون نیت کے ثواب نہیں ملیگا۔ قال فی العلائیۃ مصرحا بانہ بدونها ليس بعبادة وفی الشامیۃ ای الوضوء بدون النية ليس عبادة وذلك كان مفتاحا للصلاة طاهرا مطهرا (او بقصد التبرد او لمجرد ازالة الوسخ كفى الحكم) (ردالمحتار ص۹۹ ج۱)

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

۲۱ جمادی الآخرۃ سنہ ۹۳ھ

وضوء سے قبل اعوذ باللہ پڑھنا:

سوال: وضوء سے قبل اعوذ باللہ الخ پڑھنا مستحب جائز ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا۔

الجواب باسم ملہم الصواب

وضوء سے قبل بسم اللہ پڑھنا سنت ہے بسم اللہ سے قبل اعوذ باللہ پڑھنے کا بھی ضعیف قول

راجح یہی ہے کہ نہ پڑھے۔ قال فی الشامیۃ: وقیل لا تفضل بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم وھو المتوفق وفی المجتبیٰ یجمع بینھما (رد المحتار ص۲۵۰ ج۱) فقط واللّٰہ تعالیٰ اعلم

۵ جمادی الاولیٰ سنہ ۱۳۸۹ھ

وضوء میں ہر عضو پر بسم اللّٰہ پڑھنا:

سوال: وضوء میں ہر عضو پر بسم اللّٰہ پڑھنا مستحب ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا

الجواب باسم ملہم الصواب

وضوء میں صحیح حدیث سے صرف یہ دعاء ثابت ہے:

اللّٰھم اغفرلی ذنبی ووسع لی فی داری وبارک لی فی رزقی۔

کتب فقہ میں یہ دعائیں بھی منقول ہیں:

(۱) ہر عضو دھوتے وقت بسم اللّٰہ العظیم والحمد للّٰہ علی دین الاسلام۔

(۲) ہر عضو پر کلمۂ شہادت۔

(۳) ہر عضو پر درود شریف۔

(۴) کلی کرتے وقت اللّٰھم اعنی علی تلاوۃ القرآن وذکرک وشکرک وحسن عبادتک۔

(۵) ناک میں پانی ڈالتے وقت اللّٰھم ارحنی رائحۃ الجنۃ ولا ترحنی رائحۃ النار۔

(۶) چہرہ دھوتے وقت اللّٰھم بیض وجھی یوم تبیض وجوہ وتسود وجوہ۔

(۷) دایاں ہاتھ دھوتے وقت اللّٰھم اعطنی کتابی بیمینی وحاسبنی حسابا یسیرا۔

(۸) بایاں ہاتھ دھوتے وقت اللّٰھم لا تعطنی کتابی بشمالی ولا من وراء ظھری۔

(۹) سر کے مسح کے وقت اللّٰھم اظلنی تحت عرشک یوم لا ظل الا ظل عرشک۔

(۱۰) کانوں کے مسح کے وقت اللّٰھم اجعلنی من الذین یستمعون القول فیتبعون احسنہ۔

(۱۱) گردن کے مسح کے وقت اللّٰھم اعتق رقبتی من النار۔

(۱۲) دایاں پاؤں دھوتے وقت اللّٰھم ثبت قدمی علی الصراط یوم تزل الاقدام۔

(۱۳) بایاں پاؤں دھوتے وقت اللّٰھم اجعل ذنبی مغفورا وسعیی مشکورا وتجارتی لن تبور۔

ان میں سے کوئی دعاء بھی کسی صحیح روایت سے ثابت نہیں، اور ضعیف حدیث پر عمل کرنے کے جواز کی تین شرطوں میں سے ایک شرط یہ بھی ہے کہ اسکو سنت نہ سمجھے (رد المحتار ص۸۶ ج۱) اس زمانہ میں غلبۂ جہالت کی وجہ سے عوام بلکہ اکثر خواص بھی سنت سمجھنے لگے ہیں، لہٰذا

اس سے احتراز کرنا چاہئے۔

علاوہ ازیں ان دعاؤں میں مشغولیت صحیح حدیث سے ثابت مسنون دعاء "اللہم اغفر لی ذنبی الخ" کے ترک بلکہ اس سے اعراض کو مستلزم ہے۔ واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم۔ ۲۵ ذی الحجہ سنہ ۱۳۸۶ھ

گھر سے وضو کر کے مسجد میں آنا افضل ہے:

سوال: زید کہتا ہے کہ مسجد میں آکر وضو کرنے کے بجائے گھر سے وضو کر کے آنا زیادہ ثواب ہے، کیا زید کا یہ قول صحیح ہے؟ بینوا توجروا۔

الجواب باسم ملہم الصواب

زید کا قول صحیح ہے، گھر سے وضو کر کے مسجد کی طرف آنے کی فضیلت احادیث میں آئی ہے:

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلوٰۃ الرجل فی الجماعۃ تضعف علی صلوٰتہ فی بیتہ وسوقہ خمسا وعشرین ضعفا وذلک انہ اذا توضأ فاحسن الوضوء ثم خرج الی المسجد لا یخرجہ الا الصلوٰۃ لم یخط خطوۃ الا رفعت لہ بھا درجۃ وحط عنہ بھا خطیئۃ فاذا صلی لم تزل الملائکۃ تصلی علیہ ما دام فی مصلاہ اللہم صل علیہ اللہم ارحمہ ولا یزال احدکم فی صلوٰۃ ما انتظر الصلوٰۃ (متفق علیہ)

وعن ابی امامۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من خرج من بیتہ متطھرا الی صلوٰۃ مکتوبۃ فاجرہ کاجر الحاج المحرم ومن خرج الی تسبیح الضحی لا ینصبہ الا ایاہ فاجرہ کاجر المعتمر وصلوٰۃ علی اثر صلوٰۃ لا لغو بینھما کتاب فی علیین (رواہ احمد وابوداود)

وعن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ (فی حدیث طویل) وما من رجل یتطھر فیحسن الطھور ثم یعمد الی مسجد من ھذہ المساجد الا کتب اللہ لہ بکل خطوۃ یخطوھا حسنۃ ورفعہ بھا درجۃ وحط عنہ بھا سیئۃ (رواہ مسلم)

وعن سھل بن حنیف مرفوعا من تطھر فی بیتہ ثم اتی مسجد قباء فصلی فیہ صلوٰۃ کان لہ کاجر عمرۃ (ابن ماجہ)

عقلاً بھی گھر سے وضو کر کے مسجد کی طرف چلنے کی فضیلت ظاہر ہے اسلئے کہ اس میں مسجد اور جماعت کا احترام ہے۔ کوئی شخص کسی دربار میں حاضر ہونا چاہے تو اس کی عظمت کا تقاضا ہے کہ گھر سے صاف ستھرا ہو کر چلے، نہ یہ کہ دربار میں پہنچکر پانی تلاش کرے، یہ دربار کی عظمت کے خلاف ہے، جیسا کہ حرم میں داخل ہونے والے کے لئے مواقیت سے احرام باندھنے کے حکم سے بھی بیت اللہ کی عظمت کا اظہار مقصود ہے۔

اس سے ثابت ہوا کہ آجکل مساجد میں جاکر وضو کرنیکا جو عام دستور ہوگیا ہے یہ درست نہیں البتہ مسافر یا معذور وغیرہ کے لئے کوئی مضایقہ نہیں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

۲۳ ربیع الآخر سنہ ۸۵ ہجری

تحقیق مسح گردن

سوال: روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ گردن کا مسح کانوں سے پہلے سر کے ساتھ کرنا چاہیے حتی بلغ القفا کے الفاظ عام روایات میں ہیں اور کتب فقہ میں کانوں کے بعد مسح گردن تحریر ہے۔ پس صورت تطبیق کیا ہوگی؟ بینوا توجروا

الجواب ومنه الصدق والصواب

حتی بلغ القفا کے الفاظ سے مسح رقبہ ثابت نہیں ہوتا۔ قفا اور رقبہ میں فرق ہے۔ قفا سر کا جز ہے اور رقبہ مستقل عضو ہے۔ بالفرض قفا بمعنی رقبہ لے لیا جائے تو بھی اس پر قصداً مسح کرنا ثابت نہیں ہوتا بلکہ بغرض استیعاب رأس ہوا ہے۔ مسح رقبہ کے اثبات پر حضرت مولانا عبد الحی صاحب لکھنوی قدس سرہ کا رسالہ "تحفۃ الطلبۃ فی تحقیق مسح الرقبۃ" قابل قدر ہے۔ اس میں مندرجہ ذیل روایات بھی ہیں۔

(۱) ذکر ابن السکن فی کتاب الحروف حدیث مصرف بن عمرو یبلغ به عمرو بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنه قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم توضأ فمسح لحیته وقفاه۔

(۲) روی ابو نعیم فی تاریخ اصبهان من حدیث ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنهما ان النبی صلی اللہ علیه وسلم قال من توضأ ومسح عنقه وقی الغل یوم القیامة۔

(۳) روی الدیلمی فی مسند الفردوس من حدیث ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنهما مسح الرقبة امان من الغل یوم القیامة۔

(۴) روی ابو عبید فی کتاب الطهور عن عبد الرحمن بن مهدی یبلغ به موسی بن طلحة رضی اللہ تعالیٰ عنه انه قال من مسح قفاه مع رأسه وقی الغل یوم القیامة قال العینی فی شرح الهدایة هذا وان کان موقوفا فله حکم الرفع لانه لا مجال للرأی فیه انتهی۔

(۵) حکی ابن همام من حدیث وائل فی صفة وضوء رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم ثم مسح علی رأسه ثلاثا وظاهر اذنیه ثلاثا وظاهر رقبته الخ رواه الترمذی۔

وقال قدس سره فی حاشیة رسالته المذکورة (قوله رواه الترمذی) هکذا ذکر فی الفتح وتبعه الشیخ الدهلوی

فی شرح سفر السعادۃ لکن لم اجدہ فی النسخ المتداولۃ من جامع الترمذی وذکرہ العینی فی البنایۃ والجمال الزیلعی فی تخریج احادیث الہدایۃ المسمی بنصب الرایۃ وابن حجر العسقلانی فی مختصر تخریج الزیلعی المسمی بالدرایۃ ہذہ الروایۃ مسندۃ الی البزار اھ۔

ان روایات کی سند میں اگرچہ کلام ہے مگر فضائل میں ضعیف روایت پر بھی عمل جائز ہے۔ نیز تعدد طرق کی وجہ سے روایت میں قوت آجاتی ہے اگرچہ ہر سند ضعیف ہو۔

رسالہ مذکورہ میں حتی بلغ القفا اور حتی بلغ القذال والی روایات بھی ہیں، مگر ان سے استدلال تام نہیں کیونکہ مذکورہ بالا روایات میں سے روایت اولیٰ و رابعہ میں بھی اگرچہ قفا کا ذکر ہے مگر اسے مستقلاً ذکر کرنے سے ظاہر ہے کہ اس سے مسح رقبہ ہی مراد ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

سلخ جمادی الآخرۃ سنہ ۹۰ھ

وضو میں انگلیوں کا خلال سنت مؤکدہ ہے:

سوال: وضو میں انگلیوں کا خلال کرنا سنت مؤکدہ ہے یا نہیں؟ اور سنت مؤکدہ کا ترک گناہ صغیرہ ہے یا کبیرہ؟ وضو میں خلال کا ترک کرنا مکروہ تحریمی ہے یا تنزیہی؟ بینوا توجروا

الجواب باسم ملہم الصواب

سنت مؤکدہ ہے اور بلا عذر مع الاصرار ترک کرنا مکروہ تحریمی ہونے کی وجہ سے گناہ کبیرہ ہے

قال فی شرح التنویر: وتخلیل (الاصابع) الیدین بالتشبیک والرجلین بخنصر یدہ الیسری بادئا بخنصر رجلہ الیمنی وہذا بعد دخول الماء خلالہا فلو منضمۃ فرض۔ قال فی الشامیۃ (قولہ وتخلیل الاصابع) ہو سنۃ مؤکدۃ اتفاقا سراج (رد المحتار ص۸۱ ج۱) وفی موضع آخر منہ وفی الحدیث من ترک سنتی لم ینل شفاعتی فترک السنۃ المؤکدۃ قریب من الحرام قال ابن عابدین تحت (قولہ وفی الزیلعی) ومقتضاہ ان ترک السنۃ المؤکدۃ مکروہ تحریما لجعلہ قریبا من الحرام والمراد بہا سنن الہدی کالجماعۃ والاذان والاقامۃ فان تارکہا مضلل ملوم والمراد الترک علی وجہ الاصرار بلا عذر (رد المحتار ص۳۴۳ ج۵) وفی واجب الصلوۃ ولہا واجبات لا تفسد بترکہا وتعاد وجوبا فی العمد والسہو ان لم یسجد لہ وان لم یعدہا یکون فاسقا آثما قال الشامی (قولہ یکون فاسقا) اقول صرح العلامۃ ابن نجیم فی رسالتہ المؤلفۃ فی بیان المعاصی بان کل مکروہ تحریما من الصغائر وصرح ایضا بانہم شرطوا لاسقاط العدالۃ بالصغیرۃ الادمان علیہا (رد المحتار ص۳۲۶ ج۱) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

۵ رجمادی الآخرۃ سنہ ۸۸ھ

وضو میں ولاء اور ہر عضو پر دعاء :

سوال : وضوء میں جلدی کرنا مستحب ہے یا نہیں ؟ اگر مستحب ہے تو ہر عضو دھوتے وقت بسم اللہ ، کلمۂ شہادت اور ہر عضو کے لئے مستقل ماثور دعاء ، ہر عضو دھونے کے بعد درود شریف ، علاوہ ازیں دعاء رَبِّ اغْفِرْلِیْ ذَنْبِیْ کیسے پڑھ سکتا ہے ؟ بینوا توجروا ۔

الجواب باسم ملهم الصواب

وضوء اور غسل میں ولاء سنت ہے ، یعنی اتنی تاخیر نہ کرے کہ معتدل ہوا میں دوسرا عضو دھونے سے قبل پہلا عضو خشک ہو جائے ، اسی طرح مسح کے بعد اور تیمم میں اتنی دیر کرنا کہ اس وقت اگر کوئی عضو دھویا ہوتا تو وہ خشک ہو جاتا خلاف سنت ہے ۔ کذا حررہ العلامۃ ابن عابدین رحمہ اللہ تعالیٰ وذکر فاغتنم ہذا التحریر (رد المحتار ص۱۲ ج ۱) ولاء کی تعریف مذکور کے تحت اتنے وقت میں تو بہت کچھ پڑھ سکتا ہے ، علاوہ ازیں کتب فقہ میں ان دعاؤں میں سے کوئی ایک پڑھنا مذکور ہے ، اور حقیقت یہ ہے کہ اللھم اغفرلی ذنبی ؟ کے سوا کوئی دعاء بھی کسی صحیح حدیث سے ثابت نہیں ، فضائل میں کسی ضعیف حدیث پر عمل کرنے کے جواز کی شرائط میں سے ایک شرط یہ بھی ہے کہ اسے سنت نہ سمجھا جائے ، اس زمانہ میں غلبۂ جہالت کی وجہ سے لوگ سنت سمجھنے لگتے ہیں ، لہٰذا ایسے امور سے احتراز کرنا چاہئے ۔

قال فی الشامیۃ تحت (قولہ والتسمیۃ کما مر) فصل مجموع ما یذکر عند کل عضو التسمیۃ والشہادۃ والدعاء والصلوٰۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم لکن قال صاحب الہدایۃ فی مختارات النوازل ویسمی عند غسل کل عضو ویدعو بالدعاء المأثور فیہ او یأتی بکلمۃ الشہادۃ او یصلی علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم واوفی الجمیع باو لکن رأیت فی الحلیۃ عن المختارات ویدعو بالواو ویأتی بالواو فی الجمیع (رد المحتار ص۱۱ ج ۱) وقال العلامۃ الرافعی رحمہ اللہ تعالیٰ راجعت النوازل فرأیتہ عبر بالواو فی جمیع المعاطیف ۔ (التحریر المختار ص۴ ج ۱)

وفی ہذا البحث من العلائیۃ قال محقق الشافعیۃ الرملی فیعمل بہ فی فضائل الاعمال وان انکرہ النووی (الی قولہ) شرط العمل بالحدیث الضعیف عدم شدۃ ضعفہ وان یدخل تحت اصل عام وان لا یعتقد سنیۃ ذلک الحدیث (رد المحتار ص۱۱ ج ۱)

فقط واللہ تعالیٰ اعلم ۔ ۲۹ شعبان ۷۷ھ

مسواک کا ایک بالشت ہونا مستحب ہے:

سوال: ایک بالشت سے کم شروع میں مسواک کا استعمال کرنا درست ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا

الجواب باسم ملہم الصواب

شروع ہی سے ایک بالشت سے کم مسواک بنانا خلافِ استحباب ہے۔ استعمال کے بعد کم ہو جائے تو کچھ حرج نہیں۔ لما فی العلائیۃ وندب امساکہ بیمناہ وکونہ لینا مستویا بلاعقد فی غلظ الخنصر وطول شبر وفی الشامیۃ (قولہ وطول شبر) الظاہر انہ فی ابتداء استعمالہ فلا یضر نقصہ بعد ذلک بالقطع منہ لتسویتہ تأمل وہل المراد شبر المستعمل او المعتاد الظاہر الثانی لانہ محمل الاطلاق غالبا (رد المحتار صفحہ ۷۸ ج ۱) ایسے مستحبات عموماً سہولت وغیرہ پر مبنی ہوتے ہیں انہیں حکم شرعی نہ سمجھنا چاہئے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔ ۲۷ رجب سنہ ۸۹ ہجری

اعضاء وضو کو تین بار سے زیادہ دھونا:

سوال: وضو میں بعض لوگ تین بار کہنی تک ہاتھ دھو کر پھر تین بار پانی بہاتے ہیں تو یہ چھ مرتبہ ہوگیا، وضو میں یہ فعل درست ہے یا مکروہ یا ناجائز اور اس طرح کرنا چھ مرتبہ سمجھا جائیگا یا تین مرتبہ۔ بینوا توجروا۔

الجواب باسم ملہم الصواب

اگر تین سے زائد اس اعتقاد سے دھو رہا ہے کہ یہ ثواب یا سنت ہے تو مکروہ تحریمی ہے۔ اور اگر یہ اعتقاد نہیں مگر بدون کسی داعیہ کے کر رہا ہے تو عبث ہونے کی وجہ سے مکروہ تنزیہی ہے، اور اگر کبھی ازالۂ شک اور طمانینتِ قلب کی خاطر تین سے زیادہ بار دھو لیا تو کوئی کراہت نہیں، البتہ مسجد اور مدرسہ کے وقف پانی سے تین بار سے زیادہ دھونا حرام ہے۔ قال فی شرح التنویر والاسراف ومنہ الزیادۃ علی الثلث فیہ تحریما لو بماء النہر والمملوک لہ اما الموقوف علی من یتطہر بہ ومنہ ماء المدارس فحرام وقال فی الشامیۃ (قولہ والاسراف) ای بان یستعمل منہ فوق الحاجۃ الشرعیۃ لما اخرج ابن ماجۃ وغیرہ عن عبد اللہ بن عمرو بن العاص ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مر بسعد وہو یتوضأ فقال ما ہذا السرف فقال أفی الوضوء اسراف فقال نعم وان کنت علی نہر جار حلیۃ (قولہ ومنہ) ای من الاسراف الزیادۃ علی الثلاث ای فی الغسلات مع اعتقاد ان ذلک ہو السنۃ لما قدمناہ من ان الصحیح ان النہی محمول علی ذلک فاذا لم یعتقد ذلک وقصد الطمانینۃ عند الشک او بقصد

الوضوء علی الوضوء بعد الفراغ منہ فلا کراہۃ کما مر تقریرہ اھ واما الکراہۃ التنزیھیۃ فلکونہا تحت قولہ تحریما (رد المحتار ص [illegible] ج ۱) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

۱۲ ربیع الآخر سنہ ۹۰ھ

وضوء میں ڈاڑھی کے بالوں کا تر کرنا:

سوال: وضوء کے درمیان اگر ڈاڑھی کے بالوں میں کچھ خشکی رہ جائے تو وضوء ہو جائیگا؟ بینوا توجروا

الجواب باسم ملہم الصواب

اگر ڈاڑھی اتنی ہلکی ہو کہ اس میں سے چہرے کی کھال نظر آتی ہو تو کھال تک پانی پہنچانا ضروری ہے ورنہ نہیں۔ بال جو چہرے کی حد کے اندر ہیں ان کا دھونا فرض ہے اور جو ٹھوڑی سے نیچے لٹکے ہوئے ہیں ان کا دھونا ضروری نہیں اولیٰ ہے۔ لانہ فرض عند الشافعی رحمہ اللہ تعالیٰ قال فی شرح التنویر لا خلاف ان المسترسل لا یجب غسلہ ولا مسحہ بل یسن وان الخفیفۃ التی تری بشرتہا یجب غسل ما تحتہا کذا فی النہر۔ وفی الشامیۃ (قولہ ان المسترسل) ای الخارج عن دائرۃ الوجہ وفسرہ ابن حجر فی شرح المنہاج بما لو مد من جہۃ نزولہ لخرج عن دائرۃ الوجہ وعلی ہذا فالنابت علی اسفل الذقن لا یجب غسل شیء منہ لانہ یصیر ظہورا بخروج عن حد الوجہ لان ذلک جہۃ نزولہ وان کان لو مد الی فوق لا یخرج عن حد الجبہۃ وکذا النابت علی اطراف الحنک من اللحیۃ واما النابت علی الخدین فیجب غسل ما دخل منہ فی دائرۃ الوجہ دون الزائد علیہا (قولہ بل یسن) ای المسح لکونہ الاقرب لمرجع الضمیر وعبارۃ المنیۃ صریحۃ فی ذلک کذا افادہ ح (رد المحتار ج ۱ ص۹۷) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

۳۰ جمادی الاولیٰ سنہ ۹۳ھ

وضوء کے بعد آسمان کی طرف دیکھنا:

سوال: وضوء کرنے کے بعد آسمان کی طرف دیکھنے کا کیا حکم ہے؟ بینوا توجروا

الجواب باسم ملہم الصواب

وضوء کے بعد کلمۂ شہادت پڑھتے وقت آسمان کی طرف دیکھنا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے، کما فی روایۃ ابی داؤد۔

وقال العلامۃ ابن عابدین رحمہ اللہ تعالیٰ تحت (قولہ وان یقول بعدہ) وزاد فی

المنیۃ ایضا وان یقول بعد فراغہ سبحانک اللّٰھم وبحمدک اشھد ان لا الٰہ الا انت استغفرک واتوب الیک واشھد ان محمدًا عبدک ورسولک ناظرا الی السماء (رد المحتار ص۹۵ ج۱)

(اس سے رجوع کی تفصیل تتمہ میں ہے) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

۵ ر صفر سنہ ۸۴ ہجری

حالتِ وضوء میں قبلہ کی طرف تھوکنا:

سوال: قبلہ رُخ بیٹھ کر وضوء کرتے ہیں تو اس صورت میں تھوکتے بھی ہیں۔ ویسے قبلہ کی طرف تھوکنے سے لوگ منع کرتے ہیں اس کی کیا حیثیت ہے؟ بیّنوا توجروا

الجواب باسم ملہم الصواب

قبلہ کی طرف تھوکنا مکروہ ہے۔ اگر قبلہ کی طرف نہ ہو مگر نیچے زمین کی طرف تھوکے تو اس میں کوئی کراہت نہیں، چنانچہ حدیث میں ہے کہ نماز میں تھوکنے کی ضرورت پیش آئے تو پاؤں کے نیچے تھوک دے، حالانکہ اس وقت نمازی قبلہ رُخ ہے اسکے باوجود نیچے کی طرف تھوکنے کی اجازت دی گئی ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

۵ ر رجب سنہ ۹۳ھ

جس کے ہاتھ کٹے ہوئے ہوں وہ وضوء کیسے کرے؟:

سوال: اگر کسی شخص کے ہاتھ کٹے ہوئے ہوں وہ نماز کے لئے وضوء کیسے کرے؟ بیّنوا توجروا۔

الجواب باسم ملہم الصواب

اعضاء وضوء پر پانی بہالے۔ اگر اس پر قدرت نہ ہو تو تیمم کرے۔ اگر ہاتھوں پر زخم ہوں یا بازو پورے کٹے ہوں اور چہرے پر کسی طرح پانی بہانے کی قدرت بھی نہ ہو تو چہرے کو زمین یا دیوار وغیرہ سے تیمم کی نیت سے مل لے، اگر چہرے پر زخم وغیرہ کی وجہ سے اس پر بھی قادر نہ ہو تو بدون طہارت کے ہی نماز پڑھتا رہے۔ قال فی التنویر مقطوع الیدین والرجلین اذا کان بوجھہ جراحۃ یصلی بغیر طہارۃ ولا یعید علی الاصح۔ وفی الشامیۃ (قولہ وبوجہہ جراحۃ) والا مسحہ علی التراب ان لم یمکنہ غسلہ (رد المحتار ص۲۳۳ ج۱) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

۲۲ ر ربیع الآخر سنہ ۹۷ھ

جرمانہ کے لوٹے سے وضوء کرنا:

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین ومفتیانِ شرع متین مندرجہ ذیل مسئلہ کے متعلق۔

جلادینے صاحبان نے کسی دنیوی یا دینی قصور پر زید پر یہ جرمانہ کیا کہ مسجد میں پچاس عدد لوٹے خرید کر لوگوں کے وضوء کے لئے رکھدو۔ تو اب سوال یہ ہے کہ جرمانہ تو حنفیہ کے نزدیک ناجائز ہے مگر اب جو زید پر جرمانہ ہوا اور اس نے لوٹے رکھدیئے تو ان لوٹوں سے وضوء کرنا بھی جائز ہے یا نہیں؟ اور جو اس وضوء سے نماز پڑھی ہے یہ نماز بلاکراہت درست ہوگی یا نہیں؟ بینوا توجروا

الجواب باسم ملہم الصواب

اگر زید لوٹے رکھنے پر بشرح قلب راضی ہو جائے، تو ان لوٹوں کا استعمال جائز ہے ورنہ نہیں، بدوں رضائے زید ان لوٹوں سے وضوء کرنا اگرچہ گناہ ہے مگر وضوء ہو جائے گا اور نماز بلاکراہت صحیح ہو جائے گی، صرف لوٹوں کے استعمال کا گناہ ہوگا۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

۴ ذی قعدہ سنہ ۸۹ھ

نماز جنازہ یا سجدۂ تلاوت کے لئے وضوء کیا تو اس سے نماز پڑھ سکتا ہے:

سوال: نماز جنازہ یا سجدۂ تلاوت کے لئے وضوء کیا تو اس سے نماز پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا

الجواب باسم ملہم الصواب

جائز ہے بلکہ پانی نہ ملنے یا مرض کی وجہ سے نماز جنازہ کے لئے تیمم کیا ہو تو اس سے بھی دوسری نماز پڑھنا جائز ہے۔ قال ابن عابدین رحمہ اللہ تعالیٰ (قولہ بخلاف صلاۃ جنازۃ) ای فان تیممھا تجوز بہ سائر الصلوات لکن عند فقد الماء واما عند وجودہ اذا خاف فوتھا فانما تجوز بہ الصلاۃ علی جنازۃ اخری اذا لم یکن بینھما فاصل کما مر ولا یجوز بہ غیرھا من الصلوات اھ (رد المحتار ص ۲۲۳ ج ۱) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

۲۳ صفر سنہ ۹۰ ہجری

اخبار میں لکھی ہوئی آیات قرآن کو بے وضو چھونا:

سوال: اخبار کے جس صفحہ پر آیت قرآنی لکھی ہو اسکو بے وضوء ہاتھ لگانا کیسا ہے بینوا توجروا

الجواب باسم ملہم الصواب

جہاں آیت قرآنی لکھی ہو صرف اس جگہ بے وضوء ہاتھ لگانا منع ہے، دوسرے مواضع کو ہاتھ لگانا جائز ہے، البتہ اگر چھوٹی سے چھوٹی آیت میں چھ حروف سے بھی کم ہو تو ایک قول کے مطابق اس پر

بھی ہاتھ لگانے کی گنجائش ہے۔ قال فی شرح التنویر ویحرم به ای بالاکبر وبالاصغر مس مصحف ای ما فیه آیة کدرهم وجدار وفی الحاشیة تحت (قوله ای ما فیه آیة الخ) لکن لا یحرم فی غیر المصحف الا المکتوب ای موضع الکتابة کذا فی باب الحیض من البحر وقید بالآیة لانه لو کتب ما دونها لا یکره مسه کما فی حیض القهستانی وینبغی ان یجری هنا ما جری فی قراءة ما دون آیة من الخلاف والتفصیل المارین هناك بالاولی لان المس یحرم بالحدث ولو اصغر بخلاف القراءة فکانت دونه تأمل (رد المحتار ص۱۱۶ ج۱) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

۲۷ رجب سنہ ۹۲ھ

قرآن کے ٹیپ یا پلیٹ کو بے وضوء ہاتھ لگانا:

سوال: فونوگرام یا ریڈیو میں تلاوتِ قرآن شریف کرائی جاتی ہے اور جو پلیٹ یا ٹیپ ریکارڈ میں قرآن شریف ہے ان کو بے وضوء یا جنابت کی حالت میں چھونا اور سجدۂ تلاوت وغیرہ میں قرآنِ کریم کی طرح حکم ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا

الجواب باسم ملهم الصواب

ریڈیو میں اگر آیتِ سجدہ پڑھی گئی تو سامع پر سجدہ واجب ہوگا۔ پلیٹ یا ٹیپ ریکارڈ میں نہ قرآنِ کریم کی کتابت ہے اور نہ ہی اس کی آواز قرآن کی آواز ہے بلکہ صدائے بازگشت کی طرح آواز کی نقل ہے لہٰذا اسکے احکام قرآنِ کریم جیسے نہیں، اسے بے وضوء چھونا جائز ہے اور سجدہ کی آیت سننے سے سجدہ واجب نہ ہوگا۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

۹ صفر سنہ ۹۴ ہجری

بے وضوء قرآن کے خالی صفحہ کو ہاتھ لگانا جائز نہیں:

سوال: بلا وضوء قرآنِ کریم کے اس صفحہ کو ہاتھ لگانا جہاں قرآنِ کریم کی آیت نہ لکھی ہو جیسا کہ قرآنِ کریم میں اوپر کے صفحہ پر آیتِ قرآنی کے حروف نہیں ہوتے اسکا شرعاً کیا حکم ہے؟ بینوا توجروا

الجواب باسم ملهم الصواب

قرآنِ کریم کے خالی صفحہ کو بھی بے وضوء چھونا جائز نہیں، بلکہ جلد پر بھی ہاتھ لگانا منع ہے قال فی التنویر ویحرم به ای بالاکبر وبالاصغر مس مصحف الا بغلاف متجاف (رد المحتار ص۱۱۶ ج۱) وفی الحیض منه ومسه الا بغلافه وفی الشرح المنفصل عنه وفی الحاشیة (قوله و

مسہ) ای القرآن ولو فی لوح او درہم او حائط لکن لا یمنع الا من مس المکتوب بخلاف المصحف فلا یجوز مس الجلد وموضع البیاض منہ (رد المحتار ص ۱۲۰ ج ۱) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

۲۸ رجب سنہ ۹۴ھ

روغن چھڑائے بغیر وضوء نہ ہوگا:

سوال: جو لوگ رنگریزی کا کام کرتے ہیں یا تارکول (ڈامبر) کا کاروبار کرتے ہیں ان کے متعلق یہ امر دریافت طلب ہے کہ رنگ یا تارکول جو انکے ہاتھ پیر وغیرہ پر لگے ہوتے ہیں یہ دھونے سے صاف نہیں ہوتے اور وضوء کرنے سے انکے نیچے پانی نہیں جاتا تو کیا انکے ہاتھوں پر لگنے کی صورت میں ان کا وضوء ہو جائے گا؟ بینوا توجروا

الجواب باسم ملہم الصواب

رنگریز جو کپڑا رنگنے کا کام کرتے ہیں ان کے ہاتھوں پر جو رنگ لگا ہوتا ہے اُسے اتارنے کی ضرورت نہیں۔ البتہ لکڑی اور لوہے وغیرہ پر کرنے کا چپکنے والا روغن اگر جم گیا تو اسے اتارے بغیر وضوء نہ ہوگا۔ ہاں اگر ایسے روغن کی تہ نہیں بلکہ صرف رنگ نظر آتا ہے تو وضوء ہو جائیگا اسلئے کہ یہاں پانی کے پہنچنے سے کوئی مانع نہیں۔ قال فی شرح التنویر ولا یمنع ما علی ظفر صباغ ولا طعام بین اسنانہ او سنہ المجوف بہ یفتی وقیل ان صلبا منع وھو الاصح وفی الشامیۃ (قولہ وھو الاصح) صرح بہ فی شرح المنیۃ وقال لامتناع نفوذ الماء مع عدم الضرورۃ والحرج اھ (رد المحتار ص ۹۲ ج ۱)

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

۲ شعبان سنہ ۹۵ ہجری

شرمگاہ میں انگلی داخل کرکے نکالنے سے وضوء ٹوٹ گیا:

سوال: زید نے اپنی زوجہ کی شرمگاہ میں مع کپڑے کے یا بغیر کپڑے کے انگلی داخل کی تو زوجہ کا وضوء ٹوٹ گیا یا نہیں؟ بینوا توجروا۔

الجواب باسم ملہم الصواب

وضوء ٹوٹ گیا خواہ انگلی پر کپڑا ہو یا نہ ہو۔ اسلئے کہ جب انگلی نکلے گی تو اس پر نجاست ضرور لگی ہوگی اور خروج نجاست ناقض وضوء ہے۔ البتہ اگر انگلی فرج داخل یعنی گول سوراخ کے اندر نہیں گئی تو وضوء نہیں گیا۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

۱۵ ذی الحجہ سنہ ۹۶ ہجری

زکام اور رمد کے پانی کا حکم:

سوال: زکام کی حالت میں ناک سے پانی بہتا ہے کیا اس سے وضو ٹوٹ جاتا ہے یا نہیں؟ بیّنوا توجروا۔

الجواب باسم ملہم الصواب

فی الدر المختار فی مباحث المعذور وصاحب عذر من به سلس بول (الی ان قال) او بعینه رمد او عمش او غرب وكذا كل ما يخرج بوجع ولو من اذن وثدی وسرة وقال فی الشامية (قوله وكذا كل ما يخرج بوجع) الا ظاهره يعم الانف اذا زكم (رد المحتار ص۲۲۳ ج ۱)

عبارتِ بالا سے معلوم ہوا کہ زکام کی وجہ سے جو پانی ناک سے بہتا رہتا ہے ناقضِ وضوء ہے، اور جس شخص کو ایسا زکام ہو وہ معذور ہے اس پر احکام معذور جاری ہونگے۔

علامہ شامی نے لکن صرحوا بان ماء فم النائم طاهر ولو منتنا فتأمل سے اشکال وارد کیا ہے اسکا جواب یہ ہے کہ ماء فم بسبب علت نہیں ہوتا اور ماء الزکام للعلة ہوتا ہے۔ یہ فرق ظاہر بھی ہے اور علامہ رافعی نے التحریر المختار میں اس کی تصریح بھی کی ہے۔ ونصه (قوله لكن صرحوا بان ماء فم النائم الخ) ای مقتضی ما صرحوا ان لا يكون الزكام ناقضا بالاولی لانبعاثه من الرأس الذی ليس محل النجاسة وانبعاث الاول من الجوف الذی محلها لكن يفرق بينهما بان الزكام خارج بعلة بخلاف ماء فم النائم ولو منتنا اھ (التحریر المختار ص۳۱ ج ۱) وجع ضروری نہیں بسبب علت خروج ماء نجس ہے اور ناقضِ وضوء کما فی الشامية تحت القول المذکور۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

۱۳ ذی قعدہ سنہ ۸۳ھ

اصلاح مسئلہ بالا:

نظرِ غائر سے معلوم ہوتا ہے کہ ماء رمد و ماء زکام ناقض نہیں اسلئے کہ منہ کی طرح ناک اور آنکھ اصلی رطوبت کا محل ہے، منہ میں زخم ہونے کی صورت میں جب تک پیپ کا یقین یا خون نظر نہ آئے اسوقت تک لعاب ناقض نہیں اگرچہ عارض کی وجہ سے لعاب کثرت سے بہے، یہی حکم ناک، کان اور آنکھ کا ہونا چاہیے، ماہرینِ فن ڈاکٹروں سے تحقیق کرنے پر معلوم ہوا کہ زکام اور رمد کے پانی کا زخم کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

۱۶ شوال سنہ ۹۳ھ

پاخانہ کے مقام سے کیڑا نکلنا ناقض وضوء ہے:

سوال: اگر دورانِ نماز میں پاخانہ کے مقام سے کیڑا باہر نکل آئے تو نماز یا وضوء ٹوٹ جائیگا یا نہیں؟ بینوا توجروا۔

الجواب باسم ملهم الصواب

وضوء ٹوٹ جائے گا لہذا نماز نہ ہوئی۔ کما فی نواقض التنویر وشرحہ: ودودۃ وحصاۃ من دبر (رد المحتار ص۱۳۵ ج۱) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

۲۰ ذی قعدہ سنہ ۱۴ھ

نوم قاعد کے ناقض وضوء ہونے کی صورتیں:

سوال: بیٹھ کر سونے کی کونسی صورتیں ناقض وضوء ہیں، انکی تفصیل مطلوب ہے؟ بینوا توجروا

الجواب باسم ملهم الصواب

قال فی الدر (ونوم یزیل مسکتہ) ای قوتہ الماسکۃ بحیث تزول مقعدتہ من الارض وھو النوم علی احد جنبیہ او ورکیہ او قفاہ او وجہہ (والا) یزل مسکتہ (لا) ینقض وان تعمدہ فی الصلاۃ او غیرھا علی المختار کالنوم قاعدا ولو مستندا الی ما لو ازیل لسقط علی المذھب وساجدا علی الھیئۃ المسنونۃ ولو فی غیر الصلاۃ علی المعتمد ذکرہ الحلبی ومتورکا او محتبیا ورأسہ علی رکبتیہ او شبہ المنکب (الی قولہ) ولو نام قاعدا یتمایل فسقط ان انتبہ حین سقط فلا نقض بہ یفتی وقال ابن عابدین رحمہ اللہ تعالیٰ (قولہ علی المذھب) ای علی ظاھر المذھب عن ابی حنیفۃ وبہ اخذ عامۃ المشایخ وھو الاصح کما فی البدائع واختار الطحاوی والقدوری وصاحب الھدایۃ النقض ومشی علیہ بعض اصحاب المتون وھذا اذا لم تکن مقعدتہ زائلۃ عن الارض والا نقض اتفاقا کما فی البحر وغیرہ۔ (قولہ او شبہ المنکب) ای علی وجہہ وھو کما فی شرح الھدایۃ ان ینام واضعا الیتیہ علی عقبیہ وبطنہ علی فخذیہ ونقل عدم النقض بہ فی الفتح عن الذخیرۃ ایضا ثم نقل عن غیرھا ان نام متربعا ورأسہ علی فخذیہ نقض قال وھذا یخالف ما فی الذخیرۃ واختار فی الحلیۃ النقض فی مسألۃ الذخیرۃ لارتفاع المقعدۃ وزوال التمکن واذا انتقض فی التربیع مع انہ اشد تمکنا فالوجہ الصحیح النقض ھنا ثم ایدہ بما فی الکفایۃ عن المبسوطین من انہ لو نام قاعدا ووضع الیتیہ علی عقبیہ وصار شبہ المنکب علی وجہہ قال ابو یوسف علیہ الوضوء (رد المحتار ص۱۴۳ ج۱)

تفصیل بالا سے امور ذیل ثابت ہوئے ۔

① اگر کسی چیز کے ساتھ ٹیک لگائے بغیر سویا اور گرا نہیں یا گرتے ہی فوراً بیدار ہو گیا تو وضو نہیں ٹوٹا۔

② سجدہ کی ہیئت مسنونہ پر سونا ناقض وضو نہیں اگرچہ غیر نماز میں ہو۔

③ اگر پوری مقعد زمین پر قائم نہیں اور ٹیک لگا کر سویا، خواہ اپنی ران وغیرہ ہی پر ہو تو وضو ٹوٹ گیا، لہٰذا دو زانو بیٹھ کر ران وغیرہ پر ٹیک لگا کر سونے سے وضو جاتا رہے گا۔ اسی طرح چار زانو بیٹھ کر ران پر ٹیک لگائی اور اتنا جھک گیا کہ پوری مقعد زمین پر قائم نہیں رہی تو بھی وضو جاتا رہا، البتہ اگر پوری مقعد زمین پر قائم رہے مثلاً گھٹنے کھڑے کر کے ہاتھوں سے پکڑ لیے، یا کپڑے وغیرہ سے کر کے ساتھ باندھ لیے اور گھٹنوں پر سر رکھ کر سو گیا یا چار زانو بیٹھ کر کہنیوں سے زانو پر ٹیک لگا کر صرف اتنا جھکا کہ پوری مقعد زمین پر قائم رہی تو وضو نہیں ٹوٹا۔

④ اگر پوری مقعد زمین پر قائم ہے اور ٹیک لگا کر اتنی گہری نیند سویا کہ اس چیز کو ہٹا دیا جائے تو گر جائے، اس صورت میں اختلاف ہے، عدم نقض مختار ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

۲۰ ذی الحجہ سنہ ۹۲ھ

وریدی انجکشن ناقض وضو ہے :

سوال : حضرت والا نے بیان فرمایا تھا کہ وریدی انجکشن میں خون نکلنے کی وجہ سے وضو ٹوٹ جاتا ہے تو کیا ہر انجکشن میں خون نکلنا ضروری ہے۔ نیز اگر خون نکلا تو وہ پچکاری میں دوا کے ساتھ مل کر دوبارہ بدن میں داخل ہو جائے گا۔ اگر اس خون کو خارج مان لیا جائے تو کیا اس صورت میں تداوی بالمحرم نہ ہو گی؟ بینوا توجروا

الجواب باسم ملہم الصواب

وریدی انجکشن میں سوئی کے ورید میں پہنچنے کا یقین حاصل کرنے کا صرف یہی ذریعہ ہے کہ پچکاری میں خون آ جائے، جب تک پچکاری میں خون نظر نہیں آتا اس وقت تک دوا بدن میں داخل نہیں کی جاتی، عضلاتی اور جلدی انجکشن میں خون نہیں نکلتا اسلئے صرف وریدی انجکشن ناقض وضو ہے عضلاتی اور جلدی نہیں۔

باقی رہا تداوی بالمحرم کا مسئلہ تو اگرچہ پچکاری میں خون نکل کر دوا کے ساتھ شامل ہو جاتا ہے جس کی وجہ سے دوا نجس ہو جاتی ہے لیکن انجکشن خارجی استعمال میں داخل ہے یہی وجہ ہے

کہ انجکشن سے روزہ نہیں ٹوٹتا اور مانع تجس مغلوب النجاست کا خارجی استعمال جائز ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

۲۴ر جمادی الاولیٰ ۸۶ھ

وضوء کے دوران گھٹنے کھل جانا:

سوال: اگر وضوء کے دوران کسی شخص کے گھٹنے کھلے ہوں تو کیا اس کے وضوء میں کوئی نقص تو نہیں آئے گا؟ بینوا توجروا

الجواب باسم ملہم الصواب

وضوء میں کوئی نقص نہیں، البتہ دوسروں کے سامنے گھٹنے کھولنے کا سخت گناہ ہوگا۔

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

۱۱ر صفر سنہ ۹۷ ہجری

کسی کا ستر دیکھنے سے وضوء نہیں جاتا:

سوال: اگر وضوء کی حالت میں یا وضوء کرتے ہوئے کسی کے ستر کی جگہ پر نگاہ پڑجائے تو کیا وضوء میں کچھ حرج ہوتا ہے؟ مزید اس میں محرم اور غیر محرم کیلئے کچھ فرق ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا۔

الجواب باسم ملہم الصواب

وضوء میں کچھ حرج نہیں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

۱۱ر صفر سنہ ۹۷ ہجری

نماز میں ہنسی کی آواز سے وضوء ٹوٹ جاتا ہے:

سوال: میں ایک روز جماعت کے ساتھ نماز پڑھ رہا تھا، مسجد میں اچانک صفوں کے درمیان بلی گھس آئی جس کی وجہ سے مجھے ہنسی آئی، میں نے بہت روکنے کی کوشش کی مگر منہ کو دبایا تو ناک سے زور سے ہنسی کی آواز نکل گئی، اس سے نماز اور وضوء میں فساد آیا یا نہیں؟ بینوا توجروا۔

الجواب باسم ملہم الصواب

اگر اتنی آواز نکلی کہ صرف پاس والا آدمی سن سکے تو صرف نماز فاسد ہوئی وضوء نہیں گیا، اور اگر ہنسی کی آواز اتنی بلند ہو کہ پاس والے آدمی کے علاوہ کچھ گرد ونواح کے لوگ بھی سن لیں تو وضوء بھی جاتا رہا، یہ حکم بالغ کیلئے ہے، نابالغ کا وضوء نماز میں ہنسنے سے نہیں ٹوٹتا۔

اسمیں اختلاف ہے کہ بالغ کا وضوء مطلقاً فاسد ہوگیا یا کہ صرف نماز کے حق میں اسے بے وضوء

قرار دیا گیا ہے اور اس کے لئے مس مصحف وغیرہ جائز ہے، قول ثانی راجح ہے۔

فی نواقض الوضوء من شرح التنویر (وقہقہۃ) ھی ما یسمع جیرانہ (بالغ) ولو امرأۃ سہوا (یقظان) فلا یبطل وضوء صبی ونائم بل صلاتھما۔

وفی الشامیۃ قیل انہا من الاحداث وقیل لا وانما وجب الوضوء بہا عقوبۃ وزجرا وثمرۃ الخلاف فی مس المصحف یجوز علی الثانی لا الاول کما فی المعراج قال فی النہر ینبغی ان یظہر ایضا فی کتابۃ القرآن وفیما یسن لہ الطواف بغیر الوضوء فقیہ تردد وللحلوانی فلو بالصلوۃ یؤذن بانہ لا یجوز فتدبرہ ورجح فی البحر القول الثانی وایدہ فی النہر (رد المحتار ج۱)

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

۵ ربیع الاول سنہ ۹۲ھ

وضو کے بعد تولیہ سے پونچھنا:

سوال: وضو کرنے کے بعد وضو کے اعضاء کو کسی کپڑے سے خشک کیا جائے یا ویسے ہی رہنے دیا جائے؟ بینوا توجروا۔

الجواب باسم ملہم الصواب

وضو کے بعد رومال سے صاف کرنے میں کوئی حرج نہیں، مگر بہتر یہ ہے کہ زیادہ نہ رگڑے تاکہ وضو کا کچھ اثر باقی رہے۔ قال فی الشامیۃ تحت (قولہ والتمسح بمندیل) فی الخانیۃ ولا بأس بہ للمتوضئ والمغتسل، روی عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ کان یفعلہ ومنہم من کرہ ذلک ومنہم من کرہہ للمتوضئ دون المغتسل والصحیح ما قلنا الا انہ ینبغی ان لا یبالغ ولا یستقصی فیبقی اثر الوضوء علی اعضائہ (رد المحتار ص۸۸ ج۱) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

۱۱ رمضان سنہ ۹۱ھ

فرج خارج میں انگلی لگانا ناقض وضو نہیں:

سوال: کیا یہ ہو سکتا ہے کہ کوئی سیلان کی مریضہ عورت نماز یا تلاوت کے دوران کچھ وقفے سے کمان کے اندر انگلی سے چھو کر دیکھ لیا کرے کہ آیا پانی نکلا ہے یا نہیں، اور اگر اس نے اسی طریقے سے دیکھا مگر جگہ بالکل پاک تھی تو اس صورت میں اس کے شرمگاہ دیکھنے اور چھونے سے وضو ٹوٹے گا یا نہیں؟ بینوا توجروا

الجواب باسم ملہم الصواب

اس سے وضو نہیں ٹوٹے گا، البتہ آگے کے سوراخ کے اندر انگلی داخل کرنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے، اس لئے کہ انگلی کے ساتھ اندرونی نجاست بھی باہر آئے گی۔

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

۱۰ شوال سنہ ۹۱ھ

پانی اور مٹی دونوں نہ ہوں تو کیا کرے؟:

سوال: زید گاڑی پر سفر کر رہا ہے اور بے وضو ہے ادھر نماز کا وقت ہو چکا ہے اور پانی بھی معدوم ہے نیز نماز پڑھنے کے لئے گاڑی میں جگہ بھی موجود نہیں ہے تو کیا بلا وضو بالاشارہ نماز ادا کر سکتا ہے یا نہیں؟ دوسری صورت، اگر اس کو وضو تو ہے لیکن جگہ نہیں ہے تو عدم موضع کی وجہ سے نماز بالاشارہ پڑھ سکتا ہے یا نہیں؟ مذکورہ دونوں صورتوں میں نماز کے فوت ہونے کا بھی خوف ہے۔ بینوا توجروا

الجواب باسم ملہم الصواب

دونوں صورتوں میں جیسے بھی ممکن ہو نماز پڑھ لے مگر بعد میں قضا کرے۔ فقط واللہ اعلم

۲ ربیع الاول سنہ ۹۱ھ

ناخن پالش وضو اور غسل سے مانع ہے:

سوال: علماء کرام و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کیا فرماتے ہیں کہ اس دور میں عورتیں جو ناخن پالش لگاتی ہیں، جب ان سے کہا جائے کہ ناخن پالش لگانا ناجائز ہے، اس کے ہوتے ہوئے وضو نہیں ہوتا جو کہ نماز کے لئے شرط ہے اور نماز ارکان اسلام میں سے ہے جب وضو ہی نہ ہوا تو نماز جو اس پر مرتب ہوتی ہے وہ کیسے صحیح ہوگی، تو جواب کہتی ہیں کہ یہ تزیین کے لئے لگائی جاتی ہے جو کہ عورت کے لئے ضروری ہے۔ فقہاء کرام بھی فرماتے ہیں کہ عورت کو خاوند کے لئے ہر وقت تیار و مزین رہنا چاہئے پھر کیوں کر نہ لگائی جائے کیا اس کا لگانا جائز ہے یا ناجائز؟ بینوا توجروا

الجواب باسم ملہم الصواب

ایسی تزیین حرام ہے جو شرعی فرائض کی صحت سے مانع ہو، جو چیز بدن تک پانی پہنچنے سے مانع ہو اس کی موجودگی میں وضو اور غسل صحیح نہیں ہوتا اگر بال برابر بھی جگہ خشک رہ گئی تو وضو اور

غسل نہ ہوگا، حضرات فقہاء رحمہم اللہ تعالیٰ نے گندھے ہوئے خشک آٹے کو صحت وضوء سے مانع قرار دیا ہے حالانکہ وہ ناخن پالش جتنا سخت نہیں ہوتا اور اس کی ضرورت بھی ہے تو ناخن پالش کی اجازت کیسے ہو سکتی ہے، جتنی بھی نمازیں ناخن پالش لگا کر پڑھی ہیں وہ واجب الاعادہ ہیں اور ساتھ ساتھ توبہ واستغفار بھی کرے۔ قال فی الشامیۃ (قولہ بخلاف نحو عجین) ای کعلک وشمع وقشر سمک وخبز ممضوغ متلبد جوھرۃ، لکن فی النھر ولو فی اظفارہ طین او عجین فالفتوی علی انہ مغتفر قرویا کان او مدنیا اھ نعم ذکر الخلاف فی شرح المنیۃ فی العجین واستظھر المنع لان فیہ لزوجۃ وصلابۃ تمنع نفوذ الماء۔ (رد المحتار ص ۱۱۲ ج ۱) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

۱۳ جمادی الاولیٰ سنہ ۹۵ھ

کتب تفسیر وحدیث کو بلا وضوء چھونا:

سوال: تفسیر قرآن پاک اور حدیث کی کتابوں یعنی بخاری، مشکوٰۃ وغیرہ کو بغیر وضوء کے چھو کر پڑھ سکتا ہے یا نہیں؟ اس کا جواب عنایت فرمائیں۔

الجواب باسم ملہم الصواب

تفسیر میں غیر قرآن زیادہ ہو تو اس کو بلا وضوء ہاتھ لگانا جائز ہے مگر جہاں قرآن لکھا ہو وہاں ہاتھ نہ لگائے، حدیث کی کتابوں کو بلا وضوء چھونا جائز ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

۲ جمادی الآخرہ سنہ ۹۵ھ

خون نکالنا ناقض وضوء ہے:

سوال: کیا خون کھینچ کرنا (جو ہسپتالوں میں مروج ہے) ناقض وضوء ہے یا نہیں؟ اسلئے کہ خون خارج نہیں بلکہ مستخرج ہے۔ بینوا توجروا

الجواب باسم ملہم الصواب

نقض وضوء کے لئے دم کا خروج واستخراج دونوں برابر ہیں لہٰذا جس طرح خون نکلنا ناقض ہے اسی طرح خون نکالنے سے بھی وضوء ٹوٹ جاتا ہے اسی لئے وریدی انجکشن بھی ناقض وضوء ہے، کیونکہ اس میں خون پچکاری میں آجاتا ہے۔ قال فی العلائیۃ والمخرج بعصر والخارج بنفسہ سیان فی حکم النقض علی المختار کذا فی البزازیۃ قال لان فی الاخراج خروجا فصار کالفصد وفی الفتح عن الکافی انہ الاصح واعتمدہ القھستانی وفی القنیۃ وجامع الفتاوی

انه الاشبه ومعناه انه الاشبه بالمنصوص روایۃً والراجح درایۃً فیکون الفتوٰی علیه (رد المحتار ص۱۰۲ ج ۱) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

۲ر جمادی الآخرہ سنہ ۹۵ھ

رسنے والے خون کے ناقض وضو ہونے کی تفصیل:

سوال: ایک زخم سے خون رستا رہتا ہے اور کپڑے کو لگتا رہتا ہے مگر بہتا نہیں، کیا یہ ناقض وضو ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا۔

الجواب باسم ملہم الصواب

ایک مجلس میں مختلف دفعات میں کپڑے پر لگنے والے خون کا اندازہ کیا جائے، اگر یہ مجموعہ اس قدر نظر آئے کہ اگر کپڑا اس کو جذب نہ کرتا تو خون بہ پڑتا تو وضو ٹوٹ جائے گا ورنہ نہیں، مگر ایک مجلس میں تو اتنا خون کپڑے پر نہیں لگا مگر مختلف مجالس کا مجموعہ اتنا ہو گیا تو وہ ناقض نہیں۔

قال ابن عابدین رحمه اللہ تعالیٰ (قوله کما لو مسح الدم کلما خرج الخ) وکذا اذا وضع علیه قطنا او شیئا آخر حتی ینشف ثم وضعه ثانیا وثالثا فانه یجمع جمیع ما نشف فان کان بحیث لو ترکه سال نقض وانما یعرف هذا بالاجتهاد وغالب الظن وکذا لو القی علیه رمادا او ترابا ثم ظهر ثانیا فتربه ثم وثم فانه یجمع، قالوا وانما یجمع اذا کان فی مجلس واحد مرۃ بعد اخرٰی، فلو فی مجالس فلا، تاتارخانیۃ ومثله فی البحر اقول وعلیه فما یخرج من الجرح الذی ینز دائما ولیس فیه قوۃ السیلان ولکنه اذا ترک یتقوی باجتماعه ویسیل عن محله فاذا نشفه او ربطه بخرقۃ وصار کلما خرج منه شیء تشربته الخرقۃ ینظر ان کان ما تشربته الخرقۃ فی ذلک المجلس شیئا فشیئا بحیث لو ترک واجتمع اسال بنفسه نقض والا لا، ولا یجمع ما فی مجلس الی ما فی مجلس آخر وفی ذلک توسعۃ عظیمۃ لاصحاب القروح ولصاحب کی الحمصۃ، فاغتنم هذه الفائدۃ، وکانهم قاسوها علی القیء ولم یعتبروا هنا اختلاف السبب بل اعتبروا اتحاد المجلس فتنبه (رد المحتار ص۱۰۲ ج ۱) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

۹ر رجب سنہ ۸۹ھ

گرمی دانے کے پانی کا حکم:

سوال: موسم گرما اور برسات میں اکثر گرمی دانے نکل آتے ہیں اور کھجلی ہونے سے ان سے پانی نکلتا ہے، اس سے وضو تو نہیں ٹوٹتا؟ بینوا توجروا

الجواب باسم ملہم الصواب

اگر دانہ ٹوٹنے سے پانی از خود نہیں بہا بلکہ ہاتھ یا کپڑا لگنے سے پھیل گیا تو وضو نہیں ٹوٹا اور اگر

پانی زخم سے ابھر کر اوپر آ گیا اور دانہ کے سوراخ سے زائد جگہ پر پھیل گیا مگر اوپر ابھرنے کے بعد نیچے نہیں اترا تو اس کے ناقض ہونے میں اختلاف ہے، راجح یہ ہے کہ ناقض نہیں۔ قال فی العلائیۃ لو مسح الدم کلما خرج ولو ترکہ لسال نقض والا لا۔ وقال ابن عابدین رحمہ اللہ تعالیٰ (قولہ بین السیلان) اختلف فی تفسیرہ ففی المحیط عن ابی یوسف ان یعلو وینحدر وعن محمد اذا انتفخ علی رأس الجرح وصار اکبر من رأسہ نقض والصحیح لا ینقض اھ قال فی الفتح بعد نقلہ ذلک وفی الدرایۃ جعل قول محمد اصح ومختار السرخسی الاول وھو اولیٰ اھ اقول وکذا صححہ قاضی خان وغیرہ وفی البحر تبعہ علیہ الحلبیہ (رد المحتار ص[illegible] ج ۱) فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

۱۹ رجب سنہ

وضو کے بعد شک غیر معتبر ہے:

سوال: وضو کرنے کے بعد شبہ ہوا کہ وضو صحیح ہوا یا نہیں اب اس کا کیا حکم ہے؟ وضو کا اعادہ ضروری ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا۔

الجواب باسم ملہم الصواب

اعادہ ضروری نہیں۔ قال العلائی رحمہ اللہ تعالیٰ شک فی بعض وضوئہ اعاد ما شک فیہ لو فی خلالہ ولم یکن الشک عادۃ لہ والا لا۔ وقال ابن عابدین رحمہ اللہ تعالیٰ (قولہ والا لا) ای وان لم یکن فی خلالہ بل کان بعد الفراغ منہ وان کان اول ما عرض لہ الشک او کان الشک عادۃ لہ وان کان فی خلالہ فلا یعید شیئا قطعا للوسوسۃ عنہ کما فی التاتارخانیۃ وغیرہا فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔ ۲۱ جمادی الآخرہ سنہ ۹۹ھ

باوضو ہونے میں شک کا حکم:

سوال: صورت مسئلہ یہ ہے کہ ایک شخص کو طہارت کا یقین ہے بعد میں حدث کا شک ہو گیا یا اس کے برعکس کسی کو حدث کا یقین ہے لیکن وضو کرنے میں شک ہے یعنی یقین نہیں کہ اس نے وضو کیا ہے یا نہیں، دونوں صورتوں کا حکم کیا ہے؟ بینوا توجروا۔

الجواب باسم ملہم الصواب

پہلی صورت میں اس کا وضو باقی ہے، دوسری صورت میں بے وضو شمار ہوگا، قال شارح التنویر رحمہ اللہ تعالیٰ

ولو ایقن بالطہارۃ وشک بالحدث او بالعکس اخذ بالیقین۔ (رد المحتار ص[illegible] ج ۱)

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

۲۹ جمادی الآخرہ سنہ

باب الغسل

جنب کو بغیر کلی پانی پینا مکروہ ہے:

سوال: جنبی شخص کو غسل کرنے سے پہلے کوئی چیز پینا جائز ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا

الجواب باسم ملہم الصواب

بغیر کلی کئے پانی پینا مکروہ تنزیہی ہے اور کسی چیز کے پینے یا کھانے میں کوئی کراہت نہیں، پانی بھی صرف پہلا گھونٹ مکروہ ہے اس لئے کہ یہ پانی منہ کی جنابت زائل کرنے میں استعمال ہوگا، اس طرح ہاتھ دھونے سے قبل کچھ کھانا پینا مکروہ تنزیہی ہے۔ قال العلائی: ویکفی الشرب عبا لأن المج لیس بشرط فی الأصح وفی الشامیۃ (قوله لأن المج) أی طرح الماء لیس بشرط المضمضۃ خلافا لما ذکره فی الخلاصۃ نعم هو الأحوط من حیث الخروج عن الخلاف وبلعه إیاه مکروه کما فی الحلیۃ (رد المحتار ص[illegible] ج۱) وقال العلائی: ولا بأکله وشربه بعد غسل ید وفم وفی الشامیۃ (قوله بعد غسل ید وفم) أما قبله فلا ینبغی لأنه یصیر شاربا للماء المستعمل وهو مکروه تنزیها ویده لا تخلو عن النجاسۃ فینبغی غسلها ثم یأکل بدائع (رد المحتار ص[illegible] ج۱) فقط واللہ تعالی اعلم

۱۴ ذی الحجہ سنہ [illegible]۵۸ھ

غسل میں غرغرہ ضروری نہیں:

سوال: فرض غسل میں اگر صرف کلی کرلی، غرغرہ نہیں کیا روزہ کی وجہ سے تو غسل صحیح ہو جائے گا یا نہیں؟ بینوا توجروا

الجواب باسم ملہم الصواب

غسل میں غرغرہ ضروری نہیں، منہ بھر کر کلی کرنا ضروری ہے، اگر منہ بھر کر کلی کرلی تو غسل ہوگیا، روزہ کی حالت میں غرغرہ نہیں کرنا چاہئے۔ قال ابن عابدین رحمہ اللہ تعالی (قوله غسل کل فمه الخ) عبر عن المضمضۃ والاستنشاق بالغسل لإفادة الاستیعاب (رد المحتار ص[illegible] ج۱) واللہ تعالی اعلم

۲۵ جمادی الاولی سنہ ۹۶ھ

منہ بھر کر پانی پی لیا تو کلی کا فرض ادا ہو گیا :

سوال : اگر جنبی نے بغیر کلی کئے پانی پی لیا تو کلی کی ضرورت باقی ہے یا نہیں ؟ اگر اب غسل کر لیا کلی نہیں کی تو غسل صحیح ہوا یا نہیں ؟ بینوا توجروا

الجواب باسم ملہم الصواب

جنب کے لئے کلی سے پہلے پانی پینا مکروہ تنزیہی ہے اگر پی لیا اور منہ بھر کر پیا تو یہ کلی کے قائم مقام ہو جائے گا، اس لئے اب مستقل کلی کی حاجت نہیں مگر پھر بھی کلی کر لینا بہتر ہے۔

قال فی العلائیة ویکفی الشرب عبًّا لان المج لیس بشرط فی الاصح قال فی الشامیة (قوله ویکفی الشرب عبا) ای لا مصًّا فتح وهو بالعین المهملة والمراد به هنا الشرب بجمیع الفم وهذا هو المراد بما فی الخلاصة ان شرب علی غیر وجه السنة یخرج عن الجنابة والا فلا وبما قیل ان کان جاهلا جاز وان کان عالما فلا ای لان الجاهل یعب والعالم یشرب مصًّا کما هو السنة (قوله لان المج) ای طرح الماء من الفم لیس بشرط للمضمضة خلافا لما ذکره فی الخلاصة نعم هو الاحوط من حیث الخروج عن الخلاف وبلعه اساءة مکروه کما فی الحلیة (رد المحتار ص ج ۱) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

۲۳ ذی الحجہ سنہ ۹۶ھ

خلوت میں برہنہ غسل کرنا جائز ہے :

سوال : سنا ہے کہ غسلخانہ کی چھت نہ ہو تو اسکے اندر برہنہ غسل کرنا جائز نہیں اور فرشتوں کو حیا آتی ہے تو کیا یہ صحیح ہے یا نہیں ؟ اور غسل کرنا جائز ہوگا یا نہیں ؟ بینوا توجروا۔

الجواب باسم ملہم الصواب

غیر مسقف غسلخانے میں بلکہ اکیلا ہو تو کھلی فضا میں بھی برہنہ غسل کرنا جائز ہے۔ البتہ چونکہ پردہ افضل ہے اوپر کی طرف سے پردہ کی کوئی حاجت نہیں۔ روی البخاری رحمہ اللہ تعالیٰ عن ام هانئ رضی اللہ تعالیٰ عنها بنت ابی طالب انها ذهبت الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عام الفتح فوجدته یغتسل وفاطمة تستره الحدیث وعن میمونة رضی اللہ تعالیٰ عنها قالت سترت النبی صلی اللہ علیہ وسلم وهو یغتسل من الجنابة فغسل یدیه الحدیث

وعن ابی هریرة رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال کانت بنو اسرائیل یغتسلون عراة ینظر بعضهم الی بعض وکان موسیٰ یغتسل وحده فقالوا واللہ ما یمنع موسیٰ

ان یغتسل معنا الا انہ آدر فذھب مرۃ یغتسل فوضع ثوبہ علی الحجر ففر الحجر بثوبہ الحدیث وعنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال بینا ایوب یغتسل عریاناً الحدیث۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کپڑا بدن پر باندھنے کی بجائے کپڑے کا پردہ کرا کر اس کے پیچھے غسل فرمایا، اس سے ثابت ہوا کہ لنگی وغیرہ باندھ کر غسل کرنے کی بجائے پس پردہ غسل کرنا افضل ہے، فقط واللہ تعالیٰ اعلم

۵ر جمادی الاولیٰ سنہ ۸۸ھ

حالتِ نفاس میں احتلام ہو جائے تو غسل فرض نہیں:

سوال: نفاس والی عورت کو احتلام ہو جائے تو غسل واجب ہے یا نہیں، یا کہ پاک ہونے کے بعد ایک ہی غسل کافی ہے؟ بینوا توجروا۔

الجواب باسم ملهم الصواب

پاک ہونے کے بعد ایک ہی غسل فرض ہوگا۔ قال فی الخانیۃ المرأۃ اذا اجنبت ثم حاضت ان شاءت اغتسلت وان شاءت اخرت الاغتسال لانہ لا فائدۃ فی التعجیل فانہا ان کانت تخرج عن الجنابۃ لا تخرج عن الحیض وحکمہما واحد (خانیہ ص ۲۲ ج ۱)

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

۱۷ر صفر سنہ ۸۸ ہجری

غسل میں مصنوعی دانتوں کا حکم:

سوال: بعض لوگوں کے دانت ہلتے ہیں اور بعض کے تو بالکل گر جاتے ہیں اس کے بعد یہ لوگ سونے کے خول چڑھاتے ہیں اب جبکہ غسل کی حاجت پیش آتی ہے تو کیا غسل کے وقت اس خول کو نکالنا ضروری ہے یا نہیں اور اکثر یہ بہت مضبوط ہوتے ہیں بغیر ڈاکٹر کے نکالے نہیں نکل سکتے اور بہت ہی مشکل ہوتا ہے تو اس کو درن و عجین پر قیاس کر سکتے ہیں یا نہیں؟ عجین کا تو اتارنا آسان ہے لیکن یہ تکلیف مالا یطاق کے قبیل سے ہے؟ بینوا توجروا

الجواب باسم ملهم الصواب

یہ خول لگانا ضرورت میں داخل ہے اور اتارنے میں حرج ہے وھو مدفوع شرعاً لہٰذا بدون اتارے غسل صحیح ہو جائیگا، ونظائرہا مشہورۃ وفی کتب القوم مسطورۃ، بل نصوا علی

علی جواز الاحتیاط عن مذہب الشافعی رحمہ اللہ تعالیٰ و لو کان بالفاظ عن صحۃ الغسل لما افتینا بہ ۔

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

۲۰ رمضان المبارک ۸۳ھ

غسل میں کلی بھول گیا :

سوال : غسل میں کلی کرنا بھول گیا بعد میں یاد آیا تو از سر نو غسل کرے یا کہ صرف کلی کرلے ؟ بینوا توجروا

الجواب باسم ملہم الصواب

جس وقت بھی یاد آجائے کلی کرلے ، دوبارہ غسل کرنے کی ضرورت نہیں ۔ ولو ترکہما (ای المضمضۃ) ناسیا فصلی ثم تذکر یتمضمض ویعید ما صلی (منیۃ ص۳۲) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

۳ محرم سنہ ۹۰ھ

حالت جنابت میں سلام کہنا جائز ہے :

سوال : حالت جنابت اور حیض میں کسی سے سلام مصافحہ کرنا کھانا پینا موٹر وغیرہ پہنے کے گھر میں داخل ہونا شرعاً منع ہے یا نہیں ؟ بینوا توجروا ۔

الجواب باسم ملہم الصواب

بحالت جنابت نماز پڑھنا ، کلام پاک کی تلاوت کرنا یا بلا غلاف چھونا اور مسجد میں داخل ہونا منع ہے اس کے سوا اور سب کچھ جائز ہے ۔ حالت حیض میں بھی امور مذکورہ اور روزہ اور جماع کے سوا سب کچھ جائز ہے ۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

۱۴ رجب سنہ ۸۱ ہجری

منی کو ہاتھ سے روک لیا اور شہوت ختم ہونے کے بعد نکالدی :

سوال : احتلام میں ایسا محسوس ہوا کہ منی نکلنے والی ہے مگر آنکھ کھل گئی اور آلۂ تناسل کو ہاتھ سے دبا کر منی کو روک لیا حتی کہ شہوت بالکل ختم ہو گئی تو چھوڑنے کے بعد کافی مقدار میں منی خارج ہوئی تو غسل فرض ہے یا نہیں ؟ بینوا توجروا

الجواب باسم ملہم الصواب

اگر خروج کے وقت شہوت نہیں تھی تو امام ابو یوسف رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک غسل فرض نہیں ، سفر وغیرہ جیسی ضرورت کے موقع پر اس کے مطابق عمل کرنے کی گنجائش ہے ۔ قال فی

التنویر وفرض عند منی منفصل عن مقرہ بشہوۃ وان لم یخرج بہا۔ وفی الشرح وشرطہ ابو یوسف وبقولہ یفتی فی ضیف خاف ریبۃ او استحیی کما فی المستصفی وفی القہستانی والتاترخانیۃ معزیا للنوازل وبقول ابی یوسف ناخذ لانہ ایسر علی المسلمین قلت ولا سیما فی الشتاء والسفر۔ وفی الحاشیۃ (قولہ وشرطہ ابو یوسف) ای شرط الدفق واثر الخلاف یظہر فیما لو احتلم او نظر بشہوۃ فامسک ذکرہ حتی سکنت شہوتہ ثم ارسلہ فانزل وجب عندہما لا عندہ (قولہ قلت الخ) ظاہرہ المیل الی اختیار ما فی النوازل ولکن اکثر الکتب علی خلافہ ففی البحر والفتح والاسبیجابی ذکروا ان قولہ قیاس وقولہما استحسان وانہ الاحوط فینبغی الافتاء بقولہ فی مواضع الضرورۃ فقط تامل وفی شرح الشیخ اسمٰعیل عن المنصوریۃ قال الامام قاضیخان یؤخذ بقول ابی یوسف فی صلوات ماضیۃ فلا تعاد وفی مستقبلۃ لا یصلی ما لم یغتسل اھ۔

(رد المحتار ص ۱۶۱ ج ۱) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

۲۰ ربیع الآخر سنہ ۱۳۸۶ھ

بلا شہوت منی نکلے تو غسل فرض نہیں:

سوال: ایک شخص پیشاب کرتا ہے اور پیشاب کے بعد زور لگانے سے سفید رنگ کا مادہ کافی مقدار میں خارج ہوجاتا ہے جس کے متعلق معلوم نہیں کہ منی ہے یا ودی، تو ایسے شخص پر غسل واجب ہے یا نہیں، یہ مادہ بغیر شہوت کے نکلتا ہے۔ بینوا توجروا

الجواب باسم ملہم الصواب

پیشاب کے بعد نکلنے والا مادہ اگرچہ منی ہو مگر بدون شہوت خارج ہو تو غسل فرض نہیں، قال فی العلائیۃ خروج منی بعد البول وذکرہ منتشر لزمہ الغسل قال فی البحر ومحلہ اذا وجد الشہوۃ وفی الشامیۃ افاد عدم وجوب الغسل بخروجہ بعد البول اتفاقا اذا لم یکن ذکرہ منتشرا۔

(رد المحتار ص ۱۶۳ ج ۱) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

۲۰ جمادی الآخرہ سنہ ۹۲ھ

حالت جنابت میں وضو سے کیا فائدہ؟:

سوال: غسل جنابت میں اوّل وضو کرنے میں کیا فائدہ ہے؟ کیا ناپاکی دُور کئے بغیر وضو ہوجاتا ہے؟ اسی طرح یہ چیز بھی کتب میں پائی جاتی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نصیحت کی اور صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا عمل رہا کہ مباشرت کے بعد وضو کرکے سونا چاہیے، یہ ناپاکی کیا

وضو کیسا؟ سمجھ میں نہیں آیا۔ بینوا توجروا

الجواب باسم ملہم الصواب

حالتِ جنابت میں وضو کرنے سے طہارت تو حاصل نہیں ہوتی مگر حدث میں کچھ تخفیف ہو جاتی ہے
اگر کسی علم شرعی کی حکمت سمجھ میں نہ آئے تو کیا حرج ہے؟ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

۲۱ ذی الحجہ/الآخرہ سنہ ۹۴ ہجری

غسل بیٹھ کر کرنا اولیٰ ہے:

غسل بیٹھ کر کرنا اولیٰ ہے یا کھڑے ہو کر؟ بینوا توجروا

الجواب باسم ملہم الصواب

بیٹھ کر غسل کرنا اولیٰ ہے کیونکہ اس میں پردہ زیادہ ہے۔ روایات سے مفہوم ہوتا ہے کہ حضور اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ کر غسل فرماتے تھے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

۲۱ ربیع الآخر سنہ ۹۴ ہجری

بغیر غسل کئے دوسری بار جماع کرنا:

سوال: ایک دفعہ جماع کرنے کے بعد بغیر وضوء یا غسل کئے دوسری دفعہ جماع کرنا کیسا ہے؟
بینوا توجروا

الجواب باسم ملہم الصواب

جائز ہے مگر غسل یا وضو یا استنجا کر لینا افضل اور مستحب ہے۔ قال فی شرح التنویر وکرہ
معاودۃ اھلہ قبل اغتسالہ الا اذا احتلم لم یأت اھلہ قال الحلبی ظاھر الاحادیث انما
یفید الندب لا نفی الجواز المفاد من کلامہ (رد المحتار ص [illegible] ج ۱) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

۳۰ جمادی الاولیٰ سنہ ۹۵ھ

غسل میں عورت کے بالوں کا حکم:

سوال: عورت کے فرض غسل میں سر کے بالوں میں کچھ خشکی رہ جائے تو کیا فرض ادا
ہو جائیگا؟ بینوا توجروا

الجواب باسم ملہم الصواب

اگر بال کھلے ہوں تو بالوں کا تر کرنا فرض ہے، جڑوں تک بھی پانی پہنچانا ہے۔ اور اگر عورت
کے بال گندھے ہوئے ہوں تو ان کو کھولنا ضروری نہیں صرف جڑوں کا تر کرنا فرض ہے البتہ بدون

گھونگے جوڑوں تک پانی نہ پہنچ سکے تو کھول کر سب بالوں کو دھونا فرض ہے۔ قال فی شرح التنویر (ویکفی بل اصل ضفیرتہا) ای شعر المرأۃ المضفور للحرج اما المنقوض فیفرض غسل کلہ اتفاقا ولو لم یبتل اصلہا یجب نقضہا مطلقا ہو الصحیح (رد المحتار ص ۱۰۲ ج ۱) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

۳۰ جمادی الاولیٰ سنہ ۹۵ ہجری

حالتِ جنابت میں بچے کو دودھ پلانا اور کھانا پکانا جائز ہے:

سوال: حالتِ جنابت میں عورت بچے کو دودھ پلا سکتی ہے؟ اور کھانا وغیرہ پکا سکتی ہے؟ جبکہ سردی کی شدت کے سبب غسل مشکل ہو۔ بینوا توجروا

الجواب باسم ملہم الصواب

دودھ پلا سکتی ہے اور کھانا وغیرہ بھی پکا سکتی ہے، فقط واللہ تعالیٰ اعلم

۱۸ ذی قعدہ سنہ ۹۴ ہجری

جنب کا کتب تفسیر وحدیث اور ترجمہ قرآن کو ہاتھ لگانا:

سوال: جنبی کے لئے کتب حدیث وتفسیر کو چھونا یا پڑھنا یا حدیث و قرآن کا ترجمہ لکھنا یا زبانی پڑھنا شرعاً جائز ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا

الجواب باسم ملہم الصواب

جنب کے لئے کتب حدیث وفقہ کو چھونا اور پڑھنا درست ہے مگر خلافِ اولیٰ ہے اور کتب تفسیر میں اگر تفسیر غالب ہو تو چھونا درست ہے ورنہ نہیں۔

قرآن کو لکھنے کے جواز میں اس صورت میں اختلاف ہے جبکہ کتابت اس طور پر ہو کہ کاغذ کو ہاتھ نہ لگے، عند الضرورۃ اس کی گنجائش ہے لیکن کاغذ کو ہاتھ لگانا کسی صورت میں جائز نہیں، ترجمۂ قرآن کو بھی بے وضو چھونے کے بارے میں فقہاء رحمہم اللہ تعالیٰ نے حکمِ قرآن قرار دیا ہے۔ قال فی الدر المختار (وقد جوز اصحابنا مس کتب التفسیر للمحدث ولم یفصلوا بین کون الاکثر تفسیرا او قرآنا ولو قیل بہ اعتبارا للغالب لکان حسنا قلت لکنہ یخالف ما مر فتدبر۔ قال العلامۃ ابن عابدین (قولہ فتدبر) لعل وجہہ ان ما مر ... یمکن ... تقیید اطلاقہم ... التفسیر ... یخالف دعوی التفصیل (رد المحتار ص [illegible] ج ۱) وفی الدر (ولا تکرہ کتابۃ قرآن والصحیفۃ او اللوح علی الارض عند الثانی خلافا لمحمد وینبغی ان یقال ان وضع علی الصحیفۃ ما یحول بینہا وبین یدہ یؤخذ بقول الثانی والا فبقول الثالث قالہ الحلبی (رد المحتار ص [illegible] ج ۱) وفیہ یحرم بہ ... قراءۃ قرآن بقصدہ ... ولو مکتوبا بالفارسیۃ فی الاصح (رد المحتار ص [illegible] ج ۱) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

۲۹ ذی قعدہ سنہ ۹۰ ہجری

غسل میں فرج خارج کا دھونا فرض ہے :

سوال : عورت کے فرض غسل میں شرمگاہ کو اندر سے دھونا بھی ضروری ہے یا کہ عام دستور کے مطابق استنجا کافی ہے ؟ بینوا توجروا۔

الجواب باسم ملہم الصواب

عورت کی شرمگاہ کے دو حصے ہیں ایک بیرونی حصہ جو مستطیل شکل کا ہے اس کے بعد کچھ گہرائی میں جاکر گول سوراخ ہے، اس گولائی سے اوپر کے حصہ کو فرج خارج اور اندرونی حصے کو فرج داخل کہا جاتا ہے۔ فرض غسل میں فرج خارج کا دھونا فرض ہے یعنی گول سوراخ تک پانی پہنچانا ضروری ہے، بدون اس کے غسل صحیح نہ ہوگا، البتہ فرج داخل کے اندر پانی پہنچانا ضروری نہیں۔ قال فی التنویر یجب غسل سرۃ وشارب وحاجب ولحیۃ وفرج خارج، وفی الشرح لانہ کالفم لا داخل لانہ باطن (رد المحتار ص ۱۴۲ ج ۱) فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

۱۰ رشوال سنہ ۸۱ھ

غسل خانہ میں دخول وخروج کا طریقہ اور دعاء

سوال : غسل خانہ میں داخل ہونے اور اس سے نکلنے کا مسنون طریقہ کیا ہے؟ اور اس وقت کونسی دعاء مسنون ہے؟ بینوا توجروا۔

الجواب باسم ملہم الصواب

غسل خانہ میں بالعموم بیت الخلاء نہیں ہوتا اس لئے بیت الخلاء کی طرح غسل خانہ میں بھی داخل ہوتے وقت پہلے بایاں پاؤں اندر رکھے اور نکلتے وقت پہلے دایاں پاؤں نکالے۔ غسل سے پہلے بسم اللہ پڑھنا مسنون ہے، مگر غسل خانہ میں داخل ہونے سے پہلے پڑھے اور فارغ ہونے کے بعد غسل خانہ سے باہر نکل کر وضو کے بعد والی دعاء پڑھے۔ اگر غسل خانہ نہایت صاف ستھرا ہو اور اس کے اندر بیت الخلاء نہ ہو تو اس میں داخل ہوتے وقت اور نکلتے وقت جو پاؤں چاہے پہلے رکھے اور بسم اللہ بھی غسل خانہ کے اندر کپڑے اتارنے سے پہلے پڑھے۔ اگر کوئی لنگی وغیرہ باندھ کر غسل کر رہا ہو تو کپڑے اتارنے کے بعد بسم اللہ پڑھے اور اثناء غسل میں وضو کی دعائیں بھی پڑھ سکتا ہے۔ قال فی العلائیۃ وسنتہ کسنن الوضوء سوی الترتیب وآدابہ کآدابہ، قال ابن عابدین رحمہ اللہ تعالیٰ (قولہ کسنن الوضوء) ای من البداءۃ بالنیۃ والتسمیۃ والسواک والتخلیل والدلک والولاء الخ واخذ ذلک فی البحر من قولہ ثم یتوضأ (قولہ سوی الترتیب) ای المعہود فی الوضوء والا فالغسل لہ ترتیب آخر بینہ المصنف بقولہ بادئا الخ وعن

ابی السعود وابو اللیث ویستثنی الدعاء ایضا فانہ مکروہ کما فی نور الایضاح (قولہ ولا یتکلم بکلام) نص علیہ فی البدائع قال الشرنبلالی ویستحب ان لا یتکلم بکلام مطلقا اما کلام الناس فلکراہتہ حال الکشف واما الدعاء فلانہ فی مصب المستعمل ومحل الاقذار والاوحال اھ اقول قد عد التسمیۃ من سنن الغسل فیشکل علی ما ذکر تامل (رد المحتار ص [illegible] ج ۱) قلت ویشکل علی التعلیل بکونہ فی مصب الماء التسمیۃ والدعاء فی الوضوء۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

۲۳ ذی قعدہ سنہ [illegible]

حالت جنابت میں بال اور ناخن کاٹنا:

سوال: حالت جنابت میں بال و ناخن کاٹنا مکروہ تحریمی ہے یا تنزیہی؟ بینوا توجروا

الجواب باسم ملہم الصواب

مطلق کراہت کا قول ملتا ہے جس سے بالعموم کراہت تحریمیہ مراد ہوتی ہے مگر یہاں قرائن سے کراہت تنزیہیہ معلوم ہوتی ہے۔ قال فی الہندیۃ حلق الشعر حالۃ الجنابۃ مکروہ وکذا قص الاظافیر. کذا فی الغرائب (عالمگیریہ ص [illegible] ج ۵) فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔ ۲۰ رمضان سنہ [illegible]

حالت جنابت میں ذکر و تلاوت کا حکم:

سوال: جنابت کی حالت میں کلمہ طیبہ، درود شریف اور قرآن کریم پڑھنا جائز ہے؟

الجواب باسم ملہم الصواب

کلمہ طیبہ، درود شریف اور ہر قسم کا ذکر جائز ہے، مگر قرآن کریم کی تلاوت جائز نہیں۔

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

۲۴ ربیع الآخر سنہ [illegible]

غسل میں ناک کے اندر پانی پہنچانے کی حد

سوال: غسل کے تین فرضوں میں سے ایک فرض ہے ناک میں پانی ڈالنا، میرے ایک دوست کہتے ہیں کہ پانی ناک کی نرم ہڈی تک پہنچانے کے لیے ضروری ہے کہ چلو میں پانی لیکر ناک دماغ کی طرف کھینچو یعنی سانس کے ذریعہ پانی ناک میں چڑھاؤ تو کیا یہ درست ہے یا جس طرح وضو میں ناک میں پانی ڈالتے ہیں وہ صحیح ہے کیونکہ ناک میں پانی چڑھاتے وقت تکلیف کی محسوس ہوتی ہے

الجواب باسم ملہم الصواب

ہڈی کے اندر پانی پہنچانا ضروری نہیں بلکہ ہڈی جہاں سے شروع ہوتی ہے وہاں تک پانی پہنچانا فرض ہے جو معمولی اہتمام سے بسہولت ہو سکتا ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔ ۱۰ ربیع الآخر سنہ [illegible]

باب المیاہ

کنویں میں ناپاک چیز گر گئی اور نکل نہیں سکتی:

سوال: کنویں میں کوئی پلید چیز گر جائے اور نکل نہ سکے تو اسے کیسے پاک کیا جائے؟ بینوا توجروا

الجواب باسم ملہم الصواب

کنویں میں نجس چیز گر جائے اور نکل نہ سکے تو اسے نکالنا ضروری نہیں، صرف پانی نکالنے سے کنواں پاک ہو جائے گا۔ البتہ اگر عین نجاست گر جائے تو اسے نکالے بغیر کنواں پاک نہ ہوگا۔ اگر کسی صورت سے بھی نکالنا ممکن نہ ہو تو اتنی مدت تک کنویں کو استعمال نہ کیا جائے جب تک ظن غالب نہ ہو جائے کہ گری ہوئی نجاست مٹی ہو گئی ہوگی۔ اتنی مدت گزرنے کے بعد کنویں کا پانی نکال کر کنواں پاک کیا جائے۔ بعض فقہاء کا قول ہے کہ چھ ماہ تک انتظار کیا جائے۔ ظن غالب یہ ہے کہ چھ ماہ میں گری ہوئی چیز مٹی ہو جاتی ہے۔ قال فی شرح التنویر الا اذا تعذر کخشبۃ او خرقۃ متنجسۃ فینزح الماء الی حد لا یملأ نصف الدلو یطہر الکل تبعا۔ وفی الشامیۃ تحت (قولہ متنجسۃ) قید بہ لانہ لا بد من اخراج عین النجاسۃ کلحم میتۃ وخنزیر اہ قلت فلو تعذر ایضا ففی القہستانی عن الجواہر لو وقع عصفور فیہا فعجزوا عن اخراجہ فما دام فیہا فنجسۃ فتترک مدۃ یعلم انہ استحال وصار حمأۃ وقیل مدۃ ستۃ اشہر اہ (رد المحتار ج ۱) فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

(زمین سے جاری ہونے کی حالت میں پانی پاک ہوگا، تفصیل تتمہ میں ہے)　　　غرۂ محرم الحرام ۸۳ھ

کنویں میں جوتہ گر جانا:

سوال: کنویں میں سلیپر گر گیا جس کے متعلق طہارت اور نجاست کا کوئی علم نہیں تو کنواں پاک ہے یا پلید؟ بینوا توجروا

الجواب باسم ملہم الصواب

اگر سلیپر کے پلید ہونے کا یقین نہیں تو کنواں پاک ہے۔ قال فی الشامیۃ ناقلا عن البحر وقیدنا بالعلم لانہم قالوا فی البقر ونحوہ یخرج حیا لا یجب نزح شیء وان کان الظاہر اشتمال بولہا علی افخاذہا لکن یحتمل طہارتہا بان سقطت عقیب دخولہا ماء کثیرا مع ان الاصل الطہارۃ اہ (رد المحتار ج ۱) ومثلہ فی الفتح ایضا۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

۳۰ ذی الحجہ سنہ ۸۲ ہجری

مستعمل پانی کا حکم :

سوال : وضو یا غسل میں مستعمل پانی کا کیا حکم ہے؟ بینوا توجروا

الجواب باسم ملہم الصواب

وضو یا غسل میں مستعمل پانی پاک ہے لیکن اس کا اندرونی استعمال مکروہ تنزیہی ہے اور اس سے وضو اور غسل درست نہیں البتہ نجاست حقیقیہ کے لئے مطہر ہے یعنی اس سے نجس چیز دھوئی جائے تو پاک ہو جائے گی ، قال فی العلائیۃ وهو طاهر ولو من جنب وهو الظاهر لكن يكره شربه والعجن به تنزيها للاستقذار وعلى رواية نجاسته تحريما وحكمه انه ليس بطهور لحدث بل لخبث على الراجح المعتمد ، وفی الشامیۃ (قوله على الراجح) مرتبط بقوله بل لخبث ای نجاسة حقيقية فانه يجوز ازالتها بغير الماء المطلق من المائعات خلافا لمحمد رحمه الله تعالى ، (رد المحتار ص ۱۳۳ ج ۱) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

۲۹ ذی الحجہ سنہ ۵۵ھ

جنب نے پانی میں ہاتھ ڈالدیا :

سوال : جنبی اگر بالٹی میں ہاتھ ڈال کے پانی لیکر غسل کرے تو پانی پاک رہے گا یا نہیں؟ بینوا توجروا

الجواب باسم ملہم الصواب

اگر جنب کے ہاتھ میں ظاہری نجاست نہ لگی ہو تو پانی پاک ہے مگر ہاتھ ڈالنے سے مستعمل ہو جانے کی وجہ سے اس پانی سے غسل درست نہ ہوگا ، لہٰذا ہاتھ دھو کر بالٹی میں ڈالے ۔ البتہ اگر بدون ہاتھ ڈالے پانی لینے کی اور کوئی صورت نہ ہو تو ایسی مجبوری میں یہ پانی مستعمل شمار نہ ہوگا ۔ بعض فتاوی کے مطابق اگر صرف انگلیاں پانی میں ڈالیں ہتھیلی نہیں ڈوبی تو پانی مستعمل نہیں ہوا مگر اس کی وجہ غیر معقول ہے ، اللّٰہم الا ان یوجہ بتعسر التحرز منہ ۔ قال فی شرح التنویر بان یغتسل بعض اعضائه او یدخل یده او رجله فی جب لغیر اغتراف ونحوه فانه یصیر مستعملا ، وفی الشامیۃ تحت (قوله بان یغسل) فی الخلاصة وغیرها ان کان اصبعا او اکثر دون الکف لا یضر قال فی الفتح ولا یخلو عن حاجة لوجه الجمع بینها (رد المحتار ص ۱۳۵ ج ۱) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

(اس تحقیق پر اشکال وجواب تتمہ میں ہے)

۱۲ ذی قعدہ سنہ ۹۳ھ

جنب کا ایسے برتن میں ہاتھ ڈالنا جس میں نل کا پانی گر کر بہہ رہا ہو :

سوال : نل سے پانی بالٹی میں گر کر بہنے لگے اور جنبی ہاتھ ڈال کر غسل کرے تو پانی

پاک ہے یا ناپاک؟ بینوا توجروا

الجواب باسم ملہم الصواب

یہ پانی پاک ہے اور اس سے غسل بھی درست ہے اس لئے کہ یہ جاری ہے، قال فی الهدایة والماء الجاری اذا وقعت فیه نجاسة جاز الوضوء به اذا لم یر لها اثر وقال والجاری ما لا یتکرر استعماله (هدایه ص۲۲ ج۱) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

غرۂ ذی قعدہ سنہ ۱۳۹۲ھ

غسل کے پانی کی چھینٹوں کا حکم:

سوال: غسل کے وقت نیچے سے چھینٹیں اٹھ کر بالٹی میں گرتی ہیں تو یہ پاک ہے یا ناپاک؟ بینوا توجروا.

الجواب باسم ملہم الصواب

پاک ہے اور اس سے غسل بھی صحیح ہے، کیونکہ مستعمل پانی دوسرے پانی سے کم ہو تو وہ مطہر ہے۔ البتہ مستعمل پانی زیادہ ہو یا دونوں برابر ہوں تو اس سے غسل درست نہیں۔ قال فی العلائیة فان المطلق اکثر من النصف جاز التطهیر بالکل والا لا (ردالمحتار ص۱۲۶ ج۱)

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

غرہ ذی قعدہ سنہ ۹۳ھ

بچہ پانی میں ہاتھ ڈالدے:

سوال: اگر بچہ پانی میں ہاتھ ڈالدے تو پانی پاک ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا

الجواب باسم ملہم الصواب

بچے کے ہاتھ ڈالنے سے پانی نجس نہیں ہوتا، البتہ اگر معلوم ہو جائے کہ اسکے ہاتھ میں نجاست لگی تھی تو ناپاک ہو جائیگا چونکہ چھوٹے بچوں کا اعتبار نہیں، اسلئے دوسرے پانی کے ہوتے ہوئے اس پانی سے وضو کرنا بہتر نہیں۔ ولو ادخل الکفار او الصبیان ایدیهم لا ینجس اذا لم یکن علی ایدیهم نجاسة حقیقیة فلو ادخل الصبی یده فی الاناء ولا یتوضأ به استحسانا ولو توضأ به جاز (منیة)

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

۷ صفر سنہ ۹۶ ہجری

حفاظت دشوار ہے تو مسئولہ جانوروں کی قلیل نجاست معاف ہے خصوصاً جبکہ خشک بھی ہو، اور اگر کنواں محفوظ ہے شاذ و نادر کبھی کبھار وہاں جانوروں کی آمد سے گوبر لید وغیرہ اندر گر جائے تو وہ کنواں ناپاک ہوگا اور سارا پانی نکالنا ضروری ہوگا، قال فی الشامیۃ تحت (قولہ وبعرتی ابل وغنم) وفی التاترخانیۃ وتعریفہ کونھا فی الاصل روث الحمار والخثی واختلفوا فی تفسیر القلیل بعض ولو قلیلا او یابسا وقیل لو یابسا فلا، واکثرھم علی انہ لو فیہ ضرورۃ ربطوں لا ینجس الا لکثیر (فائدۃ) قال نوح افندی ان الروث للفرس والبغل والحمار والخثی بکسر فسکون للبقر والفیل والبعر للابل والغنم والخرء للطیور والنجو للکلب والعذرۃ للانسان (رد المحتار ص ۱۴۲ ج ۱)

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

۹ رجب سنہ ۵۵ ہجری

کھلی مرغی کا جھوٹا مکروہ ہے:

سوال: مرغی کا جھوٹا پاک ہے یا مکروہ تنزیہی ہے یا تحریمی جبکہ نجاست اس کی چونچ میں لگی ہوئی نہ ہو؟ بینوا توجروا

الجواب باسم ملہم الصواب

مرغی کا جھوٹا پاک ہے مگر نجاست کھانے والی مرغی میں یہ تفصیل ہے کہ اس کی چونچ کی طہارت کا یقین ہے تو پانی پاک ہے اور اگر چونچ کی نجاست کا یقین ہو تو پانی ناپاک ہے۔ اور اگر کسی امر کا یقین نہیں تو مکروہ تنزیہی ہے۔ قال فی الشامیۃ تحت (قولہ طاھر للضرورۃ) وانما الکراھۃ فلعابھا طاھر فسؤرھا کذٰلک لکن لما کانت تاکل العذرۃ کرہ سؤرھا ولم یحکم بنجاستہ للشک حتی لو علمت النجاسۃ فی فمھا تنجس ولو علمت الطہارۃ انتفت الکراھۃ، وقال تحت (قولہ فی الاصح) انھا کراھۃ تنزیہ اھ (رد المحتار ص ۱۴۹ ج ۱) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

۲۵ رجب سنہ ۵۵ھ

ماء مشمس کی کراہت کی شرائط:

سوال: حدیث میں ماء مشمس کے استعمال سے نہی وارد ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ ماء مشمس کی کیا تعریف ہے؟ کیا وہ پانی جو ٹنکی کے اندر دھوپ کی وجہ سے گرم ہو گیا ہو اس میں داخل ہے۔ بینوا توجروا

الجواب باسم ملہم الصواب

احناف کے ہاں ماء مشمس کے استعمال کی کراہت مختلف فیہ ہے۔ راجح یہ ہے کہ مکروہ تنزیہی ہے یہ کراہت بھی تب ہے کہ گرم علاقہ میں اور گرم وقت میں ہو اور سونے چاندی کے سوا کسی دوسری دھات کے برتن میں ہو اور گرم ہونے کی حالت ہی میں استعمال کرے۔ قال فی العلائیۃ وبماء قصد تشمیسہ بلا کراھۃ وکراھتہ عند الشافعیۃ طبیۃ وفی الشامیۃ وذکر شروط کراھتہ عندھم (الشافعیۃ) وھی ان یکون بقطر حار وقت الحر فی اناء منطبع غیر نقد وان یستعمل وھو حار (الی قولہ) وفی الغایۃ کرہ بالشمس فی قطر حار فی اوان منطبعۃ (الی قولہ) ان المعتمد الکراھۃ عندنا لصحۃ الاثر وان علی ھذا روایۃ والظاھر انھا تنزیھیۃ عندنا ایضا بدلیل ما فی الفتح وبہ فلا فرق حینئذ بین مذھبنا ومذھب الشافعی (رد المحتار ص۱۹۶ ج۱) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

۲۲ رجب سنہ ۸۸ھ

پانی میں رنگ کی بو آگئی تو اس سے وضو درست ہے:

سوال: ڈرم یا ڈبہ وغیرہ کو سفیدہ یا رنگ لگانے سے کچھ دن پانی میں رنگ کی بو آتی ہے اور ذائقہ میں بھی فرق آجاتا ہے یہ پانی وضو اور غسل کے استعمال کیلئے جائز ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا

الجواب باسم ملہم الصواب

اگر یہ رنگ خنزیر کے بالوں کے برش سے نہ کیا ہو تو اس پانی سے وضو اور غسل جائز ہے۔ اگرچہ پانی میں رنگ کی بو یا ذائقہ آجائے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

یکم صفر سنہ ۸۹ ہجری

برتن میں مینگنی گرنے سے پانی ناپاک ہوجائیگا:

سوال: بکری یا اونٹ کی مینگنی خشک یا تر پانی پینے کے برتن مثلاً ٹنکی، مٹکوں وغیرہ میں گرجانے سے پانی پاک ہے یا ناپاک، جبکہ اس ٹنکی میں پانچ من پانی آتا ہو یا اس سے کم۔ بینوا توجروا

الجواب باسم ملہم الصواب

اس سے ٹنکی اور مٹکے کا پانی نجس ہوجائیگا البتہ اگر ٹنکی زمین دوز ہو اور ایسی جگہ واقع ہو کہ مینگنی وغیرہ سے احتراز مشکل ہو اور اس میں پانی بھی کافی زیادہ ہو تو ایک دو مینگنی معاف ہے۔

قال شارح التنویر فی فصل البئر ویعفی ابل وغنم کما یعفی لو وقع فی المحلب وقت الحلب فرمیتا فورًا قبل تفتت وتلون، وقال ابن عابدین رحمہ اللہ تعالیٰ (قولہ وقت الحلب) فلو وقعت فی غیر زمان الحلب فہو کوقوعہا فی سائر الاوانی فتنجس فی الاصح لان الضرورۃ انما ہی فی زمان الحلب لان من عادتہا ان تبعر فی ذلک الوقت والاحتراز عنہ عسیر کذا فی فیض امام شارح منیۃ (رد المحتار ص ۱۴۳ ج ۱) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

۲۳ ربیع الآخر سنہ ۸۸ ہجری

دہ دردہ حوض کی پیمائش:

سوال: ایک حوض مندرجہ ذیل طول عرض وعمق رکھتا ہے۔
لمبائی تیرہ فٹ چار انچ، چوڑائی ساڑھے گیارہ فٹ، اور دو فٹ آٹھ انچ گہرائی۔
آیا یہ شرعی حوض دہ دردہ کے حکم میں ہے یا نہیں؟ شرعی حوض کے حکم میں نہ ہونے کی صورت میں ابھی تک جتنے لوگوں نے اس حوض سے وضو کیا ہے یا دیگر ضروریات کے لئے استعمال کیا ہے ان کے بارے میں کیا حکم ہے؟ آیا وہ نمازیں وغیرہ لوٹائیں؟ حوض کے لئے دہ دردہ ہونا لازمی ہے یا کہ یہ شرعی حوض کی ایک پہچان کی صورت ہے؟ اور شرعی حوض کی صحیح پہچان کیا ہے؟

الجواب باسم ملہم الصواب

حوض دہ دردہ کی تعریف یہ ہے کہ اس کا کل رقبہ یعنی طول وعرض کا حاصل ضرب سو ذراع = ۲۲۵ فٹ = ۲۰٫۹۰ میٹر ہو۔ گول حوض کا رقبہ معلوم کرنے کا طریقہ یہ ہے: مربع ½ قطر × پائی۔ اس لئے گول حوض کا قطر ۱۶٫۹۳ فٹ = ۵٫۱۶ میٹر ہو تو یہ حوض دہ دردہ ہوگا۔ عمق کا اعتبار نہیں، مذکور حوض کا رقبہ سو ذراع سے کم ہے لہٰذا اس میں نجاست گرنے کا یقین ہو تو یہ نجس ہو جائیگا جبتک نجاست گرنے کا یقین نہ ہو اس وقت تک اسے نجس کہنے کی کوئی وجہ نہیں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

۱۷ جمادی الآخرہ سنہ ۹۸ھ

چھوٹے حوض میں پاک آدمی کا داخل ہونا:

سوال: ایک حوض دو گز چوڑا ۲½ گز لمبا ہے اس میں زید نے غسل کر لیا ٹھنڈک حاصل کرنے کے لئے، تو یہ حوض ناپاک ہوا یا نہیں جبکہ آدمی پاک ہو؟ بینوا توجروا

الجواب باسم ملہم الصواب

اگر زید باوضو تھا اور اس نے صرف ٹھنڈک حاصل کرنے کے لئے غسل کیا اور تازہ وضوء کی نیت نہ تھی تو یہ پانی پاک ہے بلکہ مستعمل بھی نہیں ہوا لہٰذا اس سے وضوء کرنا درست ہے۔ البتہ اگر پہلے باوضوء نہ تھا یا وضو ہونے کے باوجود تازہ وضوء کی نیت کی ہو تو یہ پانی مستعمل ہو گیا جو اگرچہ ہے مگر اس سے وضوء اور غسل صحیح نہیں اور پینا مکروہ تنزیہی ہے۔ قال فی التنویر واستعمل لقربۃ او رفع حدث وفی الشرح ولو مع قربۃ کوضوء محدث ولو للتبرد فلو توضأ متوضئ لتبرد او تعلیم او لطین بیدہ لم یصر مستعملا اتفاقا وقال فی شرح قولہ لما ثبت او لاسقاط فرض ھو الاصل فی الاستعمال کما نبہ علیہ الکمال بان یغسل بعض اعضائہ او یدخل یدہ او رجلہ فی جب لغیر اغتراف ونحوہ فانہ یصیر مستعملا لسقوط الفرض اتفاقا وفی الحاشیۃ (قولہ بان یغسل) ای المحدث او الجنب بعض اعضائہ التی یجب غسلہا احترازا عن غسل نحو الفخذ (رد المحتار ج ۱ ص ۱۳۴)

۳ جمادی الاولی سنہ ۹۳ ہجری　　　　واللہ تعالیٰ اعلم

شیعہ یا مرزائی سے پانی لیکر وضو کرنا:

سوال: شیعہ یا مرزائی یا کافر کے گھر سے پانی لیکر وضو کرنا جائز ہے یا نہیں اور نماز ہوگی یا نہیں، اور ان لوگوں کے گھر کا کھانا جائز ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا

الجواب باسم ملہم الصواب

شیعہ اور قادیانی زندیق ہیں، اس لئے یہ اپنے کسی قسم کے مال کے مالک نہیں، ان کے سب اموال بیت المال کی ملکیت ہیں جو مساکین کے لئے حلال ہیں، غنی کے لئے ان کی کوئی چیز حلال نہیں، اور ذبیحہ مساکین پر بھی حرام ہے، البتہ ان سے پانی لینا غنی وفقیر سب کے لئے جائز ہے، لانہ لا یحل لبعض الزنادیق ان یاکل من مال الاحد خلا الاباحۃ الاصلیۃ فلا الا الاذن دلالۃ۔

عام کفار کا ذبیحہ حرام ہے دوسرے اموال غنی وفقیر سب کے لئے حلال ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

۲۳ صفر سنہ ۹۰ ہجری

حکم ماء المراجیف إذا تکرر وتحلل

من مدینۃ الرسول صلی اللہ علیہ وسلم

سوال: ما یقول العلماء المحققون وارباب الفتوی فی ماء المراجیف اذا تکرر وتحلل ھل یجوز استعمالہ للوضوء والغسل ام لا وما ھو القول الصحیح عندکم۔ بینوا توجروا

الجواب باسم ملهم الصواب

قال فی الهندیة والماء الجاری بعد ما تغیر احد اوصافه وحکم بنجاسته لا یحکم بطهارته ما لم یزل ذلك التغیر بان یرد علیه ماء طاهر حتی یزیل ذلك التغیر (عالمگیریه ص۱۷ ج ۱)

وفی التنویر وجار وقعت فیه نجاسة (الی قوله) ان لم یر اثره وهو طعم او لون او ریح، وقال العلامة ابن عابدین رحمه الله تعالی لو سال دم رجله مع العصیر لا ینجس خلافا لمحمد وفی الخزانة اناءان ماء احدهما طاهر والآخر نجس فصبا من مکان عال فاختلطا فی الهواء ثم نزلا طهر کله ولو اجری ماء الانائین فی الارض صار بمنزلة ماء جار اه ونحوه فی الخلاصة ونظم المسئلة المصنف فی منظومته تحفة الاقران وفی الذخیرة لو اصابت الارض نجاسة فصب علیها الماء فجری قدر ذراع طهرت الارض والماء طاهر بمنزلة الماء الجاری ولو اصابها المطر وجری علیها طهرت ولو کان قلیلا لم یجر فلا۔ (رد المحتار ص۱۲۲ ج ۱) وقال ایضا اذا رسب الزبل فی القساطل ولم یظهر اثره فالماء طاهر واذا وصل الی الحیاض فی البیوت متغیرا ونزل فی حوض صغیر او کبیر فهو نجس وان زال تغیره بنفسه لان الماء النجس لا یطهر بتغیر بنفسه الا اذا جری بعد ذلك بماء صاف فانه حینئذ یطهر فاذا انقطع الجریان بعد ذلك فان کان الحوض صغیرا والزبل راسب فی اسفله تنجس ما لم یصر الزبل حمأة وهی الطین الاسود فانه اذا جری بعد ذلك بماء صاف ثم انقطع لا ینجس (رد المحتار ص۱۲۲ ج ۱)

ثبت من العبارات المذکورة ان الماء النجس الذی لم یتغیر احد اوصافه بالنجاسة یطهر بمجرد جریانه بالماء الطاهر والماء المتغیر لا یطهر الا ان یزول التغیر ثم جری بعد ذلك بماء طاهر واما الجریان بدون الاختلاط بالماء الطاهر فلا یطهر اصلا ۔ فقط واللہ تعالی اعلم

۲۲ شعبان سنہ ۹۵ ہجری

چشمہ دار کنواں پاک کرنیکا طریقہ:

سوال: ایک جامع مسجد کے کنویں میں کتے کا بچہ گر کر مرگیا اور پھولا پھٹا نہیں تھا کہ نکال لیا گیا۔ یہ کنواں چشمہ دار ہے، پانی نکالنے سے اس کا پیندا چھٹ نہیں سکتا ایک مولوی صاحب نے تین صد ڈول نکالنے کا فتوی دیا ہے کہ اس سے کنواں بلا شک وشبہ پاک ہو جائیگا اسی فتوی پر تین صد ڈول نکالے گئے اور اسے پاک سمجھ لیا گیا، اب ایک اور مولوی صاحب مصر ہیں کہ تین صد ڈول نکالنے سے کنواں ہرگز پاک نہیں ہوگا بلکہ تمام پانی نکالنے پر اصرار

کرتے ہیں کہ اس کنویں کی گہرائی اور گولائی ناپ کر اسی قدر گہرائی و گولائی کا گڑھا کھود کر اسے بھر دیا جائے تو جب جا کر کنواں پاک ہوگا۔ نیز دوسرا طریقہ یہ بتاتے ہیں کہ پانی کی گہرائی کو ناپ کر پانی نکالنا شروع کیا جائے، ایک گھنٹہ میں پانی جسقدر نیچے گرے اسی قدر اتنے گھنٹے پانی نکالا جائے۔ مثلاً پانی دس ہاتھ گہرا ہے اور ایک گھنٹہ پانی نکالنے سے ایک ہاتھ کم ہوا ہے تو دس گھنٹے پانی نکالنا چاہیئے اگر آدمیوں کے نکالنے سے دشواری ہو تو موجودہ دور کا پائپ پمپ مشینیں منگوا کر تمام پانی نکالا جائے مؤخر الذکر مولوی صاحب کہتے ہیں کہ بہشتی زیور اور تعلیم الاسلام نامی کتاب میں تین صد ڈول نکالنے کا کوئی ذکر نہیں، اور بریلوی مسلک کی کتاب بہار شریعت میں بھی تمام پانی نکالنے کو لکھا ہے۔ تین صد ڈول کا اسمیں بھی ذکر نہیں اب کس مولوی صاحب کے مسئلہ پر عمل کیا جائے۔ بینوا توجروا

الجواب باسم ملهم الصواب

جب پانی ختم ہونیکا امکان ہو تو کنواں پاک کرنے کی یہ تینوں صورتیں صحیح ہیں جو سوال میں مذکور ہیں۔ بہشتی زیور میں تین سو ڈول نکالنے کا ذکر موجود ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

۲۴ ربیع الآخر سنہ ۸۹ھ

چھوٹا حوض پاک کرنیکا طریقہ

سوال: مکان کے صحن میں پانی کی ٹنکی یا چھت پر بنی ہوئی ٹنکی ناپاک ہو جائے تو اس کو پاک کرنیکا کیا طریقہ ہے؟ اگر زمین کی ٹنکی اور چھت والی ٹنکی اور ان دونوں کے درمیان میں پائپ لائن اور پھر چھت کی ٹنکی سے غسل خانوں وغیرہ تک آنے والے پائپ ان سب کے مجموعہ کے طول و عرض کا کل رقبہ سو ہاتھ ہو جائے تو کیا یہ دہ در دہ کے حکم میں ہوگا کہ نجاست گرنے سے ناپاک نہ ہو۔ بینوا توجروا۔

الجواب باسم ملهم الصواب

دونوں ٹنکیوں کے درمیانی پائپ اور اوپر کی ٹنکی سے غسلخانوں وغیرہ تک جانے والے پائپ کو دہ در دہ میں شمار کرنا صحیح نہیں اسلئے کہ طول و عرض وہ معتبر ہے جو اوپر کی چھت کیساتھ ملصق نہ ہو۔ پائپ لائن چونکہ پانی سے بھری رہتی ہے اسلئے اسکی مثال ایسے مسقف حوض کی ہوگی جس کا پانی اسکی چھت کے ساتھ ملا ہوا ہو، نیز نچلی ٹنکی سے اوپر کی ٹنکی کیطرف جانے والی لائن جہاں اوپر کی ٹنکی میں پہنچتی ہے وہاں اسکے پانی کا اتصال اوپر کی ٹنکی کے پانی سے نہیں ہوتا، اسلئے دونوں ٹنکیوں کے رقبہ کا بالکل الگ الگ حساب کیا جائے۔

ان ٹنکیوں کی تطہیر کا طریقہ یہ ہے کہ زمین دوز ٹنکی میں جب باہر سے پانی آرہا ہو اس وقت اسکا گولہ اتار لیا جائے یا اسکے ساتھ کوئی وزن وغیرہ باندھ دیا جائے تاکہ گولہ پانی کے ساتھ بلند ہوکر باہر سے آنے والے پانی کا راستہ نہ روکے، اس طرح سے بیرونی پانی آتا رہے گا۔ جب ٹنکی بھر کر پانی اوپر سے بہنے لگے تو پانی جاری ہوجانے کی وجہ سے ٹنکی پاک ہو جائے گی، اوپر کی ٹنکی کو یوں پاک کیا جا سکتا ہے کہ موٹر کے ذریعہ اس ٹنکی کو اس حد تک بھرا جائے کہ اوپر کے پائپ سے پانی جاری ہوجائے، بظاہر تطہیر کی اس صورت میں یہ اشکال معلوم ہوتا ہے کہ پانی کھینچنے کی مشین سے لیکر زمین دوز ٹنکی کے تلے تک پائپ ہوتا ہے جو نجس پانی سے بھرا ہوگا، اسی طرح اوپر والی ٹنکی نجس ہوگئی تو اس ٹنکی سے غسلخانوں وغیرہ میں آنیوالی لائن میں نجس پانی ہوگا، ان ٹنکیوں کو اوپر سے جاری کر دینے سے ان پائپوں کے اندر کے پانی پر کوئی اثر نہیں پڑیگا، تو یہ اندرونی پانی کیسے پاک ہوگا؟ اس کا جواب یہ ہے کہ تطہیر ما کا مسئلہ خارج از قیاس ہے، قیاس کا تقاضا تو یہ ہے کہ کوئی چیز ایک دفعہ ناپاک ہونیکے بعد پھر کسی صورت سے بھی پاک نہ ہوسکے اسلئے کہ اسکی تطہیر کے لئے جو پانی بھی اس سے ملا وہ پانی خود ناپاک ہوگیا، تطہیر کے شرعی قاعدہ کے مطابق نجس پانی کو جاری کر دینے سے اسکے ساتھ متصل پانی بھی پاک ہوجاتا ہے۔ چنانچہ اگر حوض بہت گہرا ہو کہ اسکے اوپر کی جانب پانی جاری ہونے سے اسکی تہ تک اثر پہنچنے کا کوئی امکان نہ ہو، تو بالاتفاق اس کے اوپر کا پانی جاری کر دینے سے اسکے تلے تک کا کل پانی پاک ہو جاتا ہے۔ اسی طرح پائپوں کے اندر کے پانی کا چونکہ ٹنکی کے پانی سے اتصال ہے اسلئے ٹنکی کا پانی جاری کر دینے سے پائپوں کے اندر کا پانی بھی پاک شمار ہوگا۔

ٹنکی کی تطہیر کی ایک دوسری صورت بھی ہوسکتی ہے وہ یہ کہ زمین دوز ٹنکی نجس ہوجائے تو جس وقت اسمیں باہر سے پانی آرہا ہو اس وقت موٹر کے ذریعہ اس ٹنکی کا پانی کھینچنا شروع کر دیا جائے تو یہ ماء جاری شمار ہوگا اور اوپر کی ٹنکی کو یوں پاک کیا جائے کہ موٹر کے ذریعہ اسمیں پانی چڑھانا شروع کردیں اور اس ٹنکی سے غسلخانوں وغیرہ کی طرف آنیوالی لائن کھولدیں، اس صورت میں زمین دوز ٹنکی میں پانی اوپر سے داخل ہوتا ہے مگر مشین اس ٹنکی کے تلے سے پانی کھینچتی ہے، اسی طرح اوپر کی ٹنکی میں مشین کے ذریعہ سے پانی اوپر سے داخل ہوگا اور نیچے آنے والی لائن کو کھولنے سے ٹنکی کے نچلے حصہ سے پانی خارج ہوگا۔

اس طریقے سے پانی کا جاری ہونا طہارت کے لئے کافی ہے یا نہیں؟ اس میں حضرات

فقہاء رحمہم اللہ تعالیٰ نے تردد ظاہر فرمایا ہے۔ قال فی الشامیۃ تحت (قولہ ویخرج من آخر) الخ کلامہ وظاہرہ ان الخروج من اعلاہ فلو کان یخرج من ثقب فی اسفل الحوض لا یعد جاریا لان الجریۃ توجہ الماء (الی قولہ) ولم ار المسألۃ صریحا نعم رأیت فی شرح سیدی عبد الغنی فی مسألۃ خزانۃ الحمام التی اختلف بوصف جریانہ نادرۃ فیہا قال فیہ اشارۃ الی ان ماء الخزانۃ اذا کان یدخل من اعلاہا ویخرج من انبوب فی اسفلہا فلیس بجار اھ وفی شرح المنیۃ یطہر الحوض بمجرد ما یدخل الماء من الانبوب ویفیض من الحوض ہو المختار لعدم تیقن بقاء النجاسۃ فیہ وصیرورتہ جاریا اھ وظاہر التعلیل الاکتفاء بالخروج من الاسفل لکنہ خلاف قولہ ویفیض فتأمل وراجع (رد المحتار ص۱۴ ج ۱)

علامہ ابن عابدین رحمہ اللہ تعالیٰ نے رد المحتار کے منہیہ میں حاشیۂ اشباہ سے مندرجہ ذیل جزئیہ نقل فرمایا ہے۔

اقول رأیت بعد کتابتی لہذا المحل فی حاشیۃ الاشباہ والنظائر فی آخر الفن الاول صـ الکیفیۃ التی تلقاہا عن شیخہ الشیخ اسمعیل الحائک مفتی دمشق بانہم استفتوا اذا کان فی الکوز ماء متنجس فصب علیہ ماء طاہر حتی جری الماء من الانبوب بحیث یعد جریانا ولو بتغیر الماء فانہ یحکم بطہارتہ اھ منہ۔ (رد المحتار ص۱ ج ۱) اس جزئیہ سے اس کی تائید ہوتی ہے کہ ٹنکی کی طہارت کے لئے نیچے سے پانی کا جاری ہونا کافی ہے اس لئے کہ لوٹے کی ٹونٹی لوٹے کے وسط میں ہوتی ہے۔
فقط واللہ تعالیٰ اعلم

۱۸ جمادی الآخرہ سنہ ۹۴ھ

دستی نلکے کی تطہیر:

سوال: زمین سے پانی کھینچنے والے ہینڈ پمپ میں نجاست گر جائے تو اس کو کیسے پاک کیا جائے؟ کیا تھوڑا سا پانی کھینچ دینے سے یہ ماء جاری کے حکم میں ہو کر پاک ہو جائے گا یا نہیں؟ بینوا توجروا

الجواب باسم ملہم الصواب

دستی نلکے سے پانی کھینچنے سے یہ پانی ماء جاری کے حکم میں نہیں ہوگا اس لئے کہ نلکے کی جڑ میں جو پانی آرہا ہے وہ زمین کے مسامات سے رس کر آرہا ہے اور یہ ترشح دخول کے حکم میں نہیں، چنانچہ اسی فرق کی بنا پر انجکشن کو مفسد صوم نہیں قرار دیا گیا۔ اسی طرح کنویں میں زمین کے

مسامات سے پانی داخل ہوتا رہتا ہے اسکے باوجود کنویں سے چند ڈول نکالنے سے یا مشین کے ذریعہ کچھ پانی کھینچنے سے بالاتفاق کنواں پاک نہیں ہوتا، اسی طرح دستی نلکے کی تطہیر کے لئے تھوڑا سا پانی کھینچ لینا کافی نہیں۔

بعض حضرات نے دستی نلکے کو کنویں کے حکم میں قرار دیکر یہ فرمایا ہے کہ نلکے کے اندر کا پورا پانی نکالدینے سے نلکا پاک ہو جائے گا مگر نلکے کو کنویں پر قیاس کرنے میں یہ اشکال ہے کہ کنویں کا پانی زمین کے مسامات سے نکل کر اپنے طبعی جریان تک محدود رہتا ہے اور نلکے کے پانی کو کھینچ کر سطح زمین سے بھی اوپر لے آتے ہیں۔ اس لحاظ سے نلکا برتن کے حکم میں معلوم ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں کنویں کے تلے اور دیواروں کی تطہیر متعذر ہے اور نلکے کی تطہیر متعذر تو کجا متعسر بھی نہیں اسلئے دستی نلکے کی تطہیر کا طریقہ یہ ہے کہ جتنا پانی اسکے اندر ہے وہ نکالنے کے بعد مزید اتنا پانی نکالا جائے جس سے پورا پائپ تین بار دھل سکتا ہو، پائپ کے اندر پانی کی مقدار معلوم کرنے کا طریقہ یہ ہے مربع ½ قطر × پائی × عمق۔ اس طرح پانی کا حجم معلوم کرکے اس پیمائش کے مطابق پانی نکال دیا جائے۔ اگر پانی کی گہرائی معلوم نہ ہو سکے تو ظن غالب پر عمل کیا جائے۔ سب سے آسان طریقہ یہ ہے کہ نلکے کے اوپر سے اتنا پانی ڈالا جائے کہ پائپ بھر کر اوپر سے پانی بہنے لگے۔ اس صورت میں یہ پانی جاری ہو جانے کی وجہ سے پاک ہو جائے گا۔ قال العلامة ابن عابدین رحمه الله تعالیٰ ان دلوا تنجس فافرغ فیه رجل ماء حتی امتلأ وسال من جوانبه هل یطهر بمجرد ذلك ام لا والذی یظهر لی الطهارة اخذا مما ذکرناه هنا ومما مر من انه لا یشترط ان یکون الجریان بمدد (وقال فی المنحة) اقول رأیت بعد کتابتی لهذا المحل فی حاشیة الاشباه والنظائر فی آخر الفن الاول للعلامة الکفیری التی تلقاها عن شیخه الشیخ اسمٰعیل الحائك مفتی دمشق ما نصه مسألة اذا کان فی الکوز ماء متنجس فصب علیه ماء طاهر حتی جری الماء من الانبوب بحیث یعد جریانا ولم یتغیر الماء فانه یحکم بطهارته اهـ منه (رد المحتار ص۱۲۸ ج۱) (مزید تحقیق تتمہ میں ہے) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

۱۸ جمادی الآخرہ سنہ ۹۶ھ

مٹکے کے ناپاک پانی میں پاک پانی ڈالکر بہا دینے سے مٹکا پاک ہو جائیگا:

سوال: عام مشہور ہے کہ مٹکے میں کوا منہ ڈالدے تو اسمیں اور پانی اتنا ڈالا جائے کہ مٹکا بھر کر کچھ پانی باہر گر جائے تو مٹکا پاک ہو جاتا ہے، یہ کہاں تک صحیح ہے؟ بینوا توجروا

الجواب باسم ملہم الصواب

اس صورت میں پانی جاری ہوجانے کی وجہ سے پاک ہو جاتا ہے، قال العلامۃ ابن عابدین رحمہ اللہ تعالیٰ ان دلوا تنجس فافرغ فیہ رجل ماء حتی امتلأ وسال من جوانبہ ھل یطہر بمجرد ذلک ام لا والذی یظہر لی الطہارۃ اخذا مما ذکرناہ ھنا ومما مر من انہ لا یشترط ان یکون الجریان بمدد - وکتبت فی المنحۃ، اقول رایت بعد کتابتی لھذا المحل فی حاشیۃ الاشباہ والنظائر فی نواقض الوضوء للعلامۃ الکفیری التی تلقاھا عن شیخہ الشیخ اسمٰعیل الحائک مفتی دمشق ما نصہ انما اذا کان فی الکوز ماء متنجس فصب علیہ ماء طاہر حتی جری الماء من الانبوب بحیث یعد جریانا ولم یتغیر الماء فانہ یحکم بالطہارۃ اھ (رد المحتار ج ۱)

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

۲۹ ربیع الآخر سنہ ۹۴ھ

گٹر کے قریب کنواں کھودنا:

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین اس واقعہ میں کہ ایک کنواں جس میں وضو کا مستعمل پانی جمع ہوتا تھا بعض اوقات نجاست بھی ڈالی جاتی تھی اب چند مہینوں سے وہ کنواں خشک ہو گیا اور مٹی بھر کر بند کر دیا گیا اور اس کنواں بند کردہ شدہ کے تقریباً سات فٹ کے فاصلہ پر ایک دوسرا کنواں کھودا گیا جس سے میٹھا پانی نکل رہا ہے اس پانی سے وضو و غسل کر رہے ہیں اور پی رہے ہیں۔ ایک تیسرا کنواں دوسرے کنویں سے گیارہ یا بعض سولہ فٹ کے فاصلہ پر پہلے سے موجود ہے جس میں اس وقت وضو کا پانی گرتا ہے اور کبھی کبھار اس میں ناپاکی بھی گرتی ہے اب حل طلب مسئلہ یہ ہے کہ اس دوسرے کنویں کے پانی کی طہارت میں بعض شک کر رہے ہیں اور بعض مطلقاً طہارت کے قائل ہیں، قول فیصل کیا ہے؟ خصوصاً جبکہ یہاں پانی کی بڑی قلت ہے۔

الجواب باسم ملہم الصواب

اس میں اصل معیار یہ ہے کہ کنویں کے پانی میں نجاست کا اثر یعنی رنگ یا بو یا مزہ ظاہر نہ ہو، جن حضرات نے فاصلہ کی کچھ مقدار متعین فرمائی ہے انہوں نے اپنی زمین کے تجربہ کی بنا پر یہ تحدید بیان فرمائی ہے جو ہر جگہ کے لئے عام نہیں اس لئے کہ زمین رخاوت و صلابت میں مختلف ہوتی ہے،

قال فی الدر قبیل احکام السؤر (فرع) البعد بین البئر والبالوعۃ بقدر ما لا یظہر للنجس اثر، وفی الشامیۃ اختلف فی مقدار البعد المانع من وصول نجاسۃ البالوعۃ الی البئر فی

روایة خمسة اذرع وفی روایة سبعة، وقال الحلوانی المعتبر الطعم او اللون او الریح فان لم یتغیر جاز والا لا ولو کان عشرا اذرع وفی الخلاصة والخانیة والتعویل علیه وصححه فی المحیط، بحر والحاصل انه یختلف بحسب رخاوة الارض وصلابتها ومن قدرہ اعتبر حال ارضه (رد المحتار ص[illegible] ج ۱) فقط واللہ تعالی اعلم۔

۱۳/ جمادی الآخرہ [illegible]ھ

گدھے اور گھوڑے کے جھوٹے کا حکم:

سوال: گھوڑے اور گدھے کے جھوٹے کا کیا حکم ہے پاک ہے یا مکروہ؟ بینوا توجروا

الجواب باسم ملہم الصواب

گھوڑے کا جھوٹا بلا کراہت طاہر ہے اور گدھے کے جھوٹے کی طہارت و طہوریت مشکوک ہے، اس لئے اس کا پینا جائز نہیں اور اس سے وضو درست نہیں، اگر دوسرا پانی نہ ہو تو اس پانی سے وضو بھی کرے اور تیمم بھی، اگر کنویں میں گر جائے تو سارا پانی نکالا جائے۔ قال فی شرح التنویر وماکول لحم ومنه الفرس فی الاصح ومثله ما لا دم له طاهر الفرقیة لتطهر طهور بلا کراهة وفی التنویر وسؤر حمار وبغل مشکوک فی طهوریته لا فی طهارته اھ ورجح ابن عابدین رحمه الله تعالی الشک فی الطهارة ونقل عن الفتح انه نقل عن ظاهر کلامهم علی انه ینزح منه جمیع ماء البئر (رد المحتار ص[illegible] ج ۱) فقط واللہ تعالی اعلم

۵/ رمضان المبارک [illegible]ھ

بَابُ التَّیَمُّمِ

پانی کی موجودگی میں خوف فوت وقت سے تیمم جائز نہیں :

سوال : اگر پانی موجود ہے مگر وضو کرنے سے وقت نکل جانیکا خوف ہے تو تیمم کرکے نماز پڑھ لینا درست ہے یا نہیں ؟ بینوا توجروا

الجواب ومنه الصدق والصواب

تیمم سے نماز نہ ہوگی ۔ البتہ بہتر صورت یہ ہے کہ تیمم کرکے نماز پڑھ لے اور بعد وقت کے وضو کرکے قضا کرلے ۔ قال فی التنویر من عجز عن استعمال الماء لبعده میلا ۔ (الی قوله) تیمم لا لفوت عہ (قوله لبعده) الضمیر یرجع الی من ط (قوله بالبعد) لانه عمل ... لا یتیمم وان خاف خروج الوقت فی صلوٰة لها خلف خلافا لزفر ۔ وسیأتی الشارح ان الاحوط ان یتیمم ویصلی ثم یعید ویتفرع علی هذا الاختلاف ما لو ازدحم جمع علی بئر لا یمکن الاستقاء منها الا بالمناوبة او کانوا عراة لیس معهم الا ثوب یتناوبونه وعلم ان النوبة لا تصل الیه الا بعد الوقت فانه لا یتیمم ولا یصلی عاریا بل یصبر عندنا کذا الواجد قعودا فی مکان ضیق لیس فیه الا موضع یسع ان یصلی قاعدا فقط یصبر ویصلی قائما بعد الوقت کعاجز عن القیام والوضوء فی الوقت ویغلب علی ظنه القدرة بعده وکذا من معه ثوب نجس وماء یغسله لکن لو غسله خرج الوقت بحر ملخصا عن التوشیح (شامیہ ج ۱)

وایضا فی شرح التنویر لا یتیمم لفوت جمعة ووقت ولو وترا لفواتها الی بدل وقیل یتیمم لفوات الوقت قال الحلبی فالاحوط ان یتیمم ویصلی ثم یعید ۔ وفی الشامیة تحت (قوله قال الحلبی) و نظیر هذه المسألة الضیف الذی خاف ریبة فانهم قالوا یصلی ثم یعید (شامیہ ج ۱) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

۲۶ ذی الحجہ

سردی میں پانی گرم کرے تو وقت جاتا رہے گا :

سوال : سردی کا موسم ہے درمیان رات میں ایک شخص پر غسل فرض ہو جاتا ہے وہ یہ سوچ کر سوجاتا ہے کہ فجر سے کافی پہلے اٹھ کر غسل کرلوں گا، لیکن اس کی نیند سے بیداری صبح صادق سے بہت بعد یعنی طلوع آفتاب سے پندرہ منٹ پہلے ہوئی ہے اب اگر وہ فوراً ٹھنڈے پانی سے غسل کرے تو طلوع آفتاب سے پہلے نماز پڑھ سکتا ہے لیکن ٹھنڈے

عہ ای قبل خروج الوقت الثانی کمن عرض له العذر بعد دخول الوقت ثم انقطع فی اثناء الوقت الثانی فانه یعید تلک الصلوٰة ۔ ۱۲ رشید احمد

کہ ٹھنڈے پانی سے نہانے سے وہ یقینی بیمار ہو جائے گا۔ اور اگر پانی گرم کریگا تو پندرہ
منٹ میں پانی گرم کر کے نہا نہیں سکتا تو اس صورت میں نماز کس طرح اور کس وقت
ادا کرے؟ بینوا توجروا

الجواب باسم ملهم الصواب

صورت مسئولہ میں ٹھنڈے پانی سے غسل کر کے فوراً گرم کپڑے لپیٹ لے۔ اگر اس کے باوجود
مرض کا ظن غالب ہو تو پانی گرم کر کے غسل کرے اور وقت جاتا رہے تو قضا پڑھے۔ البتہ بہتر یہ ہے
کہ اسوقت تیمم کر کے نماز پڑھ لے بعد میں گرم پانی سے غسل کر کے قضا بھی کرے۔ کما حررنا فی
من یخاف فوت الوقت لو اشتغل بالوضوء۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

۲ صفر سنہ ۹۵ ہجری

ریل گاڑی میں تیمم جائز ہے یا نہیں؟:

سوال: ریل یا موٹر میں نماز قضا ہونیکا ڈر ہو تو تیمم کرنا جائز ہے یا نہیں۔ ریل کے تختہ پر
یا موٹر کی لوہے کی چادر پر تیمم جائز ہوگا یا نہیں جبکہ موٹر والا کہنے سے نہ روکے؟ بینوا توجروا

الجواب باسم ملهم الصواب

ریل گاڑی اور موٹر میں تیمم سے نماز کی صحت کے لئے مندرجہ ذیل شرائط ہیں،

(۱) ریل گاڑی کے دوسرے کسی ڈبے میں بھی پانی نہ ہو،
(۲) راستہ میں ایک میل شرعی (۱.۸ کلومیٹر) کے اندر کہیں پانی کے وجود کا علم نہ ہو،
(۳) اگر ریل گاڑی یا موٹر کے تختے پر اتنا غبار ہو کہ بخوبی ہاتھ کو لگے تو اس پر تیمم کرے،
(۴) کھڑا ہو کر نماز پڑھے،
(۵) قبلہ رخ پڑھے، قبلہ معلوم نہ ہو تو غور کے بعد جدھر دل شہادت دے اس طرف رخ کرے،

ان میں سے کسی ایک شرط پر قدرت نہ ہو تو جیسے بھی ممکن ہو پڑھ لے مگر بعد میں لوٹائے،

قال فی الدر المختار (او خوف عدو) کحیۃ او نار علی نفسہ ولو من فاسق او حبس غریم او ماله
ولو امانۃ ثم ان نشأ الخوف بسبب وعید عبد اعاد الصلاۃ والا لا لانه سماوی۔ وقال فی رد المحتار
تحت (قوله ثم ان نشأ الخوف الخ) اعلم ان المانع من الوضوء ان کان من قبل العباد کاسیر
منعه الکفار من الوضوء ومحبوس فی السجن ومن قیل له ان توضأت قتلتک جاز له التیمم
ویعید الصلاۃ اذا زال المانع کذا فی الدرر والوقایۃ (رد المحتار ص ۱۶۳ ج ۱) فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

غرہ ذی الحجہ سنہ ۹۰ھ

غسل کا تیمم وضوء کے لئے بھی کافی ہے :

سوال : جنب شخص مریض ہے وضوء اس کے لئے مضر نہیں، مگر غسل اس کیلئے مضر ہے ایسی صورت میں غسل کی نیت سے وضوء کرے یا پہلے غسل کی نیت سے تیمم کرے اور پھر وضوء کرے؟ بینوا توجروا

الجواب باسم ملہم الصواب

غسل اور وضوء دونوں کے لئے ایک ہی تیمم کافی ہے اس کے بعد پھر وضوء ٹوٹ جائے تو دوبارہ وضوء کرے۔ قال فی الشامیۃ وفی القهستانی اذا کان للجنب ماء یکفی لبعض اعضائہ او للوضوء تیمم ولم یجب علیہ صرفہ الیہ الا اذا تیمم للجنابۃ ثم احدث فانہ یجب علیہ الوضوء لانہ قادر علی ماء کاف الخ (رد المحتار ص۱۶۸ ج۱) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

۱۳ محرم سنہ [illegible] ھ

جنب کو سردی سے مرض کا خطرہ ہو تو تیمم جائز ہے :

سوال : زید کو احتلام ہوا مگر سردی کی وجہ سے سخت نقصان کا خطرہ ہے تو تیمم کر سکتا ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا

الجواب باسم ملہم الصواب

اگر گرم پانی میسر نہ ہو یا اس سے بھی ضرر کا ظن غالب ہو تو تیمم جائز ہے۔ قال فی التنویر من عجز عن استعمال الماء لبعدہ میلا او لمرض او برد وفی الشرح یهلک الجنب او یمرضہ ولو فی المصر اذا لم تکن لہ اجرۃ حمام ولا ما یدفئہ (رد المحتار ص۱۶۲ ج۱) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

۲۶ رمضان المبارک [illegible] ھ

ہاتھوں پر زخم ہوں تو تیمم کرے :

سوال : ایک شخص کے ہاتھوں پر پھنسیاں ہیں تو کیا یہ شخص تیمم کر سکتا ہے یا کہ دوسرے کسی سے وضوء کرائے۔ بینوا توجروا

الجواب باسم ملہم الصواب

اگر دونوں ہاتھوں پر پھنسیاں ہیں اور ان کو پانی نقصان کرتا ہے تو تیمم درست ہے، البتہ اگر کوئی دوسرا شخص وضوء کرانے والا ہو تو جواز تیمم میں اختلاف ہے ارجح واحوط عدم جواز ہے قال فی شرح التنویر ولو [illegible] (ای مشقۃ) ولا یعد قادرا بقدرۃ غیرہ [illegible] وقال ابن عابدین رحمہ اللہ

تعالیٰ زاد فی الخزائن وصلاتہ جائزۃ عندہ خلافاً لہما۔ (رد المحتار ص۱۶۳ ج۱) وفی تیمم شرح التنویر
تیمموا بالحجر بین یدیہ وان وجد من یوضئہ خلافاً لہما۔ وقال ابن عابدین رحمہ اللہ تعالیٰ لکن
عبر عن ھذہ فی الفیض والمبتغی بقیل جازمًا بالتفصیل وھو الموافق لما مر فی باب المریض العاجز
من انہ لو وجد من یعینہ لا یتیمم فی ظاہر الروایۃ فتنبہ لذٰلک (رد المحتار ص۱۶۳ ج۱) فقط واللہ اعلم

۲۰ ربیع الآخر سنہ ۹۵ھ

تیمم کن چیزوں پر جائز ہے؟ :

سوال: کیا ان چیزوں سے تیمم کر سکتے ہیں؟

① صراحی، گھڑا، مٹکا وغیرہ، خواہ اس میں پانی بھرا ہوا ہو یا نہ ہو بلکہ خشک ہو اور اس کے اوپر گرد نہ ہو۔

② ایسی دیوار جس پر سفیدی ہو چکی ہو۔ خواہ خالص چونے سے یا چونے میں نیل یا کوئی رنگ ملانے کے بعد۔

③ عورتیں عموماً مٹی بھگو کر جما لیتی ہیں اور اسکے خشک ہو جانے کے بعد اس سے تیمم کرتی رہتی ہیں۔

④ چولہے کی راکھ سے خواہ وہ لکڑی وغیرہ کسی پاک چیز کی ہو یا گوبر کے اپلوں یا کنڈوں کی جو خشک ہونے کے بعد جل کر راکھ ہو گئے ہوں۔

⑤ ریل گاڑی یا بس اور موٹر کار کی سیٹ پر خواہ اس پر گرد ہو یا نہ ہو یا معمولی گرد ہو۔ بینوا توجروا

الجواب باسم ملہم الصواب

پہلے تین نمبروں میں مذکورہ اشیاء سے تیمم جائز ہے، نمبر چار سے جائز نہیں، اور نمبر پانچ پر گرد ہو تو جائز ہے ورنہ نہیں۔ قاعدہ یہ ہے کہ جو چیز نہ جلانے سے جلے نہ پگھلانے سے پگھلے اس پر تیمم جائز ہے مگر راکھ پر جائز نہیں اور جو چیز جل جائے یا پگھل جائے اس پر تیمم جائز نہیں مگر چونے پر جائز ہے۔ قال فی التنویر بطاہر من جنس الارض وان لم یکن علیہ نقع فلا یجوز بمنطبع و
متر مد وفی الشرح الا رماد الحجر فیجوز کحجر مدقوق او مغسول وحائط مطین او مجصص و
اوانٍ من طین اھ وقال فی الشامیۃ (قولہ من جنس الارض الخ) الفارق بین جنس الارض
وغیرہ ان کل ما یحترق بالنار فیصیر رمادًا کالشجر والحشیش، او ینطبع ویلین کالحدید و

الصفر والذھب والزجاج ونحوھا فلیس من جنس الارض (ابن کمال عن التحفۃ اھ رد المحتار ص۱۴۲ ج۱)

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

۳۰ ربیع الآخر سنہ ۸۸ھ

تیمم میں ڈاڑھی کا خلال سنت ہے:

سوال: تیمم میں ڈاڑھی کا خلال مستحب ہے یا سنت یا واجب؟ بینوا توجروا

الجواب باسم ملہم الصواب

تیمم میں ڈاڑھی کا خلال سنت ہے۔ قال فی الشامیۃ وفی الفیض ویخلل لحیتہ واصابعہ ویحرک الخاتم والقرط کالوضوء والغسل اھ قلت لکن فی الخانیۃ ان تخلیل الاصابع لابد منہ لیتم الاستیعاب وقال فی البحر ولکن الزم الخاتم او تحریکہ اھ فیبقی تخلیل اللحیۃ من السنن۔ (رد المحتار ص۱۳۲ ج۱)

فقط واللہ تعالیٰ اعلم —— ۱۰ ذی قعدہ سنہ ۹۸ھ

وضوء کے اکثر اعضاء پر زخم ہوں تو تیمم کرے:

سوال: کسی کے ہاتھ پاؤں اور چہرے پر خارش کی پھنسیاں ہوں اور پانی نقصان کرتا ہو تو کیا یہ شخص غسل اور وضوء کے لئے تیمم کرسکتا ہے؟ بینوا توجروا

الجواب باسم ملہم الصواب

اگر اعضاء وضوء (چہرہ، دو ہاتھ، دو پاؤں) میں سے اکثر پر زخم ہوں تو تیمم کرے ورنہ صحیح اعضاء کو دھوئے اور زخمی پر مسح کرے، غسل کا بھی یہی حکم ہے مگر اس میں اعضاء کے عدد کی بجائے پورے بدن کی پیمائش کو دیکھا جائیگا، اگر آدھے سے زائد بدن پر زخم ہوں تو تیمم کرے اور اگر آدھے بدن پر یا اس سے کم پر ہوں تو مسح کرے، اگر تندرست بدن پر پانی بہانے سے زخمی حصہ کو پانی سے بچانا مشکل ہو تو اتنا تندرست حصہ بھی زخمی کے حکم میں شمار ہوگا۔ قال فی شرح التنویر تیمم لو کان اکثرہ ای اکثر اعضاء الوضوء عددا وفی الغسل مساحۃ مجروحا او بہ جدری اعتبارا للاکثر وبعکسہ یغسل الصحیح ویمسح الجریح وکذا ان استویا غسل الصحیح من اعضاء الوضوء ولا روایۃ فی الغسل فتح ابا فتی منھا وھو الاصح لانہ احوط فکان اولی۔ وفی الشامیۃ (قولہ وبعکسہ) وھو لو کان اکثر الاعضاء صحیحا یغسل اھ لکن اذا کان یمکن غسل الصحیح بدون اصابۃ الجریح والا تیمم حلیۃ فلو کانت الجراحۃ بظھرہ مثلا واذا صب الماء سال علیھا یکون ما فوقھا

ذ وحکمها فیضم الیها کما بحثه الشرنبلالی فی الامداد اھ - وقال محشی (قوله ولا روایة فی الغسل)
ودخل فی البحر تصحیح الثانی (ای الغسل والمسح) بانه احوط وتبعه فی المنح (رد المحتار ص ۱۳۳ ج ۱)

فقط واللہ تعالیٰ اعلم ــــ ۲۴ ربیع الآخر سنہ ۹۰ھ

نماز جنازہ اور سنت مؤکدہ کے لئے تیمم :

سوال : اگر نماز جنازہ تیار ہو اور وضو کرنے لگے تو نماز ختم ہو جانے کا خطرہ ہو اس صورت میں تیمم کر کے نماز جنازہ میں شریک ہو جانا جائز ہے یا نہیں ؟ بینوا توجروا

الجواب باسم ملہم الصواب

قاعدہ یہ ہے کہ اگر کسی عبادت کے فوت ہو نیکا خطرہ ہو اور اس کی قضا بھی نہ ہو تو پانی موجود ہونے کے باوجود بھی اسکے لئے تیمم جائز ہے ۔ اس لئے اگر نماز جنازہ کی آخری تکبیر سے قبل شرکت کی اُمید ہو تو تیمم جائز نہیں ورنہ تیمم کر کے شریک ہو سکتا ہے ۔ نماز عید کا بھی یہی حکم ہے کہ فراغ امام کا خوف ہو تو تیمم کر کے شریک ہو جائے ۔ اسی طرح چونکہ سنن مؤکدہ کی قضا نہیں لہٰذا انکے فوت ہونے کا خوف ہو تو بھی پانی ہونے کے باوجود تیمم کر کے سنتیں پڑھ لے ۔ قال فی شرح التنویر وجاز لخوف فوت صلٰوۃ جنازۃ ای کل تکبیراتها ولو جنبا او حائضا او فوت عید بفراغ امام او زوال شمس (الیٰ قوله) لان المناط خوف الفوت لا الیٰ بدل وجاز لکسوف وسنن رواتب (رد المحتار ص ۲۲۳ ج ۱) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

۲۵ ربیع الآخر سنہ ۹۰ھ

تلاوت کے لئے تیمم کیا تو اس سے نماز پڑھنا درست نہیں :

سوال : ایک مریض کے لئے پانی مضر ہے اسنے قرآن مجید کی تلاوت کے لئے تیمم کیا تو اس تیمم سے نماز پڑھ سکتا ہے یا نہیں ؟ بینوا توجروا

الجواب باسم ملہم الصواب

قاعدہ یہ ہے کہ اگر ایسی عبادت کے لئے تیمم کیا جو خود مقصود بالذات ہو اور اسکے لئے طہارت بھی ضروری ہو تو اس تیمم سے نماز صحیح ہے ورنہ صحیح نہیں مذکورہ بالا دونوں شرطیں پائی جائیں تو اس سے نماز ہوگی ، اور اگر دونوں شرطیں یا دونوں میں سے ایک مفقود ہو تو اس تیمم سے نماز نہیں پڑھ سکتا ، پس اگر بے وضو شخص نے زبانی تلاوت کے لئے تیمم کیا تو اسمیں دوسری شرط مفقود ہے یعنی طہارت ضروری نہیں اور اگر قرآن کریم کو ہاتھ لگانے کے لئے تیمم کیا تو پہلی شرط مفقود ہے یعنی یہ عبادت مقصودہ نہیں اسلئے ان دونوں صورتوں میں اس تیمم سے نماز نہیں پڑھ سکتا ، البتہ اگر بوقت تیمم

صرف تلاوت کی نیت کی بجائے طہارت کاملہ کی نیت کرے تو اس سے نماز بھی درست ہے اور اگر جنب نے تلاوت کی نیت سے تیمم کیا تو وہ اس تیمم سے نماز پڑھ سکتا ہے جائے کہ تلاوت عبادت مقصودہ ہے اور اس کے لئے جنابت سے طہارت بھی شرط ہے۔ قال العلامۃ ابن عابدین رحمہ اللہ تعالیٰ (قولہ لم تجز الصلوٰۃ بہ) ای لتخلف الشرط وھو ما مران کون المنوی عبادۃ مقصودۃ و کونھا لا تحل الا بالطہارۃ فما فقد واحد منہما لا یصح. ففی المحدث فقد الامران وفی الجنب فقد الاول. واما فی القراءۃ للمحدث فلفقد الثانی ولا یرد الجنب ھنا لما تقدم قریبا من قولہ او جنب فکالثانی ای لا تجوز الصلاۃ بہ واما المس مطلقا فلفقد الاول (رد المحتار ج ۱)

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

۲۵ ربیع الآخر سنہ ۹۷ھ

باب المسح علی الخفین والجبیرۃ

موزوں پر صحت مسح کی شرائط:

سوال: جرابوں پر مسح کرنے کے کیا شرائط ہیں اور کس قسم کی جرابوں پر مسح کرنا صحیح ہے؟ بینوا توجروا

الجواب باسم ملہم الصواب

فی شرح الملتقی والخفین بحیث یمشی فرسخا ویثبت علی الساق بنفسہ ولا یری ما تحتہ ولا ینشف ۔ اس روایت سے معلوم ہوا کہ موزے خواہ اونی ہوں یا سوتی، ان میں شرائط ذیل ہوں تو ان پر مسح جائز ہے ورنہ نہیں۔

① اتنے گاڑھے اور موٹے ہوں کہ اگر بغیر جوتے کے ان کو پہن کر تین میل شرعی چلیں تو وہ نہ پھٹیں، میل شرعی علی الراجح ۴ ہزار ذراع ہے، اور فقہاء رحمہم اللہ تعالیٰ نے ایک قدم میں ۱½ ذراع شمار کیا ہے اس حساب سے تین میل شرعی = ۸ ہزار قدم ہوئے۔

② ان کو پہن کر پنڈلی پر باندھا نہ جائے تو گریں نہیں، اور یہ نہ گرنا ان کے موٹے ہونے کی وجہ سے ہو۔ اگر تنگ ہونے کی وجہ سے یا پلاسٹک کی ڈوری لگی ہوئی ہونے کی وجہ سے نہیں گرتے تو اس کا کوئی اعتبار نہیں۔

③ ان سے پانی نہ چھنے۔

④ ان میں سے پاؤں نظر نہ آئے (ردالمحتار ص ۲۴۹ ج ۱) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

غرۂ ذی الحجہ سنہ ۸۵ ہجری

موزوں پر مسح کے احکام:

سوال: مندرجہ ذیل عبارت ایک محقق کی کتاب سے تحریر کر رہا ہوں ذرا اسے پڑھئے اور میرا فہم بھی درست کر دیجئے۔ نافع، عبداللہ بن عامر، حفص، کسائی اور یعقوب کی قرأت وَأَرْجُلَكُمْ (بالنصب) ہے جس سے پاؤں دھونے کا حکم ثابت ہوتا ہے اور عبداللہ بن کثیر، حمزہ بن حبیب، ابو عمرو بن العلاء اور عاصم کی قرأت وَأَرْجُلِكُمْ (بالکسر) ہے جس سے پاؤں پر مسح کرنے کا حکم نکلتا ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل سے ظاہر ہے کہ در اصل ان میں تضاد نہیں بلکہ یہ دو مختلف حالتوں کے لئے دو الگ الگ احکام کی طرف اشارہ کرتی ہیں۔ بے وضو آدمی کو وضو کرنا ہو تو اسے پاؤں دھونا چاہیئے، باوضو اگر تجدید وضو کرے تو وہ صرف مسح پر اکتفاء کر سکتا ہے،

وضو کر کے اگر آدمی پاؤں دھونے کے بعد موزے پہن چکا ہو تو پھر بحالت قیام ایک شب و روز تک اور بحالت سفر تین شب و روز تک وہ صرف موزوں پر مسح کر سکتا ہے۔ اس میں یہ سوالات ہیں:

① حالت قیام میں کیا ۲۴ گھنٹے تک مسلسل بغیر موزے اتارے ہوئے کے، جس طرح پہرہ دار وغیرہ

② تین شب و روز کے معنی کیا؟ کیا تین شب اور تین روز؟ کیا بغیر موزے اتارے ہوئے کے؟

③ موزے اتارے تو کیا مسح ساقط ہو جائے گا؟

④ ان مسح کی کیفیتوں سے کیا میں صبح نہانے کے بعد (بغیر وضو ترتیب وار کئے) کپڑے جوتا پہنے دفتر چھٹیوں اور قرآن پڑھنے کے لئے فرصت کے اوقات اور بچے اور بچے داخل جیب پر صرف ہاتھ منہ دھولوں اور سر و پیر کا مسح کر لوں تو کیا وضو کامل سے مشرف ہو جاؤں گا؟

⑤ موزوں سے کیا مراد ہے کیا بند جوتا اور چپلی دونوں کو شامل ہے؟

⑥ کیا مسح میں بھی بال برابر جگہ باقی نہ رہنے کی شرط ہے چاہے تیمم ہو یا موزوں پر مسح؟ بینوا توجروا

الجواب باسم ملہم الصواب

① جی ہاں، وضو ٹوٹنے کے وقت سے چوبیس گھنٹے تک۔

② ہاں، تین شب و تین روز تک وضو ٹوٹنے کے وقت سے لے کر۔

③ ہاں، موزے اتارنے سے مسح ساقط ہو جائے گا اور دھونا فرض ہوگا۔

④ ہاں، اگر آپ شرعی موزے پہنے ہوں جن پر مسح جائز ہو اور طہارت کاملہ پر پہنے ہوں تو موزوں پر مسح کرنے سے وضو کامل کا ثواب ملے گا۔

⑤ موزے سے مراد چمڑے کی جراب یا جوتا ہے جو ٹخنوں سے اوپر تک بالکل بند ہو کہیں سے بھی کھلا نہ ہو۔

⑥ مسح میں یہ شرط نہیں۔ تیمم میں شرط ہے۔

مسائل کی تفصیل کے لئے بہشتی زیور کا مطالعہ رکھنا ضروری ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

۲۱ جمادی الآخرہ سنہ ۹۳ھ

پلستر پر مسح جائز ہے:

سوال: کسی کے جسم پر زخم پر پلستر لگا ہوا ہو اگر غسل یا وضو کے وقت اس کو کھول کر

دھوئے تو کچھ نقصان نہیں، البتہ جو دوا لگائی تھی پلستر کو ہٹانے کی وجہ سے وہ باقی نہیں رہیگی، لہذا وہ دوا مرض کے لئے مفید ثابت نہ ہوگی یا یہ کہ پھر پلستر نہیں ملیگا یا زیادہ گراں ملیگا تو کیا پلستر کو ہٹا کر اس عضو کو دھونا ضروری ہے یا نہیں؟ نیز دوا کی گرانی کی کیا تحدید ہے۔ بینوا توجروا

الجواب باسم ملهم الصواب

قال في الدر المختار ولو يجد من يوضئه فانه يجد وضوءا باجر مثل وله ذلك لا يتيمم (رد المحتار ص۱۷۳ ج۱) وقال ابن عابدين رحمه الله تعالى (قوله) في جامع الجوامع رجل به مرض فداواه فدواؤه لا يغسل فهو كالجبيرة (رد المحتار ص۱۷۴ ج۱) عبارت بالا سے معلوم ہوا کہ اگر پلستر کھولنا زخم کے لئے مضر ہو تو پلستر کھول کر اس عضو کا دھونا ضروری نہیں بلکہ پلستر پر مسح کافی ہے اور یہ پلستر جبیرہ کے حکم میں ہے اور اگر کھولنا مضر نہیں مگر پلستر عام مروّج قیمت سے زیادہ گراں ملیگا یا قیمت تو زیادہ نہیں مگر تنگدستی کی وجہ سے خریدنے پر قدرت نہیں تو بھی مسح جائز ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

۲۰ ربیع الآخر سنہ ۸۹ ہجری

پٹی پر مسح کے بعد پٹی گر گئی:

سوال: زخم کی پٹی پر مسح کیا وہ گر گئی اور دوسری پٹی بدلی تو دوبارہ مسح کریگا یا نہیں؟ بینوا توجروا

الجواب باسم ملهم الصواب

قال في التنوير والمسح يبطل بسقوطها عن برء وإلا لا (رد المحتار ص۱۷۵ ج۱) اس عبارت سے معلوم ہوا کہ پٹی کے گرنے سے سابق مسح نہیں ٹوٹتا، البتہ زخم اچھا ہونے کے بعد پٹی گری ہو تو سابق مسح ٹوٹ جائیگا اور اس جگہ کا دھونا ضروری ہوگا۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

۲۳ صفر سنہ ۸۷ ہجری

اوپر کی پٹی گر جائے تو نچلی پر اعادۂ مسح واجب نہیں:

سوال: اوپر کی پٹی دور ہو جائے تو نیچے کی پٹی پر مسح کا اعادہ ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا

الجواب باسم ملهم الصواب

اس صورت میں نچلی پٹی پر مسح کرنا ضروری نہیں، مندوب ہے۔ قال العلائی ولو بدلها بأخرى أو سقطت العليا لم يجب إعادة المسح بل يندب وفي الشامية (قوله لم يجب)

وعن الشافعی انہ یجب المسح علی العصابۃ الباقیۃ فقط (رد المحتار ص۱۷۲ ج۱) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

۲۳ صفر سنہ ۸۰ ہجری

پھایہ پر مسح کا حکم:

سوال: زید کے سر پر پھنسی یعنی زخم ہے اس پر انگریزی مرہم کا پھایہ لگایا ہوا ہے تو آیا اسکو ہٹا کر وضو کرے یا پھایہ کے اوپر سے پانی بہائے۔ پھایہ کو ہٹانے میں تکلیف ہوتی ہے یعنی سختی سے کھال پر چپٹ گیا ہے۔ بینوا توجروا

الجواب باسم ملہم الصواب

اگر زخم کو پانی نقصان کرتا ہو یا پھایہ ہٹانے میں تکلیف ہو تو پھایہ ہٹائے بغیر اس پر مسح کرے
قال فی التنویر وحکم مسح جبیرۃ وخرقۃ قرحۃ وموضع فصد ونحو ذلک کغسل لما تحتہا (رد المحتار ص۱۷۲ ج۱)
فقط واللہ تعالیٰ اعلم

۵ ربیع الاول سنہ ۹۱ھ

زخم کے لئے پانی مضر ہو تو مسح کرے:

سوال: کسی کے ہاتھ یا پاؤں پر زخم ہو اور پانی نقصان دیتا ہو تو وہ وضو کیسے کرے؟ بینوا توجروا

الجواب باسم ملہم الصواب

زخم کے مقام پر مسح کرلے، اگر مسح بھی نقصان دیتا ہو تو معاف ہے مسح بھی نہ کرے۔ قال فی العلائیۃ فی اعضائہ شقاق غسلہ ان قدر والا مسحہ والا ترکہ ولو بیدیہ ولا یقدر علی الماء تیمم (رد المحتار ص۱۷۲ ج۱) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

۵ ذی قعدہ سنہ ۷۸ھ

منعل جرابوں پر مسح:

سوال: منعل جراب کی حد کیا ہے، عام دیسی جوتے کی طرح نیچے اور ایڑی پر چمڑا لگانا مراد ہے یا اور کچھ؟ نیز منعل جراب میں جس حصہ پر چمڑا نہ ہو اس کے لئے مضبوطی اور موٹائی وغیرہ کی کوئی شرط ہے یا کہ ہر قسم پر مسح جائز ہے؟ بینوا توجروا۔

الجواب باسم ملہم الصواب

جوتے کے موضع کے نیچے چمڑا ہو تو اس کو منعل کہا جاتا ہے، اگر اس سے زائد حصہ پر چمڑا ہو مگر پوری جراب پر ٹخنوں سے اوپر تک نہ ہو تو وہ بھی منعل ہی کے حکم میں ہے۔ قال فی الغرر منعل وهو الذی

وضع علی اسفلہ جلدۃ، کالنعل للقدم و فی شرح المنیۃ منعلین ای جعل الجلد علی مایلی الارض منہما خاصۃ کالنعل للرجل۔ عرب میں نعل صرف تحت القدم مروج تھا اوپر صرف تسمے ہوتے تھے چپل کی طرح۔ وقال العلامۃ الطحطاوی رحمہ اللہ تعالیٰ تحت قول الدر والمنعلین ماجعل علی اسفلہ جلدۃ ای الی قدم دون الکعبین (طحطاوی ص۱۳۸ ج۱)

منعل جراب کا چمڑے سے خالی کپڑا اگر ایسا ثخین ہو کر اس میں جواز مسح کی شرائط موجود ہوں تو اس پر بالاتفاق مسح جائز ہے اور عام سوتی کپڑا ہو تو بالاتفاق مسح جائز نہیں اور اگر اونی کپڑا ہو اور دبیز ہو مگر اس میں جواز مسح کی شرائط موجود نہوں تو ان پر جواز مسح میں متاخرین کا اختلاف ہے، عدم جواز قول الاکثر ہونے کے علاوہ احوط بھی ہے، والتفصیل فی رسالۃ نیل المآرب فی المسح علی الجوارب للشیخ المفتی محمد شفیع رحمہ اللہ تعالیٰ۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

۲۳ رمضان ۱۳۹۸ھ

چرمی موزے کے نیچے جراب ہو تو مسح جائز ہے:

سوال: چمڑے کے موزوں کے نیچے اگر سوتی یا اونی جراب پہن لئے جائیں تو موزوں پر مسح جائز ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا۔

الجواب باسم ملہم الصواب

جائز ہے، قال فی البحر بعد ذکر الاختلاف ومنہم من افتیٰ بالجواز وھو الحق لما قدمناہ عن غایۃ البیان وایدہ العلامۃ ابن عابدین رحمہ اللہ تعالیٰ فی منحۃ الخالق بقول شارح المنیۃ یعلم منہ جواز المسح علی خف لبس فوق مخیط من کرباس اوجوخ ونحوھا مما لا یجوز علیہ المسح۔ (البحر الرائق ص۱۹۱ ج۱) فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

۲۳ رمضان ۱۳۹۸ھ

پلاسٹک کے موزے پر جراب ہو تو مسح جائز نہیں:

سوال: اگر پلاسٹک کا موزہ بنوالیا جائے اور اس کے اوپر سوتی جراب پہن لیا جائے تو اس پر مسح جائز ہوگا یا نہیں؟ بینوا توجروا۔

الجواب باسم ملہم الصواب

اگر پلاسٹک کو جراب کے ساتھ سی لیا جائے تو اس پر مسح جائز ہے اس کو مبطن کہا جاتا ہے ان ماکان رقیقا منہما (ای من الجلد الرقیق) لا یجوز المسح علیہ اتفاقا الا ان یکون مجلدا او منعلا

وصححہ (شرح المنیۃ ص۱۲۰)

بدون سلائی کئے جراب پر مسح جائز نہیں، اس لئے کہ مسح چرمی موزہ پر مشروع ہے اور جراب پر مسح کرنے سے موزہ پر مسح متحقق نہیں ہوا، بخلاف مبطّن کے کہ اس میں کپڑا اور چمڑا سلائی کے ذریعہ ایک ہو جاتے ہیں اس لئے اس پر مسح جائز ہے، فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

۲۴ رمضان [illegible]

باب الحیض

حالتِ حیض میں ذکر جائز ہے:

سوال: عورت حیض کی حالت میں ذکر اور تسبیح وغیرہ کر سکتی ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا

الجواب باسم ملہم الصواب

حالتِ حیض میں تلاوتِ قرآن کے سوا ہر قسم کا ذکر جائز ہے، قرآن کی آیت بھی دعا کی نیت سے پڑھنا جائز ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

۴ ذی الحجہ سنہ ۹۰ ہجری

حائضہ کے لئے تعلیم قرآن کا حکم:

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ حائضہ عورت جو بچوں کو پڑھاتی ہو کیا وہ ان ایام میں پڑھانا چھوڑ دے۔ نیز دوسری دعائیں اور درود شریف وغیرہ پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا

الجواب باسم ملہم الصواب

قال فی شرح التنویر ویمنع قراءة قرآن بقصده ومسه (الی ان قال) ولا باس لحائض وجنب بقراءة ادعیة ومسها وحملها وذکر الله تعالیٰ وتسبیح وفی الشامیة (قوله قراءة قرآن) ای ولو دون آیة من المرکبات لا المفردات لانه جوز للحائض المعلمة تعلیمه کلمة کلمة (قوله بقصده) فلو قرأت الفاتحة علی وجه الدعاء او شیئا من الآیات التی فیها معنی الدعاء ولم ترد القراءة لا باس به (رد المحتار ص ۲۰۰ ج ۱) وفی غسل شرح التنویر ویحرم به تلاوة القرآن ولو دون آیة علی المختار بقصده وفی الشامیة (قوله علی المختار) ای من قولین مصححین ثانیهما انه لا یحرم ما دون آیة (قوله) اقل (قوله او لم تکن طویلة فلو کانت طویلة کان بعضها کآیة لانها تعدل ثلاث آیات ذکره فی الحلیة عن شرح الجامع لفخر الاسلام۔

(رد المحتار ص ۱۵۹ ج ۱)

ان عبارات سے امور ذیل مستفاد ہوئے۔

① حائضہ کا ایک آیت یا اس سے زیادہ بنیتِ تلاوت پڑھنا بالاتفاق ناجائز ہے۔

② آیت کا ٹکڑا بشرطیکہ چھوٹی سے چھوٹی آیت یعنی چھ حروف کے برابر نہ ہو۔ پڑھنے

کے جواز میں اختلاف ہے اور عدم جواز راجح ہے۔

③ مفردات میں سے ایک ایک کلمہ پڑھنا بالاتفاق جائز ہے۔

④ بقصدِ دعاء ان آیاتِ قرآنیہ کا پڑھنا جائز ہے جن میں دعاء کا مضمون ہے۔

⑤ ادعیہ ماثورہ کا پڑھنا اور ہاتھ لگانا اور ذکر اللہ و تسبیح وغیرہ پڑھنا جائز ہے۔

فقط واللہ تعالیٰ اعلم —— ۱۳ر شعبان سنہ ۹۵ھ

حائضہ پر دم کرنا:

سوال: حیض یا نفاس والی عورت پر قرآن پاک پڑھ کر دم کرنا جائز ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا

الجواب باسم ملهم الصواب

جائز ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

۱۱ر ربیع الاول سنہ ۹۵ ہجری

ایامِ عادت کے بعد خون آنا:

سوال: ایک عورت کی عادت مستمرہ یہ ہے کہ ہر مہینہ میں پانچ روز حیض آتا ہے، کبھی کبھی چھٹے دن بھی آجاتا ہے کبھی تو یہاں تک نوبت آتی ہے کہ نہا دھو کر دو تین نماز پڑھتی ہے پھر خون آجاتا ہے اسکا کیا حکم ہے؟ بینوا توجروا

الجواب باسم ملهم الصواب

پانچ دن گزرنے کے بعد جب خون بند ہو جائے تو نماز کے آخر وقت میں غسل کر کے نماز پڑھے پھر اگر خون آجائے تو نماز چھوڑ دے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

۳ر ربیع الآخر سنہ ۹۶ ہجری

ایامِ عادت سے قبل خون بند ہو گیا:

سوال: ایک عورت کو ہمیشہ پانچ روز تک خون آتا تھا، اب چوتھے روز بند ہو گیا تو اسکے لئے نماز کا کیا حکم ہے اور ہمبستری جائز ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا

الجواب باسم ملهم الصواب

اس صورت میں نماز اور روزہ فرض ہے مگر پانچ روز مکمل ہونے سے قبل ہمبستری جائز نہیں اور نماز کو وقت مستحب کے آخر تک مؤخر کرنا واجب ہے۔ قال العلائی" فان لدونہ عادتھا لا یحل وتغتسل وتصلی وتصوم احتیاطا، وفی الشامیۃ (قولہ لا یحل) ای الوطء وان اغتسلت

لان العود فی العادۃ غالب بحر (قولہ تغتسل وتصلی) ای فی آخر الوقت المستحب وتاخیرہ الیہ واجب ھنا اما فی صورۃ الانقطاع لتمام العادۃ فانہ مستحب کما فی النھایۃ والفتح وغیرھما۔ (رد المحتار ص ۱۲۱ ج ۱)

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

۲۷ جمادی الاخری سنہ ۹۳ھ

حیض بند ہونے سے کتنی دیر بعد ہمبستری جائز ہے؟

سوال: عورت جب حیض سے پاک ہو تو غسل سے پہلے اس کے ساتھ ہمبستری جائز ہے یا کہ غسل کے بعد حلال ہے؟ بینوا توجروا

الجواب باسم ملہم الصواب

اگر دس روز مکمل ہونے کے بعد خون بند ہوا ہے تو اسی وقت ہمبستری جائز ہے مگر مستحب یہ ہے کہ غسل کے بعد کرے اور اگر دس روز سے قبل پاک ہوگئی تو حلتِ وطی کے لئے دو شرطوں میں سے ایک کا وجود ضروری ہے۔ یعنی عورت غسل کرلے، یا خون بند ہونیکے بعد اتنا وقت گذر جائے کہ اس کے ذمہ نماز کی قضا فرض ہو جائے، جب تک ان دونوں میں سے کوئی ایک شرط نہیں پائی جائے گی ہمبستری حلال نہ ہوگی۔ نماز کی قضا تب فرض ہوتی ہے کہ خون بند ہونیکے بعد نماز کا وقت ختم ہونے سے پہلے جلدی سے غسل کر کے تکبیر تحریمہ کہہ سکے، پس اگر عصر سے کچھ قبل خون بند ہوا مگر غسل کر کے تکبیر تحریمہ کہنے کے برابر وقت نہ تھا تو غروب سے پہلے وطی حلال نہیں اس لئے کہ اس سے قبل اسکے ذمہ کوئی نماز فرض نہیں۔

قال شارح التنویر ویحل وطؤھا اذا انقطع حیضھا لاکثرہ بلا غسل وجوبا بل ندبا وقال ابن عابدین رحمہ اللہ تعالیٰ اعلم انہ اذا انقطع دم الحائض لاقل من عشرۃ وکان لتمام عادتھا فانہ لا یحل وطؤھا الا بعد الاغتسال او التیمم بشرطہ کما مر لانھا صارت طاھرۃ حقیقۃ او بعد ان تصیر الصلاۃ دینا فی ذمتھا وذلک بان ینقطع ویمضی علیھا ادنی وقت صلوۃ من آخرہ وھو قدر ما یسع الغسل واللبس والتحریمۃ سواء کان الانقطاع قبل الوقت او فی اثناہ وقبیل آخرہ بھذا القدر فاذا انقطع قبیل الظھر مثلا او فی اول وقتہ لا یحل وطؤھا حتی یدخل وقت العصر لانہا اذا مضی علیھا من آخر الوقت ذلک القدر صارت الصلوۃ دینا فی ذمتھا لان المعتبر قبل الوجوب آخر الوقت واذا صارت الصلاۃ دینا فی ذمتھا صارت طاھرۃ حکما لانھا لا تجب فی الذمۃ الا بعد الحکم علیھا بالطھارۃ وکذا لو انقطع فی آخرہ و کان بین الانقطاع وبین وقت العصر ذلک القدر فحل وطؤھا بعد دخول وقت العصر

لما قلنا اما اذا كان بينهما دون ذلك فلا يحل الا بعد الغروب لمضي وقت صلوة العصر وبقائها في ذمتها دون صلوة الظهر لانها ادركت من وقتها ما يمكنها الشروع فيه الخ (رد المحتار ص ۲۳۷ ج ۱)

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

۱۳ ربیع الآخر سنہ ۹۰ھ

خون بند ہونے پر نماز اور روزہ فرض ہونے کی تفصیل:

سوال: عورت کی ماہواری کا خون نماز کے آخر وقت میں بند ہوا تو اس پر یہ نماز فرض ہونے کی کیا شرط ہے۔ نیز رمضان میں بالکل آخر شب میں خون بند ہوا تو اس دن کا روزہ فرض ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا

الجواب باسم ملہم الصواب

اگر دس روز سے کم خون کی عادت ہے تو نماز فرض ہونے کے لئے یہ شرط ہے کہ خون بند ہونے کے بعد نماز کا وقت ختم ہونے سے قبل پھرتی سے غسل کا فرض ادا کرکے تکبیر تحریمہ کہہ سکے، اگرچہ غسل کی سنتیں ادا کرنے کا وقت نہ ہو اور پورے دس روز خون آیا ہو تو اگر وقت ختم ہونے سے صرف اتنی دیر پہلے دس روز پورے ہوگئے جس میں بدون غسل کئے صرف تکبیر تحریمہ کہہ سکے تو یہ نماز فرض ہوگئی، اس کی قضا کرے، روزے کا بھی یہی حکم ہے کہ پہلی صورت میں صبح صادق سے قبل فرض غسل کے بعد تکبیر تحریمہ اور دوسری صورت میں صرف تکبیر تحریمہ کا وقت پایا تو اس دن کا روزہ صحیح ہوگا ورنہ نہیں۔ قال فی شرح التنویر ویقضی علیها ان من یسع الغسل ولبس الثیاب والتحریمة یعنی من آخر وقت الصلوة لتعلیلهم بوجوبها فی ذمتها (الی قوله) وعلی تقدیر التحریمة فی الصوم الاصح لا یجوز من الطهر مطلقا وکذا الغسل لو لاکثره والا فمن الحیض فتقضی ان بقی قدر الغسل والتحریمة ولو لعشرة فقدر التحریمة فقط لئلا تزید ایامه علی عشرة فلیحفظ، وفی الشامیة (قوله یسع الغسل) ای مع مقدماته کالاستقاء وخلع الثوب والتستر عن الاعین وفی شرح البزدوی ولم یذکروا ان المراد به الغسل المسنون او الفرض والظاهر الفرض لانه یثبت به رجحان جانب الطهارة اه کذا فی شرح المقدمة لابن امیر حاج (قوله والتحریمة) رحمه الله حسن ابی حنیفة ونقل الکبیر عن ابی یوسف و الفتوی علی الاول کما فی المضمرات قهستانی. وقال بعضهم (قوله الاصح لا) هذا ما صححه فی المجتبی ونقل بعده فی البحر عن التوشیح والسراج انه لا یجزیها صوم ذلك الیوم اذا

لم یبق من الوقت قدر الاغتسال والتحریمۃ (الی قولہ) ونحوہ فی الزیلعی وقال فی البحر وھذا ھو الحق فیما یظھر لہ قال فی النھر وفیہ نظر ولم یبین وجھہ (الی قولہ) فالذی یظھر ما قال فی البحر انہ الحق (رد المحتار ص۔۔ ج ۱) فقط واللہ تعالی اعلم

۲۴ ربیع الآخر سنہ ۹ ہجری

حالت حیض میں دینی کتابیں دیکھنا:

سوال: تبلیغ میں ہر ہفتہ جو تبلیغی نصاب پڑھا جاتا ہے اس کے متعلق بتایا جاتا ہے کہ عورتیں دوران حیض میں بھی اس کتاب کو پڑھ چھو سکتی ہیں، لیکن چونکہ یہ کتاب پوری قرآنی آیات اور احادیث سے پُر ہے، اس لئے کچھ دل میں خدشہ رہتا ہے کہ اسے پکڑنا چھونا جائز بھی ہے یا نہیں۔ اگر اسے پکڑنا جائز ہو تو پھر دوسری بہت سی دینی کتب ہیں تو ان کے اور بہشتی زیور کے بارے میں کیا حکم ہے؟ بینوا توجروا۔

الجواب باسم ملہم الصواب

حالت حیض میں دینی کتب کو ہاتھ لگانا جائز ہے مگر جہاں آیت قرآنیہ لکھی ہو اس پر ہاتھ نہ لگائیں۔ فقط واللہ تعالی اعلم

۱۲ شعبان سنہ ۹۸ھ

حالت حیض میں آیۃ الکرسی پڑھنا:

سوال: اگر کسی کو رات کو سوتے وقت تیسرا کلمہ، آیۃ الکرسی اور چاروں قل اور الحمد شریف پڑھنے کی عادت ہے تو حیض کے دنوں میں کیا کیا جائے؟

الجواب باسم ملہم الصواب

دعاء کی نیت سے پڑھ لے۔ تلاوت کی نیت نہ کرے۔ فقط واللہ تعالی اعلم

۱۲ شعبان سنہ ۹۸ھ

اسقاط کے بعد آنے والے خون کا حکم:

سوال: ایسا بچہ اسقاط ہوگیا جو صرف لوتھڑا تھا اعضاء نہیں بنے تھے تو بعد اسقاط کے نفاس کا حکم ہوگا یا حیض کا، اگر حیض کا حکم ہو تو جو نمازیں نفاس سمجھ کر مسئلہ معلوم نہ ہونے کی وجہ سے دس دن کے بعد چھوڑی گئیں ان کی قضاء واجب ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا۔

الجواب باسم ملہم الصواب

اگر حمل چار ماہ یا اس سے زیادہ مدت کا ہو تو ولادت کے بعد آنے والا خون نفاس ہوگا،

اگر حمل پر چار ماہ نہ گذرے ہوں تو یہ خون حیض ہے بشرطیکہ تین روز یا اس سے زیادہ آئے، اگر تین روز سے کم آیا تو یہ استحاضہ ہے، اگر چار ماہ نہیں گذرے تھے اس کے باوجود اس خون کو نفاس سمجھ کر نمازیں چھوڑ دیں تو ان کی قضاء فرض ہے، قال فی شرح التنویر و سقط ظہر بعض خلقہ کید او رجل او اصبع او ظفر او شعر ولا یستبین خلقہ الا بعد مائۃ و عشرین یوما ولد حکما فتصیر المرأۃ بہ نفساء (الی قولہ) فان لم یظہر لہ شئ فلیس بشئ والمرئی حیض ان دام ثلاثا وتقدمہ طہر تام والا استحاضۃ الخ (رد المحتار ص ۲۷۹ ج ۱) فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

۵ صفر ۹۶ھ

مستحاضہ کا حکم:

سوال: مجھے حیض کے بارے میں یہ مسئلہ معلوم کرنا ہے، شروع سے میری عادت پندرہ دن پاک رہنے کی ہے کبھی کبھی بائیس روز بھی رہتی لیکن ایسا بہت کم ہوتا ہے اور گیارہویں دن نہاتی ہوں تین چار سال سے کبھی ایسا بھی ہوا کہ آٹھ یا نو دن بعد نہا لیتی ہوں لیکن یہ کم ہی ہوتا ہے اس دفعہ میں نے ۱۵ دسمبر کو نماز شروع کی ۲۲ دسمبر کو پھر خون آیا اس زمانے میں تیس دسمبر تک نماز پڑھتی رہی پھر بھی مٹیالا اور زرد سا رنگ آتا رہا گیارہ دن پورے کر کے ۲ جنوری سے میں نے پھر نماز شروع کر دی اس دوران میں ایک دو دن تو صاف رہا اور کچھ ہلکا خاکی سا رنگ آتا رہا دو چار دن ٹھیک رہا لیکن گیارہ جنوری عشاء کے وقت سے پھر خون آنے لگا اور دو دن تک تو خون کا رنگ رہا اور اب کبھی مٹیالا اور کبھی گلابی رنگ رہتا ہے۔ آج پندرہ تاریخ تک ایسا ہی رنگ ہے اور گیارہ جنوری سے میں نے نماز نہیں پڑھی، تو اب میں کب سے نماز شروع کروں اور یہ نمازیں جو نہیں پڑھی ہیں قضاء کروں یا قضا نہیں ہو گی۔ اگر بیچ میں پھر حیض آئے تو اس زمانے میں نماز پڑھوں یا نہیں؟ دن کے حساب کس طرح رکھے جائیں گے؟

الجواب باسم ملہم الصواب

پندرہ دسمبر سے قبل جب خون شروع ہوا تھا وہ تاریخ محفوظ کر لیں اس سے ٹھیک دس روز کے بعد پاکی کا زمانہ شمار ہو گا پھر اس سے ٹھیک پندرہ روز کے بعد دوسرے حیض کا زمانہ ہو گا درمیان میں خون آئے یا نہ آئے ہر حال میں یہی حساب رکھیں، اس حساب کے مطابق جو زمانہ پاکی کا تھا اس کی نمازیں قضاء پڑھیں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

۱۳ صفر ۹۶ھ

احکام المعذور

پیشاب کے سوراخ میں رکھی ہوئی روئی کا اندرونی حصہ تر ہوگیا تو وضو نہیں ٹوٹتا :

سوال : اگر کسی شخص نے مخرج بول میں روئی رکھی اور روئی کا اندرونی حصہ تر ہوگیا، ظاہری حصہ تر نہیں ہوا تو کیا اسکا وضو ٹوٹا یا نہیں ؟ بینوا توجروا

الجواب باسم ملہم الصواب

جب تک روئی کا ظاہری حصہ تر نہ ہوگا وضو نہیں ٹوٹے گا، قال فی التنویر کما ینقض لو حشی احلیلہ بقطنۃ وابتل الطرف الظاہر وان ابتل الطرف الداخل لا ینقض (ردالمحتار ص۱۳۸ ج۱)

فقط واللہ تعالیٰ اعلم —— ۲۳ ذی الحجہ سنہ ۸۷ ہجری

قطرہ کے مریض کے لئے نماز پڑھنے کا آسان طریقہ :

سوال : چہل قدمی اور اوپر سے نیچے چلنے کے بعد اگر پیشاب کا قطرہ بند نہ ہوتا ہو تو کیا کرنا چاہیئے۔ اس صورت میں نماز میں کوئی خلل آئیگا یا نہیں ؟ بینوا توجروا

الجواب باسم ملہم الصواب

چہل قدمی وغیرہ کوئی قید نہیں ہے۔ اکثر اس سے استبراء حاصل ہوجاتا ہے۔ اصل میں مقصود یہ ہے کہ قطرہ ٹپکنے سے اطمینان حاصل ہوجائے، جب تک اطمینان حاصل نہ ہو وضو شروع کرنا صحیح نہیں جس کو بہت دیر تک قطرہ آتا ہو اس کو چاہیئے کہ وقت سے پہلے پیشاب کرلیا کرے یا پیشاب کے سوراخ کے اندر کوئی چیز روئی وغیرہ اس طرح داخل کردے کہ اسکا اندرونی حصہ پیشاب کے قطرہ کو جذب کرلے اور تری باہر نہ آنے پائے۔ قال فی شرح التنویر یجب الاستبراء بمشی او تنحنح او نوم علی شقہ الایسر ویختلف بطباع الناس وقال فی الشامیۃ اما نفس الاستبراء حتی یطمئن قلبہ بزوال الرشح فہو فرض وہو المراد بالوجوب ولذا قال الشرنبلالی یلزم الرجل الاستبراء حتی یزول اثر البول ویطمئن قلبہ وقال عبرت باللزوم لکونہ اقوی من الواجب لان ہذا یفوت الجواز بفوتہ فلا یصح لہ الشروع فی الوضوء حتی یطمئن بزوال الرشح اھ قلت ومن کان بطیء الاستبراء فلیفتل نحو ورقۃ مثل الشعیرۃ ویحتشی بہا فی الاحلیل فانہا تتشرب ما بقی من اثر الرطوبۃ التی یخاف خروجہا وینبغی ان یغیبہا فی المحل لئلا تذہب الرطوبۃ الی طرفہا الخارج اھ (ردالمحتار ص۲۳۰ ج۱)

فقط واللہ تعالیٰ اعلم —— ۲۸ صفر سنہ ۹۱ھ

معذور کے وضوء اور کپڑے کی طہارت کا حکم :

سوال : صاحب عذر کے لئے ہر وقت صلوٰۃ پر وضوء کرنا اور کپڑے دھونا ضروری ہے یا نہیں؟
نیز صاحب عذر بننے کے لئے کیا شرائط ہیں؟ بینوا توجروا

الجواب باسم ملہم الصواب

في العلائية انما يصير صاحب عذر اذا استوعب عذره تمام وقت صلوٰة مفروضة بان لا يجد في جميع وقتها زمنا يتوضأ ويصلي فيه خاليا عن الحدث ولو حكما لان الانقطاع اليسير ملحق بالعدم وهذا شرط العذر في حق الابتداء وفي حق البقاء كفى وجوده في جزء من الوقت ولو مرة وفي حق الزوال يشترط استيعاب الانقطاع تمام الوقت حقيقة لانه الانقطاع الكامل وحكمه الوضوء لا غسل ثوبه ونحوه لكل فرض اللام للوقت كما في لدلوك الشمس ثم يصلي به فيه فرضا ونفلا فدخل الواجب بالاولى فاذا خرج الوقت بطل اي ظهر حدثه السابق حتى لو توضأ على الانقطاع ودام الى خروجه لم يبطل بالخروج ما لم يطرأ حدث آخر او يسيل كمسألة مسح خفه وافاد انه لو توضأ بعد الطلوع ولو لعيد او ضحى لم يبطل الا بخروج وقت الظهر وان سال على ثوبه فوق الدرهم جاز له ان لا يغسله ان كان لو غسله تنجس قبل الفراغ منها اي الصلوٰة والا يتنجس قبل فراغه فلا يجوز ترك غسله هو المختار للفتوى وكذا مريض لا يبسط ثوبه الا تنجس فورا له تركه

وفي الشامية (قوله هو المختار للفتوى) وقيل لا يجب غسله اصلا وقيل ان كان مفيدا بان لا يصيبه مرة اخرى يجب وان كان يصيبه المرة بعد الاخرى فلا، واختاره السرخسي بحر. قلت بل الثاني اختيار مشايخنا وهو الصحيح امداد فالاولى يمكن التوفيق بحمل ما في المتن على ما هو الاوسع للمعذورين ويؤيد التوفيق ما في الحلية عن الزاهدي عن البقالي لو علمت المستحاضة انها لو غسلته يبقى طاهرا الى ان تصلي يجب بالاجماع وان علمت انه يعود نجسا غسلته عند ابي يوسف دون محمد ولكن فيها عن الزاهدي ايضا عن قاضي صدر انه لو يبقى طاهرا الى ان تفرغ من الصلوٰة ولا يبقى الى ان يخرج الوقت فعندنا تصلي بدون غسله (رد المحتار ص ۲۸۲ ج ۱)

عبارات بالا سے امور ذیل مستفاد ہوئے۔

(۱) صاحب عذر بننے کے لئے ضروری ہے کہ نماز کے پورے وقت میں سے اتنا وقت نہ ملے جس میں وضوء کرکے طہارت کے ساتھ نماز ادا کرسکے۔

(۲) شرعاً معذور بن جانے کے بعد آئندہ پورے وقت میں ایک دفعہ عذر پایا جانا

کافی ہے۔

(۳) زوالِ عذر کے لئے ضروری ہے کہ پورا وقت عذر سے کلیۃً خالی نکل جائے۔

(۴) صاحبِ عذر کے لئے ہر وقتِ فرض کے لئے وضو کرنا ضروری ہے اور اسی وضوء سے فرض، واجب، نفل جو چاہے وقت کے اندر پڑھ سکتا ہے۔

(۵) کپڑے کی طہارت کا یہ حکم ہے کہ اگر اسکا یقین ہو کہ کپڑا دھونے کے بعد نماز سے فارغ ہونے سے پہلے دوبارہ ناپاک نہیں ہوگا تو بالاجماع دھونا ضروری ہے۔ اور اگر دوبارہ ناپاک ہونیکا اندیشہ ہو تو دھونا ضروری نہیں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

یکم رجب سنہ ۸۸ ہجری

معذور کے کپڑوں کا حکم:

سوال: ایک شخص کے زخم سے خون رستا ہے، وہ کپڑا بدلتا ہے تو وہ بھی ناپاک ہو جاتا ہے یہ شخص نماز کیسے پڑھے؟ بینوا توجروا

الجواب باسم ملہم الصواب

اگر کپڑا دھونے یا بدلنے کے بعد نماز ختم کرنے سے پہلے پھر تر ہو جائے تو اسکا بدلنا یا دھونا واجب نہیں ورنہ واجب ہے قال فی العلائیۃ وان سال علی ثوبہ فوق الدرہم جاز لہ ان لا یغسلہ ان کان لو غسلہ تنجس قبل الفراغ منہا ای الصلوٰۃ والا یتنجس قبل فراغہ فلا یجوز ترک غسلہ وھو المختار للفتویٰ (رد المحتار ص۳۳۳ ج۱) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

۲۶ ربیع الاول سنہ ۹۴ھ

مریض کے ناپاک کپڑے بدلنا مشکل ہو تو ویسے ہی نماز پڑھے:

سوال: ہسپتال میں بدن اور کپڑوں کی طہارت کبھی تو یقینی طور پر نہیں ہوتی اور کبھی نامکمل اور مشتبہ ہوتی ہے تو کیا ایسی صورت میں بہرحال نماز پڑھ لینی چاہیئے یا قضا کر دی جائے؟ بینوا توجروا

الجواب باسم ملہم الصواب

ایسے مریض کو اسی حالت میں نماز پڑھ لینا چاہیئے۔ مریض تحتہ ثیاب نجسۃ وکلما بسط شیئا تنجس من ساعتہ صلی علی حالہ وکذا لو لم یتنجس الا انہ یلحقہ مشقۃ بتحریکہ (رد المحتار ص۵۶۳ ج۱) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

۲۴ محرم سنہ ۹۵ھ

حکم معذور میں دخول معلوم کرنیکا آسان طریقہ

سوال: کیا فرماتے ہیں مفتیانِ شرع متین اس بارے میں کہ ایک شخص پیچش کا مریض ہے اس مرض میں ریاح بھی بکثرت خارج ہوتے ہوں تو ایسا شخص نماز کے لئے صرف ایک دفعہ وضو کرے یا ہر دفعہ ریاح خارج ہونے پر وضو کرے۔ میں نے دار العلوم لانڈھی سے جواب منگوایا تھا انھوں نے لکھا تھا کہ ایک وقت نماز کا پورا حالتِ عذر میں گزر جائے اور وہ ریاح کو روکنے پر قدرت بھی نہ رکھتا ہو اور وہ حالتِ عذر اسوقت کے بعد بھی برقرار رہے تو ایسا شخص شرعاً معذور ہے۔ اب دوسری نمازوں کے لئے وہ ہر نماز کے لئے تازہ وضو کرے مگر مجھے کوئی ایسا وقت نہیں ملتا ہے کہ میں شرعاً معذور مندرجہ بالا جواب کیمطابق ہوں، تو کیا مرض پیچش شرعاً معذوری کے لئے کافی نہیں؟

میں ایک نماز کے لئے بسا اوقات پانچ یا چھ بار وضو کرتا ہوں تب کہیں جاکر نماز ادا کر پاتا ہوں جماعت کی نماز بھی وضو کرتے کرتے ہی رہ جاتی ہے۔ میرے پاس بسا اوقات وقت بھی اتنا نہیں ہوتا کہ اتنی مرتبہ وضو کرسکوں۔ اگر عشاء کی نماز میں یہ حالت پیش آجائے تو میں اس انتظار میں کب تک رہوں کہ ایک وضو سے پوری نماز ادا کروں۔ اگر پوری رات جاگوں تو صبح کام پر جانا پڑجاتا ہے اتنی مرتبہ وضو کرنے میں بہت شرم اٹھانی پڑتی ہے لوگ ہنستے ہیں، میرے ساتھ تقریباً ہر نماز میں یہ حالت پیش آتی ہے۔ بینوا توجروا

الجواب باسم ملهم الصواب

آپ ایک دفعہ ایسی نماز کا وقت منتخب کریں جو کم از کم ہو اور اسوقت میں آپ کو فرصت بھی ہو مغرب کا وقت سب اوقات سے کم ہوتا ہے۔ میرے مرتبہ نقشہ میں غروب شفق احمر کا وقت دیا گیا ہے اسکو وقت مغرب کی انتہاء قرار دیا جاسکتا ہے پس آپ کسی روز بوقت مغرب خوب اہتمام سے اسکی کوشش کریں کہ پورے وقت میں ایسا موقع ملجائے جسمیں آپ وضو کی اور فرض نماز کی سنتیں چھوڑ کر فرض پڑھ سکیں۔ اگر اتنا وقت نہیں ملتا تو آپ معذوری کی تعریف میں داخل ہوگئے آئندہ کیلئے یہ ضروری نہیں کہ پورا وقت بیٹھے انتظار کرتے رہیں بلکہ صرف پورے وقت میں ایک دفعہ ریاح کا خروج ضروری ہے جبتک یہ حالت رہے گی آپ معذور ہیں، ہر وقت کے لئے نیا وضو ضروری ہوگا، اسوقت کے اندر اس وضو سے جو چاہیں پڑھیں۔ وقت کے اندر عذر پیش آنے سے وضو نہیں ٹوٹے گا۔ البتہ اور کوئی چیز وضو توڑنے والی صادر ہوئی تو اس سے وضو ٹوٹ جائیگا، خروج وقت سے وضو جاتا رہے گا۔

البتہ اگر انقطاعِ عذر کی حالت میں وضو کیا پھر خروجِ وقت تک عذر پیش نہ آیا تو خروجِ وقت سے وضو نہیں ٹوٹے گا بلکہ اسکے بعد جب پھر عذر پیش آئیگا اسوقت وضو ٹوٹے گا۔ غرضیکہ صرف ایک وقت میں صرف ایک دفعہ آپ کو تکلیف کرنا پڑے گی۔ اگر اسمیں عذر ثابت ہوگیا تو معذور کے لئے کوئی تکلیف نہیں صرف اسکا خیال رکھیں کہ ہر نماز کے پورے وقت میں ایک دفعہ عذر پیش آتا ہے یا نہیں۔ اگر پورے وقت میں ایک دفعہ بھی عذر پیش نہ آیا تو معذور کا حکم ختم ہوجائیگا۔ حکم معذور ختم ہونیکی صورت میں مزید اس امر کا خیال رکھنا ضروری ہے کہ جو پورا وقتِ نماز عذر سے خالی گزرا ہے اس سے پہلے وقت میں اگر بحالتِ عذر وضو کیا مگر نماز پوری کرنے سے قبل عذر منقطع ہوگیا اور پھر دوسری نماز کا پورا وقت بھی بدون عذر کے گزر گیا تو اس پہلے وقت کی نماز کی قضا فرض ہے۔ مثلاً ظہر کا وضو بحالت عذر کیا مگر ظہر کے فرض شروع کرنے سے قبل یا نماز کے دوران سلام پھیرنے سے قبل عذر ختم ہوگیا، پھر عصر کا پورا کامل وقت بھی بلا عذر گزر گیا تو نماز ظہر کی قضاء کریں۔ ہاں اگر ظہر کے فرض کا سلام پھیرنے کے بعد عذر منقطع ہوا تو قضا فرض نہیں، ظہر کی قضاء کی صورت میں صاحبِ ترتیب کی بھی عصر کی نماز ہوگئی کیونکہ نماز ظہر کے صحیح نہ ہونیکا علم عصر کی نماز کے بعد ہوا ہے۔

اگر آپ کو مغرب کی نماز باوضو پڑھنے کا موقع مل گیا تو پھر کسی اور وقت کا تجربہ کریں۔ عشاء کا وقت زیادہ وسیع ہونے کی وجہ سے اس کے تجربہ میں اگرچہ مشقت زیادہ ہوگی مگر اس لحاظ سے اسمیں فائدہ ہے کہ عشاء کی نماز سب نمازوں سے زیادہ طویل ہے اسلئے کہ اسمیں وتر بھی شامل ہیں، چار فرض اور تین وتر، سات رکعات پڑھنے تک اگر وضو نہ ٹھیرا تو آپ معذورین کی فہرست میں داخل ہوجائیں گے۔ سفید شفق کے غروب سے لیکر صبح صادق تک عشاء کا وقت ہے۔ سفید شفق کے غروب کے اوقات میرے مرتبہ نقشے میں عشاء ثانی کے تحت دیئے گئے ہیں۔ عشاء کے پورے وقت میں یہ کوشش کریں کہ پھرتی سے اس طرح وضوء کریں کہ صرف چار عضو دھوئیں جنکا دھونا فرض ہے۔ وضو کی سنتیں چھوڑ دیں، پھر چار رکعات فرض اور تین رکعات وتر اس طرح پڑھیں کہ انمیں صرف فرائض اور واجبات ادا کریں سنتیں چھوڑ دیں جسکی تفصیل یہ ہے کہ شروع میں ثناء، اعوذ باللہ اور بسم اللہ چھوڑ دیں۔ سورۂ فاتحہ کے بعد آمین نہ کہیں، پھر کہیں سے بھی اتنا قرآن پڑھیں کہ کل تیس ۳۰ حروف ہوجائیں۔ رکوع اور سجدہ میں صرف ایک تسبیح کہیں، قومہ میں ربنا لک الحمد چھوڑ دیں، فرض کی آخری دو رکعتوں میں سورۂ فاتحہ نہ پڑھیں بلکہ ایک بار سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی کہنے کی مقدار قیام کرکے رکوع کرلیں، آخر میں صرف تشہد

پڑھ کر سلام پھیر دیں درود شریف اور دعا نہ پڑھیں۔ اور وتر میں مسنون دعاء قنوت کی بجائے کوئی مختصر دعا مثلاً رَبَّنَآ اٰتِنَا الخ یا رَبِّ اغْفِرْ لِیْ وغیرہ پڑھیں۔

اگر آپ پر معذور کا حکم ثابت نہ ہو تو وضو کر کے نماز شروع کر دیا کریں۔ اگر درمیان میں بلا اختیار وضو ٹوٹ گیا تو دوبارہ وضو کر کے پڑھی ہوئی نماز پر بناء کر لیا کریں مگر صحت بناء کی شرائط کا لحاظ ضروری ہے (ان شرائط کی تفصیل احسن الفتاوی باب مفسدات الصلوٰۃ میں درج ہے)

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

۱۵ شعبان سنہ ۹۱ھ

معذور اشراق کے وضو سے ظہر پڑھ سکتا ہے:

سوال: کوئی معذور آدمی ہے اس نے وضو کر کے فجر پڑھی، پھر طلوع آفتاب کے بعد وضو کر کے اشراق پڑھی، کچھ دیر کے بعد اسی وضو سے چاشت پڑھی کیا ہو گئی؟ بینوا توجروا

الجواب باسم ملہم الصواب

چاشت ہو گئی، بلکہ اسی وضو سے ظہر بھی پڑھ سکتا ہے۔ کیونکہ معذور کا وضو وقت کے خروج سے ٹوٹتا ہے۔ اس لئے ظہر کا وقت ختم ہونے تک فرائض نوافل جو چاہے پڑھے۔ قال فی التنویر وتصلی فیہ فروضا ونفلا فاذا خرج الوقت بطل وفی الشرح وافاد انہ لو توضأ بعد الطلوع ولو لعید او ضحی لم یبطل الا بخروج وقت الظھر (رد المحتار ص۲۸۳ ج۱) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

۲۰ ربیع الآخر سنہ ۹۰ ہجری

انفلات ریح کے مریض کا سونے سے وضو نہیں ٹوٹتا:

سوال: اگر ریاحی مریض عشاء کی نماز پڑھ کر سو گیا تو وہ عشاء ہی کے وضو سے تہجد کی نماز اور صبح کی نماز ادا کر سکتا ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا

الجواب باسم ملہم الصواب

فی رد المحتار والاحسن ما فی فتاوی ابن الشلبی حیث قال سئل عن شخص بہ انفلات ریح ھل ینتقض وضوءہ بالنوم فاجبت بعدم النقض بناء علی ما ھو الصحیح من ان النوم نفسہ لیس بناقض وانما الناقض ما یخرج ومن ذھب الی ان النوم نفسہ ناقض لزمہ النقض (رد المحتار ص۱۲۸ ج۱)

اس سے معلوم ہوا کہ جس کو انفلات ریح کا مرض ہو اور وہ شرعاً معذور ہو اس کی نیند ناقض وضو نہیں کیونکہ نقض کا سبب خروج ریح ہے جو اسکے لئے وقت کے اندر ناقض وضو نہیں، لہٰذا

یہ شخص عشاء کے وضوء سے تہجد پڑھ سکتا ہے، فجر کی نماز نہیں پڑھ سکتا۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

۲۳ ذی الحجہ سنہ ۸۹ھ

دخولِ وقت کے بعد لحوقِ عذر کا حکم:

سوال: اگر نماز کا وقت داخل ہونے کے بعد کوئی زخم ہو گیا جس سے خون بند نہیں ہو رہا اور فوتِ نماز کا خطرہ ہے تو کیا کرے؟ بینوا توجروا

الجواب باسم ملہم الصواب

آخر وقت تک انتظار کرے، اگر خون بند نہ ہو تو وضوء کرکے نماز پڑھ لے، پھر اگر دوسری نماز کے بھی پورے وقت میں خون جاری رہا تو پہلی نماز کا اعادہ نہیں، اور اگر دوسری نماز کا وقت ختم ہونے سے قبل خون رک گیا تو پہلی نماز کا اعادہ واجب ہے۔ قال العلامۃ ابن عابدین رحمہ اللہ تعالیٰ: ولو عرض بعد دخول وقت فرض انتظر الی آخرہ فان لم ینقطع یتوضأ ویصلی ثم ان انقطع فی اثناء الوقت الثانی یعید تلک الصلوۃ وان استوعب الوقت الثانی لا یعید لثبوت العذر حینئذ من وقت العروض اھ بحر ومثلہ فی الزیلعی والظہیریۃ (رد المحتار ص ۲۰۳ ج ۱)

البتہ اگر وقت ثانی ختم ہونے سے قبل زوالِ عذر کا ظن غالب ہو تو آخر وقت میں نماز پڑھنا فرض نہیں، مگر بہتر ہے کہ پڑھ لے اور بعد میں قضاء کرے۔ کما قالوا فی العاجز عن القیام ویغلب علی ظنہ القدرۃ بعدہ۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

۳ ربیع الاول سنہ ۹۰ھ

مرضِ سیلان میں حفاظتِ وضوء کی مفید تدبیر:

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین ومفتیانِ کرام مندرجہ ذیل سوالات میں

کسی عورت کو پانی خارج ہوتا ہے لیکن اس کو یہ بالکل پتہ نہیں چلتا کہ پانی کس وقت اور کب آتا ہے جب تک کہ وہ اسے دیکھ نہیں، کبھی تو کم ہوتا ہے اور کبھی زیادہ، نماز شروع کرنے سے پہلے اس نے دیکھا تو کچھ بھی پانی نظر نہ آئی لیکن نماز کے دس منٹ بعد دیکھا تو پانی نکلا ہوا تھا جو کہ کھال کے اندر تھا اور اس سے شلوار گیلی نہیں ہوئی تھی، نماز تقریباً پون گھنٹہ تک جاری رہی پچیس منٹ بعد دیکھا تو پانی نکلا ہوا تھا۔ آیا اس صورت میں نماز ہوگی یا نہیں؟ جبکہ اسے یہ ہرگز خبر نہیں کہ یہ پانی دورانِ نماز خارج ہوا تھا یا کہ بعد از فراغتِ نماز، اگر اس سے نماز ٹوٹتی ہے تو کیا ساری نماز جو اس وقت پڑھی گئی تھی لوٹائے یا صرف فرض نماز؟ بینوا توجروا

الجواب باسم ملہم الصواب

جب نماز کے اندر وضو ٹوٹنے کا یقین نہ ہو نماز ہو جائے گی۔ ایسی مریضہ شرمگاہ کے اندر اسفنج رکھ لیا کرے یہ پانی کو جذب کرتا رہے گا، جب تک اسفنج کے اس حصہ پر رطوبت نہیں آئے گی جو شرمگاہ کے گول سوراخ سے باہر ہے اس وقت تک وضو نہیں ٹوٹے گا۔

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

۱۰ شوال سنہ ۹۰ھ

قعدہ اور سجدہ سے وضو ٹوٹ جاتا ہو تو کھڑا ہو کر اشارہ سے نماز پڑھے:

سوال: ایک شخص کو بواسیر کی شکایت ہے وہ جب نماز پڑھتا ہے تو رکوع اور سجدہ کی حالت میں اور بیٹھنے کی صورت میں بھی ہمیشہ فضلہ خارج ہوتا رہتا ہے ہاں جب تک وہ کھڑا رہتا ہے اس وقت تک یہ صورت نہیں ہوتی ہے ایسی حالت میں نماز کس طرح ادا کرے صرف کھڑے کھڑے نماز پڑھ سکتا ہے؟ بینوا توجروا۔

الجواب باسم ملہم الصواب

اگر بیٹھنے کی کوئی ایسی ہیئت ہو سکتی ہو کہ اس میں فضلہ خارج نہ ہو تو بیٹھ کر نماز پڑھے اور رکوع و سجدہ اشارہ سے ادا کرے، اگر ایسا ممکن نہ ہو تو حالت قیام ہی میں نماز پڑھے رکوع اور سجدہ کے لئے اشارہ کرے اگر پاخانہ کے مقام میں کوئی کپڑا وغیرہ لگانے سے فضلہ خارج نہ ہو اور کپڑے کی بیرونی جانب تک نجاست نہ پہنچے تو اس طرح نماز ادا کرے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

۲۹ جمادی الاولیٰ سنہ ۸۰ھ

سوال مثل بالا:

کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ ایک شخص کا بیٹھنے اور سجدے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے، اور رکوع و سجود سے بھی عاجز ہے تو اس کا کیا حکم ہے؟ حالت قیام میں اشارہ سے نماز ادا کرے یا حالت استلقاء میں یا معذور شمار ہوگا؟ بینوا بالدلیل توجروا عند الجلیل

الجواب باسم ملہم الصواب

ایسا مریض کھڑا ہو کر اشارہ سے نماز پڑھے استلقاء جائز نہیں۔ حالت قیام میں رکوع و سجود کے لئے اشارہ صحیح ہے، قال ابن عابدین رحمہ اللہ تعالیٰ انہ لو لم یقدر علی الایماء قاعدا کما لو کان بحال لو صلی قاعدا یسیل بولہ او جرحہ ولو مستلقیا لا صلی قائما برکوع وسجود

لان الاستلقاء لایجوز بلا عذر کالصلوٰۃ مع الحدث فیترجح ما فیہ الاتیان بالارکان کما فی المنیۃ وشرحہا۔ (رد المحتار مطلب ۲۹۱) وقال ابن نجیم رحمہ اللہ تعالٰی (قولہ وخیر ان طہر اقل من ربعہ) یعنی بین ان یصلی فیہ وھو الافضل لما فیہ من الاتیان بالرکوع والسجود وستر العورۃ الغلیظۃ وبین ان یصلی عریانًا قاعدًا یومی بالرکوع والسجود وھو یلی الاول فی الفضل لما فیہ من ستر العورۃ الغلیظۃ وبین ان یصلی قائما عریانا منا برکوع وسجود وھو دونھما فی الفضل وفی ملتقی البحار ان شاء صلی عریانا بالرکوع والسجود او مومیاً جالسا اما قاعدًا او اما قائما فہذا نص علی جواز الایماء قائما (بحر ۲۷۵)

فقط واللہ تعالٰی اعلم

۲۵ر صفر سنہ

باب الانجاس

انگریزوں کے پرانے کپڑوں میں نماز پڑھنا:

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین اس بارہ میں کہ انگریزوں کے پرانے کوٹ بازار میں فروخت ہوتے ہیں جن کو اکثر غریب لوگ خرید لیتے ہیں ان کو بلا دھوئے پہننا اور نماز پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا

الجواب ومنه الصدق والصواب

جائز ہے۔ لما فی شرح التنویر ثیاب الفسقة واهل الذمة طاهرة۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

۵ ربیع الآخر سنہ ۸۳ھ

گندے پانی سے بنا ہوا نمک حلال ہے:

سوال: ایک گندہ پانی ہے اس سے نمک بنتا ہے۔ آیا وہ نمک پاک ہوگا یا ناپاک؟ بینوا توجروا

الجواب باسم ملهم الصواب

گندے پانی سے بنایا ہوا نمک حلال ہے۔ قال ابن عابدین رحمہ اللہ تعالیٰ وقد ذکر العلامة ابن حجر فی باب الانجاس فی التحفة انهم اختلفوا فی انقلاب الشیء عن حقیقته کالنحاس الی الذهب هل هو ثابت فقیل نعم لانقلاب العصا ثعبانا حقیقة والا لبطل الاعجاز وقیل لا لان قلب الحقائق محال والحق الاول الخ وقال بعض اصحابنا انا اذا قلنا باثبات قلب الحقائق وهو الحق جاز العمل به وتعلمه لانه لیس بغش لان النحاس یقلب ذهبا او فضة حقیقة وان قلنا انه غیر ثابت لایجوز لانه غش کما لا یجوز لبس ما لا یعلم حقیقته لما فیه من تلف المال او غش المسلمین والظاهر ان مذهبنا ثبوت انقلاب الحقائق بدلیل ما ذکروه فی انقلاب عین النجاسة کانقلاب الخمر خلا والدم مسکا ونحو ذلک واللہ اعلم (رد المحتار ص ۔۔ج ۱) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

۹ صفر سنہ ۸۵ ہجری

تلاوت کے لئے لباس کی طہارت ضروری نہیں:

سوال: بدن یا کپڑے پر روپیہ کے پھیلاؤ سے زیادہ نجاست لگی ہو تو وضو کر کے تلاوت قرآن کرنا جائز ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا

الجواب باسم ملہم الصواب

جائز ہے، البتہ خلافِ ادب ہے، لہٰذا پورے طور پر پاک ہو کر کلام پاک کی تلاوت کریں،
فقط واللہ تعالیٰ اعلم

۲۵ رذی الحجہ سنہ ۸۶ ھ

دھوبی کی دُھلائی کا حکم :

سوال : قرآن وسنت میں ایسے کپڑے کے بارہ میں کیا حکم ہے جو کہ ناپاک ہو اور اسکو ایسے دھوبی کے ہاں بھیجا جائے جس کے دھونے کے پانی کے بارے میں پاکی یا ناپاکی کا کچھ علم نہ ہو، وہ کپڑا دھوبی کے یہاں سے دُھل کر واپس آنے کے بعد پاک سمجھا جائے گا یا ناپاک؟ ایسے کپڑے کو پہن کر نماز ادا کرنے سے نماز ہو گی یا نہیں، اگر نماز نہیں ہو گی تو جو نمازیں ایسے کپڑوں میں پڑھی جا چکی ہیں ان کا کیا حکم ہے؟ بینوا توجروا

الجواب باسم ملہم الصواب

جو کپڑا دھوبی کو پاک دیا گیا ہے وہ دھلنے کے بعد بھی پاک رہے گا اور جو کپڑا ناپاک دیا گیا ہے وہ ناپاک رہے گا، اسلئے کہ شریعت کا اُصول ہے "الیقین لا یزول الا بالیقین" لہٰذا جبتک پاک کپڑے کی ناپاکی کا اور ناپاک کپڑے کی طہارت کا یقین نہ ہو گا وہ اپنی اصل حالت پر برقرار رہیں گے، ناپاک کپڑے میں اگر نماز پڑھ لی تو ادا نہ ہو گی اور پڑھی ہوئی نمازوں کا اعادہ ضروری ہے، بضرورتِ ابتلاء قلتین (۲۸، ۲۱۷ کلو) پر عمل کرنے کی گنجائش ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم
(مزید تحقیق تتمہ میں ہے) ۲۴ جمادی الآخرہ سنہ ۹۴ ھ

ڈرائی کلین :

سوال : کپڑوں کی خشک دُھلائی "Dry cleaning" کے بارے میں آپ کیا حکم فرماتے ہیں، اسکے طریق کار سے مجھے واقفیت نہیں، عموماً یہ خیال کیا جاتا ہے کہ پٹرول میں دھوتے ہیں مگر پاک و ناپاک کپڑے ایک ساتھ دھوئے جاتے ہیں، چنانچہ ایسی ترکیب بتلائیں کہ کپڑے دُھل بھی سکیں اور پاک بھی رہیں۔ بینوا توجروا

الجواب باسم ملہم الصواب

اسکا حکم بعینہ وہی ہے جو کہ دھوبی سے دُھلانے کا ہے یعنی اگر پاک کپڑا دھوبی کو دیا تو وہ دُھلنے کے بعد بھی پاک رہے گا اور جو کپڑا ناپاک دیا گیا ہے وہ ناپاک رہے گا، اسلئے کہ شریعت

کا اصول ہے "الیقین لا یزول الا بالیقین" لہٰذا جب تک پاک کپڑے کی ناپاکی کا اور ناپاک کپڑے کی پاکی کا یقین نہ ہوگا وہ اپنی اصلی حالت پر برقرار رہیں گے، البتہ اگر دھوبی جاری پانی میں یا اتنے بڑے حوض میں دھوئے کہ اسکا رقبہ سو ہاتھ یا اس سے زیادہ ہو تو ناپاک کپڑا بھی پاک ہو جائے گا، بضرورت قلتین (۲۸۰٫۲ کلو) پر عمل کی گنجائش ہے، فقط واللہ تعالیٰ اعلم

۱۰ ربیع الاول سنہ ۹۵ھ

پرندوں کی بیٹ کا حکم :

سوال : کیا فرماتے ہیں بزرگانِ دین مسئلہ ذیل میں کہ فضا میں اُڑنے والے پرندوں کی بیٹ پاک ہے یا نجس؟ اور مُرغی کو بغیر صاف کئے کھانا کیسا ہے؟ بینوا توجروا

الجواب باسم ملہم الصواب

فضا میں اُڑنے والے حلال پرندوں کی بیٹ پاک ہے اور حرام پرندوں کی نجاست خفیفہ ہے مگر کنوئیں میں گر جائے تو معاف ہے پانی نکالنا ضروری نہیں۔ قال العلائی فی بیان النجاسۃ الغلیظۃ وخرء کل طیر لا یذرق فی الھواء کبط اھلی ودجاج اما ما یذرق فیہ فان کان ماکولا فطاھر والا فمخفف، وفی بیان النجاسۃ الخفیفۃ وخرء طیر من السباع او غیرھا غیر ماکول، وفی الشامیۃ تحت (قولہ ثم الخفۃ انما تظھر فی غیر الماء) واستثنی ح خرء طیر لا یؤکل بالنسبۃ الی البئر فانہ لا ینجسھا للتعذر صونھا عنہ کما تقدم فی البئر (رد المحتار ص ۲۱۳ ج ۱)

مُرغی کی بیٹ پاک تو ہے حلال نہیں، اسلئے بغیر صاف کئے اگر اس کو پانی میں جوش دیا گیا تو اس کی بیٹ گوشت میں جذب ہو جانے کی وجہ سے گوشت حرام ہو جائے گا۔

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

۳ محرم سنہ ۸۶ھ

انڈا باہر سے ناپاک ہے :

سوال : کیا فرماتے ہیں علماء دین اس بارے میں کہ انڈے کے بیرونی حصہ کی طہارت و نجاست سے متعلق جو امام صاحب اور صاحبین میں اختلاف ہے اسمیں راجح قول کیا ہے؟ مدلل بیان فرما کر ممنون فرمائیں، بینوا توجروا

الجواب باسم ملہم الصواب

انڈے کی طہارت سے متعلق حضرات ائمہ رحمہم اللہ تعالیٰ سے کوئی صراحت نظر سے نہیں گزری

البتہ رطوبۃ الفرج سے متعلق اختلاف کتب فقہ میں منصوص ہے، فرج خارج کی رطوبت بالاتفاق طاہر اور رطوبت رحم بالاتفاق نجس ہے، فرج داخل کی رطوبت عندالامام طاہر اور عندالصاحبین نجس ہے، کسی قول کی ترجیح کی صراحت نہیں ملی، قہستانی، نظم اور مجتبیٰ میں قول نجاست اختیار کیا ہے۔ درمختار کی تعبیر سے طہارت کو اور تاتارخانیہ کی تحریر سے نجاست کو ترجیح معلوم ہوتی ہے

قال فی العلائیۃ ولا (یجب الغسل) عند وطء بھیمۃ او میتۃ او صغیرۃ غیر مشتھاۃ ای لا تصیر مفضاۃ بالوطء وان غابت الحشفۃ ولا ینتقض الوضوء فلا یلزم الا غسل الذکر قہستانی عن النظم (رد المحتار ص۱۵۲ ج ۱) وفیھا ایضا وفی المجتبی اولج فنزع فانزل لم یطھر الا بغسلہ لتلوثہ بالنجس اھ ای برطوبۃ الفرج فیکون مفرعا علی قولھما بنجاستھا اما عندہ فھی طاھرۃ کسائر رطوبات البدن جوھرۃ وفی الشامیۃ (قولہ برطوبۃ الفرج) ای الداخل بدلیل قولہ اولج واما رطوبۃ الفرج الخارج فھی طاھرۃ اتفاقا اھ ح وفی منھاج الامام النووی رطوبۃ الفرج لیست بنجسۃ فی الاصح قال ابن حجر فی شرحہ وھی ماء ابیض متردد بین المذی والعرق یخرج من باطن الفرج الذی لا یجب غسلہ بخلاف ما یخرج مما یجب غسلہ فانہ طاھر قطعا ومن وراء باطن الفرج فانہ نجس قطعا ککل خارج من الباطن کالماء الخارج مع الولد او قبیلہ اھ (قولہ اما عندہ) ای عند الامام وظاھر کلامہ فی آخر الفصل الآتی انہ المعتمد (رد المحتار ص۲۵۵ ج ۱)

وفی الشامیۃ (قولہ رطوبۃ الفرج طاھرۃ) ولذا نقل فی التاترخانیۃ ان رطوبۃ الولد عند الولادۃ طاھرۃ وکذا السخلۃ اذا خرجت من امھا وکذا البیضۃ فلا یتنجس بھا الثوب والماء اذا وقعت فیہ لکن یکرہ التوضی بہ للاختلاف وکذا الانفحۃ وھو المختار وعندھما تتنجس وھو الاحتیاط اھ قلت وھذا اذا لم یکن معہ دم ولم یخالط رطوبۃ الفرج مذی او منی من الرجل او المرأۃ (رد المحتار ص۲۳۳ ج ۱)

رطوبۃ الولد والسخلۃ والبیضۃ کو مشائخ رحمہم اللہ تعالیٰ نے رطوبۃ الفرج الداخل پر قیاس کیا ہے ــــــ بندہ نے اس پر بارہا غور کیا، مگر وجہ القیاس سمجھ میں نہ آئی اسلئے کہ رطوبۃ الولد رحم کی رطوبت ہے جو بالاتفاق نجس ہے، بالخصوص جبکہ قبیل الولادۃ اور مع الولد رطوبت کا خروج متیقن ہے اور اس کی نجاست متفق علیہ ہے کما مر من الشامیۃ، قال الرافعی رحمہ اللہ (قولہ ولذا نقل فی التاترخانیۃ ان رطوبۃ الولد عند الولادۃ طاھرۃ) عبارۃ السندی

وکذلک رطوبۃ الولد عند الولادۃ الخ ولعلھا اولی فان التعلیل الذی ذکرہ غیر ظاھر تأمل (التحریر المختار ص۳۲ ج۱)

حضرت تھانوی قدس سرہ نے امداد الفتاوی میں اس اشکال کو یوں رفع فرمایا ہے، دما قالوا من طھارۃ رطوبۃ الولد الخارج من الرحم فالمراد ما علی بدنہ وھو کالدم الذی علی اللحم مع ان الدم السائل نجس فکذلک رطوبۃ الرحم نجسۃ ورطوبۃ الولد طاھرۃ فافہم، مگر اس جواب سے تشفی نہیں ہوتی اسلئے کہ لحم کے ساتھ ملصوق دم سائل قبل الخروج اپنے معدن میں ہے، اسلئے اس کا حکم ظاہر نہیں ہوگا اور جب یہ لحم ظاہر ہوتا ہے تو اسکے ساتھ ملصق دم سائل نہیں، بخلاف رطوبۃ الولد کے کہ وہ خروج کی حالت میں بھی رحم ہی کی رطوبت ہے جو بالاتفاق نجس ہے، اگر یہ فرق تسلیم نہ بھی کیا جائے تو یوں کہا جا سکتا ہے کہ طہارۃ اللحم منصوص خلاف قیاس ہے اسلئے اس پر رطوبۃ الولد کو قیاس کرنا صحیح نہیں، پھر اگر رطوبۃ الولد کی طہارت امام رحمہ اللہ سے منقول ہوتی تو بھی اسکی توجیہ میں کوئی تکلف کیا جاتا بلکہ بتکلف بھی اگر کوئی توجیہ سمجھ نہ آتی تو بھی قول امام مقلد پر حجت ہوتا مگر اوپر بیان کیا جا چکا ہے کہ رطوبۃ الولد وغیرہ کا حکم امام رحمہ اللہ سے منقول نہیں۔

بعض حضرات رطوبۃ الولد اور رطوبۃ البیضۃ میں یہ فرق کرتے ہیں کہ مرغی میں رحم ہونیکا یقین نہیں اور اگر ہو بھی تو اسکی رطوبۃ کی نجاست منقول نہیں، یہ اسلئے صحیح نہیں کہ عام حیوانات کے خلاف مرغی میں رحم کا نہ ہونا یا اس کی رطوبۃ رحم کا طاہر ہونا محتاج دلیل ہے۔

غرضیکہ دلائل کے پیش نظر رطوبۃ الولد والبیضۃ کی نجاست راجح معلوم ہوتی ہے اور یہ قول ارجح ہونے کے ساتھ احوط بھی ہے اور قول طہارت اوسع ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

غرۃ رجب المرجب سنہ ۹۶ ہجری

کُتّے کے بدن کی چھینٹیں پاک ہیں:

سوال: پاک پانی کسی نے کتے پر ڈالدیا وہ تھا برابر سے نکلا اور پھر جھرجھری لی، اسکی چھینٹ بجر کے کپڑوں پر لگ گئی تو کپڑے پاک ہیں یا ناپاک؟ بینوا توجروا

الجواب باسم ملهم الصواب

کپڑے ناپاک نہیں ہوتے۔ قال العلائی ولو اخرج حیا ولم یصب فمہ الماء لا یفسد ماء البئر ولا الثوب بانتفاضہ (رد المحتار ص۱۹۱ ج۱) فقط واللہ تعالیٰ اعلم ——— ۳ ذی قعدہ سنہ ۸۶ھ

حلال جانور کے پیشاب کا حکم :

سوال : حلال جانور کا پیشاب کپڑے میں لگ جائے تو کپڑا ناپاک کتنی مقدار سے ہوگا؟ بینوا توجروا

الجواب باسم ملہم الصواب

حلال جانور کا پیشاب بدن یا کپڑے کے عضو مثلاً آستین وغیرہ کی چوتھائی سے کم میں لگا تو نماز ہو جائے گی اور چوتھائی یا اس سے زیادہ میں لگا ہو تو نماز نہ ہوگی۔ قال فی الدر المختار (و عفی دون ربع) جمیع بدن و (ثوب) ولو کبیرا ھو المختار ذکرہ الحلبی ورجحہ فی النھر علی التقدیر بربع المصاب کید وکم وان قال فی الحقائق وعلیہ الفتوی (من) نجاسۃ (مخففۃ کبول مأکول) وفی رد المحتار (قولہ ولو کبیرا الخ) اعلم انہم اختلفوا فی کیفیۃ اعتبار الربع علی ثلاثۃ اقوال فقیل ربع طرف اصابتہ النجاسۃ کالذیل والکم والدخریص ان کان المصاب ثوبا وربع العضو المصاب کالید والرجل ان کان بدنا وصححہ فی التحفۃ والمحیط والمجتبی والسراج وفی الحقائق وعلیہ الفتوی (الی قولہ) لکن ترجح الاول بان الفتوی علیہ (رد المحتار ج ۱ ص ۲۹۶)

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

۲۳ ذی قعدہ سنہ ۸۶ھ

دودھ پاک کرنیکا طریقہ :

سوال : اگر بھینس کا دودھ نکالتے وقت دودھ کے اندر دو ایک قطرہ خون گر جائے تو دودھ ناپاک ہو جائے گا یا نہیں جبکہ تھن کے اوپر زخم ہو شرعاً کیا حکم ہے۔ بینوا توجروا

الجواب باسم ملہم الصواب

خون کا ایک قطرہ بھی دودھ میں گرنے سے دودھ ناپاک ہو جائے گا، البتہ دودھ پاک کرنے کی یہ صورت ہو سکتی ہے کہ جتنا دودھ ہو اتنا پانی اسمیں ڈال کر جوش دیا جائے یہاں تک کہ پانی ختم ہو کر صرف دودھ رہ جائے۔ یہی عمل تین مرتبہ کیا جائے تو دودھ پاک ہو جائیگا، قال فی الدر المختار ویطھر لبن وعسل ودبس ودھن یغلی ثلاثا وفی الشامیۃ وقال فی الدرر ولو تنجس العسل فتطھیرہ ان یصب فیہ ماء بقدرہ فیغلی حتی یعود الی مکانہ والدھن یصب علیہ الماء فیغلی فیعلو الدھن الماء فیرفع بشیء ھکذا ثلاث مرات وھذا عند ابی یوسف خلافاً لمحمد وھو اوسع وعلیہ الفتوی (الی ان قال) ثم قال ان لفظۃ فیغلی ذکرت

فی بعض الکتب والظاہر انہا من زیادۃ النساخ فانا لم نر من شرط المطہر الا حدث الغلیان الخ

(رد المحتار صفحہ ۲۱۲)

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

۱۴ محرم سنہ ۸۵ ہجری

جگالی نجس ہے :

سوال : بھینس جگالی کرے تو اسکے منہ میں جو جھاگ آتے ہیں یہ پاک ہیں یا ناپاک ؟ بینوا توجروا

الجواب باسم ملہم الصواب

قال فی الشامیۃ (قولہ وجرۃ کزبل) لکن قال بعض فی الصبی ارتضع ثم قاء فاصاب ثیاب الام ان زاد علی ملء الفم منع وروی الحسن عن ابی حنیفۃ انہ لا یمنع مالم یفحش لانہ لم یتغیر من کل وجہ فکان نجاستہ دون نجاسۃ البول لانہا متغیرۃ من کل وجہ وھو الصحیح اھ کذا فی فتح القدیر وظاہرہ المیل الی اعطاء الجرۃ حکم ھذا القیء اذ یشملہ التعلیل (رد المحتار صفحہ ۲۲۳ ج ۱)

عبارت مذکورہ سے بظاہر نجاست خفیفہ ہونیکا رجحان معلوم ہوتا ہے مگر شامیہ نواقض الوضو میں ایسی چیز کے متعلق جو معدہ میں جاتے ہی قے کے ذریعہ خارج ہو جائے۔ معدہ میں استقرار نہ ہوا ہو تین قول نقل کئے ہیں۔

طہارت، نجاست خفیفہ، نجاست غلیظہ اور نجاست غلیظہ کے قول کو ترجیح دی ہے۔ جب معدہ سے بلا استقرار نکلنے والی چیز قول راجح کی بنا پر نجس غلیظ ہے تو جگالی جو کہ کچھ وقت معدہ میں استقرار کے بعد واپس آتی ہے بطریق اولیٰ نجس غلیظ ہوگی۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

۱۰ شعبان سنہ ۸۵ھ

فرش خشک ہوجانے سے پاک ہوجاتا ہے :

سوال : پختہ صحن میں اکثر بچے پیشاب کرتے ہیں سوکھنے کے بعد اگر اس صحن پر نماز ادا کرلیں تو نماز ہوگی یا نہیں ؟ جبکہ پیشاب کے نشان نظر نہ آتے ہوں۔ بینوا توجروا

الجواب باسم ملہم الصواب

جب فرش خشک ہو جائے اور اس پر نجاست کا اثر اور بدبو نہ رہے تو اس پر نماز

درست ہے مگر تیمم صحیح نہیں، قال فی التنویر: وتطهر ارض بیبسها وذهاب اثرها للصلوٰة لا للتیمم وآجر مفروش وخص وشجر وکلأ قائمین فی ارض کذلک، وفی الشرح: وکذا کل ما کان ثابتا فیها لاخذه حکمها باتصاله بها فالمنفصل یغسل لا غیر الا حجرا خشنا کرحی فکارض۔ (رد المحتار ص۳۱۰ ج۱) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

۱۸ شعبان سنہ ۷۸ھ

نجاست غلیظہ کی قدر عفو کی تحقیق:

سوال: قمیص کی آستین پر چار پانچ چھینٹیں گندے پانی کی یا پیشاب کی یا اور کسی نجاست کی لگ گئیں اور بھول کر اسی قمیص سے نماز پڑھ لی تو نماز ہو گئی یا اعادہ واجب ہے؟ بینوا توجروا

الجواب باسم ملہم الصواب

اگر نجاست دلدار ہو جیسے گوبر وغیرہ تو چھینٹوں کے مجموعہ کا وزن بقدر ایک مثقال = ۴ر۵ ماشے = ۴ر۳۷۴ گرام ہو یا اس سے کم ہو تو نماز ہو جائے گی پھیلاؤ میں خواہ کتنا ہی زیادہ ہو، اور اگر پتلی نجاست ہو مثلاً نجس پانی یا پیشاب وغیرہ تو پھیلاؤ میں ہتھیلی کے گہراؤ کے برابر معاف ہے۔

حضرات فقہاء رحمہم اللہ تعالیٰ نے ہتھیلی کے گہراؤ کی وسعت معلوم کرنے کے لئے یہ طریقہ لکھا ہے کہ چلو میں پانی بھر کر ہتھیلی کو پھیلا دیا جائے، جتنی جگہ میں پانی ٹھہرا رہے اتنی وسعت مراد ہے، اکابر نے اس کی مقدار ایک روپے کے برابر تحریر فرمائی ہے، مگر آجکل دھات کا روپیہ بالکل غائب ہو چکا ہے اور ہتھیلی کی پیمائش آسان نہیں، اس لئے اس کی پیمائش کو ضبط کرنے کی ضرورت محسوس کر کے بندہ نے بطریق مذکور متعدد بار احتیاط سے پیمائش کی تو قطر = ۱ر۱ انچ — ۲ر۷۹۴ سینٹی میٹر ہوا، اس کے بعد اتفاق سے ایک روپیہ دھات کا مل گیا تو اس کا قطر بھی اسی کے مطابق پایا۔ لہٰذا اس کی کل پیمائش مربع ½ قطر × پائی = ۰ر۵۵ انچ = ۵ر۹۳۴ سینٹی میٹر ہوئی۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

۲۳ رجب سنہ ۹۱ھ

نجس دودھ جانور کو پلانے کا حکم:

سوال: دودھ نکالتے وقت تھنوں سے تھوڑا سا خون آجائے تو بھینس کا سارا دودھ ناپاک ہو گا یا نہیں؟ اگر ناپاک ہے تو جانوروں کو پلانا بھی جائز ہے یا نہیں؟ ایک صاحب بتاتے ہیں کہ حلال جانور کو پلانا جائز نہیں، بینوا توجروا

الجواب باسم ملہم الصواب

ناپاک ہے۔ حلال جانوروں کو بھی پلانا جائز ہے۔ اور اگر نجاست اتنی غالب ہو کہ دودھ کا رنگ یا بو یا مزہ بدل گیا ہو تو وہ حرام جانوروں کو بھی پلانا جائز نہیں، قال فی الشامیة فی بحث الماء المستعمل (فرع) الماء اذا وقعت فیہ نجاسة فان تغیر وصفہ لم یجز الانتفاع بہ بحال والا جاز کبل الطین وسقی الدواب بحر عن الخلاصة (رد المحتار صـ ج ۱)

وقال العلائی فی فصل البئر ولا یعجن بہ فیطعم للکلاب وقال ابن عابدین رحمہ اللہ لان ما تنجس باختلاط النجاسة بہ والنجاسة مغلوبة لا یباح اکلہ ویباح الانتفاع بہ فیما وراء الاکل وینتقل علی الاضعفیة تحت (قولہ وقیل یباح من شاء) وعن ابی یوسف لا یطعم بنی آدم (رد المحتار صـ ج ۱) ان عبارات سے معلوم ہوا کہ در مختار میں کلاب کی قید احترازی نہیں۔

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

۔ شوال سنہ ۸۷ھ

سوال مثل بالا:

سوال: آپ نے تحریر فرمایا ہے کہ اگر نجاست پڑنے سے دودھ کا رنگ یا بو یا مزہ بدل گیا ہو تو جانوروں کو پلانا جائز نہیں اور بہشتی زیور میں لکھا ہے کہ پانی کی تینوں صفات بدل جائیں تو جانوروں کو پلانا جائز نہیں، دونوں میں سے صحیح کیا ہے؟ بینوا توجروا

الجواب باسم ملہم الصواب

بہشتی زیور کے حاشیہ میں عالمگیریہ کی یہ عبارت تحریر ہے۔ اذا تنجس الماء القلیل بوقوع النجاسة فیہ اذا تغیرت اوصافہ لا ینتفع بہ من کل وجہ کالبول والا جاز سقوہ للدواب وبل الطین ولا یطین بہ المسجد کذا فی التتارخانیة (عالمگیریہ قبیل باب التیمم) اس میں متبادر تو اوصاف ثلاثہ ہی ہیں مگر احتمال احد الاوصاف کا بھی ہے اور احسن الفتاویٰ میں شامیہ سے بحر عن الخلاصہ کی جو عبارت نقل کی گئی ہے اس میں "وصفہ" ہے، بحر کی اصل عبارت زیادہ واضح ہے وبنصہ وان ما الماء اذا وقعت فیہ نجاسة فان تغیر وصف الماء لم یجز الانتفاع بہ بحال وان لم یتغیر الماء جاز الانتفاع بہ کبل الطین وسقی الدواب (البحر الرائق صـ ج ۱) اس میں الماء وصف کے علاوہ وان لم یتغیر الماء الخ سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ احد الاوصاف مراد ہے۔ نیز احسن الفتاویٰ میں شامیہ فصل البئر سے جو عبارت منقول ہے اس میں "والنجاسة مغلوبة" سے

بھی یہی مفہوم ہے لان الغلبة تتحقق بتغیر احد الاوصاف۔ فی نواقض الوضوء من الشامیة وعلامة کون الدم غالباً او مساویاً ان یکون البزاق احمر وعلامة کونه مغلوباً ان یکون اصفر بحرط (رد المحتار ص۱۳۹ ج۱)

وفی مفسدات الصوم من العلائیة فان غلب الدم او تساویا فسد والا لا الا اذا وجد طعمه (رد المحتار ص۱۰ ج۲) وفی رضاع العنایة ثم محل الغلبة قال ان لم یغیر الدواء اللبن تثبت الحرمة وان غیر لا تثبت (فتح القدیر ص۱۲ ج۳) وفی الشامیة عن الدر المنتقی تعتبر الغلبة بالاجزاء فی الجنس وفی غیرہ بتغیر طعم او لون او ریح (الی قوله) یوافقه ما فی الھدایة من اعتبار احد الاوصاف (رد المحتار ص۴۲۳ ج۲) پس راجح یہی معلوم ہوتا ہے کہ احد الاوصاف بدل جائے تو جانوروں کو پلانا جائز نہیں احتیاط بھی اسی میں ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

۲۴ صفر سنہ ۹۷ ہجری

مُردار کی چربی سے بنا ہوا صابون پاک ہے:

سوال: لوگ کہتے ہیں کہ مردار کی چربی سے صابن تیار ہوتا ہے تو کیا ایسا صابون پاک ہے؟ اور اسکا استعمال جائز ہے؟ بینوا توجروا

الجواب باسم ملھم الصواب

مردار کی چربی سے بنا ہوا صابون پاک ہے اسلئے کہ اسمیں دوسری چیزیں ملا کر پکانے سے اسکی حقیقت بدل جاتی ہے اور انقلاب حقیقت سے شی کا حکم بدل جاتا ہے۔

قال فی الدر ویطھر زیت تنجس بجعله صابوناً به یفتی للبلوی کتنور رش بماء نجس لا بأس بالخبز فیه الخ وفی الشامیة تحت قوله (ویطھر زیت) ثم ھذہ المسئلة قد فرعوھا علی قول محمد بالطھارة بانقلاب العین الذی علیه الفتوی واختارہ اکثر المشایخ خلافاً لابی یوسف کما فی شرح المنیة والفتح وغیرھما وفی عبارة المجتبی جعل الدھن النجس فی صابون یفتی بطھارته لانه تغیر والتغیر یطھر عند محمد ویفتی به للبلوی وظاھرہ ان دھن المیتة کذلک لتعبیرہ بالنجس دون المتنجس الا ان یقال ھو خاص بالنجس لان العادة فی الصابون وضع الزیت دون بقیة الادھان ثم رأیت فی شرح المنیة ما یؤید الاول حیث قال وعلیه یتفرع ما لو وقع انسان او کلب فی قدر الصابون فصار صابوناً یکون طاھراً لتبدل الحقیقة وانه یفتی به للبلوی کما علم

مع أمره ومقتضاه عدم اختصاص ذلك الحكم بالصابون فيدخل فيه كل ما كان فيه تغير وانقلاب حقيقة وكان فيه بلوى عامة الخ (رد المحتار ص۲۳۳ ج۱) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

۸ ربیع الاول سنہ ۹۰ھ

فرش اور قالین پاک کرنیکا طریقہ :

سوال : مسجد کے فرش پر کوئی بچہ پیشاب کردے یا کسی دوسری طرح فرش مسجد ناپاک ہوجائے تو اس کو کس طرح پاک کیا جائے، اسی طرح مسجد میں یا مسجد کے باہر کوئی بڑی دری یا قالین ناپاک ہوجائے تو اسکو کس طرح پاک کیا جائے؟ بینوا توجروا

الجواب باسم ملہم الصواب

فرش خشک ہوکر پاک ہوجاتا ہے مگر مسجد کو جلدی پاک کرنا چاہیئے، پانی ڈال کر کپڑے وغیرہ سے خشک کیا جائے، اسی طرح تین بار کیا جائے یا ایک ہی بار زیادہ پانی بہادیا جائے۔ قالین تین دفعہ دھونے سے پاک ہوجائے گا اس طرح کہ ہر مرتبہ تقاطر موقوف ہوجائے اگر نچوڑنا دشوار ہو، اور اگر نچوڑنا دشوار نہ ہو تو تین بار نچوڑنا بھی ضروری ہے، یہ تفصیل اس وقت ہے جبکہ کسی برتن یا چھوٹے حوض میں ڈال کر دھویا جائے۔ اگر اوپر سے پانی ڈالا یا بہتے پانی میں ڈالدیا تو نہ تثلیث شرط ہے اور نہ عصر، بلکہ یوں اندازہ لگایا جائے کہ اگر برتن میں پانی بھر کر اسمیں کپڑا ڈالا جاتا تو جتنے پانی میں کپڑا ڈوب جاتا اس سے تین گنا پانی بہادینے سے کپڑا پاک ہوجائے گا۔ قال فی التنویر وقدر بغسل وعصر ثلاثا فیما ینعصر وبتثلیث جفاف ای انقطاع تقاطر فی غیرہ وقال فی الدر المختار وهذا کله اذا غسل فی اجانة اما لو غسل فی غدیر او صب علیه ماء کثیر او جری علیه الماء طهر مطلقا بلا شرط عصر وتجفیف وتکرار غمس هو المختار وفی الشامیة (قوله او صب علیه ماء کثیر) ای بحیث یخرج الماء ویخلفه غیره ثلاثا لان الجریان بمنزلة التکرار والعصر هو الصحیح سراج (رد المحتار ص۲۲۲ ج۱)

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

۲۹ ذی قعدہ سنہ ۹۰ھ

دودھ میں مینگنی گر گئی :

سوال : دودھ نکالتے وقت بھینس کا گوبر یا اونٹ کی مینگنی کے برابر گر جائے تو دودھ پاک ہے یا ناپاک؟ اگر گرتے ہی فوراً نکالدیا جائے تو پھر کیا حکم ہے، یا اگر

بکری کا دودھ نکالنے میں اسکی مینگنی گر جائے تو کیا حکم ہے؟ اور اگر بکری کی مینگنی کے برابر گوبر گر جائے تب کیا حکم ہے؟ بینوا توجروا

الجواب باسم ملہم الصواب

اگر بھینس کا گوبر دودھ میں حل ہوگیا تو دودھ ناپاک ہوگیا، البتہ اگر ایسا خشک تھا کہ دودھ میں حل نہیں ہوا تو اس صورت میں دودھ پاک ہے، اسی طرح بکری کی مینگنی کا حکم ہے لیکن یہ حکم بوجہ ضرورت صرف دودھ نکالنے کے وقت کے ساتھ مخصوص ہے۔ قال فی العلائیۃ ویعفی ابن دخلتہم کما یعفی بعر وقعتا فی محلب وقت الحلب فرمیتا فورًا قبل تفتت وتلون والتعبیر بالبعرتین اتفاقی لان ما فوق ذلک کذلک ذکرہ فی القہستانی وغیرہ ولکن اقول فیہ ان القلیل المعفو عنہ ما یستقلہ الناظر والکثیر بعکسہ وعلیہ الاعتماد کما فی الہدایۃ وغیرہا (رد المحتار ص ۲۳۲ ج ۱) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

۲ ذی الحجہ سنہ ۸۸ ہجری

استنجاء کا ڈھیلا سوکھنے سے پاک نہیں ہوتا:

سوال: استنجاء کے مستعمل ڈھیلے سوکھنے کے بعد پاک ہیں یا ناپاک - پاک ہونے کی صورت میں دوسری دفعہ استعمال کرنا کراہت ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا

الجواب باسم ملہم الصواب

زمین سوکھنے سے پاک ہوجاتی ہے۔ ڈھیلے پاک نہیں ہوتے لہٰذا ان سے استنجاء مکروہ ہے۔ قال فی العلائیۃ وحکم آجر ونحوہ کلبن مفروش وخص وشجر وکلأ قائمین فی ارض کذلک ای کارض فیطہر بجفاف وکذا کل ما کان ثابتا فیہا لاخذہ حکمہا باتصالہ بہا فالمنفصل یغسل لا غیر الا حجرا خشنا کرحی فکارض (رد المحتار ص ۲۹۰ ج ۱) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

۱۰ محرم سنہ ۸۹ ہجری

سور کی بیٹ ناپاک ہے:

سوال: مور کی بیٹ پاک ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا

الجواب باسم ملہم الصواب

جو پرندے کبوتر اور کوّے وغیرہ کی طرح ہوا میں نہیں اڑتے جیسے مرغی اور بطخ وغیرہ ان کی بیٹ ناپاک اور نجاست غلیظہ ہے - چونکہ مور بھی عام پرندوں کی طرح نہیں اڑتا اسلئے

اسکی بیٹ بھی نجاستِ غلیظہ ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

یکم صفر سنہ ۸۹ ہجری

اگر کپڑا دھونے سے نجاست کا اثر نہ جائے:

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین مندرجہ ذیل مسئلہ کے بارے میں کہ اگر احتلام والے کپڑے کو باندھ کر نہا لیا جائے اور اس پر اچھی طرح پانی بہا دیا جائے یا اس کپڑے کو تین بار دھو کر نچوڑ لیا جائے تو اس صورت میں اگر سوکھنے کے بعد اس مقام پر منی کے کچھ آثار مثلاً سختی یا کھردرا پن پایا گیا تو کیا کپڑا پاک ہوگا؟ بینوا توجروا

الجواب باسم ملہم الصواب

اگر ظن غالب ہو کہ نجاست کا یہ اثر بدون صابون وغیرہ کے زائل نہیں ہوگا تو سوال میں مذکورہ دونوں صورتوں میں کپڑا پاک ہو جائیگا۔ لما فی الشامیۃ عن شرح المنیۃ ان الجنب اذا اتزر فی الحمام وصب الماء علی جسدہ ثم علی الازار یحکم بطہارۃ الازار وان لم یعصر الخ (رد المحتار ص۳۰۳ ج ۱)

وفی العلائیۃ ولا یضر بقاء اثر کلون وریح لازم فلا یکلف فی ازالتہ الی ماء حار او صابون ونحوہ (رد المحتار ص۳۰۳ ج ۱) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

۳ ذی الحجہ سنہ ۸۹ ہجری

ناپاک روغن سے رنگی ہوئی لکڑی:

سوال: اگر ناپاک روغن دروازہ پر لگایا جائے تو اوپر سے دھونے سے پاک ہو جائیگا یا نہیں؟ بینوا توجروا

الجواب باسم ملہم الصواب

اوپر کا حصہ پاک ہو جائیگا، قال ابن عابدین رحمہ اللہ تعالیٰ ولو موّہ الحدید بالماء النجس یموہ بالطاہر ثلاثا فیطہر خلافا لمحمد فعندہ لا یطہر ابدا او دھن فی الحمام قبل الصلوۃ واما لو غسل ثلاثا ثم قطع بہ نحو بطیخ او وقع فی ماء قلیل لا ینجسہ فالغسل یطہر ظاہرہ اجماعا (رد المحتار ص۳۰۳ ج ۱) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

۲۳ صفر سنہ ۹۰ھ

مٹی کا تیل پاک ہے :

سوال : مٹی کا تیل پاک ہے یا ناپاک ؟ اگر ہاتھ پاؤں یا کپڑے میں لگ جاوے تو بغیر دھوئے نماز ہو جاتی ہے یا نہیں ؟ بینوا توجروا

الجواب باسم ملہم الصواب

مٹی کا تیل پاک ہے لیکن اسکی بدبو کے ساتھ مسجد میں جانا یا نماز پڑھنا حرام ہے ، دوسرے لوگوں پر لازم ہے کہ اسے مسجد سے روکیں - قال فی شرح التنویر ویحرم فیہ السؤال (الی قولہ) واکل نحو ثوم ویمنع منہ وکذا کل موذ (رد المحتار صفحہ ۶۱۹ ج ۱) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

۱۶ ر رجب سنہ ۹۰ھ

اسپرٹ کا حکم :

سوال : اسپرٹ کو فتاوی دار العلوم میں ناپاک لکھا ہے اب اسکی کیا تحقیق ہے ؟ بینوا توجروا

الجواب باسم ملہم الصواب

اسپرٹ اگر انگور کشمش یا کھجور سے حاصل کی گئی ہو تو بالاتفاق نجس ہے اور انکے سوا کسی دوسری چیز سے بنائی گئی ہو تو شیخین رحمہما اللہ تعالیٰ کے نزدیک پاک اور امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک نجس ہے ، تحقیق سے معلوم ہوا کہ آجکل اسپرٹ اور الکحل کے لئے انگور اور کھجور استعمال نہیں کی جاتی لہٰذا شیخین رحمہما اللہ تعالیٰ کے قول کے مطابق پاک ہے ، حضرات فقہاء رحمہم اللہ تعالیٰ نے اگرچہ فساد زمان کی حکمت کی بناء پر امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ کے قول کو مفتی بہ قرار دیا ہے مگر آجکل ضرورت تداوی وعموم بلوی کی رعایت کے پیش نظر شیخین رحمہما اللہ تعالیٰ کے قول پر طہارت کا فتویٰ دیا جاتا ہے ویسے بھی اصول فتویٰ کے لحاظ سے قول شیخین رحمہما اللہ تعالیٰ کو ترجیح ہوتی ہے الا لعارض ،

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

۲۵ محرم سنہ ۹۲ھ

نجاستِ غلیظہ بقدر درہم کا دھونا واجب نہیں :

سوال : آنجناب نے جو بندہ کی نماز کی کتاب پر اصلاحی نظر فرمائی اس سے بندہ کو بہت فائدہ ہوا اور میں نے بہت سی ترامیم کیں مگر ایک مسئلہ نجاستِ غلیظہ کا ڈھائی مثقال بھر کپڑے یا بدن پر لگ جائے تو کیا ازروئے طحطاوی ومراقی دھونا واجب نہیں ؟ بینوا توجروا

الجواب باسم ملهم الصواب

سفتی پر تعین عدم وجوب کا ہے۔ قال العلامة ابن عابدین رحمہ اللہ تعالیٰ تحت (قولہ ولا یکرہ غمومیتا) ولا تقرب ان غسل الاولی وما دونہ مستحب مع العلم بہ والقول بانہ غسل فتارکہ حینئذ خلاف الاولی (رد المحتار ص ۲ ج ۱) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

۷ محرم سنہ ۹۲ ہجری

بال اتارنے کے لئے مرغی کو گرم پانی میں ڈالنا:

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین ومفتیان کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ مرغیوں کا گوشت فروخت کرنے والے بیشتر تاجر اور بالخصوص ہوٹلوں کے مالک مرغیوں کو ذبح کرکے انھیں مع بال پر سالم حالت میں بغیر پیٹ چاک کئے گرم پانی میں ڈالدیتے ہیں تاکہ انکے پر آسانی سے اتر سکیں اور گوشت مع کھال کے علیحدہ ہو جائے اس طرح تمام آلائش پیٹ کے اندر ہی حل ہوکر گوشت میں شامل ہو جاتی ہے ایسے پکے ہوئے گوشت کو عوام الناس استعمال کرتے ہیں، اس سلسلے میں کثیر التعداد لوگوں کے ذہنوں میں تخمین وظن پیدا ہونا لازمی امر ہے۔ نیز عوام الناس بھی اس مسئلہ کے متعلق شریعت کی روشنی میں وضاحت چاہتے ہیں اور اس پر عمل پیرا ہونیکے نہایت خواہاں ہیں لہٰذا آپ سے التماس ہے کہ ازروئے شریعت درج ذیل سوالات کی روشنی میں بالتفصیل فتویٰ صادر فرمادیں۔

(۱) مذکورہ بالا گوشت کھانا جائز ہے یا نہیں؟

(۲) اگر ایسا گوشت جائز نہیں تو اس قسم کے تاجروں پر مسئلہ سے واقفیت یا عدم واقفیت کی بناء پر کونسا گناہ لازم آتا ہے؟

(۳) مسئلہ معلوم ہونیکے باوجود اگر کوئی اس حرکت کا مرتکب ہو تو شریعت میں اسکے لئے کیا تعزیر ہے؟ بینوا توجروا۔

الجواب باسم ملهم الصواب

(۱) اگر کھولتے ہوئے پانی میں مرغی ڈالی اور اتنی دیر اسکے اندر رکھی کہ اسکے پیٹ کی نجاست گوشت میں سرایت کرجانیکا ظن غالب ہو تو یہ نجس ہوگئی اور اسکے پاک کرنے کا بھی کوئی طریقہ نہیں۔ البتہ اگر پانی گرم ہو مگر کھول نہ رہا ہو اور مرغی اسمیں بہت دیر تک نہیں رکھی، یا کھولتے پانی میں ڈالکر فوراً نکال لی تو اسکا گوشت ناپاک نہ ہوگا۔ قال فی شرح التنویر

ويطهر لحم طبخ بخمر بغلي وتبريد ثلاثا وكذا دجاجة ملقاة حالة غلي الماء للنتف قبل شقها فتح وفي التجنيس حنطة طبخت في خمر لا تطهر ابدا به يفتى۔ وقال العلامة ابن عابدين رحمه الله تعالى (قوله وكذا دجاجة الخ) قال في الفتح انها لا تطهر ابدا لكن على قول ابي يوسف تطهر والعلة والله اعلم تشربها النجاسة بواسطة الغليان وعليه اشتهر ان اللحم السميط بمصر نجس لكن العلة المذكورة لا تثبت ما لم يمكث اللحم بعد الغليان زمانا يقع في مثله التشرب والدخول في باطن اللحم وكل منهما غير متحقق في السميط حيث لا يصل الى حد الغليان ولا يترك فيه الا مقدار ما تصل الحرارة الى ظاهر الجلد لتنحل مسام الصوف بل لو ترك يمنع انقلاع الشعر فالاولى في السميط ان يطهر بالغسل ثلاثا فانهم لا يتحرسون فيه عن المتنجس وقد قال شرف الائمة بهذا في الدجاجة والكرش والسميط اه واقره في البحر (رد المحتار ص۳۰۰ ج۱)

(۲) مسئلہ سے ناواقفیت عذر نہیں لہٰذا اگر ہوٹلوں والے مرغی کو کھولتے ہوئے پانی میں کچھ دیر کے لئے رکھتے ہیں تو یہ گناہِ کبیرہ کے مرتکب ہیں۔

(۳) مسلمان حاکم پر فرض ہے کہ ایسے لوگوں کو ایسی سزا دے جو ان کے لئے اور اس قسم کے دوسرے مجرموں کے لئے عبرت ثابت ہو۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

۸ ذی قعدہ سنہ ۹۲ھ

ٹونٹی سے پانی ڈالاجائے تو طہارت کیلئے عصر و تثلیث شرط نہیں:

سوال: آپ نے فرمایا تھا کہ جب ٹونٹی سے پانی ڈالاجائے تو تطہیر کے لئے عصر اور تثلیث کی شرط نہیں۔ ایک مولوی صاحب کو اسمیں اشکال ہے لہٰذا تفصیل سے تحریر فرمائیں، بینوا توجروا،

الجواب باسم ملہم الصواب

اس صورت میں عصر اور تثلیث کی شرط نہیں بلکہ اس پر اتنا پانی بہا دینا کافی ہے جتنا تین دفعہ برتن میں دھونے پر خرچ ہوتا، قال في شرح التنوير اما لو غسل في غدير او صب عليه ماء كثير او جرى عليه الماء طهر مطلقا بلا شرط عصر وتجفيف وتكرار غمس۔ وفي رد المحتار و ان المعتبر في تطهير النجاسة المرئية زوال عينها ولو بغسلة واحدة ولو في اجانة كما مر فلا يشترط فيها تثليث غسل ولا عصر وان المعتبر غلبة الظن في تطهير غير المرئية بلا عدد على المفتى به او مع شرط التثليث على ما مر ولا شك ان الغسل بالماء الجاري وما في حكمه من

الذي يرد والصب الكثير الذي يذهب بالنجاسة اصلا ويخلفه غيره مرارا بالجريان اقوى من الغسل في الاجانة التي على خلاف القياس لان النجاسة فيها تلاقي الماء وتسري معه في جميع اجزاء الثوب فيبعد كل البعد التسوية بينهما في اشتراط التثليث وليس اشتراطه حكما تعبديا حتى يلتزم وان لم يعقل معناه ولهذا قال الامام الحلواني على قياس قول ابي يوسف في ازار الحمام انه لو كانت النجاسة دما او بولا وصب عليه الماء كفاه (قوله او صب عليه ماء كثير) اي بحيث يخرج الماء ويخلفه غيره ثلاثا لان الجريان بمنزلة التكرار والعصر هو الصحيح سراج (رد المحتار ص ۳۳۳ ج ۱) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

۳ ذی الحجہ ۸۵ ہجری

ناپاک کپڑے کی نمی پاک کپڑے کو لگ گئی :

سوال : کوئی ناپاک کپڑا گیلا ہو، اسکے ساتھ پاک کپڑا لگ گیا اور اسمیں ناپاک کپڑے سے کچھ نمی لگ گئی تو یہ ناپاک ہوجائیگا یا نہیں، اسی طرح اگر پاک کپڑا گیلا ہے اور وہ خشک ناپاک کپڑے سے لگ جائے تو ناپاک ہوگا یا نہیں؟ بینوا توجروا

الجواب باسم ملہم الصواب

اگر ناپاک کپڑا عین نجاست مثلاً پیشاب وغیرہ سے گیلا ہے تو نجاست کا اثر پاک کپڑے میں ظاہر ہونے سے وہ ناپاک ہوجائے گا۔ اور اگر عین نجاست سے نہیں بلکہ نجس پانی سے بھیگا ہو تو اسمیں دو قول ہیں، ایک یہ کہ خشک کپڑے پر اتنی رطوبت آجائے کہ اسے نچوڑنے سے قطرہ گرے تو نجس ہوگا ورنہ نہیں۔ دوسرا قول یہ ہے کہ اگر نجس کپڑا اتنا بھیگا ہوا ہو کہ نچوڑنے سے قطرہ گرے تو اس کی رطوبت سے خشک کپڑا ناپاک ہوجائیگا اگرچہ اس خشک کپڑے سے قطرہ نہ گرے، قول اول اگرچہ اوسع ہے مگر قول ثانی ارجح واحوط ہے۔

اور اگر پاک کپڑا گیلا ناپاک خشک کے ساتھ لگا تو یہ ناپاک نہ ہوگا۔ البتہ اگر اتنا گیلا ہو کہ اسکا پانی خشک کپڑے کو بھی ایسا تر کردے کہ دونوں کی رطوبت برابر دکھائی دے تو پاک کپڑا بھی ناپاک ہوجائیگا۔ کذا في التنوير لف ثوب نجس رطب في ثوب طاهر يابس فظهرت رطوبته على ثوب طاهر لكن لا يسيل لو عصر لا ينجس كما لو نشر الثوب المبلول على حبل نجس يابس۔ وفي الشامية (قوله لف ثوب نجس رطب) اي مبتل بماء ولو ظهر في الثوب الطاهر اثر النجاسة بخلاف المبلول بنحو البول لان النداوة حينئذ عين النجاسة وبخلاف

ما اذا ظهر في الثوب الطاهر اثر النجاسة من لون او طعم او ريح فانه يتنجس كما حققه شارح المنية وجرى عليه الشارح اول الكتاب (قوله لا يتنجس) لانه اذا لم يتقاطر منه بالعصر لا ينفصل منه شيء وانما يبتل ما يجاوره بالنداوة وبذلك لا يتنجس به وذكر المرغيناني ان كان اليابس هو الطاهر يتنجس لانه يأخذ بللا من النجس الرطب وان كان اليابس هو النجس والطاهر الرطب لا يتنجس لان اليابس النجس يأخذ بللا من الطاهر ولا يأخذ الرطب من اليابس شيئا. زيلعي، وظاهر التعليل ان الضمير في يبتل وعصر للنجس، وبه صرح صاحب مواهب الرحمن ومشى عليه الشرنبلالي والمتبادر من عبارة المصنف كالكنز وغيره انه للطاهر وهو صريح عبارة الخلاصة والخانية ومنية المصلي وكثير من الكتب كالقهستاني وابن الكمال والبزازية والبحر والاول احوط والثاني اظهر (رد المحتار ص[illegible] ج ۱) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

۲۳ ربیع الآخر سنہ ۹۱ھ

کپڑا دھو کر ناپاک رسی پر ڈالا تو ناپاک ہوگا :

سوال : کپڑا دھو کر خشک کرنے کیلئے ناپاک رسی پر ڈالا تو یہ ناپاک ہوگا یا نہیں ؟ بینوا توجروا

الجواب باسم ملهم الصواب

ناپاک نہیں ہوگا ، البتہ اگر کپڑا بہت زیادہ گیلا ہو جس سے رسی بھی اس طرح بھیگ گئی کہ رسی میں لگا ہوا پانی پھر کپڑے سے لگ گیا ہو تو ناپاک ہو جائیگا ، رسی کی بجائے اگر لوہے وغیرہ کا تار ہو تو اسمیں اسکا زیادہ خطرہ ہے کیونکہ وہ پانی کو جذب نہیں کرتا ، والدلیل مر فی المسئلة المتقدمة ، فقط واللہ تعالیٰ اعلم ——— ۲۴ ربیع الآخر سنہ ۹۱ھ

ناپاک بستر پسینے سے بھیگ گیا :

سوال : بستر ناپاک تھا اس پر کوئی شخص سویا اور پسینے سے بستر بھی بھیگ گیا تو اسکے بدن اور کپڑے ناپاک ہوئے یا نہیں ؟ بینوا توجروا

الجواب باسم ملهم الصواب

اگر بستر اتنا بھیگ گیا کہ اسکی رطوبت پھر بدن اور کپڑوں کو لگ جائے تو ناپاک ہوگا ورنہ نہیں ۔ قال فی شرح التنویر نام علی فراش نجس فعرق ولم یظهر اثره لا یتنجس خانیة ، (رد المحتار ص[illegible] ج ۱) فقط واللہ تعالیٰ اعلم ——— ۲۴ ربیع الآخر سنہ ۹۱ھ

نجاست لگنے کے بعد پھیل گئی :

سوال : اگر کسی جگہ ایک درہم سے کم پلیدی لگ جائے اور بعد میں اس کے اوپر پانی پڑ جانے کی وجہ سے ایک درہم سے بڑھ جائے تو کیا اس کے ساتھ نماز ادا کی جا سکتی ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا

الجواب باسم ملہم الصواب

بعد میں پانی پڑنے سے نجاست پھیل گئی تو نماز نہیں ہوگی، اور اگر از خود زیادہ جگہ سرایت کر گئی مثلاً نجس تیل تھا تو اس میں اختلاف ہے، راجح قول پر نماز ہو جائے گی مگر عدم جواز کا قول احوط ہے۔ قال في العلائية والعبرة لوقت الصلوٰة لا الاصابة على الاكثر نهر۔ وقال ابن عابدين رحمه الله تعالى اي لو اصاب ثوبه دهن نجس اقل من قدر الدرهم ثم انبسط وقت الصلوٰة فزاد على الدرهم قيل يمنع وبه اخذ الاكثرون كما في البحر عن السراج وفي المنية وبه يؤخذ وقال شارحها وتحقيقه ان المعتبر في المقدار من النجاسة الرقيقة ليس جوهر النجاسة بل جوهر المتنجس عكس الكثيفة فليتأمل، وقيل لا، يعتبر وقت الاصابة، قال القهستاني وهو المختار وبه يفتى وظاهر الفتح اختياره ايضاً وفي الحلية وهو الاشبه عندي واليه مال سيدي عبد الغني وقال الحلبي لو كانت ازيد من الدرهم وقت الاصابة ثم جفت فخفت فصارت اقل منعت هذا (رد المحتار ص۲۱۳ ج۱) فقط والله تعالى اعلم

۲۴ رمضان سنہ ۸۹ھ

نجاست خشک ہو کر ہلکی ہو گئی :

سوال : دلدار نجاست غلیظہ وزن درہم سے زیادہ لگ گئی مگر خشک ہونے کے بعد کم ہو گئی تو یہ نماز سے مانع ہوگی یا نہیں؟ بینوا توجروا

الجواب باسم ملہم الصواب

اس صورت میں نماز نہیں ہوگی۔ نقل ابن عابدين رحمه الله تعالى عن العلامة عبد الغني رحمه الله تعالى لو كانت ازيد من الدرهم وقت الاصابة ثم جفت فخفت فصارت اقل منعت (رد المحتار ص۲۱۳ ج۱) فقط والله تعالى اعلم

۲۶ جمادی الآخرہ سنہ ۹۹ھ

کتے کا جھوٹا برتن پاک کرنے کا طریقہ :

سوال : کتا کسی برتن میں منہ ڈال دے تو بغیر مٹی سے صاف کئے صرف پانی سے اگر اس کو دھو دیا جائے تو کیا پاک ہو جائے گا؟ بینوا توجروا۔

الجواب باسم ملہم الصواب

تین بار دھونے سے برتن پاک ہو جاتا ہے مگر سات بار دھونا اور مٹی سے مانجھنا مستحب ہے اور کتے کے لعاب

ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم
۲۰ رمضان المبارک ۱۳۸۲ھ

بھنگ پاک ہے:

سوال: نشہ لانے والی چیز مثلاً بھنگ وغیرہ کوٹ کر بواسیر کے مسوں پر لگائی جائے بغیر دھوئے نماز پڑھنا درست ہے یا نہیں؟ اور بھنگ پاک ہے یا ناپاک؟ بینوا توجروا

الجواب باسم ملہم الصواب

بھنگ اگرچہ حرام ہے مگر پاک ہے، بدوں دھوئے نماز ہو جائے گی۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم
۲۳ شوال ۱۳۸۲ھ

نجس قالین پر گیلا پاؤں پڑ گیا:

سوال: اگر قالین پر کچھ نجاست پیشاب وغیرہ لگ کر خشک ہو گیا اور بعد میں اس جگہ پر گیلا پاؤں رکھ دیا تو کیا پاؤں بغیر پاک کئے نماز ہو جائے گی اور جس جانماز وغیرہ پر ایسا گیلا پاؤں رکھا ہے کیا وہ پاک ہے؟ بینوا توجروا

الجواب باسم ملہم الصواب

اگر پاؤں اتنا گیلا ہو کہ اس سے قالین خوب تر ہو جائے اور اس پر اتنی تری آجائے کہ اس پر کوئی دوسری چیز رکھی جائے تو اس کو بھی لگ جائے تو پاؤں ناپاک ہو جائے گا۔ پھر یہ پاؤں جانماز پر رکھا اور اس پر تری نظر آنے لگی تو جانماز بھی ناپاک ہو گئی اور اگر قالین اتنا زیادہ نہیں بھیگا تو پاؤں ناپاک نہیں ہوا۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم
۲۴ ذیقعدہ ۱۳۸۲ھ

دھوبی کے بدن اور کپڑوں کا حکم:

سوال: دھوبی کپڑے دھوتے ہیں، ان کے پاس پاک اور ناپاک سب ہی قسم کے کپڑے آتے ہیں، کپڑوں کو دھوتے وقت جو چھینٹیں بدن پر پڑتی ہیں ان سے ان کے بدن اور کپڑے پاک ہیں یا ناپاک؟ اور بغیر نہائے یا دوسرے کپڑے پہنے بغیر نماز پڑھنے سے نماز صحیح ہوگی یا نہیں؟ بینوا توجروا

الجواب باسم ملہم الصواب

جب تک کسی کپڑے کی ناپاکی کا یقین نہ ہو اس وقت تک ناپاکی کا حکم نہیں لگایا جائے گا، اس لئے دھوبی بغیر نہائے انہی کپڑوں میں نماز پڑھ سکتا ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔ ۸ ربیع الآخر ۱۳۸۳ھ

نجاست مانع صلوٰۃ کی تفصیل:

سوال: اگر شراب کی بوتل جیب میں ہو تو نماز صحیح ہوگی یا نہیں؟ نیز نجاست مانع

صلوٰۃ کی پوری تفصیل تحریر فرما کر اجر حاصل فرمائیں۔

الجواب ومنه الصدق والصواب

صورت مسئولہ میں نماز نہ ہوگی۔ تفصیل اس کی یہ ہے کہ محل نجاست میں تین احتمال ہیں۔ مبسوط، ملبوس، محمول۔ مبسوط میں صرف موضع قدمین و یدین و رکبتین و جبہہ کی طہارت ضروری ہے۔ اس کے سوا دوسری جگہ اگر نجاست ہو تو وہ مانع نہیں۔ اگرچہ بساط صغیر ہو۔ ملبوس کی تفصیل یہ ہے کہ اگر حرکات صلوٰۃ سے اس کی جانب نجس حرکت کرتی ہے تو مانع صلوٰۃ ہے والا فلا، محمول اگر متمسک بنفسہ ہو تو اس کی نجاست مانع نہیں اور اگر متمسک بنفسہ نہیں تو اس کی نجاست اگر اصل معدن میں ہے تو وہ بھی مانع نہیں اور اگر معدن اصلی میں نہیں تو مانع ہے۔ شراب کی بوتل اسی قسم سے ہے۔ قال فی باب شروط الصلوٰۃ من شرح التنویر وطہارۃ ثوبہ وکذا ما یتحرک بحرکتہ او یعد حاملا له کصبی علیہ نجس ان لم یستمسک بنفسہ منع والا لا کجنب وکلب ان شد فمہ فی الاصح ومکانہ ای موضع قدمیہ او احدہما ان رفع الاخری وموضع سجودہ اتفاقا فی الاصح لا موضع یدیہ ورکبتیہ علی الظاهر الا اذا سجد علی کفہ کما سیجیئ وفی الشامیۃ (قولہ وکذا ما) ای شیئ متصل بہ یتحرک بحرکتہ کمندیل طرفہ علی عنقہ وفی الآخر نجاسۃ مانعۃ ان تحرک موضع النجاسۃ بحرکات الصلوٰۃ منع والا لا بخلاف ما لم یتصل کبساط طرفہ نجس وموضع الوقوف والجبہۃ طاهر فلا یمنع مطلقا (قولہ کصبی) ای وکسقف وبطانۃ وخیمۃ نجسۃ تصیب رأسہ اذا وقف (قولہ والا لا) ای وان کان یستمسک بنفسہ لا یمنع لان حمل النجاسۃ حینئذ ینسب الیہ لا الی المصلی (قولہ کجنب) تنظیر لا تمثیل ای فان الجنابۃ ایضا تنسب الی المحمول لا الی المصلی ولو کان تمثیلا لزم اشتراط ان یکون الجنب متمسکا بنفسہ بان لا یکون [illegible] مع انہ غیر نجس حقیقۃ ولو حمل المصلی جنبا لم یمنع صلوٰتہ مطلقا لان نجاستہ حکمیۃ فافہم (قولہ وکلب ان شد فمہ) لو قال وکلب ان لم یسل منہ ما یمنع الصلوٰۃ لکان اولی لانہ لو لم یعلم السیلان او سال منہ دون القدر المانع لم یبطل الصلوٰۃ وان لم یشد فمہ (الی قولہ) لو جلس علی المصلی صبی ثوبہ نجس وهو یستمسک بنفسہ او حمام نجس جازت صلوٰتہ (الی قولہ) ونجاستہ باطنہ (ای الکلب) فی معدنہا فلا یظهر حکمہا کنجاسۃ باطن المصلی کما لو صلی حاملا بیضۃ مذرۃ صار محہا دما جاز لانہ فی معدنہ والشیء مادام فی معدنہ لا یعطی لہ حکم النجاسۃ بخلاف ما لو حمل قارورۃ مضمومۃ فیہا بول فلا تجوز صلوٰتہ لانہ فی غیر معدنہ۔ وایضا فیہا (قولہ اتفاقا) قال فی الاصح فلا یشترط طہارۃ موضع الانف لانہ اقل من الدرہم کما فی شرح المنیۃ (قولہ علی الظاهر) ای ظاهر الروایۃ کما فی البحر لکن قال فی منیۃ المصلی قال فی العیون هذہ روایۃ شاذۃ ولی الحج

واختار ابو الليث ان صلاته تفسد وصححه في العيون اهـ وفي النهر وهو المناسب لاطلاق عامة المتون وايده بكلام الخانية قلت وكذا صححه في متن المواهب ونور الايضاح والمنية وغيرها فكان عليه المعول وقال في شرح المنية وهو الصحيح لان اتصال العضو بالنجاسة بمنزلة حملها وان كان موضع ذلك العضو يابسا بزرخ (رد المحتار ج ۱ ص ۲۳۲)

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

۱۱؍صفر سنہ ۸۶ھ

سوتے شخص کی رال پاک ہے :

سوال : سوتے وقت منہ سے رال جو بعض کے جاری ہوتی ہے زید کہتا ہے کہ اس سے کپڑا پلید ہو جاتا ہے زید کا یہ قول صحیح ہے یا نہیں ؟ بینوا توجروا

الجواب باسم ملہم الصواب

یہ رال پاک ہے، کپڑا ناپاک نہیں ہوتا، لعاب النائم طاهر سواء كان من الفم او منبعثا من الجوف عند ابي حنيفة ومحمد رحمهما الله تعالى وعليه الفتوى (عالمگیریہ ص ۲۲ ج ۱)

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

۳؍رجب سنہ ۸۲ھ

فصل فی الاستنجاء

استبراء کا معہود طریقہ :

سوال : ڈھیلے سے پیشاب کے قطرات خشک کرنے کا معہود طریقہ جو آجکل مروج ہے، کیا یہ ضروری ہے؟ اگر اس طریقے سے قطرات کو خشک نہ کیا گیا تو کیا نماز صحیح نہ ہوگی۔ اگر یہ طریقہ شرط ہے تو حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم اور صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے اس کی تعلیم کیوں نہیں دی، اور صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے یہ طریقہ کیوں اختیار نہیں فرمایا؟ بینوا توجروا

الجواب باسم ملهم الصواب

حضرات فقہاء رحمہم اللہ تعالیٰ نے پیشاب کے قطرات خشک کرنے کے لئے یہ معہود طریقہ بیان فرمایا ہے جس کی وجہ بعض علماء یہ بیان فرماتے ہیں کہ پہلے زمانے میں مثانے قوی تھے اس لئے قطرات آنے کا احتمال نہ تھا، اس دور میں مثانے میں وہ قوت نہیں رہی، اس لئے اس طریق سے قطرات کی صفائی کی ضرورت پیش آئی، لہٰذا فقہاء رحمہم اللہ تعالیٰ کا بیان کردہ یہ طریقہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے قول وعمل پر زیادتی نہیں کہ اسے بدعت کہا جائے، بلکہ تغیر زمان کی بناء پر موجودہ زمانے کی ضرورت کے لحاظ سے تنظیف وتطہیر کا ایک طریقہ ہونے کی وجہ سے یہ بھی عمل بالحدیث ہی شمار ہوگا۔

وجہ مذکور پر یہ اشکال ہے کہ پیشاب کے بعد قطرات کا آنا ضعف مثانہ کی بناء پر نہیں ہوتا، ضعف مثانہ کی وجہ سے جو عارضہ لاحق ہوتا ہے اسکا اثر یہ ہوتا ہے کہ کھانسنے چھینکنے اور کودنے وغیرہ سے قطرہ خارج ہوتا ہے اور جسے یہ مرض لاحق ہوتا ہے اسے استبراء کا معہود طریقہ بھی کوئی فائدہ نہیں دیتا، پیشاب کے بعد رطوبت نظر آنے کا باعث ضعف مثانہ نہیں بلکہ پیشاب کی نالی کا طول اور اس میں پیچ وخم اسکا باعث بنتے ہیں، طبی نقطۂ نگاہ سے یہ امر مسلم ہونے کے علاوہ اس پر یہ دلیل بھی ہے کہ حضرات فقہاء رحمہم اللہ تعالیٰ نے عورتوں کے لئے استبراء کا یہ طریقہ تحریر نہیں فرمایا بلکہ اسے مردوں کے ساتھ مخصوص رکھا ہے، قال ابن عابدین رحمہ اللہ تعالیٰ تحت (قوله يجب الاستبراء الخ) وفيها ان المرأة كالرجل الا فی الاستبراء فانه لا استبراء عليها بل كما فرغت تصبر ساعة لطيفة ثم تستنجی ومثله فی الامداد (الشامية ص۳۱۹ ج۱) اس سے ثابت ہوا کہ استبراء کے اس معہود طریقے کی علت ضعف مثانہ نہیں، اسلئے کہ اگر یہ علت ہوتی تو یہ حکم عورتوں کے لئے بھی ہوتا، عورتوں میں چونکہ پیشاب کی نالی طویل اور خمدار نہیں اسلئے ان کو مستثنیٰ کیا گیا۔

جب استبراء کی علت یہ ٹھہری تو معہود طریقے کی بجائے ایک اور آسان اور مختصر طریقہ اختیار کیا جا سکتا ہے وہ یہ کہ پیشاب سے فراغت کے بعد پہلے پاخانے کے مقام سے خصیتین کی طرف رگوں کو سونتا جائے اسکے بعد پیشاب کی نالی کو سونت دیا جائے تو راستے میں جو رطوبت ہوگی وہ خارج ہو جائیگی اس کے بعد قطرہ آنیکا کوئی احتمال نہیں رہتا، بندہ نے متعدد بار اس کا تجربہ کیا کہ اس طریقے سے استبراء کے بعد کئی سو قدم بہت تیزی سے چلا۔ کھانسا، کود ا، پھاندا، کئی جھٹکیں لگائیں اس کے باوجود کوئی رطوبت نظر نہیں آئی۔

اس تحقیق کے بعد اصل اشکال پھر عود کرآتا ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں بھی یہ علت موجود تھی تو آپ نے اس قسم کے استبراء کا حکم کیوں نہیں دیا اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے اسکا اہتمام کیوں نہیں فرمایا، غور کرنے کے بعد اس کا جواب یہ سمجھ میں آتا ہے کہ شریعت نے ابتلاء عام کے مواقع پر نجاست قلیلہ کو معاف قرار دیا ہے، جیسے کہ رشاش البول کرؤس الابرۃ اور بیت الخلاء میں مکھیوں وغیرہ کا غلاظت پر بیٹھنے کے بعد جسم اور کپڑوں پر بیٹھنا اور طین شارع وغیرہ، اس قانون کا تقاضا یہ ہے کہ استبراء کا کوئی بھی طریقہ استعمال کرنا ضروری نہیں بلکہ وقت پر نجاست مرئیہ کو ڈھیلے یا پانی سے صاف کر دینا کافی ہے اس کے بعد اگر غیر محسوس طور پر کچھ رطوبت رستی ہے تو وہ شرعاً معاف ہے۔ معہذا چونکہ احادیث میں استبراء کی بہت تاکید اور عدم اجتناب من البول پر وعید شدید وارد ہوئی ہے اس لئے احتیاط کا تقاضا یہی ہے کہ بطریق بالا استبراء کا اہتمام کیا جائے یعنی پیشاب کی نالی کو سونت کر رطوبت خارج کر دی جائے اس کے بعد ڈھیلے یا پانی سے استنجاء کر لیا جائے، افضل یہ ہے کہ پہلے ڈھیلے سے نجاست زائل کی جائے اور اس کے بعد پانی استعمال کیا جائے، البتہ آجکل شہروں میں گٹر سسٹم کی وجہ سے ڈھیلے کا استعمال بہت تکلیف دہ ثابت ہوتا ہے، ڈھیلے پھینکنے سے پانی کا راستہ بند ہو جاتا ہے جو بہت کثرت تعفن اور ایذاء کا باعث بنتا ہے، پھر ان کی صفائی میں بھی بہت دقت پیش آتی ہے لہٰذا ایسے مواقع میں ڈھیلے کا استعمال ہرگز نہیں کرنا چاہیے۔ ڈھیلے کا استعمال مستحب ہے اور اپنے نفس کو اور دوسروں کو مصیبت میں ڈالنا حرام ہے کسی مستحب کام کی خاطر حرام کا ارتکاب جائز نہیں، البتہ صفائی کی غرض سے جو جاذب کاغذ بازار میں ملتا ہے اس کا استعمال جائز ہے،

پیشاب سے احتراز کا اہتمام کرنا بلا شبہ مؤکد ہے مگر اس میں زیادہ غلو کرنا شرعاً درست نہیں، صحیح بخاری میں ہے کہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ پیشاب کے بارے میں بہت

شدت سے کام لیتے تھے، حافظ بدرالدین عینی رحمہ اللہ تعالیٰ نے بخاری کی شرح میں نقل فرمایا ہے کہ ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ پیشاب کی چھینٹوں سے بچنے کی غرض سے بوتل میں پیشاب کیا کرتے تھے۔

مگر آپ کی یہ شدت دوسرے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو ناپسند تھی چنانچہ صحیح بخاری میں ہے حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اعتراض منقول ہے کان ابوموسی الاشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ یشدد فی البول ویقول ان بنی اسرائیل کان اذا اصاب ثوب احدہم قرضہ فقال حذیفۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ لیتہ امسک اتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سباطۃ قوم فبال قائما (بخاری ص۳۵ ج۱)

وقال الحافظ العینی رحمہ اللہ تعالیٰ (قولہ لیتہ امسک) جملۃ فی محل النصب علی انہا خبر کان و معناہ کان یعجبنی ان یقف فی الاحتراز عن رشاشہ حتی یبول فی القارورۃ خوفا ان یصیبہ من رشاشہ شیء (عمدۃ القاری ص۱۳۶ ج۳)

حضرت شاہ عبدالعزیز رحمہ اللہ تعالیٰ کا فتویٰ

طریقہ مروجہ استبراء کے تارک کو جو لوگ بدعتی کہتے ہیں تو یہ صرف اس فرقہ ظاہریہ کے مبالغات سے ہے یہ قابل اعتبار نہیں۔ بخاری اور اسکی شروح میں مذکور ہے کہ ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عذاب قبر کی حدیث سنی تو اس وجہ سے وہ پیشاب سے نہایت احتیاط کرتے تھے۔ حتیٰ کہ جب پیشاب کی حاجت ہوتی تھی تو پیشاب کا مقام شیشی کے اندر داخل کرتے تھے اور اسکے اندر پیشاب کرتے تھے۔ اس خوف سے کہ ایسا نہ ہووے کہ کہیں بدن یا کپڑے پر چھینٹ پڑجائے۔ تو حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بطور انکار کے اُن سے کہا کہ میں نے دیکھا ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک قوم کی مباطہ یعنی کوڑا پھینکنے کی جگہ میں گئے اور کھڑے ہو کر پیشاب کیا اور میں شبہ نہیں کہ کھڑے ہو کر پیشاب کرنے میں گمان چھینٹے پڑنے کا ہے۔ اور تجربہ سے معلوم ہوتا ہے کہ جب استبراء کرنے میں مبالغہ کیا جاتا ہے تو مثانہ سے پیشاب ٹپکتا ہے اور اس کی مثال یہ ہے کہ دودھ جب دوہا جاتا ہے تو دودھ جانور کے تھن میں آتا ہے اور جب دوہنا موقوف کردیا جاتا ہے تو دودھ بھی موقوف ہوجاتا ہے (فتاویٰ عزیزی ص۲۰ ج۱)

ملفوظ حکیم الامت حضرت تھانوی قدس سرہٗ

حضرت خواجہ صاحب نے عرض کیا کہ مجھے استنجاء میں بڑے وسوسے آتے ہیں بہت دیر میں ڈھیل تمام خشک ہوتا ہے چلنے سے کچھ نہ کچھ نکلتا ہی رہتا ہے۔ فرمایا ایسا ہرگز نہ کیجئے، معمولی طور سے استنجاء کرکے دھولینا چاہئے۔ عوارف المعارف میں لکھا ہے کہ اسکا حال تھن کا سا ہے کہ جب تک ملتے رہیں کچھ نہ کچھ نکلتا رہتا ہے اور اگر یونہی چھوڑ دیں تو کچھ بھی نہیں۔ حضرت خواجہ صاحب نے عرض کیا کہ

بعد کو قطرہ نکل آتا ہے۔ فرمایا کہ کچھ خیال نہ کیجئے چاہے بعد کو نمازوں کا اعادہ کرلیجئے گا لیکن جب تک بتکلف جبر کرکے وسوسہ کے خلاف نہ کیجئے گا یہ مرض نہ جائے گا اسی وجہ سے تو آپ بڑی تکلیف میں ہیں۔ خواجہ صاحب نے عرض کیا کہ رطوبت کی وجہ سے ایک وقت کے وضو میں دوسرے وقت کے وضو کیلئے شک پڑ جاتا ہے اور اسی کی وجہ سے رومال بھی دھونا پڑتا ہے۔ فرمایا کہ نہ وضو کیجئے نہ رومال دھویا کیجئے چند روز بتکلف بے التفاتی کرنے سے وسوسے جاتے رہیں گے۔ (ملفوظات کمالات اشرفیہ ص۱۵۱ ملفوظ ۶۳۸)

اس سے ثابت ہوا کہ استبراء میں زیادہ غلو اور شدت شرعاً مذموم ہونے کے علاوہ صحت کے لئے بھی مضر ہے اور ذہنی انتشار اور دماغی پریشانیوں کا باعث بھی ہے۔ فقط واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم

۲۹ جمادی الاولیٰ سنہ

صرف ڈھیلے سے استنجاء پر اکتفاء کرنا:

سوال: پیشاب یا پاخانہ کرنے کے بعد اور ڈھیلے سے صاف کرلینے کے بعد پانی سے نہ دھویا اور بغیر دھوئے وضو کرکے نماز پڑھ لی تو نماز ہوئی یا نہیں اور اسی طرح بعض لوگ ہاتھ دھو کر کھانے میں مشغول ہو جاتے ہیں حالانکہ پانی بھی موجود ہوتا ہے شرعاً کیا حکم ہے؟ بینوا توجروا

الجواب باسم ملہم الصواب

اگر پیشاب مخرج سے تجاوز کرگیا اور زائد کی مقدار ایک درہم (قطر = ۱ء۱ انچ = ۵ء۲ سینٹی میٹر اور کل پیمائش = ۹۵ء۰ انچ = ۹۳ء۵ سینٹی میٹر) سے زائد نہیں ہوئی تو بغیر دھوئے صرف ڈھیلا استعمال کرلینے سے نماز ہو جائے گی، اور پاخانہ کا حکم یہ ہے کہ پتھر سے استنجاء کرلینے کے بعد اگر مخرج سے متجاوز نجاست کا وزن ایک مثقال (۵ ماشہ = ۸۶ء۴ گرام) یا اس سے کم ہو تو نماز ہو جائے گی اگرچہ پھیلاؤ میں ایک درہم سے بھی زیادہ ہو۔ قال فی العلائیۃ (ویجب) ای یفرض غسله (ان جاوز المخرج نجس) مانع ویعتبر القدر المانع لصلاۃ فیما وراء موضع الاستنجاء لان ما علی المخرج ساقط شرعا وان کثر ولهذا لا تکره الصلوۃ معه. وفی رد المحتار (قوله وان کثر) استشکل بان الاستنجاء غیر مسقط بل مخفف اعتبار ما علی المخرج وفیه ان ترك غسل ما علی المخرج انما لا یکره بعد الاستجمار کما عرفته لا مطلقا (رد المحتار ص۲۱۳ ج۱) وفی العنایة علی التنویر وعفی عما دون ربع درهم وهو مثقال فی کثیف. وفی الشامیة ادنی ما درهم من الکثیفة لو کان منبسطا فی الثوب اکثر من عرض الکف لا یمنع کما ذکره سیدی عبد الغنی (رد المحتار ص۲۱۳ ج۱)

صرف ہاتھ دھو کر کھانا کھانا جائز ہے مگر مخرج سے متجاوز نجاست قدر درہم سے زائد ہو تو بلا عذر

اسے نہ دھونا مکروہ تحریمی ہے اور بقدر درہم یا اس سے کم ہو تو مکروہ تنزیہی۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

۲۳ جمادی الاولیٰ سنہ ۹۲ھ

وضو کے بعد استنجاء کرنا

سوال: استنجاء کرنے سے قبل اگر وضو کر لیا جائے، بعد میں یاد آنے پر استنجاء کر لیا تو یہ وضو درست ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا

الجواب باسم ملہم الصواب

پہلا وضو درست ہے دوبارہ کرنے کی ضرورت نہیں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

(تفصیل تتمہ احسن الفتاوی میں آئے گی۔ ان شاء اللہ تعالیٰ) ۵ ربیع الآخر سنہ ۹۲ ہجری

کاغذ سے استنجاء کرنا:

سوال: ردی کاغذات یا اردو، انگریزی اخبار سے بچوں کی نجاست صاف کرنا اور دسترخوان کا کام لینا جائز ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا

الجواب باسم ملہم الصواب

کاغذ چونکہ تحصیل علم کا ایک آلہ ہے خواہ وہ سفید ہو یا کچھ لکھا ہوا ہو، اس لئے اس کا احترام کرنا لازم ہے اس سے نجاست صاف کرنا یا دسترخوان کا کام لینا بے حرمتی کی وجہ سے مکروہ تحریمی ہے۔ البتہ وہ جاذب کاغذ جو صرف استنجاء ہی کی غرض سے بنایا جاتا ہے لکھنے کے کام نہیں آتا اور قیمتی بھی نہیں اس سے استنجاء کرنا جائز ہے۔ قال فی التنویر وکرہ بعظم (الی قولہ) وشیء محترم۔ وقال ابن عابدین رحمہ اللہ تعالیٰ تحتہ (قولہ وشیء محترم) وکذا ورق الکتابۃ لصقالتہ وتقومہ ولہ احترام ایضا لکونہ آلۃ العلم ولذا عللہ فی الخانیۃ بان تعظیمہ من ادب الدین (الی قولہ) ومفادہ الحرمۃ بالمکتوب مطلقا واذا کانت العلۃ فی الابیض کونہ آلۃ للکتابۃ کما ذکرناہ یؤخذ منہا عدم الکراہۃ فیما لا یصلح لہا اذا کان قالعا للنجاسۃ غیر متقوم (رد المحتار ص ۲۳۱ ج ۱) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

۱۳ جمادی الاولیٰ سنہ ۹۲ھ

استنجاء سے عاجز کا حکم:

سوال: ایک مریض ہے جس کی ایک ٹانگ ٹوٹی ہوئی ہے، وضو کرتے وقت پانی کسی دوسرے انسان سے ڈلواتا ہے البتہ اعضاء وضو کو اپنے ہاتھوں سے دھو سکتا ہے مگر استنجاء کرتے وقت

بہت تکلیف برداشت کرنی ہے باقاعدہ دوسرا انسان اس کو اپنی جگہ سے اٹھا کر لے جاتا ہے پھر تکلیف کے ساتھ مریضہ خود استنجاء کرتی ہے یا چارپائی کے نیچے کوئی برتن رکھ کر استنجاء کرتے ہیں۔
اب دریافت طلب امر یہ ہے کیا ایسی مریضہ کے لئے استنجاء معاف ہو سکتا ہے یا نہیں اگرچہ مندرجہ ذیل عبارات سے عدم جواز معلوم ہوتا ہے مگر پھر بھی آپ حضرات کی فہم و فراست اور تجربہ

فی الشامیة (کمریض الخ) فی التاتارخانیة والرجل المریض اذا لم تکن له امرأة ولا امة وله ابن او اخ وهو لا یقدر علی الوضوء قال یوضئه ابنه او اخوه غیر الاستنجاء فانه لا یمس فرجه ویسقط عنه والمرأة المریضة اذا لم یکن لها زوج وهی لا تقدر علی الوضوء ولها بنت او اخت توضئها ویسقط عنها الاستنجاء اهـ ولا یخفی ان هذا التفصیل یجری فیمن شلت یداه لانه فی حکم المریض (شامیة فصل الاستنجاء ص۲۳۱ ج ۱) وفی العالمگیریة فی شلت یده الیسریٰ ولا یقدر ان یستنجی بها ان لم یجد من یصب الماء لا یستنجی وان قدر علی الماء الجاری یستنجی بیمینه کذا فی الخلاصة (عالمگیریة ص۴۹ ج ۱ باب الاستنجاء)

گزارش یہ ہے کہ مذکورہ عبارات سے استنجاء کا معاف ہونا اس وقت معلوم ہوتا ہے جبکہ قدرت علی الاستنجاء نہ ہو اور ہاتھ شل ہو، نیز کوئی غیر بھی موجود ہے پانی ڈلوائے اگر ہمارا کیا فہم ہے اس لئے اپنی رائے گرامی سے واضح طور پر مطلع فرما کر مسئلہ کا صحیح حکم تحریر فرمائیں، بینوا توجروا

الجواب باسم ملهم الصواب

آپ کا خیال صحیح ہے اس صورت میں استنجاء معاف نہیں، البتہ اگر دونوں ہاتھ شل ہوں یا ایک ہاتھ شل ہے مگر کوئی پانی ڈالنے والا نہیں اور جاری پانی بھی نہیں جس میں بیٹھ کر صحیح ہاتھ سے استنجاء کر سکے اور عورت کا شوہر یا مرد کی بیوی بھی نہیں کہ استنجاء کرائے تو استنجاء معاف ہے
فقط واللہ تعالیٰ اعلم
۱۰ صفر سنہ ۹۸ھ

كتاب الصّلوٰة

عصر کے مستحب وقت کی تحقیق :

سوال : یہاں ایک مولوی صاحب عصر کی نماز بہت دیر سے پڑھاتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ عند الحناف تاخیر مالم تتغیر الشمس بان لا تحار فیہا الاعین مستحب ہے۔ حوالہ میں فرماتے ہیں کہ ہدایہ میں اس قسم کی حدیث ہے۔ کیا مولوی صاحب کا یہ خیال درست ہے؟ بینوا توجروا

الجواب ومنہ الصدق والصواب

ہدایہ میں وقت ظہر سے متعلق تو حدیث ہے۔ عصر کے بارے میں کوئی حدیث نہیں بلکہ خود ہدایہ کی عبارت ہے۔ عصر کے وقت میں امام صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ جمہور کے خلاف ہیں، ائمہ ثلاثہ رحمہم اللہ تعالیٰ بلکہ خود صاحبین رحمہما اللہ تعالیٰ کے ہاں بھی مثل اول کے بعد عصر کا وقت شروع ہو جاتا ہے اور امام صاحب سے بھی ایک روایت اسی طرح ہے، مگر امام صاحب کے قول مشہور پر مثلین کے بعد وقت عصر شروع ہوتا ہے۔ قال الحافظ العینی رحمہ اللہ تعالیٰ وعند ابی یوسف ومحمد اذا صار ظل کل شیء مثلہ یخرج وقت الظہر ویدخل وقت العصر وھی روایۃ الحسن بن زیاد عنہ وبہ قال مالک والشافعی واحمد والثوری واسحٰق رحمہم اللہ تعالیٰ (الی ان قال) قال القرطبی خالف الناس کلہم ابو حنیفۃ فیما قالہ حتی اصحابہ الخ ــــــ

(عمدۃ القاری ص ج ۲) پس تاخیر عصر کے قول میں چند وجوہ کا احتمال ہے

(۱) کتب فقہ میں تاخیر عصر کے بیان سے مقصد یہ ہے کہ مثل ثانی کے بعد پڑھی جائے جس سے مقصود صاحبین اور ائمہ ثلاثہ کے خلاف امام صاحب کے قول کو ترجیح دینا ہے، غرضیکہ تعجیل عصر سے مراد مثل اول کے بعد اور تاخیر سے مراد مثل ثانی کے بعد پڑھنا ہے۔ قال العلامۃ العینی رحمہ اللہ تعالیٰ ویؤیدہ ما قالہ ابو حنیفۃ حدیث علی بن شیبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قدمنا علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المدینۃ فکان یؤخر العصر ما دامت الشمس بیضاء نقیۃ رواہ ابو داود وابن ماجۃ وھذا یدل علی انہ کان یصلی العصر عند صیرورۃ ظل کل شیء مثلیہ ومن حجۃ

على خمسة وحديث جابر رضي الله تعالى عنه صلى بنا رسول الله صلى الله عليه وسلم العصر حين صار ظل كل شيء مثليه قدر ما يسير الراكب الى ذي الحليفة العنق رواه ابن ابي شيبة بسند لا بأس به (عمدة القاري ج ۲) ۔ علامہ بدر الدین کا اس بیان سے مقصد یہ ہے کہ امام صاحب کے مذہب میں مثل ثانی کے اختتام تک تاخیر کرنا چاہئے۔

(۲) کتب فقہ میں جہاں تاخیر عصر کا ذکر ہے وہاں اس کی علت بھی مذکور ہے۔ قال في الهداية لما فيه من تكثير النوافل لكراهتها بعده وفي العناية وتكثير النوافل افضل من المبادرة الى الاداء في اول الوقت وفي شرح التحرير توسعة للنوافل وفي الشامية اي لكراهتها بعد صلوة العصر سو جب عصر سے پہلے نوافل پڑھنے والے لوگ موجود ہی نہ ہوں تو عصر میں تاخیر بھی افضل نہ ہوگی۔

(۳) تکثیر نوافل کی غرض سے بھی اتنی تاخیر کرنا چاہئے کہ عصر کی نماز کے بعد پیدل چلنے والا شخص غروب آفتاب سے پہلے چھ میل کی مسافت طے کرسکے اختلاف عرض البلد و میل الشمس سے یہ مقدار مختلف ہوتی ہے روى الامام الطحاوي رحمه الله تعالى في شرح معاني الآثار عن ابي اروى قال كنت اصلي مع النبي صلى الله عليه وسلم العصر بالمدينة ثم آتي الشجرة ذا الحليفة قبل ان تغرب الشمس وهي على راس فرسخين ففي هذا الحديث انه كان يسير بعد العصر فرسخين قبل ان تغيب الشمس فقد يجوز ان يكون سيرا على الاقدام وقد يجوز ان يكون سيرا على الابل والدواب فنظرنا في ذلك فاذا في حديثه قال كنت اصلي العصر مع النبي صلى الله عليه وسلم ثم امشي الى ذي الحليفة فآتيهم قبل ان تغيب الشمس ففي هذا الحديث انه كان يأتيها ماشيا. وايضا فيه عن ابن مسعود رضي الله عنه قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي صلوة العصر والشمس بيضاء مرتفعة يسير الرجل حين ينصرف منها الى ذي الحليفة ستة اميال قبل غروب الشمس وايضا فيه عن ابي الابيض عن انس رضي الله عنه قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي صلوة العصر والشمس بيضاء محلقة (الى قوله) فذلك دليل على انه قد كان يؤخرها ثم يكون بين الوقت الذي كان يصليها فيه وبين غروبها مقدار ما كان يسير الرجل الى ذي الحليفة او ما يضاهيه فالاولى بنا في هذه الآثار لما جاءت هذا المجيء ان نحملها ونخرج وجوهها على الاتفاق لا على الخلاف والتضاد فنجعل التأخير المذكور فيها هو ما بينه العلاء عن انس رضي الله عنه ونجعل الوقت المستحب من وقتها ان يصلي فيه هو ما بينه ابو الابيض عن انس رضي الله تعالى عنه ووافقه على ذلك ابو مسعود رضي الله تعالى عنه

(شرح معانی الآثار ج ۱)

امام طحاوی رحمہ اللہ تعالیٰ فقہ حنفی کے بلند پایہ امام اور اعلم بمذہب ابی حنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ ہیں۔ بڑے درجے کے فقیہ اور محدث ہیں ان کی تصریح بالتحقیق وضاحت کر رہی ہے کہ امام ابوحنیفہ کے مذہب میں تاخیر عصر اس وقت تک مستحب ہے کہ نماز کے بعد چھ میل کا سفر غروب سے پہلے پیدل کیا جا سکے اسی کے مطابق علامہ عینی کی تحقیق بھی اوپر گذر چکی ہے۔ رد المحتار جسے مذہب حنفی میں جملہ کتب فتاویٰ سے فائق سمجھا جاتا ہے بلکہ فتاویٰ کا معیار و مدار ہے اس میں بھی تاخیر عصر سے متعلق امام طحاوی کی تحقیق کو اختیار کیا ہے۔ فرماتے ہیں قال الامام الطحاوی بعد ذکر ما روی فی التأخیر والتعجیل لم نجد فی ھذہ الآثار مما صححت الا ما یدل علی تأخیر العصر ولم نجد ما یدل منھا علی التعجیل الا ما عارضہ غیرہ فاستحببنا التأخیر ولو خلینا النظر لکان تعجیل الصلوات کلھا افضل ولکن اتباع ما روی عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مما تواترت بہ الاخبار اولی وقد روی عن اصحابہ ما یدل علیہ ثم ساق ذلک وتمامہ فی الحلیۃ (رد المحتار ج ۱)

مذکورہ عبارت میں امام طحاوی رحمہ اللہ تعالیٰ جس تاخیر کا بڑے پرزور الفاظ سے دعویٰ فرما رہے ہیں یہ وہی تاخیر ہے جس کے بعد چھ میل پیدل سفر کیا جا سکے کما ھو مفصل فی شرح معانی الآثار۔ نیز امام طحاوی کے قول ولو خلینا النظر سے معلوم ہوا کہ تاخیر عصر خلاف قیاس ہے۔ لہٰذا اپنے مورد ہی پر منحصر رہے گی۔ طحاوی کی ثابت کردہ تاخیر سے زیادہ تاخیر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہیں بھی ثابت نہیں۔ لہٰذا بمقتضائے قیاس اس سے زیادہ تاخیر کرنا خلاف استحباب ہوگا۔

کتب فقہ میں جو لکھا ہے ما لم تتغیر الشمس بان لا تحار فیہا العین اس کا مطلب یہ نہیں کہ نماز اتنی تاخیر سے پڑھے کہ فارغ ہوتے ہی شمس متغیر ہو جائے اور اس سے پہلے پڑھنا خلاف استحباب ہے بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ تغیر شمس سے قبل تک اجازت ہے (اگرچہ مستحب وقت وہ ہے جو امام طحاوی نے ذکر فرمایا) تغیر تک تاخیر مکروہ ہے۔ پس اس سے مقصد کراہت کی ابتداء کا بیان ہے نہ کہ تاخیر مستحب کا کما یدل علیہ ما نقلنا من عبارۃ الطحاوی فنجعل التأخیر المکروہ الخ۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے طرز عمل اور صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے تعامل اور ائمہ حنفیہ رحمہم اللہ تعالیٰ کے مسلک کے مطابق صرف اتنی تاخیر مستحب ہے کہ اس کے بعد پیدل چھ میل سفر غروب سے پہلے ہو سکے۔ بعض وقت کتاب کی عبارت نہ سمجھنے سے انسان مغالطہ میں پڑ جاتا ہے ؎

وکم من عائب قولاً صحیحاً — وآفتہ من الفہم السقیم

اس تحریر کا حاصل امور ثلاثہ ہیں:

۱) خود مذہب حنفی میں چونکہ صاحبین رحمہما اللہ تعالیٰ اس کے قائل ہیں کہ وقت عصر مثل اول سے شروع ہو جاتا ہے اور امام رحمہ اللہ تعالیٰ سے بھی ایک روایت اسی کے مطابق ہے پس مذہب حنفی میں مثل اول کے بعد عصر کی نماز درست ہے اس لئے فقہاء حنفیہ رحمہم اللہ فرماتے ہیں کہ مثل ثانی کے بعد عصر کی نماز پڑھنا مستحب ہے۔ یعنی استحباب تاخیر سے مراد تاخیر الی انتہاء المثل الثانی ہے تاکہ امام صاحب کے قول کی رعایت ہو جائے اور شبہ اختلاف سے احتراز کیا جائے۔

۲) مثل ثانی ختم ہو جانے کے بعد زیادہ تاخیر اس لئے مستحب ہے کہ نوافل زیادہ پڑھ سکیں فالحکم یدور مع علتہ۔

۳) تکثیر نوافل کی غرض سے صرف اتنی تاخیر کی جائے کہ بعد الصلوٰۃ غروب آفتاب سے پہلے چھ میل سفر پیدل کیا جا سکے، باختلاف عرض البلد چھ میل کی مسافت کی مقدار مختلف ہوتی ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم وعلمہ اتم واحکم

۱۴ ربیع الآخر [illegible]

طویل النہار مقامات پر اوقات نماز و روزہ:

سوال: یورپ کے بعض مقامات پر سال میں چھ مہینے تک صرف نصف گھنٹہ کا دن اور ۲۳½ گھنٹے کی رات ہوتی ہے اور باقی چھ مہینوں میں اس کے برعکس، ایسے مقامات پر صبح صادق، نصف النہار، روزہ اور نمازوں کے اوقات کا تعین کس طرح ہوگا؟ بینوا توجروا

الجواب باسم ملہم الصواب

دن چھوٹا ہونے سے نماز روزہ پر کوئی اثر نہیں پڑتا، دن بڑا ہونے کی صورت میں اگر چوبیس گھنٹے کے اندر غروب کے بعد بقدر ضرورت کچھ کھانے پینے کا وقت مل جاتا ہو تو غروب تک روزہ رکھنا فرض ہے البتہ اسکا تحمل نہ ہو تو چھوٹے دنوں میں قضا رکھے، اور اگر غروب کے بعد بقدر ضرورت کھانے کا وقت نہ ہو یا چوبیس گھنٹے کے اندر غروب ہی نہ ہوتا ہو تو اس میں مختلف اقوال ہیں، ان میں سے ہر ایک پر عمل کرنے کی گنجائش ہے۔

۱) قول شافعی رحمہ اللہ کے مطابق قریب ترین علاقے میں جہاں غروب آفتاب کے بعد بقدر ضرورت کھانے پینے کا وقت مل جاتا ہو اس کے مطابق عمل کیا جائے۔

۲) ہر چوبیس گھنٹے پورے ہونے سے قبل صرف اتنے وقت کے لئے روزہ چھوڑا جائے جس میں

حاشیہ: زیادہ چھوٹے دن میں نماز ظہر و عصر کا حکم آئندہ سوال کے جواب میں ہے ۱۲

بقدر ضرورت کچھ لکھا جائے کہ نتیجۃً ان دونوں اقوال میں کوئی فرق نہیں۔

(۳) دوسرے معمولی ایام میں روزے قضاء رکھے

(۴) چوبیس گھنٹے کے اندر غروب والے ایام میں سے آخری دن میں ابتداء وقت عصر سے جتنی دیر بعد غروب ہوا تھا، عصر سے اتنی دیر کے بعد افطار کرے۔ یہ قول موافق استصحاب حال وحدیث دجال اقرب الیٰ قول الشافعی ہونے کے علاوہ اسہل بھی ہے۔

قطبین کے قریب سال بھر میں کبھی بھی عام معمول کے مطابق چوبیس گھنٹے میں شب و روز پورے نہیں ہوتے، اس مقام میں آخری دو اقوال پر عمل نہیں ہو سکتا، لہٰذا وہاں قول اول یا ثانی ہی عمل کے لئے متعین ہوگا اگر اس کا تحمل نہ ہو تو بمقتضائے قول شافعی اقرب البلاد کے چھوٹے دنوں میں ان کی مقدار کے مطابق روزے رکھے۔

نمازوں کا حکم یہ ہے کہ جہاں شفق ابیض مستطیر غروب نہ ہوتی ہو یعنی آفتاب ۱۵ زیر افق نہ جاتا ہو وہاں شفق احمر غروب ہونے پر عشاء کی نماز پڑھلی جائے، اس وقت آفتاب ۱۲ زیر افق ہوتا ہے اور جہاں شفق احمر بھی غروب نہ ہو وہاں عشاء کی نماز عند البعض معاف ہے اور بعض کے نزدیک فرض ہے قول ثانی ارجح واحوط ہے، قال ابن عابدین رحمہ اللہ تعالیٰ بعد بحث طویل من الجانبین والحاصل انہما قولان مصححان ویتأید القول بالوجوب بانہ قال بہ امام مجتہد وہو الامام الشافعی رحمہ اللہ تعالیٰ کما نقلہ فی الحلیۃ عن المتولی عنہ (رد المحتار ص۲۳۸ ج ۱) ان حضرات نے یہ تصریح نہیں فرمائی کہ عشاء کی نماز کس وقت پڑھے، اصولاً یہ امر ظاہر ہے کہ نصف شب سے قبل کی شفق مغرب میں داخل ہے اور اس سے بعد کی فجر میں، اس اصول اور حدیث دجال کے پیش نظر یہ ثابت ہوتا ہے کہ اس علاقہ میں جن ایام میں شفق احمر غائب ہوتی تھی ان میں سے سب سے آخری دن میں غروب آفتاب کے جتنی دیر بعد عشاء کا وقت شروع ہوا تھا اب بھی اتنی ہی دیر کے بعد وقت عشاء کی ابتداء فرض کی جائے گی اور اس کی انتہاء نصف شب پر ہوگی۔

منتہائے سحر اور ابتداء فجر سے متعلق یہ اصول سمجھ لیا جائے کہ جس علاقہ میں شفق ابیض معترض (۱۵ زیر افق) غروب ہو کر شفق ابیض مستطیل پیدا ہوتی ہو اگرچہ یہ مستطیل بیاض غروب نہ ہوتی ہو وہاں دوبارہ بیاض معترض ظاہر ہونے کے وقت سحر کی انتہاء اور فجر کی ابتداء ہوگی اور جہاں بیاض معترض غروب نہ ہوتی ہو وہاں غروب آفتاب سے لیکر طلوع آفتاب تک کے پورے وقت کی تنصیف کی جائے گی نصف اول لیل میں داخل ہوگا اور نصف ثانی صبح صادق میں، جہاں شفق احمر غروب نہ ہو اس کا بھی یہی حکم ہے۔

اگر چوبیس گھنٹے کے اندر آفتاب غروب نہ ہو تو عند البعض شب و روز خواہ کتنے طویل ہوں حتی کہ چھ ماہ دن اور چھ ماہ رات ہو تو بھی پورے سال میں صرف پانچ ہی نمازیں ان کے اصل اوقات میں فرض ہیں، مگر ارجح

واحوط قول یہ ہے کہ ہر چوبیس گھنٹے میں اندازے سے پانچ نمازیں ادا کرے، تنویر الابصار میں اس کو تقدیر بوقت سے تعبیر کیا ہے، علامہ شامی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس کے دو مطلب بیان فرماتے ہیں ایک یہ کہ قول شوافع کے مطابق اس علاقہ کے اوقات کی تقدیر یعنی تعیین ایسے قریب ترین علاقہ کے اوقات سے کی جائے جہاں چوبیس گھنٹے میں اوقاتِ خمسہ پائے جاتے ہوں علامہ شامی نے اس مطلب کو بچند وجوہ غیر صحیح قرار دیکر دوسرا مطلب یہ بیان فرمایا ہے کہ یہاں تقدیر بمعنی فرض ہے یعنی نماز کا وقت اگرچہ حقیقۃً موجود نہیں مگر اس کو حکماً موجود فرض کر لیا جاتا ہے، پھر اس کی بھی دو صورتیں ہو سکتی ہیں ایک یہ کہ معتدل ایام فرض کر کے ان کے حساب سے اوقات خمسہ متعین کئے جائیں یعنی معتدل ایام میں اوقات نماز کے درمیان جتنا وقت ہے وہ ملحوظ رکھا جائے اور دوسری صورت یہ کہ اس علاقہ میں جن ایام میں اوقات خمسہ پائے جاتے ہیں ان میں سے سب سے آخری دن کو معیار بنایا جائے اور اس کے مطابق اوقات متعین کئے جائیں عبارات فقہاء رحمہم اللہ تعالیٰ میں تصریح نہیں ملی کہ ان دونوں صورتوں میں سے کونسی صورت معتبر ہے البتہ عبارات سے بظاہر دوسری صورت مفہوم ہوتی ہے علاوہ ازیں یہ صورت قولِ شافعی، استصحاب حال اور حدیث دجال سے بھی مؤید ہے، اس لئے کہ ایام دجال میں بظاہر انہی ایام سے تقدیر کا حکم ہے جو یوم طویل سے قبل تھے نہ کہ معتدل ایام سے تقدیر۔

جہاں کبھی بھی چوبیس گھنٹے میں شب و روز پیدا نہیں ہوتے وہاں قول شافعی کے مطابق اقرب البلاد کا حساب ہی متعین ہوگا۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم ۱۲ ذیقعدہ ۱۳۸۱ھ

تخریج اوقات و سمت قبلہ کے قواعد اور قطبین کے قریب اوقات نماز کی تعیین کا ضابطہ

Department of Mathematical Sciences

بسم اللہ

شوال ۱۴۰۳ھ
۱۹۸۳ء

Mathematical Sciences Department
Rensselaer Polytechnic Institute, Troy, New York 12181, USA

بخدمت مولانا مفتی رشید احمد صاحب لدھیانوی
مہتمم دار الافتاء والارشاد، ناظم آباد کراچی، پاکستان

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ تقریباً ایک سال ہوا یہاں آلبنی (Albany, New York) میں اسلامی مرکز اور مسجد کے لئے نقشہ بنتے وقت سمت قبلہ کے تعین کا مسئلہ پیش آیا تھا۔ ہم میں کسی کو اس پر مسلم علماء

کی تحقیق کا شوق تھا۔ علم ہیئت کی تھوڑی بہت شد بد جو مجھے تھی اس کی بنا پر میں نے کروی مثلث حل کرکے یہاں کی سمت قبلہ محسوب کی (جو بعد میں امریکہ اور کینیڈا کی انجمن طلبہ مسلمین کی طرف سے شائع شدہ ایک چارٹ سے مقابلہ کرنے پر اور پھر آپ کے دئے ہوئے قواعد کے ذریعہ حساب لگانے پر بحمد اللہ صحیح ثابت ہوئی) لیکن مجھے اس وقت کچھ اطمینان نہیں تھا۔ بہرحال اسی موقع سے مجھے اس کا شوق پیدا ہوگیا کہ میں اس مسئلہ میں اور دوسرے متعلقہ مسائل جیسے اوقات نماز کی تعیین، رویت ہلال، قمری اور شمسی تقویموں کی مطابقت کے بارے میں شرعی احکامات اور علم ریاضی اور ہیئت کی رو سے ان کے لئے صحیح ضابطے معلوم کروں۔ میرے اس شوق کی تسکین بڑی حد تک جلد ہی ہوگئی کیونکہ پچھلی سردیوں میں پاکستان جانے پر مجھے اتفاقاً اپنے والد صاحب (محمد عثمان ابدال صاحب) کے پاس ملک شبیر احمد بگوی صاحب کی کتاب "فن تخریج سمت قبلہ واوقات صلوٰۃ" مل گئی، اور پھر اس میں آپ کے اہم تحریری حوالہ دیکھ کر میں نے آپ کی کتابیں "صبح صادق" اور "ارشاد العابد" بھی خرید لیں۔ یہ میرے لئے بے حد معلومات افزا ثابت ہوئیں اور ان کے ملنے سے مجھے اتنی خوشی ہوئی جس کا بیان مبالغہ آمیز کیا جائیگا۔

واپسی کے بعد میری خواہش رہی کہ میں ایسے کمپیوٹر پروگرام تحریر کروں جن سے کسی بستی کے لئے حسب طلب اوقات نماز اور سایہ کے ذریعہ سمت قبلہ متعین کرنے کی جدول فراہم ہوسکے۔ خدا کا شکر ہے کہ یہ پروگرام مکمل ہوگئے ہیں اور بظاہر صحیح کام کر رہے ہیں۔ ان پروگراموں کے نتائج کے چند نمونے ارسال خدمت ہیں۔ ان نتائج کو میں نے آپ کی کتاب "صبح صادق" میں دئے ہوئے اوقات سے مقابلہ کرکے صحیح پایا ہے۔ تھوڑا بہت فرق جو ہے وہ کچھ تو کمپیوٹر کے حساب کی تقریبی غلطیوں (Approximation errors) پر محمول کیا جا سکتا ہے، اور دوسرے اس بات پر کہ پروگرام میں میل شمس وغیرہ ہر وقت کے لئے محسوب کیا جاتا ہے بجائے اس کے کہ دوپہر کے وقت کی قیمت استعمال کی جائے۔ اس فرق کی تفصیل میں آگے عرض کروں گا۔

اس پروگرام کی درآمد ایسی معلومات ہوتی ہیں: مقام کا نام، عرض بلد، طول بلد کیا ہے، معیاری وقت کا طول بلد کیا ہے؟ کیا کسی مخصوص سال کا حساب درکار ہے یا "دائمی"؟ (اس کے لئے اوسط مشترکہ استعمال ہوسکتا ہے) کیا گرمی اور سردی کے وقت کا فرق ملحوظ رکھا جائے؟ کیا صرف اوقات نماز کی جدول چاہئے یا صرف سایہ سے قبلہ متعین کرنے کی جدول یا دونوں؟ عصر کا وقت سایہ کے ایک چند ہونے پر لیا جائے یا دو چند؟ پروگرام کی برآمد ایسے نقشے ہیں جن کے نمونے حاضر خدمت ہیں۔

اس پروگرام کے لکھنے میں ایک خیال میرے ذہن میں رہا کہ اگرچہ اوقات نماز کے لئے تو دائمی جدول
ہی مناسب ہے کیونکہ سال بسال اوقات میں صرف ایک آدھ منٹ کا ہی فرق پڑتا ہے اور وہ بھی
ہر چار سال کے بعد بہت خفیف رہ جاتا ہے۔ مگر سایہ کے ذریعے مختلف تاریخوں میں سمت قبلہ کی
تعیین میں وقت کے اتنے سے سالانہ تغیر کے اثر سے غلط سال کے چارٹ سے تعیین کی ہوئی سمت قبلہ میں
ایک درجہ بھر یا اس سے ذرا زیادہ غلطی کا احتمال ہے۔ اس لئے خصوصاً مسجدوں کی توجیہ کے لئے
اگر ہر سال کا زیادہ صحت سے چارٹ بن سکے تو اور بہتر ہوگا۔ دوسرا خیال یہ رہا کہ اب کمپیوٹر اور دستی
کیلکولیٹر اتنے عام اور زود فراہم ہو گئے ہیں کہ جدولوں کا استعمال غیر ضروری ہوتا جا رہا ہے جیسا کہ
اب کمپیوٹر پروگراموں میں مثلثی نسبتیں، اور لوگارتھم وغیرہ جمع کرکے رکھنے کی بجائے کفایت اور سہولت
اس میں محسوس ہوتی ہے کہ ان چیزوں کی جب بھی ضرورت ہو ان کو نئے سرے سے محسوب کر لیا جائے
اس لئے میرے پروگرام میں بھی میل شمسی وغیرہ کی جدولیں استعمال نہیں ہوئیں۔ بلکہ ہر چیز صرف
محدودے چند مستقل مقداروں کی بنیاد پر محسوب کی جاتی ہے۔ چنانچہ ہر مخصوص تاریخ کے مخصوص وقت
نماز کے لئے پہلے مدار میں سورج کا طول بلد محسوب کیا گیا ہے۔ اس سے صعود مستقیم (Right ascension)
اور میل شمسی اور ساعتی زاویہ (Hour angle) پھر کوکبی وقت (Sidereal time) اور اس سے مقامی
وقت اور معیاری وقت۔ نماز کے وقت کی تقریبی قیمت سال کے پہلے دن کے لئے دو دفعہ عمل
کرکے نکالی گئی ہے اور پھر ہر گذشتہ روز کے وقت کو اگلے دن کے وقت کی تقریب کے طور پر استعمال
کیا گیا ہے۔ ہر سال کے لئے چند ابتدائی مقادیر سنہ ۱۹۰۰ء کے حوالے کی مستقل مقداروں سے محسوب
کی گئی ہیں۔ اس طرح سالوں کے فرق کا اثر بھی ملحوظ رہتا ہے اور دائمی جدولوں میں بھی حساب انشاء اللہ
زیادہ قابل اعتبار اور صحیح ہوگا۔

ہاتھ سے یا کیلکولیٹر کی مدد سے بھی کسی سال بھر کے لئے اتنا حساب بہت وقت طلب ہوگا اور
غلطیوں کے مواقع بھی بہت بڑھ جائیں گے لیکن کمپیوٹر سے جب کام لیا جا رہا ہو تو حساب کی اس
طوالت میں کوئی نقصان نہیں ہے۔ اپنے استعمال کئے ہوئے ضابطے جائزہ کے لئے حاضر کرتا ہوں
ان میں جو مستقل اعداد استعمال ہوئے ہیں وہ ہر سال American Ephemeris کی تمہید میں موجود
رہتے ہیں۔ ان میں New comb's table کا بھی حوالہ دیا رہتا ہے جس میں یہ اعداد اخذ کئے گئے
ہیں۔ ان Tables میں سورج کی حرکت کے حساب میں اور بہت طرح کی Perturbations اور
دوسری پیچیدگیوں کی بھی تفصیل ہے لیکن میرے پروگرام میں یہ سب نظر انداز کی گئی ہیں کیونکہ ان کو

شامل کرنے سے ایک منٹ بھر کے درجہ صحت میں مزید ترقی نہیں ہوتی اور حساب مشکل ہو جاتا ہے۔ اگر پروگرام کے نتائج یا زیر استعمال حسابی ضابطوں میں آپ کو کوئی عیب نظر آئے یا اس کی بہتری کی کوئی بات آپ کے ذہن میں آجائے تو ضرور مطلع فرمائیے گا۔

یہ پروگرام شمال کے بعض شہروں کے لئے کام نہیں کرتا کیونکہ وہاں عام معنوں میں فجر اور عشاء کے اوقات نہیں ہوتے۔ آپ کو خط لکھنے کا میرا اصل مقصد انہی مسائل میں آپ کی رائے دریافت کرنا ہے۔

یہ سوال اکثر پوچھا جاتا ہے کہ قطبین پر جہاں چھ مہینے رات رہتی ہے نماز کن اوقات میں پڑھی جائے اس کا تشفی بخش جواب سننے سے اب تک محروم ہوں۔ لیکن چونکہ قطبین پر اور منجمد منطقوں میں آبادی (مسلمانوں کی) نہیں ہے اس لئے اس سوال کی فی الوقت عملی اہمیت زیادہ نہیں ہے۔ مگر شمالی امریکا اور یورپ کے بہت سارے اتنے اونچے عرض بلد کے مقامات ہیں جہاں مسلمان موجود ہیں لیکن جہاں بعض تاریخوں میں فجر اور عشاء کے اوقات سورج کے راسی فاصلہ (Zenith distance) کی تعریف کی رو سے متعین نہیں ہوتے۔ (آپ کی کتاب صبح صادق میں یہ خانے خالی چھوڑ دئے گئے ہیں) پھر قطبین کے اور قریب کے مقامات میں مغرب کی تعیین بھی ایسی تعریف سے ناممکن ہے چونکہ وہاں ان تاریخوں میں سورج افق تک نیچے نہیں اترتا بلکہ آسمان میں دائرہ لگاتا رہتا ہے۔ ان مقامات کے لئے یہاں کئی حضرات نے یہ رائے دی ہے کہ ان میں مکہ مکرمہ کے اوقات استعمال کئے جائیں۔ کچھ دوسرے حضرات کا یہ خیال ہے کہ ان جگہوں میں قریب ترین دوسرے ان مقامات کے اوقات اختیار کئے جائیں جہاں ایسے اوقات ممکن ہیں۔ مجھے یہ نہیں معلوم ہے کہ یہ رائیں کتنی مستند ہیں۔ لیکن ان دونوں سے مجھے اب تک تسلی نصیب نہیں ہوئی ہے۔ مکہ مکرمہ کے اوقات اختیار کرنے میں مجھے یہ مشکل نظر آتی ہے (جو شاید دوسروں کی نظر میں قابل اعتناء نہ ہو) کہ اس طرح عرض بلد بڑھنے سے اوقات کا تغیر غیر مسلسل طریقے سے واقع ہوتا ہے۔ یعنی یوں تو شمال کی طرف ہر چند میل بڑھنے پر اوقات نماز میں صرف چند منٹوں کا فرق (بتدریج) پڑتا ہے لیکن جس نقطے سے مکہ مکرمہ کے اوقات اختیار کئے جائیں وہاں پر اوقات نماز میں اچانک گھنٹوں کا فرق پڑ جائے گا۔ اس طرح یہ صورت پیش آئے گی کہ دو بستیاں جو شمالاً جنوباً معمولی سے فاصلہ پر واقع ہیں ان میں اوقات نماز بالکل مختلف ہوں گے حالانکہ تمام فلکی مظاہر اور سورج کی حرکت کے اعتبار سے ان میں اوقات کا فرق معمولی اور بتدریج ہوتا ہے۔ دوسرے طریقے (یعنی جس مقام میں تخریج اوقات نہ ہو سکے وہاں قریب ترین مقام کے اوقات لے لئے جائیں) میں جو حل بیان ہوا ہے وہ میری سمجھ میں نہیں آیا ہے۔ کیونکہ اگر کسی اونچے عرض بلد کے مقام کے لئے صرف اسی طول بلد پر واقع کم عرض بلد کے مقام کی تلاش کی بھی جائے تو کیسے؟ سب سے پہلے ایک ایسا مقام آئے گا جہاں سورج کا طلوع غروب پر منطبق ہوگا (یہاں

دائرۃ الشمس افق کو مس کرتا ہے) ذرا اور نیچے جانے پر طلوع اور غروب تو مختلف ہوں گے مگر فجر اور عشاء ایک ہوں گے۔ پھر جیسے جیسے عرض بلد اور کم ہوتا جائے گا فجر اور عشاء میں فرق بڑھتا جائے گا۔ مگر یہ بالکل واضح نہیں ہے کہ فجر اور عشاء میں کتنا عرصہ کم از کم ہونا چاہیے۔ دوسرے کیا طلوع و غروب کے اوقات ایک مقام کے اختیار کئے جائیں اور فجر و عشاء کہیں اور کے؟

عشاء اور فجر کے بارے میں یہ صورت حال بھی خاصی پریشان کن ہے کہ اونچے عرض بلد کے مقامات پر بعض تاریخوں میں اگرچہ عشاء اور فجر دونوں واقع ہوتے ہیں اس لئے کہ وہاں سورج مغرب اور مشرق دونوں میں راس سے ۱۰۵ْ نیچے پہنچ جاتا ہے لیکن ان دونوں اوقات کے درمیان کا عرصہ بہت مختصر ہوتا ہے مثال کے طور پر ۵۲ْ شمال پر ۲۱ جون کو (بحوالہ کتاب صبح صادق ص۳۹) عشاء کا وقت رات کے ۱۱ بجکر ۳۴ منٹ پر شروع ہے۔ پھر اس کے ۵۲ منٹ کے اندر ۱۲ بجکر ۲۶ منٹ پر فجر کے وقت کی ابتداء ہو جاتی ہے۔ چند دقیقے اور شمال کی جانب جانے پر عشاء اور فجر کا درمیانی عرصہ اور کم ہو جائے گا اور اتنا وقت باقی نہیں رہے گا کہ آدمی صحیح طریقے سے نماز ادا کرسکے۔

اس لئے مجھے اس بات میں کچھ تذبذب ہے کہ سورج کے اسی فاصلہ کو مطلق طور پر نماز کے وقت کی بنیاد قرار دیا جائے۔ یہ تعریف استوائی اور نشیبی معتدل منطقوں میں تو کام دیتی ہے لیکن بالائی منطقوں میں اس سے کہیں تو اوقات نماز متعین ہی نہیں ہونے پاتے اور کہیں متعین ہونے کے باوجود بھی غیر عملی نظر آتے ہیں۔ مثلاً اگر عشاء اور فجر میں صرف ۱۵ منٹ کا فرق ہو تو بجائے اس کے کہ آدمی عشاء پڑھ کر سوئے اور پھر نیند سے بیدار ہو کر فجر پڑھے، دونوں نمازیں "آدھی رات" میں اٹھ کر ساتھ پڑھی جائیں گی۔

اب سوال یہ ہو کہ کیا ایسا جائز ہو سکتا ہے کہ بالائی منطقوں میں سورج کے "ساعتی زاویے" (Hour angle) جس کو آپ غالباً تعدیل النہار کہتے ہیں) کے ذریعے اوقات نماز کی تعریف کی جائے۔ یعنی دائرۃ الشمس میں نچلا ایک مخصوص حصہ کو رات قرار دیا جائے اور اسی حصہ میں کسی طرح طلوع فجر، عشاء اور غروب کے اوقات اختیار کئے جائیں۔ مثلاً شکل میں مقامات ا، ب، ج جو بتدریج شمال تر ہیں ان تینوں کے لئے دائرۃ الشمس کے حصہ ط ع
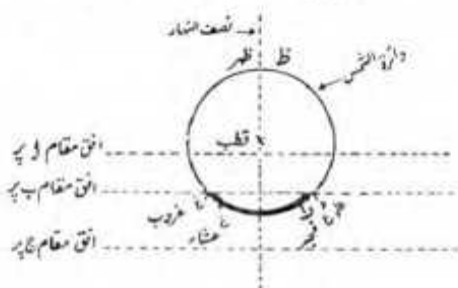
کو رات مانا جائے اور ط ، ت ، ج ، غ کو طلوع ، فجر ، عشاء اور غروب کے وقت کے طور پر اختیار کیا جائے۔ حالانکہ منظر فلکی کے لحاظ سے صرف مقام ب پر طلوع حقیقی اور طلوع اختیاری ہم وقت ہیں۔ مقام د پر طلوع اختیاری طلوع حقیقی کے بعد ہے اور مقام ج کے لئے طلوع حقیقی واقع ہی نہیں ہوتا اور طلوع اختیاری ایک مفروضہ چیز ہے۔ اس حل میں ایک بڑا عیب ہے کہ بعض دفعہ (جیسے مقام د پر) سورج کے حقیقۃً غروب ہونے سے پہلے مغرب مان لی جائے گی اور طلوع ہو جانے کے بعد تک فجر کا وقت باقی سمجھا جائے گا۔ مگر صورت حال قطبین کے پاس پیش آتی ضروری ہے۔ اب اگر قطبین کے پاس کے لوگوں کو رخصت ملتی ہے تو اس سے ملتی جلتی رخصت رات کے بہت مختصر ہونے کے باعث قطبین سے ذرا نیچے کے باشندوں کو جائز ہوگی؟ شمالی یورپ کے شہروں میں جہاں دن اور رات کا فرق بہت زیادہ ہے زندگی کے روزمرہ کے مشاغل ، دفتر اور کاروبار کے اوقات وغیرہ اسی طرح گھڑی دیکھ کر طے ہوتے ہیں۔

اگر اس طریقے سے اوقات نماز متعین کرنے کا اصول قابل قبول سمجھا جائے تو پھر یہ مسئلہ حل طلب رہے گا کہ فجر ، طلوع ، مغرب اور عشاء میں ہر ایک کا سماعتی زاویہ کتنا ہے؟ اور کتنے درجے عرض بلد کے بعد سورج کے راسی زاویہ کی بجائے سماعتی زاویہ سے اوقات نماز مقرر کئے جائیں۔

میں نے آپ کی خدمت میں صرف یہ سوال پیش کیا ہے۔ آپ اس کو شرعی احکام میں میری جسارت پر محمول نہ فرمائیں اور اگر فرصت ہو تو اس کا جواب ضرور دیں کیونکہ شمالی یورپ اور کینیڈا میں کافی مسلمان بحمد اللہ موجود ہیں۔ اور ان کے لئے اوقات نماز کا صحیح تعین ایک اہم عملی مسئلہ ہے۔ والسلام

نیاز مند

کمال ابدالی

ضابطے جو اوقات نماز اور جدول قبلہ کے پروگرام میں مستعمل ہوئے ہیں

۱۔ مطلوبہ سال کے لئے ایک دفعہ محسوب کئے ہوئے مستقل اعداد

علامات :- و ۰ ۱۲ بجے دن صفر جنوری سنہ ۱۹۰۰ء سے صفر ساعت صفر جنوری مطلوبہ سال تک وقت ۳۶۵۲۵ دنوں کی اکائیوں میں

طش ، بقش ، کو ، صفر ساعت صفر جنوری مطلوبہ سال پر سورج کا اوسط طول بلد وسط

اسی طرح غروب شفق احمر یعنی ۱۲° زیر افق (ناٹیکل ٹوائیلائٹ) کا وقت بھی ضروری ہے کیونکہ ائمہ ثلاثہ رحمہم اللہ تعالیٰ کے علاوہ احناف رحمہم اللہ تعالیٰ کے ہاں بھی قول شفق احمر راجح ہے۔

قولکم، سائے کے ذریعے مختلف تاریخوں میں سمت قبلہ کی تعیین میں وقت کے اتنے سے سالانہ تغیر کے اثر سے غلط سال کے چارٹ سے متعین کی ہوئی سمت قبلہ میں ایک درجہ بھر یا اس سے ذرا زیادہ غلطی کا احتمال ہے۔

اقول، اس نقشہ کی عام افادیت اور ہر کس وناکس کے لئے سہولت کے پیش نظر ایک درجہ کا معمولی تفاوت کوئی اہمیت نہیں رکھتا، بالخصوص جبکہ عملاً اس قدر معمولی فرق سے احتراز متعسر ہے، اگر لیپ کا سال استعمال کیا جائے تو اس سے بہت کم تفاوت رہے گا۔

قولکم، اگر پروگرام کے نتائج یا زیر استعمال حسابی ضابطوں میں آپ کو کوئی عیب نظر آئے یا اس کی بہتری کی کوئی بات آپ کے ذہن میں آئے تو ضرور مطلع فرمایئے گا۔

اقول، محررہ ضوابط پر کماحقہ غور کرنے اور تجربۃً تخریج کی فرصت نہیں، سرسری جائزہ سے ان ضوابط کی صحت کا ظن غالب ہوتا ہے، بالخصوص جبکہ آپ نے ان کے نتائج کا بندہ کی کتابوں ارشاد العابد اور صبح صادق میں مندرجہ ضوابط اور ان کے نتائج کے ساتھ مقابلہ بھی کرلیا ہے۔

آپ نے کراچی کے لئے زاویۂ سمت قبلہ ۱ر۹۲° لیا ہے جبکہ ارشاد العابد میں مندرجہ قواعد کے مطابق صحیح تخریج ۴ر۹۲° ہے، اسی لئے سایہ کے سمت قبلہ پر آنے کے اوقات میں نسبۃً زیادہ تفاوت ہے۔

قولکم، یہ سوال اکثر پوچھا جاتا ہے کہ قطبین پر جہاں چھ مہینے دن اور چھ مہینے رات رہتی ہے نماز کن اوقات میں پڑھی جائے۔

اقول، ان مقامات میں اوقات نماز کی تعیین کا صحیح طریقہ وہی ہے جو آپ نے تحریر کیا ہے، یعنی جس طرح زندگی کے روزمرہ کے مشاغل، دفتر اور کاروبار کے اوقات تخمینہ اور اندازہ سے مقرر کرلئے جاتے ہیں، اسی طرح نمازوں کے اوقات کی تعیین گھنٹوں سے کی جائے گی، اگر یہ تعیین معتدل ایام کے پیش نظر کی جائے تو اس کا حساب یوں ہوگا، معتدل ایام میں طلوع صبح صادق سے غروب شفق ابیض تک چودہ گھنٹے ہوتے ہیں اور غروب شفق ابیض سے طلوع صبح صادق تک دس گھنٹے۔ اس کے پیش نظر اوقات نماز کی تعیین یوں ہوگی:

وقت فجر ایک گھنٹہ، پھر چھ گھنٹے گزرنے پر ظہر، پھر تقریباً ساڑھے چار گھنٹے کے بعد عصر مثلین، انتہاء وقت فجر سے بارہ گھنٹے گزرنے پر مغرب پھر ایک گھنٹہ کے بعد عشاء۔

پھر دس گھنٹے کے بعد فجر، مگر راجح یہ ہے کہ ان آخرین اوقات میں معتدل ایام کا حساب لگانے کی بجائے اس علاقہ میں جن ایام میں چوبیس گھنٹے کے اندر اوقات خمسہ پائے جاتے ہیں ان میں سے سب سے آخری دن کو معیار بنا کر اس کے مطابق سب اوقات کی تعیین کی جائے، اور اگر عرض البلد اتنا زیادہ ہو کہ وہاں کبھی بھی چوبیس گھنٹے کے اندر اوقات خمسہ نہیں پائے جاتے تو اس علاقہ سے قریب تر ایسا علاقہ جس میں چوبیس گھنٹے کے اندر اوقات خمسہ پائے جاتے ہوں اس کے اوقات کے مطابق تعیین کی جائے۔

یہ حکم جب ہے کہ چوبیس گھنٹے میں آفتاب غروب نہ ہو، اگر چوبیس گھنٹے کے اندر آفتاب غروب ہوتا ہے تو ظہر اور عصر کی نماز بہر کیف ان کے معہود اوقات میں پڑھی جائے گی، اور مغرب، عشاء، فجر میں تفصیل ذیل ہوگی،

(۱) اگر شفق احمر (ناٹیکل ٹوائیلائٹ = ۱۲° زیر افق) غروب ہوتی ہے تو ان تینوں نمازوں کے اوقات بھی موجود ہیں، ہر نماز اپنے وقت میں ادا کی جائے،

شفق ابیض معترض (۱۸° زیر افق) کے وقت کی تنصیف کی جائے گی، نصف اول عشاء میں داخل ہوگا اور نصف ثانی فجر میں۔ اگر نصف اول میں اتنا وقت ہو کہ اس میں تکبیر تحریمہ کہی جا سکتی ہو تو عشاء کی نماز فرض ہے، اس وقت میں نماز شروع کر دی جائے، اگرچہ اس کی تکمیل خروج وقت کے بعد ہو، اور اگر شفق ابیض معترض کا نصف اول بقدر تکبیر تحریمہ سے بھی کم ہے تو عشاء کا وقت مفقود شمار ہوگا جس کا حکم آگے آ رہا ہے۔

(۲) اگر شفق احمر غروب نہیں ہوتی تو یہ علامت فاقد وقت العشاء ہے، اس سے متعلق حضرات فقہاء رحمہم اللہ تعالیٰ کے دو قول ہیں، ایک یہ کہ ان پر نماز عشاء فرض نہیں، دوسرا یہ کہ ان پر بھی نماز عشاء فرض ہے اور یہی ارجح و احوط ہے۔

نمبر اول میں مذکور تفصیل کے مطابق شفق احمر کی بھی تنصیف ہوگی، نصف اول مغرب میں شمار ہوگا اور نصف ثانی فجر میں، اگر نصف اول بقدر تحریمہ ہے تو مغرب کی نماز فرض ہے اگرچہ اس کی ادائیگی خروج وقت کے بعد ہو، اگر طلوع سے قبل تکمیل ممکن نہ ہو تو طلوع کے بعد قضا پڑھے، اگر نصف اول بقدر تحریمہ بھی نہیں تو اس کا حکم انہی ایام جیسا ہوگا جن میں چوبیس گھنٹے کے اندر طلوع و غروب نہیں ہوتا۔

(۳) اگر شفق احمر کے نصف ثانی میں تکبیر تحریمہ کی گنجائش تو ہے مگر صرف فرائض کی چند رکعتیں

بالاختصار، بہرکیف سنن والآداب ادا نہیں ہوسکیں تو فجر کی نماز فرض ہے مگر اس وقت نہ پڑھے بلکہ طلوع کے بعد قضا پڑھے پہلے عشاء پھر فجر، اگر مغرب بھی نہیں پڑھ سکا تو پہلے مغرب پھر عشاء پھر فجر۔

قولکم: ان مقامات کے لئے یہاں کے حضرات کی یہ رائے دی ہے کہ ان میں مکہ مکرمہ کے اوقات استعمال کئے جائیں، کچھ دوسرے حضرات کا یہ خیال ہے کہ ان جگہوں میں قریب ترین دیگر ان مقامات کے اوقات اختیار کئے جائیں جہاں ایسے اوقات ممکن ہیں،

اقول: قول اول بالکل غلط ہے یہ نہ کہیں منقول ہے اور نہ ہی کسی طرح بھی معقول، قول ثانی صحیح ہے مگر راجح یہ ہے کہ اس پر صرف اس علاقہ میں عمل کیا جائے جہاں کبھی بھی چوبیس گھنٹے کے اندر اوقات خمسہ نہ پائے جاتے ہوں، دوسرے مقامات میں تعیین اوقات کا ضابطہ اوپر تحریر کیا جا چکا ہے یعنی جن ایام میں چوبیس گھنٹے کے اندر اوقات خمسہ پائے جاتے ہیں ان میں سے سب سے آخری دن کو معیار قرار دیا جائے،

قولکم: اگر کسی اونچے عرض بلد کے مقام کے لئے صرف اسی طول بلد پر واقع کم عرض بلد کے مقام کی تلاش کی بھی جائے تو کیسے؟ الخ

اقول: وہ مقام لیا جائے گا جس میں نماز عشاء کے لئے بقدر تکبیر تحریمہ وقت پایا جائے،

قولکم: کیا طلوع و غروب کے اوقات ایک مقام کے اختیار کئے جائیں اور فجر و عشاء کہیں اور کے؟

اقول: وقت طلوع و غروب بھی اسی مقام کا لیا جائے گا جس میں عشاء کی نماز کا وقت بقدر تحریمہ پایا جاتا ہو، طلوع و غروب کے لئے ایک مقام اور فجر و عشاء کے لئے دوسرے مقام کا وقت لینے میں یہ مفسدہ ہے کہ مغرب و عشاء کا وقت ایک ہو جائے گا اور وقت فجر طلوع کے بعد متصور ہوگا، البتہ روزہ افطار کرنے کے لئے اس مقام کا غروب لیا جائے گا جہاں غروب کے بعد بقدر ضرورت کھا پی سکے، اس میں یہ اشکال ضرور ہے کہ مغرب کی نماز ایک مقام کے مطابق ادا کی جائے گی اور افطار اس سے کافی دیر کے بعد دوسرے مقام کے مطابق ہوگا، مگر یہ مفسدہ اول کی بنسبت اہون ہے، جہاں آفتاب غروب ہوتا ہو مگر وقت مغرب بہت قلیل ہو وہاں وقت عشاء کے لئے جو ضابطہ بیان کیا گیا ہے اس میں بھی وقت مغرب و عشاء کا اتحاد لازم آتا ہے مگر اس کا تحمل اس لئے ناگزیر ہے کہ یہاں غروب حقیقۃً موجود ہے بخلاف صورت زیر بحث کے کہ اس میں وقت مغرب و عشاء دونوں تقدیری ہیں لہٰذا دونوں کی تقدیر ایک ہی مقام سے کی جائے گی۔

قولکم: عشاء اور فجر کا درمیانی حصہ اور کم ہو جائے گا اور اتنا وقت باقی نہیں رہے گا کہ آدمی صحیح طریقہ سے نماز ادا کر سکے۔

اقول: اس کی تفصیل اوپر لکھی جا چکی ہے کہ اگر بقدر تکبیر تحریمہ وقت مل گیا تو اس میں نماز شروع کر دی جائے نماز کی تکمیل سے قبل ہی اگر وقت ختم ہو گیا تو جتنی نماز وقت کے اندر پڑھی اتنی ادا اور باقی قضاء شمار ہو گی، قال ابن عابدین رحمہ اللہ تعالیٰ فی بحث فاقد وقت العشاء تحت قولہ ولا ینوی القضاء الخ، المنقول عن المحیط وغیرہ ان الصلوٰۃ الواقع بعضہا فی الوقت وبعضہا خارجہ یسمی ما وقع منہا فی الوقت اداء وما وقع خارجہ یسمی قضاء اعتبارا لکل جزء بزمانہ فافہم (رد المحتار ص۳۳۳ ج۱)

قولکم: اگر عشاء اور فجر میں صرف پندرہ منٹ کا فرق ہو تو بجائے اس کے کہ آدمی عشاء پڑھ کر سوئے اور پھر نیند سے بیدار ہو کر فجر پڑھے دونوں نمازیں آدھی رات میں اٹھ کر ساتھ پڑھی جائیں گی۔

اقول: اس میں شرعاً یا عقلاً کیا حرج یا کیا قباحت ہے؟ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

۲۴ رشوال ۹۸ھ

الحاق:

① جہاں چوبیس گھنٹے تک آفتاب غروب نہیں ہوتا وہاں اوقات خمسہ کی تقدیر کے لئے دائرۂ نصف النہار کو معیار بنانا اگرچہ عبارات فقہاء رحمہم اللہ تعالیٰ میں نظر سے نہیں گذرا مگر اصول شریعت کے مطابق اس کا اعتبار لازم معلوم ہوتا ہے، لہذا آفتاب کے دائرہ نصف النہار سے گذرنے کے بعد وقت ظہر کی ابتداء ہو گی، پھر جانب مخالف میں جب آفتاب اس دائرہ پر پہنچے گا وہ وقت نصف شب شمار ہو گا، ان دو حصوں میں ایک میں وقت فجر اور دوسرے میں بقیہ چاروں اوقات کا اندازہ کیا جائے گا۔

اس سے ان حضرات کے نظریہ کا ابطال ہوتا ہے جو چھ ماہ تک طویل دن میں بھی صرف پانچ ہی نمازوں کے قائل ہیں اس لئے کہ چوبیس گھنٹے میں ایک بار آفتاب کے دائرۂ نصف النہار سے گذرنے کی وجہ سے نماز ظہر کا سبب وجوب پایا جاتا ہے، اور ظہر کا تکرار دوسری نمازوں کے تکرار کو مقتضی ہے۔

② ۴۹ عرض البلد شمالی سے کچھ کم عرض میں جون میں آفتاب کے غروب اور طلوع کے درمیان اتنا کم وقت ہوتا ہے کہ اس میں مغرب اور فجر کی نماز نہیں پڑھی جا سکتی

اسی طرح دسمبر میں ۴۸ عرض البلد شمالی سے کچھ زائد عرض میں دن اتنا چھوٹا ہوگا کہ اس میں نصف النہار کے بعد ظہر اور عصر کی نماز ادا نہیں کی جاسکتی،

عرض البلد جنوبی میں اس کا عکس ہوگا،

اس سے ثابت ہوا کہ حضرات فقہاء رحمہم اللہ تعالیٰ کا صرف فقدان وقت عشاء کے بیان پر اقتصار اس لئے ہے کہ فقدان اوقات کے لحاظ سے یہ قریب ترین علاقہ ہے اور زمانۂ قدیم سے آباد ہے ورنہ حقیقت یہ ہے کہ پانچوں نمازوں کے اوقات میں یہی سوال پیدا ہوتا ہے، جواب مذکور میں ایسے مقامات پر فجر و مغرب کا حکم صراحۃً اور ظہر و عصر کا دلالۃً گذر چکا ہے، فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

سلخ رمضان المبارک ۹۳ھ

شکاگو میں اوقات صبح صادق و غروب:

سوال، شکاگو (امریکہ) کے لئے رمضان المبارک میں سحر و افطار کا نقشہ مرتب کر کے ارسال فرمائیں، جزاکم اللہ تعالیٰ،

الجواب باسم ملہم الصواب

نقشہ اوقات برائے شکاگو سٹی (امریکہ) طول غربی ۸۷ درجہ ۴۰، عرض شمالی ۴۱ درجہ ۵۰

تاریخ	صبح صادق (گھنٹہ)	صبح صادق (منٹ)	طلوع (گھنٹہ)	طلوع (منٹ)	غروب (گھنٹہ)	غروب (منٹ)	عشاء (گھنٹہ)	عشاء (منٹ)
۲۰ اکتوبر	۵	۵۴	۷	۱۳	۵	۵۷	۷	۱۶
۱ نومبر	۵	۹	۶	۲۵	۴	۴۵	۶	۴
۱۱ نومبر	۵	۱۷	۶	۳۷	۴	۳۳	۵	۵۴

تنبیہ:-

(۱) وہاں اپریل کی آخری اتوار سے اکتوبر کی آخری اتوار تک ایک گھنٹہ وقت بڑھا دیا جاتا ہے نقشہ میں اس کی رعایت رکھی گئی ہے۔

(۲) صبح صادق کے دیئے ہوئے وقت سے ۱۰ منٹ قبل صبح کاذب ظاہر ہوگی جو شرعاً غیر معتبر ہے۔

(۳) وقت مذکور سے سحری سات منٹ پہلے ختم کریں اور افطار پانچ منٹ بعد کریں، فقط واللہ تعالیٰ اعلم

رمضان سنہ ۹۳ھ

ہوسٹن کا نقشہ اوقات نماز :

سوال : ٹیکساس (یو۔ایس۔اے) کے شہر ہوسٹن میں میرا بچہ زیر تعلیم ہے، لھذا براہ کرم وہاں اوقات نماز معلوم کرنے کا کوئی طریقہ تحریر فرمائیں۔

الجواب باسم ملھم الصواب

ہر ماہ کی یکم اور پندرہ تاریخ کے اوقات لکھے جاتے ہیں درمیانی تاریخوں کے لئے حساب لگالیا جائے۔

اوقاتِ صلوٰۃ برائے شہر ہوسٹن، ٹیکساس (متحدہ امریکہ)

	فجر		طلوع		نصف النہار		عصر		غروب		عشاء	
	گ	م	گ	م	گ	م	گ	م	گ	م	گ	م
یکم جنوری	۶	۶	۷	۱۶	۱۲	۲۳	۳	۵۳	۵	۳۲	۶	۴۳
۱۵ "	۶	۸	۷	۱۷	۱۲	۳۰	۳	۶	۵	۴۳	۶	۵۲
یکم فروری	۶	۳	۷	۱۲	۱۲	۳۵	۳	۴۱	۵	۵۸	۷	۶
۱۵ "	۵	۵۵	۷	۲	۱۲	۳۵	۳	۳۱	۶	۸	۷	۱۵
یکم مارچ	۵	۳۱	۶	۴۹	۱۲	۳۳	۳	۳۰	۶	۲۰	۷	۲۵
۱۵ "	۵	۲۵	۶	۳۱	۱۲	۳۰	۳	۳۸	۶	۲۹	۷	۳۵
یکم اپریل	۵	۳	۶	۱۰	۱۲	۲۵	۳	۵۳	۶	۳۰	۷	۴۷
۱۵ "	۴	۴۵	۵	۵۴	۱۲	۲۱	۳	۵۸	۶	۳۸	۷	۵۷
یکم مئی	۵	۲۷	۶	۳۸	۱۱	۱۸	۴	۲	۷	۵۸	۹	۹
۱۵ "	۵	۱۳	۶	۲۷	۱۱	۱۷	۴	۵	۸	۷	۹	۲۱
یکم جون	۵	۳	۶	۲۰	۱۱	۱۹	۴	۱۰	۸	۱۸	۹	۳۳
۱۵ "	۵	۱	۶	۱۹	۱۱	۲۱	۴	۱۳	۸	۲۳	۹	۴۱
یکم جولائی	۵	۶	۶	۲۳	۱۱	۲۵	۴	۱۸	۸	۲۶	۹	۴۳
۱۵ "	۵	۱۳	۶	۳۰	۱۱	۲۷	۴	۱۸	۸	۲۳	۹	۴۰
یکم اگست	۵	۲۷	۶	۳۹	۱۱	۲۷	۴	۱۳	۸	۱۵	۹	۲۷
۱۵ "	۵	۳۷	۶	۴۸	۱۱	۲۵	۴	۷	۸	۲	۹	۱۳
یکم ستمبر	۵	۵۰	۶	۵۸	۱۱	۲۱	۵	۵۵	۷	۳	۸	۵۲
۱۵ "	۵	۵۹	۷	۵	۱۱	۱۶	۵	۳۳	۷	۲۷	۸	۳۳
یکم اکتوبر	۶	۹	۷	۱۵	۱۱	۱۱	۵	۲۶	۷	۷	۸	۱۳
۱۵ "	۶	۱۷	۷	۲۳	۱۱	۷	۵	۱۳	۶	۵۰	۷	۵۷
یکم نومبر	۵	۲۸	۶	۳۶	۱۲	۵	۳	۵۸	۵	۳۳	۶	۴۲
۱۵ "	۵	۳۸	۶	۴۷	۱۲	۶	۵	۳۸	۵	۲۵	۶	۳۴
یکم دسمبر	۵	۵۰	۶	۵۹	۱۲	۱۰	۵	۴۳	۵	۲۱	۶	۳۰
۱۵ "	۵	۵۸	۷	۹	۱۲	۱۶	۵	۴۶	۵	۲۳	۶	۳۳

تنبیہ : اپریل کی آخری اتوار سے اکتوبر کی آخری اتوار تک یہاں ایک گھنٹہ وقت بڑھا دیا جاتا ہے اس نقشے میں اس کی رعایت

لاڑکانہ اور مکہ مکرمہ میں وقت صبح صادق:

سوال: لاڑکانہ کا وقت صبح صادق کتنے وقت پر ہوگا؟ نیز مکہ مکرمہ کا بھی، بینوا توجروا

الجواب باسم ملہم الصواب

لاڑکانہ (عرض البلد = ۲۷°-۳۳') ۸ مئی کی صبح صادق کا وقت بندہ کی کتاب "صبح صادق" کے مطابق یوں نکلے گا عرض البلد ۲۰° میں وقت صبح = ۳ گھنٹے ۴۶ منٹ اور عرض البلد ۳۰° میں وقت صبح ۳ گھنٹے ۲۰ منٹ، اوسط نکالنے سے عرض ۲۷°-۳۳' میں ۳ گھنٹے ۸ منٹ مع فرق نصف النہار (۴ منٹ) = ۳ گھنٹے ۴ منٹ + مشرقی طول البلد (۲۷ منٹ) = ۳ گھنٹے ۱۳ منٹ۔

مکہ مکرمہ (عرض البلد = ۲۱°-۲۱') میں یکم جون کی صبح صادق کا وقت یوں رہے گا عرض البلد ۲۰° میں وقت صبح = ۳ گھنٹے ۱۵ منٹ اور عرض البلد ۳۰° میں وقت صبح = ۲ گھنٹے ۵۴ منٹ اوسط نکالنے سے عرض ۲۱°-۲۱' میں ۳ گھنٹے ۱۱ منٹ۔ فرق نصف النہار (۲ منٹ) = ۳ گھنٹے ۹ منٹ + فرق طول البلد (۴۰ منٹ) = ۳ گھنٹے ۴۹ منٹ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

۲۰ ربیع الاول [illegible]ھ

لاہور میں وقت صبح صادق:

سوال: ۱۷ مئی کو لاہور میں صبح صادق کتنے بجے ہوگی؟ بینوا توجروا۔

الجواب باسم ملہم الصواب

لاہور میں ۱۷ مئی کو صبح صادق ۳ بجکر ۴۰ منٹ پر ہوگی، اس کا عمل مندرجہ ذیل ہے:

ج = درجات بعد شمس از نصف النہار (۱۰۸°) + عرض البلد (۳۱°/۳۴') = ۱۳۹°/۳۴' — میل موافق (۱۹°/۲۴') = ۱۱۲°/۰۹' ÷ ۲ = ۵۶°/۰۵' = ن، ق ۱۰۸° – ۵۶°/۰۵' = ۵۱°/۵۵'، لوک جب ن [illegible] + لوک جب ج – ن [illegible] + جم میل [illegible] + جم عرض [illegible] = [illegible] ÷ ۲ = [illegible] × (ق/۲) = ۱۱۳°/۲۳' (ق) = ۸ گھنٹے ۱ منٹ، مقامی نصف النہار (۱۱/۵۶) + فرق طول (۳/۱۰) = ۱۲/۰۶ – ۸/۱۰ = ۳/۴۶ صبح صادق، فقط واللہ تعالیٰ اعلم

۱۳ ربیع الآخر [illegible]ھ

قول شفق احمر مفتی بہ ہے:

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء کرام ودین مسئلہ کہ صاحبین رحمہما اللہ تعالیٰ کے نزدیک شفق سے

مراد حمرت ہے اور امام صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک شفق ابیض۔ فتویٰ کس قول پر ہے؟ بینوا توجروا۔

الجواب باسم ملهم الصواب

مفتیٰ بہ قول کے مطابق غروب شفق احمر پر مغرب کا وقت ختم ہو کر عشاء کا وقت شروع ہو جاتا ہے، حضرت امام رحمہ اللہ تعالیٰ کا بھی آخری قول یہی ہے اور ائمہ ثلاثہ رحمہم اللہ تعالیٰ بھی اسی کے قائل ہیں۔ قال فی شرح التنویر ووقت المغرب منه الی غروب الشفق وهو الحمرة عندهما وبه قالت الثلاثة والیه رجع الامام کما فی شروح المجمع وغیرها فکان هو المذهب و قال ابن عابدین رحمه الله تعالیٰ (قوله الیه رجع الامام) ای الی قولهما الذی هو روایة عنه ایضا وصرح فی المجمع بان علیها الفتوی۔ ورده المحقق فی الفتح بانه لا یساعده روایة ولا درایة الخ وقال تلمیذه العلامة قاسم فی تصحیح القدوری ان رجوعه لم یثبت لما نقله الکافة من لدن الائمة الثلاثة الی الیوم من حکایة القولین و دعوی عمل عامة الصحابة بخلافه خلاف منقول قال فی الاختیار الشفق البیاض (الی قوله) لکن تعامل الناس الیوم فی عامة البلاد علی قولهما وقد ایده فی النهر تبعا للنقایة والوقایة والدرر والاصلاح و درر البحار والامداد والمواهب وشرحه البرهان وغیرهم مصرحین بان علیه الفتوی وفی السراج قولهما اوسع وقوله احوط والله اعلم (رد المحتار ص ۲۳۳ ج ۱)

فقط والله تعالیٰ اعلم

۱۹ رمحرم ۸۶ھ

بوقت طلوع نماز فجر صحیح نہیں:

سوال: فجر کی نماز میں طلوع آفتاب کے وقت پڑھی گئی تو نماز واجب الاعادہ ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا۔

الجواب باسم ملهم الصواب

عین طلوع آفتاب کے وقت نماز شروع کرنے سے نماز منعقد ہی نہیں ہوتی اور اگر طلوع آفتاب سے پہلے شروع کی اور درمیان میں طلوع ہو گیا تو نماز باطل ہو جاتی ہے لہذا یہ نماز صحیح نہیں ہوئی، قضاء فرض ہے۔ قال العلامة ابن عابدین رحمه الله تعالیٰ واعلم ان الاوقات المکروهة نوعان الاول الشروق والاستواء والغروب والثانی ما بین الفجر والشمس وما بین صلوٰة العصر الی الاصفرار فالنوع الاول لا ینعقد فیه شیء من الصلوات التی ذکرناها اذا شرع بها فیه وتبطل

ان طرأعليها الا الصلوٰة جنازة حضرت فيها الخ (رد المحتار ص۳۲۲ ج۱) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

۱۰/ ذی قعدہ سنہ۸۹ھ

نماز فجر و عصر میں طلوع وغروب کا حکم:

سوال: اگر صبح کی نماز پڑھتے پڑھتے آفتاب طلوع ہو جائے یا عصر کی نماز پڑھتے پڑھتے غروب ہو جائے تو کیا فجر و عصر کی نماز ادا ہو جائے گی؟ بینوا توجروا

الجواب باسم ملهم الصواب

عصر کی نماز ہو جائے گی فجر کی نہیں ہو گی۔ قال فی التنویر وکرہ صلوٰۃ (الی قولہ) الا عصر یومہ، وفی الشرح فلا یکرہ فعلہ لاداۂ کما وجب بخلاف الفجر وفی الشامیۃ ای فانہ لا یؤدی فجر یومہ وقت الطلوع لان وقت الفجر کلہ کامل فوجبت کاملۃ فتبطل بطرو الطلوع الذی ہو وقت فساد (رد المحتار ص۲۷۲ ج۱) فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔　　　　۲۷ ربیع الاول سنہ۸۹ھ

نماز فجر ابتداء طلوع تک پڑھی جا سکتی ہے:

سوال: فجر کی نماز اگر جماعت سے نہ پڑھی ہو اور ایسے وقت مسجد میں پہنچے کہ سورج نکلنے والا ہے تو گھڑی کے اعتبار سے سورج نکلنے سے کتنی دیر پہلے چھوڑ دی جائے؟ بینوا توجروا۔

الجواب باسم ملهم الصواب

اگر نقشہ کسی مستند شخص کا تیار کیا ہوا ہو تو اس میں دئے ہوئے وقت طلوع سے دو تین منٹ قبل ہی نماز فجر سے فارغ ہو جانے کی کوشش کرنا چاہئے، اگر ٹھیک اس وقت تک فارغ ہوا تو بھی نماز صحیح ہو گئی، فقط واللہ تعالیٰ اعلم　　　　۱۳ رمضان المبارک سنہ۹۰ھ

بوقت طلوع سجدۂ تلاوت:

سوال: مکرم و محترم جناب مولوی جمیل احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید ہے کہ مزاج گرامی بعافیت ہو گا۔ شاید جناب کو یاد ہو کہ دوران قیام کراچی میں نے دریافت کیا تھا کہ اوقات ممنوعہ نماز میں سجدۂ تلاوت کا کیا حکم ہے اور جناب نے فرمایا تھا کہ اگر سجدۂ تلاوت تازہ ہے تو ہر وقت ادا کیا جا سکتا ہے۔ یعنی اوقات ممنوعہ صلوٰۃ میں ادائیگی کی اجازت ہے۔

ہماری مسجد میں یہ سوال اٹھا اور ایک صاحب فرماتے ہیں کہ انہوں نے تحقیق کی ہے کہ دوران طلوع آفتاب سجدہ ادا نہ کیا جائے۔ یہ سوال یوں پیدا ہوا کہ بعد نماز صبح مسجد میں درس قرآن ہو رہا تھا ایک آیت

سجدۂ تلاوت کی گئی، اس وقت طلوع ہو رہا تھا یا وقت طلوع بالکل قریب تھا۔ ازراہِ کرم مطلع فرمائیں کہ صحیح دین کیا ہے۔ آیا یہ سجدۂ تلاوت ہر وقت ادا کیا جا سکتا ہے یا کوئی قید ہے کہ فلاں فلاں وقت ادا نہ کیا جائے۔

جواب از جامعہ اشرفیہ لاہور

مثبتة و مجیزة و مفسدیا و مثلیة بحر ص ۲۶۲ ج ۱، ومنع عن الصلوة وسجدة التلاوة وصلوة الجنازة عند الطلوع والاستواء والغروب الخ ۔ واذا وجبت سجدة التلاوة وصلوة الجنازة في وقت قبيل هذه الاوقات او اداها فيها او حضرت الجنازة فيها فاداها فانه يصح من غير كراهة، اذ الوجوب بالتلاوة وقولهم وقد علم التسوية بين صلوة الجنازة وسجدة التلاوة انه لو حضرت الجنازة في غير مكروه فاخرها حتى صلاها في الوقت المكروه فانها لا تصح ويجب اعادتها كسجود التلاوة ۔

اس عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ سجدۂ تلاوت اگر تلاوت ہی یعنی وقت مکروہ میں تلاوت سے وجوب آیا ہو تو وقت مکروہ میں اس کا ادا کرنا جائز ہے اور اگر وقت مکروہ سے پہلے وجوب آیا ہو تو وقت مکروہ میں ادا کرنا جائز نہیں ہے۔ اگر ادا کیا تو اس کا اعادہ واجب ہوگا۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم ۔

عزیز الرحمن نائب مفتی جامعہ اشرفیہ نیلا گنبد لاہور

۱۱ر جمادی الاولیٰ [illegible]

الجواب صحیح ۔ جمیل احمد عفا عنہ

خط بندہ رشید احمد بنام مفتی جمیل احمد صاحب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مکرمی و محترمی زیدت مجدکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ امید ہے کہ مزاج سامی بخیر ہوں گے۔ آنجناب کا ایک فتویٰ نظر سے گزرا جس میں تحریر ہے کہ طلوع و غروب اور استواء کے وقت سجدۂ تلاوت حاضرہ جائز ہے۔ استدلال میں بحر کی یہ عبارت ہے: اما لو تلاها فيها او حضرت الجنازة فيها فاداها فانه يصح من غير كراهة۔ بندہ کی رائے ناقص یہ ہے کہ آپ کے فتویٰ میں جواز سے مراد جواز مع الکراہۃ التنزیہیہ ہے اور بحر کے جزئیہ "من غير كراهة" سے کراہت تحریمیہ کی نفی مقصود ہے۔ قال في العلائية فلو وجبتا فيها لم يكره فعلهما اي تحريما وفي التحفة الافضل ان لا تؤخر الجنازة اھ وفي الشامية (قوله اي تحريما) افاد ثبوت الكراهة التنزيهية وانما قيد فيها تحت قوله (وفي التحفة) فثبتت كراهة التنزيه في سجدة تلاوة

دون صلوٰة الجنازة (رد المحتار ص۳۳۸ ج ۱) اس سے معلوم ہوا کہ جن حضرات نے کراہت کی نفی فرمائی ہے اس سے مراد کراہت تحریمیہ کی نفی ہے نہ کہ تنزیہیہ کی، خود علامہ شامی نے بھی بحث مذکور سے قبل او علی جنازة کے تحت والا فلا کراھة کما سیذکرہ الشارح میں کراہت تحریمیہ کی نفی کی ہے اور پھر قول شارح کے تحت علامہ شامی نے کراہت تنزیہیہ کو ثابت کیا ہے کما قدمنا، اور عالمگیریہ میں خلاصہ سے نقل کیا ہے کہ سجدۂ تلاوت میں تاخیر افضل ہے۔

بہرکیف اس سے متعلق رائے سامی سے مطلع فرما کر ممنون فرمائیں، اور ماہ مقدس کی مبارک ساعات میں دعاء خیر سے فراموش نہ فرمائیں احسان ہوگا۔ فقط والسلام علیکم

رشید احمد عفا اللہ عنہ

غرۂ رمضان المبارک ۸۳ھ

جواب از مفتی جمیل احمد صاحب

محترم وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

جزاکم اللہ راجح وقوی تنزیہی ہونا ہی ہے، اسی کو فتویٰ میں لکھنا تھا احتیاط بھی اسی میں ہے کیونکہ جیسے بعض حضرات نے خلاف افضل کہا ہے بعض نے مکروہ تحریمی بھی کہہ دیا خیر الامور اوسطہا بھی رہا۔ عالمگیری نے غیر افضل کہا ہے لکن الافضل التأخیر فیہا۔

خط اصل سائل بنام حضرت مفتی محمد شفیع صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ

مکرم محترم جناب مفتی صاحب قبلہ زاد مجدہ،

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

امید ہے کہ مزاج گرامی بعافیت ہوگا۔ باعث تحریر یہ ہے کہ سجدۂ تلاوت ہر وقت ادا کیا جاسکتا ہے یا اوقات ممنوعہ صلوٰة میں ادا نہ کیا جائے۔ مولوی جمیل احمد صاحب مفتی مدرسہ اشرفیہ لاہور سے میں نے دریافت کیا تھا انہوں نے فرمایا تھا کہ اگر سجدۂ تلاوت تازہ ہے تو ہر وقت ادا کیا جاسکتا ہے میں مطمئن ہوگیا تھا میں نے اپنے قلب میں یہ کہا کہ صلوٰة جنازہ و سجدہ میں فرق نہیں دوسرے حضرت تھانوی کا ایک ارشاد یاد آیا کہ جب میں نے آپ کو اپنے معمولات لکھے تھے تو یہ بھی تحریر کیا تھا کہ علاوہ صبح اور عصر کی نماز کے ہر نماز فرض کے بعد میں سجدے میں فلاں فلاں آیات قرآنی پڑھتا ہوں اور دعاء مانگتا ہوں اس پر حضرت نے خط کھینچ کر حاشیہ پر تحریر فرمایا کہ "سجدۂ شکر صبح اور عصر کے بعد بھی جائز ہے"۔ ہماری مسجد میں بعد نماز صبح درس قرآن ہو رہا تھا طلوع کا وقت تھا کہ ایک آیت سجدۂ تلاوت کی گئی۔ ایک صاحب فرماتے ہیں کہ طلوع کے وقت سجدۂ تلاوت خواہ تازہ

ہوا دا نہیں کرنا چاہئے۔ از راہ کرم مطلع فرمایا جائے کہ صحیح دین کیا ہے سجدہ تلاوت تازہ ہر وقت ادا کیا جاسکتا ہے یا کوئی قید ہے۔ اگر ہے تو کیا؟

جواب از دارالعلوم کراچی

فتاویٰ عالمگیری میں ہے تین ساعتیں ہیں جن میں فرض نماز اور جنازہ کی نماز اور تلاوت کا سجدہ جائز نہیں اول سورج نکلتے وقت دوم ٹھیک دوپہر کے وقت سوم سورج ڈوبتے وقت۔ آگے خلاصہ سے نقل کیا ہے یہ حکم اس وقت ہے کہ جب جنازہ کی نماز اور تلاوت کا سجدہ ایسے وقت میں واجب ہوئے ہوں کہ اس وقت ان کا کرنا مباح تھا اور پھر اس وقت تک اس کی تاخیر کی تو وہ اس وقت میں قطعاً جائز نہیں لیکن اگر ایسے وقت میں واجب ہوئے اور ایسے وقت ان کو ادا کیا تو جائز ہے اس لئے کہ جیسا ان کے وجوب میں نقصان تھا ویسا ہی ان کی ادا میں نقصان ہے یہی السراج الوہاج، کافی اور تبیین میں لکھا ہے لیکن سجدہ تلاوت میں تاخیر افضل ہے اور جنازہ کی نماز میں تاخیر مکروہ ہے۔ مولوی مفتی جمیل احمد صاحب کا فرمانا بالکل صحیح ہے فقط واللہ اعلم وعلمہ اتم

احقر الانام محمد عابد عفی عنہ
نائب مفتی دارالعلوم کراچی ملا نانک واڑہ
۱۱ [illegible]ھ

الجواب صحیح ۔ بندہ محمد شفیع عفا اللہ عنہ
۲۳ [illegible]ھ

خط بندہ رشید احمد بخدمت حضرت مفتی محمد شفیع صاحب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مشفق المکرم زیدت عنایاتکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید ہے مزاج سامی مع الخیر ہوں گے۔ مفتی محمد عابد صاحب کا لکھا ہوا ایک فتویٰ جس پر آنحضرت کے بھی دستخط ہیں، ارسال خدمت ہے اس پر چند اشکالات ہیں۔

(۱) وقت طلوع میں سجدہ تلاوت حاضرہ کو جائز اور تاخیر کو افضل لکھا ہے۔ اس میں مناسب تھا کہ وقت طلوع میں کراہت تنزیہیہ کی تصریح فرما دی جاتی۔ قال فی العلائیۃ فلو وجبتا فیہا لم یکرہ فعلہما ای تحریما۔ وفی الشامیۃ (قولہ ای تحریما) افاد ثبوت الکراہۃ التنزیہیۃ وایضا فیما تحت قولہ وفی التحفۃ الافضل کراہۃ التنزیہ فی سجدۃ التلاوۃ دون صلوٰۃ الجنازۃ الخ (رد المحتار ص[illegible] ج ۱)

② سوال میں منقول عبارت "سجدۂ شکر صبح اور عصر کے بعد بھی جائز ہے" سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر نماز کے بعد سجدہ جائز ہے۔ حالانکہ یہاں دو وجہ کراہت کے ہیں

① نماز کے بعد اسی مقام پر سجدہ کرنا، یہ ہر حال مکروہ تحریمی ہے خواہ کسی نماز کے بعد ہو۔

② فجر و عصر کے بعد وقت مکروہ للنوافل ہیں، سجدۂ شکر جو نماز سے متصل نہ ہو یہ سجدہ صحیح ہو جائے گا مگر کراہت تحریمیہ کے ساتھ۔ قال فی الشامیۃ تحت (قولہ لکن یکرہ) فحصل من کلام النھر مع کلام القنیۃ انھا تصح مع الکراھۃ ای لانھا فی حکم النافلۃ۔ ثم قال فی النھر عن المعراج واما ما یفعل عقب الصلوٰۃ من السجدۃ فمکروہ اجماعاً لان العوام یعتقدون انھا واجبۃ (ردالمحتار ج ۱)

غرضیکہ مسائل ذیل میں بندہ کی رائے یہ ہے:-

① وقت طلوع، غروب، و استواء میں سجدۂ تلاوت جائز مگر مکروہ تنزیہی ہے۔

② نماز کے بعد متصل سجدۂ شکر مکروہ تحریمی ہے خواہ کوئی نماز ہو۔ البتہ اگر خلوت میں احیاناً سجدہ کرے عادت نہ بنائے، اور اس کو سنت نہ سمجھے تو مضائقہ نہیں۔

③ بعد عصر و بوقت فجر سجدۂ شکر مکروہ تحریمی ہے اگرچہ نماز کے بعد متصلاً نہ ہو۔

اس کے متعلق اپنی رائے سامی سے مطلع فرمائیں۔

رمضان مبارک میں دعوات مخصوصہ کی درخواست ہے، سخت محتاج ہوں۔ فقط والسلام علیکم

رشید احمد عفا اللہ عنہ

غرۃ رمضان المبارک ۷۲ھ

جواب از حضرت مفتی محمد شفیع صاحب

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ جوابات صحیح ہیں، آپ کے لئے دل سے دعا کرتا ہوں اور اپنے لئے دعا کا طالب ہوں۔

بندہ محمد شفیع عفا اللہ عنہ

از دار العلوم کراچی ۱۴ ۹/۷۲ھ

بعد نماز عصر سجدۂ تلاوت جائز ہے:

سوال: ایک شخص بعد نماز عصر تلاوت کر رہا ہے، درمیان میں سجدۂ تلاوت آگیا تو عصر اور مغرب کے درمیان سجدۂ تلاوت کر سکتا ہے؟ بینوا توجروا

الجواب باسم ملہم الصواب

جائز ہے، البتہ وجوب جن کا پہلے ہو چکا ہو تو مکروہ تحریمی ہے، یہی حکم تلاوت حاضرہ کا ہے، اگر غیر مکروہ وقت میں تلاوت کی ہو تو اوقات مکروہہ (طلوع، غروب، نصف النہار) میں سجدہ تلاوت مکروہ تحریمی ہے، نماز جنازہ کا بھی یہی حکم ہے، البتہ جنازہ وقت مکروہ ہی میں تیار ہوا ہو تو اسی وقت نماز پڑھ لی جائے، اس میں سجدہ تلاوت حاضرہ کی طرح کراہت تنزیہیہ بھی نہیں، قال فی التنویر بعد صلاۃ فجر وعصر لا یکرہ قضاء فائتۃ وسجدۃ تلاوۃ وصلاۃ جنازۃ (مطلقا) وایضا فیہ وکرہ صلاۃ ولو علی جنازۃ وسجدۃ تلاوۃ وسہو مع شروق واستواء وغروب الا عصر یومہ (الی قولہ) وسجدۃ تلاوۃ وصلاۃ جنازۃ تلیت فی کامل وحضرت قبل لو فی الشرح لوجوبہ کاملا فلا یتأدی ناقصا فلو وجبتا فیہا لم یکرہ فعلہما ای تحریما وفی التحفۃ الافضل ان لا تؤخر الجنازۃ، وقال ابن عابدین رحمہ اللہ تعالی (قولہ ای تحریما) افاد ثبوت الکراہۃ التنزیہیۃ، وقال تحت (قولہ وفی التحفۃ) فثبتت کراہۃ التنزیہ فی سجدۃ التلاوۃ دون صلاۃ الجنازۃ (رد المحتار ص ۲۴۷ ج ۱)

فقط واللہ تعالی اعلم۔

۳۰ ربیع الاول سنہ ۸۳ھ

اوقات مکروہہ میں نماز جنازہ:

سوال: نماز جنازہ کن کن اوقات میں مکروہ ہے؟ بینوا توجروا۔

الجواب باسم ملہم الصواب

اگر جنازہ پہلے سے تیار تھا تو طلوع، غروب اور نصف النہار کے وقت اس پر نماز مکروہ تحریمی ہے اور اگر اسی وقت تیار ہوا تو کوئی کراہت نہیں، اسی وقت نماز پڑھ لی جائے مؤخر نہ کی جائے، البتہ سجدہ تلاوت حاضرہ مکروہ تنزیہی ہے، قال فی التنویر وکرہ صلاۃ ولو علی جنازۃ وسجدۃ تلاوۃ وسہو مع شروق واستواء وغروب الا عصر یومہ، الی ان قال وسجدۃ تلاوۃ وصلاۃ جنازۃ تلیت فی کامل وحضرت قبل لو فی الشرح لوجوبہ کاملا فلا یتأدی ناقصا فلو وجبتا فیہا لم یکرہ فعلہما ای تحریما وفی التحفۃ الافضل ان لا تؤخر الجنازۃ وفی الحاشیۃ تحت (قولہ وفی التحفۃ) فثبتت کراہۃ التنزیہ فی سجدۃ التلاوۃ دون صلوۃ الجنازۃ (رد المحتار ص ۲۴۷ ج ۱) فقط واللہ تعالی اعلم۔

۲۹ صفر سنہ ۸۴ھ

نصف النہار شرعی وعرفی کی پہچان اور ان کے احکام:

سوال: نصف النہار شرعی اور نصف النہار عرفی سے کیا مراد ہے اور ان کے نکالنے کا کیا قاعدہ ہے روزے کی نیت کس وقت تک کی جائے اور نماز نصف النہار سے کس قدر پہلے اور بعد تک نہ پڑھی جائے۔ بینوا توجروا

الجواب باسم ملہم الصواب

نصف النہار شرعی صبح صادق سے لیکر غروب تک کے کل وقت کا نصف ہے اور نصف النہار عرفی سے مراد طلوع آفتاب سے لیکر غروب آفتاب تک کے کل وقت کا نصف ہے۔ یہ وقت استوا معلوم کرنے کا تقریبی طریقہ ہے جو تقریباً چالیس عرض البلد تک کارآمد ہے، بالکل صحیح نصف النہار معلوم کرنے کے تحقیقی قاعدے جو ہر جگہ کام دیتے ہیں میری کتاب ارشاد العابد میں ملاحظہ ہوں، نصف النہار شرعی معلوم کرنے کا آسان قاعدہ یہ ہے کہ صبح صادق کی ابتدا سے طلوع آفتاب تک جتنا وقت ہو اس سے آدھا وقت نصف النہار عرفی کے وقت سے کم کردیا جائے مثلاً صبح صادق کا کل وقت ایک گھنٹہ ہو تو نصف النہار عرفی سے آدھا گھنٹہ پہلے نصف النہار شرعی ہوگا، اردو میں مسائل کی کتابوں میں نصف النہار عرفی سے ڈیڑھ گھنٹہ قبل نصف النہار شرعی بتایا گیا ہے، اس میں تین طرح سے تسامح ہوا ہے۔

(۱) صبح کاذب کو صبح صادق قرار دیا گیا ہے، اس غلطی کی پوری تفصیل میری کتاب "صبح صادق" میں ہے۔

(۲) ہر موسم اور ہر مقام کے لئے ایک ہی معیار متعین کردیا ہے، حالانکہ ہر مقام اور ہر موسم میں یہ وقت مختلف ہوتا ہے۔

(۳) نصف النہار عرفی سے صبح کاذب کے کل وقت کے برابر کم کیا گیا ہے حالانکہ صبح صادق کے کل وقت کا نصف کم کرنا چاہیے۔

روزے کی نیت نصف النہار شرعی سے قبل کرنا ضروری ہے اور کراہت نماز میں نصف النہار عرفی معتبر ہے۔ علامہ برجندی رحمہ اللہ تعالیٰ نے شرح نقایہ میں اس پر اشکال ظاہر فرمایا ہے کہ نصف النہار عرفی کا وقت لمبا نہیں اس لئے اس میں نماز متصور ہی نہیں ہو سکتی تو اس سے نہی صحیح نہیں، اس بنا پر بعض حضرات نے نصف النہار شرعی سے لیکر نصف النہار حقیقی تک پورے وقت کو نماز کے لئے مکروہ قرار دیا ہے مگر بندہ کے خیال میں صرف اس اشکال کی وجہ سے نصف النہار شرعی مراد لینے کی گنجائش نہیں، جبکہ کسی ایک حدیث سے بھی اس کی تائید نہیں ہوتی بلکہ جمیع احادیث نصف النہار عرفی پر دلالت کرتی ہیں، اشکال مذکور کے متعدد جواب ہوسکتے ہیں،

① اگرچہ اس وقت میں پوری نماز متصور نہیں ہو سکتی مگر مقصد یہ ہے کہ نماز کا کوئی جزء بھی اس وقت میں واقع نہ ہو، یہ جواب خود علامہ برجندی نے بھی دیا ہے (رد المحتار ص ۲۴۹ ج ۱)

② مرکز شمس کی بجائے اس کے پورے جرم کا اعتبار ہے کما فی حدیث عبد اللہ الصنابحی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ثم اذا استوت قارنہا فاذا زالت فارقہا (موطا مالک ص ۲۱) دائرۂ نصف النہار سے محیط شمس کا ایک کنارہ گزرنے سے لیکر دوسرا کنارہ گزرنے تک بروئے حساب دو منٹ آٹھ سیکنڈ صرف ہوتے ہیں، اتنے وقت میں نماز متصور ہو سکتی ہے۔

③ احکام شرعیہ کا مدار حسابات ریاضیہ پر نہیں بلکہ مشاہدہ پر ہے اور مشاہدہ میں استواء قارن سے زوال فارق تک تقریباً دس منٹ کی تخمین ہے لہٰذا نقشوں میں دئے ہوئے وقت زوال سے پانچ منٹ قبل اور پانچ منٹ بعد نماز نہیں پڑھنا چاہئے۔ ویؤیدہ ما نقلہ ابن عابدین رحمہ اللہ تعالیٰ عن الطحطاوی فی تفسیر قول شارح التنویر (ووقت الظہر من زوالہ ای میل ذکاء عن کبد السماء) ای وسطہا بحسب ما یظہر لنا (رد المحتار ص ۲۴۰ ج ۱) تعلیل کراہت سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے، نماز کی طرح عبادت شمس بھی آن واحد میں تو متصور نہیں ہو سکتی، ظاہر ہے کہ عبدۃ الشمس استواء بحسب مشاہدہ ہی کو وقت عبادت قرار دیتے ہونگے، فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

۲۰ ربیع الاول ۸۹ھ

رمضان میں نماز مغرب میں تاخیر کرنا :

سوال : ماہ رمضان میں مغرب کی نماز میں ۵ منٹ تاخیر کرنا اس خیال سے کہ لوگ افطار کرکے جماعت میں شامل ہو جائیں تو ایسا کرنا شرعاً جائز ہے؟ بینوا توجروا

الجواب باسم ملهم الصواب

اصل جواب تو یہ ہے کہ نماز مغرب میں اتنی تاخیر کرنا جس میں دو رکعت ادا کی جاسکیں بالاتفاق بلا کراہت جائز ہے اس سے زیادہ تاخیر میں اختلاف ہے عند البعض بلا کراہت جائز ہے اور بعض کے نزدیک مکروہ تنزیہی ہے، البتہ اتنی تاخیر کہ ستارے بکثرت چمکنے لگیں بالاتفاق مکروہ تحریمی ہے رمضان میں اگر بھوک لگی ہو اور کھانا تیار ہو تو پندرہ بیس منٹ تک تاخیر میں کوئی مضائقہ نہیں، اس لئے کہ یہ تاخیر زیادہ سے زیادہ مکروہ تنزیہی ہے اور بھوک کی حالت میں کھانے کی موجودگی میں نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے، لہٰذا کھانے سے فارغ ہو کر اطمینان و فراغ قلب کے ساتھ نماز پڑھنا چاہئے فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

۱۶ رجب ۸۰ھ

نماز کے بعد معلوم ہوا کہ وقت نکل چکا تھا:

سوال : بکر نے فجر کی نماز ادا کی نیت سے ادا کی حالانکہ اس وقت سورج نکل چکا تھا لیکن ابر کی وجہ سے بکر کو معلوم نہیں تھا ایسی حالت میں نماز ہوگئی یا نہیں ؟ بینوا توجروا

الجواب باسم ملہم الصواب

اگر بکر وہ وقت ختم ہونے سے قبل نماز شروع کی گئی تو صحیح نہیں ہوئی اور اگر اس کے بعد شروع کی ہو تو اس میں یہ تفصیل ہے کہ اگر وقتی فجر کی نیت کی تھی تو نماز نہیں ہوئی اور اگر آج کی فجر کی نیت تھی تو صحیح ہوگئی قال فی التنویر ولو نوی ظہر الوقت فلو مع بقائہ جاز ولو مع عدمہ وھو لا یعلمہ لا۔ وفی الشرح فالاولی بنیۃ ظہر الیوم لجوازہ مطلقا اھ وفی الحاشیۃ (قولہ وھو لا یعلمہ) أی لا یعلم خروجہ ومفہومہ انہ لو علم یصح کما قدمناہ عن الشرنبلالیۃ (رد المحتار ص۲۹۳ ج۱) فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

۱۶ رجب سنہ ۸۰ھ

اوقات نماز کی تعیین گھنٹوں سے ممکن نہیں:

سوال : محترم مولانا مفتی رشید احمد صاحب ، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

دار العلوم کراچی سے ایک سوال لکھکر دریافت کیا تھا انہوں نے آپ کی طرف رجوع کی ہدایت فرمائی ہے، نقل سوال مع جواب روانہ کر رہا ہوں امید ہے کہ آپ میری رہنمائی فرمائیں گے، اپنے سوال کی مزید وضاحت کے لئے عرض ہے کہ جس طرح غروب آفتاب کے ایک گھنٹہ بیس منٹ بعد تک مغرب کا وقت رہتا ہے اور اس کے بعد نماز عشاء کا وقت شروع ہوجاتا ہے اور یہ وقفہ ایک گھنٹہ اور بیس منٹ ہر موسم میں یکساں رہتا ہے، اسی طرح عصر کی نماز کا وقت بھی غروب آفتاب سے دو گھنٹے پہلے شروع ہوتا ہے یا ایسا ہی صحیح وقفہ معلوم ہوجائے تو عصر کی نماز کا وقت مقرر کرنا آسان ہوجائے گا، مزید اگر یہ معلوم ہوجائے کہ طلوع آفتاب سے قبل ایک گھنٹہ تیس منٹ (یا تحقیق کے بعد جو وقفہ بھی معلوم ہو) صبح صادق ہوتی ہے، اور یہ وقفہ بھی ہر موسم میں یکساں ہوتا ہے تو طلوع وغروب آفتاب سے فجر، عصر، مغرب اور عشاء کے صحیح اوقات معلوم کرنا انتہائی آسان ہوجاتا ہے اور ظہر کی نماز کے وقت کی بھی نصف النہار سے صحیح تعیین ہوسکتی ہے لہذا بعد تحقیق آپ مجھے مطلع فرمائیں کہ ایسا کوئی قاعدہ کلیہ ممکن ہے یا نہیں ؟ بینوا توجروا

الجواب باسم ملہم الصواب

صبح صادق کی ابتداء سے طلوع آفتاب تک اور غروب آفتاب سے غروب شفق تک اسی طرح ابتداء

عصر سے غروب آفتاب تک کے اوقات گھنٹوں سے متعین کرنا ممکن نہیں مختلف موسموں میں میل شمس کے اختلاف کی وجہ سے ان اوقات کی مقدار مختلف ہوتی ہے، نیز اختلاف عرض البلد کی وجہ سے بھی یہ مقدار متفاوت ہوتی ہے، فن سے ناواقف بعض لوگوں نے کچھ اس قسم کے قواعد لکھے ہیں جو قطعاً غلط ہیں اور زیادہ سے زیادہ ان کی تاویل یہ کی جا سکتی ہے کہ انہوں نے (۱) کسی خاص علاقہ میں (۲) خاص ایام میں (۳) تقریبی حساب لگا لیا اور فن سے ناواقفیت کی وجہ سے اسے قاعدہ کلیہ ہر مکان اور ہر زمان کے لئے سمجھ لیا،

تخریج اوقات اور سمت قبلہ سے متعلق بندہ کے دو رسالے "ارشاد العابد" و "صبح صادق" ہیں ممکن ہے کہ آپ ان سے کچھ استفادہ کر سکیں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

غرۂ شعبان سنہ ۱۳۸۳ھ

اوقات نماز کے نقشے:

سوال: ایک نقشہ یہاں مولانا مظہر اللہ شاہ نقشبندی شاہی امام و خطیب مسجد فتح پوری دہلی نے تیار کرایا ہوا اوقات نماز طلوع و غروب وغیرہ کا پورے سال کا اور ایک نقشہ دیا ہے مولوی محمد دین صاحب کتب خانہ اشرفیہ راولپنڈی کی طرف سے مسجدوں میں آویزاں ملتا ہے ایک دفعہ آپ کی تحریر سے اس نقشہ میں کچھ فرق ظاہر فرمایا گیا تھا جب کہ ان دونوں نقشوں میں بھی کہیں کہیں فرق پایا جاتا ہے یعنی سب اوقات ایک دوسرے کے برابر نہیں، سو دریافت طلب امر یہ ہے کہ جناب نے کون سے نقشہ کے متعلق عدم اطمینان کا اظہار فرمایا تھا، بعض اوقات اول الذکر کے طلوع و غروب وغیرہ واقع کے مطابق ٹھیک ہوتے ہیں یا دونوں نقشے جناب والا کی خدمت میں بھیج کر تحقیق کی جائے؟

الجواب باسم ملهم الصواب

آج تک جتنے نقشے بھی ست لع ہوئے ہیں ان سب میں صبح صادق اور عشاء کے اوقات غلط ہیں ایک بنیادی غلطی کی وجہ سے جس کی تفصیل بندہ کے رسالہ "صبح صادق" میں ہے، بقیہ اوقات سے متعلق نقشے دیکھ کر کچھ عرض کر سکتا ہوں، لیپ کے ایک سال سے لیکر لیپ کے دوسرے سال تک چار سال میں طلوع و غروب وغیرہ کے اوقات ایک منٹ تک متفاوت ہوتے ہیں لہذا دائمی نقشہ مرتب کرنے کے لئے اس تفاوت کو نظر انداز کرنا پڑتا ہے اسی لئے نقشے آپس میں متفاوت ہو جاتے ہیں اس سے کوئی ضرر نہیں البتہ لیپ کے سال کو نقشہ کی بنیاد بنایا جائے تو اوقات میں احتیاط کا پہلو نکلتا ہے، بہرکیف ہر نقشے پر تین چار منٹ تک احتیاط کی تنبیہ لکھنا لازم ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

۶ ربیع الاول سنہ ۱۳۸۴ھ

نماز فجر کا وقت مستحب :

سوال : فقہاء نے نماز صبح کا مستحب وقت وہ بتایا ہے کہ جب اجالا ہو جائے اور اتنا وقت ہو کہ سنت کے موافق اچھی طرح نماز ادا کی جائے اور نماز سے فارغ ہونے کے بعد اتنا وقت باقی رہے کہ اعادۂ نماز بطریقِ سنت ممکن ہو، اگر کسی مسجد میں وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْبُرُوْجِ فی الرکعۃ الاولیٰ وَالطَّارِقِ فی الرکعۃ الثانیۃ پڑھنا عادت ہو تو پھر صبح کی نماز ایسے وقت شروع کریں کہ اعادۂ نماز بالسورتین المذکورتین ممکن ہو یا ایسے وقت نماز شروع کریں کہ اعادۂ نماز بطریق مسنون طوال المفصل سے ممکن ہو؟ بینوا توجروا

الجواب باسم ملہم الصواب

یہ عادت سنت کے خلاف ہے نماز ایسے وقت شروع کی جائے کہ اس میں قراءت مسنونہ کرنے کے بعد اگر فساد کی صورت پیش آجائے تو بطریقِ مسنونہ اعادہ کر سکیں، تجربہ سے ثابت ہوا کہ طلوع آفتاب سے تقریباً آدھا گھنٹہ قبل قاعدہ مذکورہ کے مطابق نماز ہو سکتی ہے، فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

۹ محرم سنہ ۹۵ھ

طلوع کے بعد اور غروب سے قبل مکروہ وقت کی مقدار :

سوال : طلوع آفتاب سے کتنی دیر بعد اور غروب آفتاب سے کتنی دیر پہلے نماز پڑھنا جائز ہے اور کیا وقت کی کوئی ایسی مقدار مقرر ہے جو ہر جگہ معتبر ہو، کوئی ایسا ضابطہ بتا دیا جائے جو پوری دنیا میں ہر جگہ کام آسکے، میں اس کے مطابق ٹورنٹو (کینیڈا) کا نقشہ بنانا چاہتا ہوں۔ بینوا توجروا۔

الجواب باسم ملہم الصواب

اس بارہ میں اصل ضابطہ جو پوری دنیا کے لئے کارآمد ہے وہ یہ ہے کہ جب تک آفتاب طلوع کے بعد اس کیفیت پر رہے کہ اس کو دیر تک دیکھنے میں آنکھوں کو دشواری اور خیرگی نہ ہو اس وقت تک نماز پڑھنا جائز نہیں، اسی طرح عصر میں جب یہ کیفیت ہو جائے نماز مکروہ ہے الا عصر یومہ مگر یہ معیار اس وقت صحیح ہوگا جب مطلع پر ابر اور غبار وغیرہ نہ ہو ورنہ کیفیت مذکورہ عوارض کی وجہ سے بہت دیر تک حتی کہ بعض ایام میں دوپہر تک رہتی ہے اور بعض علاقوں میں دن بھر آفتاب کی روشنی میں تیزی نہیں آتی، ایک دوسرا معیار بھی فقہاء رحمہم اللہ تعالیٰ نے تحریر فرمایا ہے وہ یہ کہ جب آفتاب طلوع کے بعد افق سے ایک رمح (نیزہ) کی مقدار بلند ہو جائے تو نماز پڑھنا درست ہے اسی طرح عصر کے بعد جب آفتاب کی بلندی افق سے ایک رمح کی مقدار سے کم ہونے لگے تو نماز درست نہیں (الا عصر یومہ) رمح کی مقدار بارہ[۱۲] بالشت ہے۔ قال العلائی فی بیان وقت العصر مالم یتغیر ذکاء بان

لا تحار العین فیها فی الاصح وقال ابن عابدین رحمہ اللہ تعالیٰ صححه فی الهدایة وفی الظهیریة ان امکنه
اطالة النظر فقد تغیرت وعلیه الفتوٰی وفی النصاب وغیره وبه نأخذ وهو قول ائمتنا الثلاثة و
مشایخ بلخ وغیرهم کذا فی الفتاوی الصوفیة (الی قوله) وقیل حد التغیر ان یبقی للغروب اقل من رمح
وقیل ان یتغیر الشعاع علی الحیطان کما فی الجوهرة ابن عبد الرزاق (رد المحتار ص۲۴۲ ج ۱) وقال ابن عابدین ایضا
(قوله مع شروق) وما دامت العین لا تحار فیها فهی فی حکم الشروق کما تقدم فی الغروب انه الاصح کما فی
البحر اقول ینبغی تصحیح ما نقلوه عن الاصل للامام محمد من انه ما لم ترتفع الشمس قدر رمح فهی فی
حکم الطلوع لان اصحاب المتون مشوا علیه فی صلوٰة العید حیث جعلوا اول وقتها من الارتفاع ولذا
جزم به فی الفیض ونور الایضاح (رد المحتار ص۲۴۹ ج ۱) وقال فیه ایضا (قوله قدر رمح) هو اثنا عشر شبرا
(رد المحتار ص۲۵۰ ج ۱) غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اصل اعتبار آفتاب کی روشنی کا ہے اور قدر رمح سے
اسی کی تخمین کی جا سکتی ہے کما یظهر من قول ابن عابدین رحمہ اللہ تعالیٰ وقیل حد التغیر ان یبقی للغروب اقل
من رمح، درایۃً بھی تغیر شمس کو معیار قرار دینے کی وجہ معقول ہے اور قدر رمح کو مقصود بالذات قرار دینا غیر
معقول ہے الا ان یوجه بانه قد یعطی لقرب الشیء حکم الشیء وقدر القرب بما دون الرمح ولکن تقدیر الفاصل بین
القرب والبعد بالرمح ایضا یحتاج الی وجه، اگر قدر رمح کا مستقل قول ہونا تسلیم کر لیا جائے تو بھی تغیر شمس
کا قول راجح ہوگا کیونکہ موجودہ قدر رمح کی بجائے آفتاب میں تغیر کا معلوم کرنا سہل بھی ہے۔ غرضیکہ اصل
اعتبار روشنی کا ہے اگر کبھی فضائی اثر کی وجہ سے روشنی کا اندازہ نہ ہو سکے تو قدر رمح سے اندازہ کیا جائے
اصل معیار تو یہی دو ہیں جو ذکر کئے گئے کیونکہ یہ پوری دنیا کے لئے ہیں ان کے پہچاننے میں نہ کسی آلہ کی ضرورت
ہے نہ گھڑی کی حاجت ہے، ہر عام و خاص ان کو پہچان سکتا ہے، اسلام کا دین فطرت اور عالمگیر ہونا بھی
ایسے ہی معیار کو مقتضی ہے وقت کی کوئی ایسی مقدار متعین نہیں کی جا سکتی جو ہر جگہ چل سکے کیونکہ مختلف علاقوں
اور مختلف موسموں میں اس وقت کی مقدار کا مختلف ہونا ضروری امر ہے۔ بڑے شہروں میں چونکہ طلوع وغروب
کے وقت آفتاب کا مشاہدہ مشکل ہے اس لئے اس کا کوئی معیار متعین کرنے کی ضرورت ہے، چند سال
پیشتر ۲۵، ۰۵ عرض البلد میں بندہ نے دوسرے علماء کی معیت میں مشاہدہ کیا تو طلوع سے دس منٹ
بعد اور غروب سے پندرہ منٹ پہلے کا فیصلہ کیا گیا مگر یہ یاد نہیں رہا کہ یہ مشاہدہ کس تاریخ میں کیا گیا
تھا اس لئے اس سے کوئی معیار مقرر نہیں کیا جا سکتا۔ گذشتہ رمضان میں اس مقصد کے لئے بندہ نے
مدرسہ محمدیہ نزد ٹنڈو آدم (طول ۶۸، ۸۱، عرض ۲۵، ۸) کا سفر کیا مگر ابر کی وجہ سے مشاہدہ نہ ہو سکا،
بالآخر مولوی محمد صدیق صاحب مہتمم مدرسہ محمدیہ کے ذمہ لگا دیا گیا کہ وہ ۲۱، ۲۲، ۲۳ ستمبر کو اپنے ساتھ کم از کم

دو اور سمجھدار افراد کو سے کر تین روز تک مسلسل صبح و شام مشاہدات کرکے نتائج تحریر کریں، چنانچہ حسب ہدایت مشاہدات سے ثابت ہوا کہ طلوع سے نو منٹ بعد آفتاب میں معہود تمازت آگئی اور غروب سے تیرہ منٹ قبل مکروہ وقت شروع ہوا، یہ فیصلہ بہت احتیاط سے کیا گیا ہے ورنہ حقیقت یہ ہے کہ مکروہ وقت دونوں جانب اس سے بھی کچھ کم تھا، بندہ نے مثلث کروی کے حساب سے وقت مذکور میں آفتاب کا زاویۂ ارتفاع معلوم کیا تو نو منٹ = ۴م ۱، اور تیرہ منٹ = ۴۳ و ۲ ہوا، اس تخریج میں اس کا لحاظ رکھا گیا ہے کہ طلوع وغروب کے وقت آفتاب افق سے ۵۰، نیچے ہوتا ہے مگر زاویۂ انقطاع افقِ حقیقی (۰ء) سے لیا گیا ہے، زاویۂ ارتفاع کی تعیین کے بعد ہر مقام اور ہر موسم میں وقت مکروہ کا دائمی نقشہ تیار کیا جا سکتا ہے، چنانچہ زاویۂ ارتفاع ۴م ۱ کے مطابق کراچی میں مارچ اور ستمبر میں طلوع کے بعد نو منٹ اور جون اور دسمبر میں گیارہ منٹ پر مکروہ وقت ختم ہو جاتا ہے اور عصر کا مکروہ وقت زیادہ سے زیادہ غروب سے سولہ منٹ قبل شروع ہو جاتا ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

(کتاب صبح صادق میں صحیح وقت اشراق پر مکروہ وقت ختم ہو جاتا ہے)

۱۳ر شوال سنہ ۹۰ھ

مثل ثانی تک تاخیر ظہر میں کراہت کی تحقیق:

سوال: ہمارے فوجی ملازمین کو سردیوں میں دو بجے چھٹی ہوتی ہے مثل اول میں جماعت کے لئے پہنچنا دشوار ہے، امام صاحب غیر ڈیوٹی والے نمازیوں کے ساتھ مثل اول میں نماز پڑھ لیتے ہیں، امام صاحب کہتے ہیں کہ ظہر کا وقت اگرچہ مثلین تک بروایت مشہورہ رہتا ہے لیکن مثل اول میں نماز پڑھنا بوجوہ مندرجہ ذیل ضروری ہے:

① سردیوں میں تعجیل مستحب ہے جو کہ مثل اول کا نصف اول ہے (اشعۃ اللمعات ص۲۸۱ و کفایہ شرح ہدایہ ص۲۴۹)

② مثل ثانی وقت مختلف فیہ ہے حتی کہ امام ابوحنیفہ کی ایک روایت کے مطابق یہ وقت عصر کا ہے، یہ روایت ہدایہ، درمختار و شامی وغیرہا میں موجود ہے اور ایک روایت کے مطابق یہ وقت مہمل ہے۔

(کبیری ص۲۲۸، شامی ص۲۵۱، کفایہ ص۲۴۹ وغیرہا)

نیز رجوع الی المثل ثابت ہے، جیسا کہ مجموعہ فتاویٰ عبدالحی ص۱۳۱ ج۱ میں ہے نعم هو ثابت بتصریح جمع من الفقهاء الخ اور فیض الباری شرح بخاری ص۹۳ ج۲ میں ہے رجوع الامام الی هذه الروایة الخ اور موطا امام محمد بین السطور ص۳۵ میں ہے قد ذکر جمع من الفقهاء رجوعه منه الی المثل۔

③ کتب ظاہر الروایۃ میں ظہر کے آخر وقت کی روایت نہیں ملتی وفی البدائع ص۳۲۲ ج۱، ان آخر الوقت لم یذکر فی ظاهر الروایة فاذا خلت هذه الکتب الستة عن ذکر آخر الوقت علم انه لم یجئ فی ظاهر الروایة الخ (فیض الباری ص۹۳ ج۲)

(۴) نور الایضاح میں ہے: مع مراعاۃ الوقت المستحب الا وفی حاشیتہ افاد انہ لا یجوز تاخیر عن الوقت المستحب الی المکروہ مطلقا اھ وفی الطحطاوی ص وفی الدر المختار مراعیا الوقت المندوب اھ وفی کتاب الفقہ علی المذاہب الاربعۃ مع المحافظۃ علی قدر الفضیلۃ

(۵) وفی ط عن الحموی عن الخزانۃ الوقت المکروہ فی الظہر ان یدخل فی حد الاختلاف واذا اخرہ حتی صار ظل کل شیء مثلہ فقد دخل فی حد الاختلاف (شامی ص طحطاوی ص)

بوجوہ مندرجہ بالا جمہور علما احناف نے فیصلہ فرمایا ہے کہ نماز ظہر مثل اول سے مؤخر نہ کی جائے اور عصر مثل ثانی کے بعد پڑھی جائے۔ قال المشایخ ینبغی ان لا یصلی العصر حتی یبلغ المثلین ولا یؤخر الظہر الی ان یبلغ المثل لیخرج من الخلاف فیہا (کبیری ص ومثلہ فی رد المحتار ص ج۱ وما فی الفلاح ص والتفہیم الضروری شرح القدوری ص وغیرہا) کیا مع مذکورۃ العصر مجبوری ہے اور امام صاحب کے بیان کے دو مثل میں جماعت کا اہتمام کر سکتے ہیں اگر کر سکتے ہیں تو با دلائل بیان فرمائیں۔ نیز ہر نمبر کی توثیق یا تردید واضح الفاظ میں تحریر فرمائیں۔
بینوا توجروا

الجواب باسم ملہم الصواب

تحقیق مذکور میں دو امور کی وضاحت ضروری ہے:

(۱) حضرت امام صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کا رجوع الی قول المثل اگرچہ منقول عن البعض ہے مگر اس کا ظن غالب نہیں اگر یہ امر غلبۂ ظن کے درجہ میں ثابت ہوتا تو مشائخ اس میں اختلاف نہ فرماتے، حالانکہ دونوں اقوال کی مساوی طور پر تصحیح و ترجیح مشائخ سے منقول ہے۔ ان الادلۃ تکافأت ولم یظہر ضعف دلیل الامام بل ادلتہ قویۃ ایضا کما یعلم من مراجعۃ المطولات وشرح المنیۃ وقد قال فی البحر لا یعدل عن قول الامام الی قولہما او قول احدہما الا لضرورۃ من ضعف دلیلہ او تعامل بخلافہ کالمزارعۃ وان صرح المشایخ بان الفتوی علی قولہما کما ہنا، وقال ابن عابدین وانظر ہل اذا لزم من تاخیر العصر الی المثلین فوت الجماعۃ یکون الاولی التاخیر ام لا والظاہر الاول بل یلزم لمن اعتقد رجحان قول الامام تأمل (رد المحتار ص ج۱) شفق احمر و ابیض کی بحث کے تحت فتح الملہم میں ہے: وما فی الدر المختار ان الامام رجع الی قول صاحبیہ فقال العلامۃ قاسم فی تصحیح القدوری ان رجوعہ لم یثبت لما نقلہ الکافۃ من لدن الائمۃ الثلاثۃ الی الیوم من حکایۃ القولین ودعوی عمل عامۃ الصحابۃ بخلافہ خلاف المنقول (فتح الملہم ص ج۲)

(۲) مثل ثانی میں نماز ظہر کی کراہت کے قول میں متبادر کراہت تنزیہیہ ہے، اگرچہ مطلق کراہت سے کراہت تحریمیہ ہی مراد ہوتی ہے مگر یہاں مثل ثانی کے قول کی چونکہ بہت سے مشایخ نے تصحیح فرمائی ہے اس لئے کراہت تنزیہیہ متبادر ہے۔

بہرکیف امام کے لئے افضل یہی ہے کہ مثل ثانی شروع ہونے سے قبل ہی نماز پڑھائے، حکومت پر لازم ہے کہ ملازمین کو مثل اول کے اندر نماز پڑھنے کی اجازت دے،

ھدایت۔ راولپنڈی میں یکم جنوری میں مثل اول دو بجکر اکاون منٹ پر ختم ہوتا ہے اور مثل ثانی تین بجکر اکتیس منٹ پر، دوسرے موسم میں اس سے بھی زیادہ دیر تک وقت رہتا ہے لہذا سرکاری دفاتر سے دو بجے چھٹی ہونے کے بعد بھی ہر موسم میں نماز ظہر مثل اول میں جماعت کے ساتھ پڑھی جاسکتی ہے فقط واللہ تعالیٰ اعلم

۱۵ محرم الحرام ۹۸ھ

جماعت عصر مثلین سے قبل ہو تو کیا کرے؟:

سوال: حرمین شریفین میں نماز عصر کی جماعت مثلین سے قبل ہوتی ہے آیا جماعت ترک کرکے مثلین کے بعد نماز اکیلے پڑھی جائے یا جماعت کے ساتھ؟ بینوا توجروا،

الجواب باسم ملهم الصواب

قال فی الشامیة وانظر هل اذا لزم من تأخیره العصر الی المثلین فوت الجماعة یکون الاولی التاخیر ام لا والظاهر الاول بل یلزم لمن اعتقد رجحان قول الامام تأمل (رد المحتار ص ۲۴۲ ج ۱) اس سے ثابت ہوا کہ مثلین کے بعد نماز عصر پڑھنا افضل ہے اگرچہ جماعت فوت ہو جائے۔ مگر یہ حکم عام مقامات کے لئے ہے حرمین شریفین کی فضیلت کے پیش نظر وہاں جماعت ترک نہ کی جائے بلکہ مثل ثانی کے اندر جماعت کے ساتھ نماز پڑھی جائے فقط واللہ تعالیٰ اعلم

۱۵ محرم الحرام ۹۸ھ

علامت غروب:

سوال: عام طور پر مشہور ہے کہ جب مشرق کی طرف افق پر سیاہی آجاتی ہے تو اس کو غروب آفتاب کی علامت سمجھا جاتا ہے، حالانکہ مشاہدہ سے ثابت ہوا کہ غروب آفتاب سے کچھ قبل ہی مشرق کی طرف سیاہی نظر آنے لگتی ہے، اس کے بارے میں تحقیق کیا ہے؟ بینوا توجروا

الجواب باسم ملہم الصواب

غروب آفتاب کی یہ علامت حدیث میں بھی مذکور ہے اذا اقبل اللیل من ھھنا الحدیث کی شرح میں حضرت گنگوہی قدس سرہ فرماتے ہیں والعبرۃ انما ھو لارتفاع الظلام من المشرق الی حیث یوازی راس الرائی (لامع الدراری ص ۱۲۸ ج ۱) یعنی مشرق کی جانب ظلمت کا محض ظہور کافی نہیں بلکہ یہ شرط ہے کہ افق سے بلند ہو کر قامت رائی سے برابر ہو جائے۔

بندہ نے ایک اور عالم کو بھی ساتھ لیکر اس کا مشاہدہ کیا تو اس کو بالکل صحیح پایا فقط واللہ تعالیٰ اعلم

۲۴ رمضان ۸۴ھ

مغرب اور عشاء کے درمیان وقت کی کوئی تحدید نہیں:

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ مغرب سے عشاء تک کتنا وقت ہونا چاہئے، ہمارے ہاں علماء کرام بعض کہتے ہیں کم سے کم ایک گھنٹہ اٹھارہ منٹ پر عشاء کا وقت شروع ہو جاتا ہے اور زیادہ سے زیادہ ایک گھنٹہ چھتیس منٹ پر عشاء کا وقت ہو جاتا ہے بعض کہتے ہیں ایک گھنٹہ ۳۰ منٹ پر عشاء کا وقت ہوتا ہے۔ براہ کرم مفتی بہ قول ذکر فرمائیں۔ بینوا توجروا۔

الجواب باسم ملہم الصواب

مغرب اور عشاء کے درمیان خط استواء کے مقام پر معتدل ایام میں کم از کم وقت ۷۵ منٹ ہے، اس وقت سفید شفق غروب ہوتی ہے، سرخ شفق اس سے بھی بارہ منٹ پہلے غروب ہو جاتی ہے اس کے مطابق غروب آفتاب سے ۶۳ منٹ کے بعد وقت عشاء شروع ہو جائے گا یہ قول ارجح ہے اور قول اول احوط۔ دوسرے ایام اور دوسرے مقامات میں اس سے زیادہ وقت ہوتا ہے اور زیادتی کی کوئی تحدید نہیں حتی کہ بعض ایسے موسم گرما میں عشاء کا وقت آتا ہی نہیں اس وقت کی مقدار ہر شہر میں اور ہر موسم میں مختلف ہے، تفصیل کے لئے بندہ کی کتاب "صبح صادق" دیکھیں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

۲۳ ربیع الآخر ۹۸ھ

وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت والیہ انیب

شرح الصدر

في الفرق بين

صلوتي الفجر والعصر

بوقت غروب نماز عصر مع الکراہۃ صحیح ہے

مگر بوقت طلوع نماز فجر صحیح نہیں،

دونوں میں وجہ الفرق سے متعلق عجیب بلکہ اعجب تحقیق،

توجیہ عجیب احادیث متعلقہ اتمام یا فساد صلوٰۃ فجر بطلوع شمس

اقتباس از تقریر صحیح بخاری

قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم اذا ادرک احدکم سجدۃ من صلوٰۃ العصر قبل ان تغرب الشمس فلیتم صلوتہ الی اٰخر الحدیث ص۷۹

عند الجمہور عصر اور فجر دونوں کا ایک حکم ہے کہ جب نماز شروع کرچکا ہو اور درمیان میں غروب یا طلوع ہوجائے تو نماز پوری کرے۔ یہ حدیث باب جمہور کی مستدل ہے۔ اور عند الطرفین رحمہما اللّٰہ تعالیٰ عصر اور فجر میں فرق ہے کہ عصر الیوم پڑھتے ہوئے اگر غروب ہوگیا تو تکمیل کرلے اور اگر فجر میں طلوع ہوگیا تو نماز فاسد ہوجائے گی اس لئے بعد میں قضا کرے امام ابویوسف رحمہ اللّٰہ تعالیٰ سے سرخسی نے روایت نقل کی ہے کہ نماز فجر پڑھتے ہوئے اگر طلوع ہوجائے تو اسی حالت میں امساک کرے حتیٰ کہ وقت مکروہ گزرجائے اس کے بعد اتمام کرے۔

امام طحاوی رحمہ اللّٰہ تعالیٰ کی تحقیق یہ ہے کہ عصر کی نماز بھی صحیح نہیں ہوتی، انکے ہاں فجر اور عصر دونوں طلوع وغروب سے فاسد ہوجاتی ہیں۔ امام طحاوی اعلم بمذہب ابی حنیفہ ہیں مگر انکے باوجود جہاں جمہور حنفیہ کے خلاف جاتے ہیں وہاں ان کا قول نہیں لیاجاتا۔

یہ روایت صحیح بخاری کے سوا دوسری کتابوں میں بلکہ خود صحیح بخاری میں بھی باب زیر بحث کے سوا دوسرے مواضع میں اس طرح سے ہے من ادرک رکعۃ قبل ان تغرب الشمس فقد ادرک اسی قسم کے الفاظ فجر کے بارے میں آئے ہیں۔ احناف نے انہی الفاظ کو مدنظر رکھتے ہوئے اس حدیث کا جواب دینے کی کوشش کی ہے۔ اس روایت کے حقیقی معنی تو یہ ہیں کہ جس نے طلوع یا غروب سے پہلے ایک رکعت پالی اس نے پوری نماز پالی، جس کا ظاہر یہ ہے کہ ایک رکعت پڑھنے سے ہی اس کی نماز مکمل ہوگئی آگے پڑھنے کی کوئی ضرورت نہیں، مگر اس ظاہری مفہوم کا کوئی بھی قائل نہیں لہٰذا بالاتفاق یہاں کچھ محذوف ماننا پڑے گا۔

جمہور اس کی تقدیر یوں کرتے ہیں فقد ادرک وقت الصلوٰۃ یعنی ایک رکعت پڑھ لی تو اسے نماز کا وقت مل گیا اس لئے نماز پوری کرلے۔

احناف کی طرف سے امام طحاوی رحمہ اللّٰہ تعالیٰ اسکے جواب میں فرماتے ہیں کہ ہم وقت الصلوٰۃ مقدر نہیں مانتے بلکہ حکم الصلوٰۃ نکالتے ہیں یعنی صبی بالغ ہو یا حائضہ پاک ہو یا کوئی کافر اسلام لائے

ایسے وقت میں کہ ایک رکعت طلوع یا غروب سے پہلے پڑھ سکتا ہو تو اس نے حکم صلوٰۃ یعنی وجوب الصلوٰۃ کو پالیا اس پر نماز فرض ہو جائے گی جسے بعد میں قضا کرنا ضروری ہوگا۔

اشکال: اسمیں فجر اور عصر کی کیا تخصیص ہے؟ یہ قاعدہ تو ہر نماز کے بارے میں ہے کہ وقت ختم ہونے سے پہلے اتنا وقت پالیا کہ اسمیں ایک رکعت ادا کی جاسکتی ہو تو نماز فرض ہو جائے گی۔

جواب: عصر اور صبح کا ذکر تخصیص کے لئے نہیں بلکہ ان دونوں وقتوں کا اختتام چونکہ مشاہدہ سے بسہولت معلوم ہو جاتا ہے اس لئے ان کو ذکر کر دیا ورنہ حکم سب نمازوں کے لئے عام ہے۔

ابن الملک شارح مشارق الانوار نے اس روایت کا یہ جواب دیا ہے کہ ہم نہ وقت الصلوٰۃ مقدر مانتے ہیں اور نہ حکم الصلوٰۃ بلکہ ثواب الصلوٰۃ مقدر ہے۔ مطلب یہ ہے کہ کسی شخص نے اپنی طرف سے پوری کوشش کی کہ وہ طلوع یا غروب سے پہلے نماز پڑھ لے مگر اس کی کوشش کے باوجود نماز کے درمیان میں طلوع یا غروب ہو گیا تو اسے ثواب مل جائیگا اس لئے کہ اسنے اپنی جانب سے پوری کوشش کی ہے۔ کوشش پر ثواب مل جانا ومن یخرج من بیتہ مھاجرا الی اللہ ورسولہ ثم یدرکہ الموت فقد وقع اجرہ علی اللہ سے ثابت ہے۔ نیز حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم کوئی وادی یا جنگل قطع نہیں کرتے مگر وہ لوگ تمہارے ساتھ ہوتے ہیں صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ کون لوگ؟ تو آپ نے فرمایا کہ معذورین۔ اسکی مزید تفصیل اور اس پر روایات ارشاد القاری میں "انما الاعمال بالنیات" کے تحت درج ہیں۔

ابن الملک کی یہ توجیہ بڑی لطیف ہے مگر امام طحاوی اور ابن الملک دونوں کی تقریر صحیح بخاری کی زیر بحث حدیث پر نہیں چل سکتی اس لئے کہ اس حدیث میں "فلیتم صلوٰتہ" کے الفاظ ہیں جس میں اتمام صلوٰۃ کا حکم دیا گیا ہے۔ ابن الملک نے اسکا یہ جواب دیا ہے کہ اتمام دو معنوں میں استعمال ہوتا ہے،

(۱) شروع کرنے کے بعد تکمیل کرنا۔

(۲) ابتداء سے ہی اچھے طریقہ سے ادا کرنا جیسے کہ واتموا الحج والعمرۃ للہ سے شوافع استدلال کرتے ہیں کہ امر وجوب کے لئے ہوتا ہے تو ثابت ہوا کہ عمرہ واجب ہے۔ احناف اس کا یہ جواب دیتے ہیں کہ اس آیت سے نفس عمرہ کا وجوب ثابت نہیں ہوتا بلکہ اتمام عمرہ کا حکم ہے یعنی عمرہ شروع کرنیکے بعد اس کا اتمام واجب ہے۔ شوافع اسکا جواب یہی دیتے ہیں کہ یہاں اتمام تکمیل بعد الشروع کے معنی میں نہیں ہے بلکہ ادا بطریق کامل کے معنی میں ہے اسی طرح ابن الملک "فلیتم صلوٰتہ" میں بھی اتمام سے ادا بطریق کامل مراد لیتے ہیں یعنی "ادا کرنا واجب"۔ عصر کی نماز ناقصاً واجب ہوتی ہے لہٰذا حالت غروب میں اسکا ادا کرنا صحیح ہے۔ اور فجر کی نماز کاملاً واجب ہوتی ہے اس لئے حالت

طلوع میں اس کی ادا صحیح نہ ہوگی۔

مگر ابن الملک کی یہ تقریر بھی تشفی بخش نہیں اس لئے کہ اتمام کے یہ معنی خلاف متبادر ہیں۔ اسی لئے اتموا الحج والعمرۃ للہ میں جب شوافع یہی مراد لیتے ہیں تو ہم اسے قبول نہیں کرتے تو یہ خلاف انصاف ہے کہ شوافع یہی معنی بتائیں تو ہم قبول نہ کریں اور اس حدیث میں اپنے مذہب کی حفاظت کے لئے وہی معنی خود بیان کرنے لگیں۔

نیز فلیتم صلوٰتہ کے الفاظ میں تو آپ نے پھر بھی کچھ تاویل کر دی مگر تا بکے؟ سنن کبریٰ للبیہقی کی روایت میں یہ الفاظ ہیں۔ من صلی رکعۃ من العصر قبل ان تغرب الشمس ثم صلی ما بقی بعد غروب الشمس فلم یفتہ العصر وقال مثل ذلک فی الصبح۔ اور دارقطنی کی روایت اس سے بھی زیادہ صریح ہے فرماتے ہیں اذا صلی احدکم رکعۃ من صلوٰۃ الصبح ثم طلعت الشمس فلیصل الیہا اخریٰ، ان روایات میں تاویلات مذکورہ میں سے کسی کی گنجائش نہیں۔

حضرت مولانا انور شاہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ ادرک والی روایت کو مسبوق پر محمول فرمایا کرتے تھے یعنی جس شخص نے امام کے ساتھ ایک رکعت کو پالیا اسنے جماعت کا ثواب پالیا مگر یہ توجیہ بھی دل کو نہیں لگتی اسلئے کہ اگر یہ مطلب لیا جائے تو قبل ان تطلع الشمس اور قبل ان تغرب الشمس کے الفاظ بے معنی ہوجاتے ہیں۔ شاہ صاحب نے اسکا جواب دینے کی بھی کوشش کی ہے مگر صحیح بات یہ ہے کہ جواب بنتا نہیں۔

نیز سنن کبریٰ اور دارقطنی اور صحیح بخاری کی زیر بحث حدیث کا کیا جواب ہوگا۔ بیہقی کی روایت کو شاہ صاحب نے معلول ثابت کرنے کی کوشش کی ہے مگر انصاف سے دیکھا جائے تو معلوم ہوگا کہ شاہ صاحب کی پوری تقریر سے اطمینان نہیں ہوتا۔

ابن ہمام رحمہ اللہ تعالیٰ نے حنفیہ کا مذہب ثابت کرنے کے لئے یہ طریقہ اختیار کیا ہے کہ ان روایات میں طلوع اور غروب کے وقت میں اتمام صلوٰۃ کا حکم دیا گیا ہے۔ اور دوسری احادیث میں ان اوقات میں نماز پڑھنے سے نہی وارد ہوئی ہے پس تعارض کی وجہ سے احادیث میں تساقط ہوگا اور ہم رجوع الی القیاس کریں گے، پس قیاس کا مقتضیٰ یہ ہے کہ عصر کی نماز صحیح ہوجائے اور فجر کی نہ ہو جس کی تفصیل کتب فقہ میں موجود ہے۔

ابن ہمام رحمہ اللہ تعالیٰ کی اس تحقیق کو بہت پسند کیا گیا۔ چنانچہ احناف نے اس تحقیق کے بعد یہ سمجھا کہ ہم اپنا مذہب ثابت کرنے میں کامیاب ہوگئے مگر حقیقت یہ ہے کہ معاملہ اب بھی ویسے ہی ہے اسلئے کہ تعارض فی الروایات کے وقت سب سے پہلے تطبیق کی صورت تلاش کرنا ضروری ہوتا ہے اگر کوئی

صورت ممکن نہ ہو تو وجہ ترجیح تلاش کی جاتی ہے، وہ بھی نہ ہو تو تیسرے درجہ پر تساقط کا قاعدہ چلتا ہے
اس مسئلہ میں جتنی روایات متعارض ہیں ان میں صورت تطبیق بھی موجود ہے اور وجہ ترجیح بھی۔ ایسی
حالت میں روایات کو چھوڑ کر قیاس کی طرف جانا کیسے جائز ہوگا؟

صورت ترجیح تو خود امام طحاوی رحمہ اللہ تعالیٰ بیان فرماتے ہیں کہ روایات اتمام خبر واحد ہیں اور
روایات نہی حد تواتر کو پہنچ چکی ہیں لہٰذا وہ راجح ہونگی۔ نیز محرِّم اور مبیح کے تعارض کے وقت محرم کو ترجیح
ہوا کرتی ہے۔ ثالثاً یہ کہ اباحت اصلیہ ہے اور نہی شرعی ہوتی ہے اسلئے جہاں مبیح اور محرم کی تاریخیں معلوم
نہ ہو سکیں وہاں مبیح کو متقدم اور محرم کو مؤخر سمجھا جاتا ہے اور محرم کو مبیح کے لئے ناسخ قرار دیا جاتا ہے اسلئے
امام طحاوی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ نہ فجر کی نماز ہوگی اور نہ عصر کی۔

ابن قیم اور شوافع تطبیق کی صورت اختیار کرتے ہیں شوافع یوں فرماتے ہیں کہ احادیث نہی سے
احادیث باب مخصوص اور مستثنیٰ ہیں اور ابن قیم اعلام الموقعین میں فرماتے ہیں کہ بعض دفعہ کسی چیز
کی ابتداء ناجائز ہوتی ہے مگر اسکا ابقاء اور مداومت جائز ہوتی ہے جیسے کہ حالت احرام میں ابتداءً
خوشبو لگانا اور نکاح کرنا ناجائز ہے مگر خوشبو لگا کر احرام باندھا تو اس خوشبو کا ابقاء جائز ہے اسی طرح
نکاح کرنے کے بعد احرام باندھا تو وہ بقاء نکاح کے منافی نہیں، ایسے ہی کسی نے قسم اٹھائی کہ نکاح نہیں
کریگا تو ابتداءِ نکاح سے حانث ہوگا اور پہلے سے کئے ہوئے نکاح کے ابقاء سے حانث نہیں ہوگا اسی
طرح ان روایات میں فرماتے ہیں کہ روایات نہی کا مطلب یہ ہے کہ ان اوقات میں نماز کی ابتداء کرنا جائز
نہیں اور احادیث باب سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ اگر پہلے سے ابتداء کر چکا ہو اور درمیان میں طلوع یا غروب
ہو گیا تو اس نماز کو باقی رکھے اور تمام کرے پس دونوں قسم کی روایات میں کوئی منافات نہیں۔

یہ صورت تطبیق بعض مواقع پر خود حنفیہ نے بھی اختیار کی ہے چنانچہ کتب فقہ شامیہ وغیرہ
میں یہ تحقیق مذکور ہے کہ اگر کسی شخص نے اوقات مکروہہ میں نوافل شروع کر دیئے تو ان کا اتمام کرے اسکی
وجہ یہ بیان کرتے ہیں کہ روایات متعارض ہیں اور قرآن کریم میں وارد ہے لا تبطلوا اعمالکم اس لئے
نوافل کو چھوڑنا ابطال عمل ہونیکی وجہ سے جائز نہیں لہٰذا اتمام ضروری ہے۔ تعجب ہے کہ نوافل کے اتمام
کا حکم دیتے ہیں مگر فرائض کو توڑ دینے کا حکم دے رہے ہیں۔ غرضیکہ اصول کا تقاضا یہ ہے کہ صورت
تطبیق اختیار کی جائے اس لئے فجر اور عصر دونوں نمازیں صحیح ہونی چاہئیں جیسے کہ جمہور کا مسلک ہے
دوسرے درجہ پر صورت ترجیح اختیار کرنا چاہئے تھی جو کہ امام طحاوی رحمہ اللہ تعالیٰ کا مسلک ہے مگر
تعجب ہے کہ احناف کا مشہور مسلک نہ ادھر ملتا ہے نہ ادھر۔ البتہ راوی حدیث حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ

کا فتویٰ نماز کے بارے میں احناف کے مطابق ہے۔ کنز العمال میں اس کی تصریح ہے۔

غرضیکہ یہ مسئلہ اب تک تشنۂ تحقیق ہے۔ معہذا ہمارا فتویٰ اور عمل قول امام رحمہ اللہ کے مطابق ہی رہیگا اس لئے کہ ہم امام رحمہ اللہ کے مقلد ہیں اور مقلد کے لئے قول امام حجت ہوتا ہے نہ کہ ادلۂ اربعہ کہ ان سے استدلال وظیفۂ مجتہد ہے۔

اس بارے میں عرصۂ دراز تک متحیر رہنے کے بعد حضرت تھانوی قدس سرہٗ کی عجیب وغریب تقریر بوادر النوادر میں نظر سے گزری جس سے کامل تشفی ہوگئی۔ فالحمد للہ علی ذلک وللہ در حکیم الامۃ قدس سرہٗ۔ وھا ھوذا

اعلموا ان العلماء اختلفوا فی ما اذا طلعت الشمس فی صلوٰۃ الفجر او غربت فی صلوٰۃ العصر هل تتم الصلوٰۃ او تفسد فقال الشافعی ومن وافقه تتم فیهما وقال الطحاوی تفسد فیهما وقال امامنا ابو حنیفة رحمه اللہ تعالیٰ تفسد فی الفجر وتتم فی العصر ومبنی هذا الاختلاف اختلافهم فی توجیه الروایات التی وردت فی هذا الباب ولنسرد اولاً تلك الروایات ثم نذكر التوجیهات

فروی الشیخان من حدیث ابی هریرة رضی اللہ تعالیٰ عنه قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم من ادرك من الصبح ركعة قبل ان تطلع الشمس فقد ادرك الصبح ومن ادرك ركعة من العصر قبل ان تغرب الشمس فقد ادرك العصر وفی لفظ للبخاری اذا ادرك احدكم سجدة من صلوٰۃ العصر قبل ان تغرب الشمس فلیتم صلوٰته واذا ادرك سجدة من صلوٰۃ الصبح قبل ان تطلع الشمس فلیتم صلوٰته (زیلعی ج ۱) وروی نحو ذلك فی فتح الباری ج ۲ وفی كنز العمال ج ۴ فعمل الشافعی ومن معه بظاهر احادیث الاتمام وحمل احادیث النهی علی تأثیم متحری هذه الاوقات مع القول بصحة الصلوٰۃ والطحاوی قال بالفساد فیهما عملاً لظاهر احادیث النهی علی الابطال واوّل حدیث الادراك بوجوب الصلوٰۃ علی من اسلم فی اٰخر الوقت او بلغ الحلم فیه او امرأة طهرت من الحیض فیه واوّل ما فی احادیث الاتمام بكونها منسوخة باحادیث النهی واما نحن معاشر الحنفیة فتوجیهنا الذی ادّی الیه نظری وان كان مأخوذاً من كلام من تقدمنا ان یقال ان روایات الاتمام والادراك تقتضی صحة الصلوٰۃ فیهما واحادیث النهی تحتمل امرین اما تأثیم المصلی فیهما مع صحة الصلوٰۃ واما بطلان الصلوٰۃ فیهما كما قال به الطحاوی فان النهی الشرعی یستعمل فی كلا المعنیین مثال الاول النهی عن الصلوٰۃ مقعیاً او متخصراً ومثال الثانی النهی عن الصلوٰۃ بغیر طهور۔ وان خالف قول الاصولیین ان النهی عن الافعال الشرعیة یقتضی مشروعیة

الاصل مع فساد الوصف فهو اکثری لا کلی والا لا تنتقض بکثیر من المسائل -

وان رابعًا ان النهی فی الصلوٰة بغیر طهور قد وقع بصیغة النفی فاقتضی البطلان بخلاف النهی عن الصلوٰة فی الاوقات المکروهة فلم یوجد ما یقتضی البطلان فاوجه بورود هذا النهی ایضًا بصیغة النفی فی بعض الروایات کما روی الشیخان عن ابی سعید الخدری رضی الله تعالی عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا صلوٰة بعد الصبح حتی ترتفع الشمس ولا صلوٰة بعد العصر حتی تغیب الشمس (مشکوٰة ص۹۴ ج۱)

وروی مسلم عن عبد الله الصنابحی رحمه الله تعالی فی صلوٰة العصر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ولا صلوٰة بعدها حتی تطلع الشاهد (مشکوٰة ص۶۰ ج۱)

وروی رزین عن ابی ذر رضی الله تعالی عنه قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم لا صلوٰة بعد الصبح حتی تطلع الشمس ولا بعد العصر حتی تغرب الشمس (مشکوٰة ص۹۵ ج۱)

فلما احتمل النهی الامرین ینظر ان الاحتیاط فی ای الامرین والصلوٰة محل احتیاط بلیغ فظاهر ان الاحتیاط فی الحمل علی البطلان لان القضاء اذا یکون فرضًا بخلاف احتمال الکراهة فحملنا علی البطلان ای بطلان الفریضة لا ابطلان نفس الصلوٰة لان المقتضی للبطلان کان الاحتیاط والاحتیاط محفوظ مع القول بصحة النفل فبهذا الوجه قد جاء التعارض بین احادیث النهی وینبغی ان یکون هذا هو التفسیر لقول علمائنا بوقوع التعارض بین قسمی الروایات فلما وقع التعارض رجعنا الی القیاس کما هو حکم التعارض ولیس معنی هذا الرجوع ترک الاحادیث والعمل بالقیاس بل معناه ترجیح بعض محتملات الاحادیث بالقیاس ثم العمل به من حیث انه حکم الحدیث لا من حیث انه حکم القیاس فافهم فلما رجعنا الی القیاس حکم القیاس بترجیح توجیه یقتضی البطلان فی احادیث الفجر وبترجیح توجیه یقتضی الصحة فی احادیث العصر فعملنا فی الفجر باحادیث البطلان واولنا احادیث الاتمام وعملنا فی العصر بالعکس فحکمنا ببطلان الصلوٰة فی الفجر وبصحتها فی العصر فلم یفت منا عمل بشیء من الاحادیث بالظاهر فی بعضها او بالمؤول فی بعضها

والآن بقی امران

الاول : ما وجه القیاس فی الصلاتین ؟

الثانی : ما التاویل فی الاحادیث ؟

شرح الصدر ———— ٤

بيان الاول : ان الفجر وقت الشروع قبل طلوع الشمس وجب كاملا لكمال السبب وهو الوقت وبالطلوع صار الوقت ناقصا وصارت الصلوة ناقصة فلا يتأدى الكامل بالناقص فتفسد والعصر وقت الشروع قبل المغرب وجب ناقصا لنقصان الوقت فاداه كما وجب فلم تفسد - هذا

بيان الثانى : ان معنى قوله عليه السلام فقد ادرك ما قاله الطحاوى رحمه الله تعالى ومعنى فليتم انه لا يبطل التحريمة بل يمضى فى الصلوة لانه ان لم يتأد فرضا فقد صحت نفلا كما فى الدر والمختار كما هو الحكم فى الحج الفاسد ومعنى فلم يفت صلوته لم يفت وقت صلوته بل يكون مدركا للوقت فيكون حاصل معناه هو معنى فقد ادرك

تفصيل المقام : ان تاخيره صلى الله عليه وسلم قضاء الصلوة الى ارتفاع الشمس مع قوله عليه السلام من نسى صلوة او نام عنها فكفارتها ان يصليها اذا ذكرها رواه مسلم وفى رواية لا كفارة لها الا ذلك (مشكوٰة ج ١) الدال على وجوب التعجيل فى القضاء لو لم يكن لعذر قوى وهو المذهب ايضا كما فى الدر المختار مع رد المحتار (ص [illegible] ج ١) ونصه التاخير بلا عذر كبيرة لا تزول بالقضاء بل بالتوبة او قضاها واثم التاخير باق بحاله وفى الدر ايضا ويجوز تاخير الفوائت وان وجبت على الفور لعذر السعى على العيال وفى الحوائج على الاصح اه وقال الشامى تحت قوله ويجوز تاخير الفوائت اى الكثيرة* المسقطة للترتيب اه (ص [illegible] ج ١) فيه دليل على ان ما بين طلوع الشمس وارتفاعها وقت ناقص لا يصلح للفرائض ولو فائتة والا لما اخرها فلما ثبت كونه غير صالح للفرض واذا طلعت الشمس فى اثنائه يقع بعض الفرض فى هذا الوقت فيحكم بفساده -

لا يقال كان ههنا عذران

احدهما : التحرز عن الكراهة الزمانية المفهومة من قوله صلى الله عليه وسلم فى حديث عمرو بن عبسة واذا طلعت فلا تصل حتى ترتفع فانها تطلع بين قرنى شيطان

ثانيهما : التحرز عن الكراهة المكانية كما يشعر به قوله صلى الله عليه وسلم فى حديث ابى هريرة رضى الله تعالى عنه فان هذا منزل حضرنا فيه الشيطان فان فيه الدلالة على كون التاخير

---

* علة ترك هذا القيد يدرى باستبار مفهوم المخالفة وهو معتبر فى كتب القوم وان لم يكن معتبرا عندنا فى الكتاب والسنة على ان الفوائت لو كانت اكثر من هذا الحد لا يجوز تاخيرها ايضا قاله الشيخ ١٢ منه

بالكراهة الزمانية وانها مفسدة للفرض

لانا نقول حضور الشيطان لا يصلح مانعا اذ قد عرض للنبي صلى الله عليه وسلم في صلاته فلم يخرج منها حتى اتمها وقال لولا دعوة اخي سليمان عليه السلام لاصبح موثقا يلعب به ولدان المدينة والحديث مشهور في الصحاح فاستحال ان يكون التاخير لذلك وفي حديث ابي قتادة رضي الله تعالى عنه انه اخر الصلوة الى ان ارتفعت الشمس ثم صلاها وفي حديث عمران بن حصين برواية الحسن ثم انتظر حتى استقلت الشمس وفي حديث نافع بن جبير عن ابيه ثم توضؤا هنيهة كما مر في المتن فيه ان تاخيره انما كان ليحل وقت الصلوة لا لما سواه كما في المعتصر من المختصر (ص ٣٣ ج ١) وقد صرح بذلك ابن عباس رضي الله تعالى عنهما كما سياتي وقال فلم يصل حتى ارتفعت وكان سبب التاخير عنده التحرز عن كراهة الوقت فقط والصحابي اعرف بعلة فعل الرسول صلى الله عليه وسلم من غيره وبالجملة فان الكراهة المكانية لا تصلح سببا للتاخير وانما تستوجب التحول لاجلها الى مكان آخر اذا وجد مسوغ للتاخير مستقل وليس هو هنالك الا الكراهة الزمانية فحسب فثبت بما قلنا ان تاخيره صلى الله عليه وسلم قضاء الصلوة الى ارتفاع الشمس مع وجوبه على الفور دليل على كون الوقت غير صالح للفرض

فان قيل سلمنا ان سبب التاخير هو الكراهة الزمانية ولكن فيه احتمالان

الاول ما قلتم ان الكراهة الشديدة التي لا تجتمع مع الصحة

والثاني الكراهة الخفيفة التي ليست كذلك كما لا يخفى

قلنا من البديهي ان يختار اهونهما وقد اختار النبي صلى الله عليه وسلم تاخير الصلوة الى ارتفاع الشمس فثبت ان الكراهة في قضائها عند طلوع الشمس اشد ايضا فالصلوة على الاحتياط وهو فيما قلنا لانا اذا حكمنا بالفساد يكون قضاء تلك الصلوة فرضا واذا حكمنا بالكراهة الخفيفة لا يكون القضاء فرضا فقلنا بالكراهة الشديدة التي لا تجتمع مع الصحة ويؤيده ما منع بعض الصحابة عن قضاء الفجر في هذا الوقت قبل الارتفاع كما سياتي

فان قيل ورد النهي بعد صلوة الصبح الى ان تطلع الشمس وبعد صلوة العصر حتى تغرب وخص بالتطوع اتفاقا ويجوز قضاء الفائتات فيهما فليكن النهي في هذه الاوقات كذلك

قلت النهي فيهما لمعنى في الصلوة بدليل ان من صلى الصبح او العصر ليس له ان يصلي فيهما

التطوع ومن لم يكن صلاهما له ان يصلى فيهما (اى ركعتين تطوعا قبل صلوٰة الفجر وماشا
من النوافل قبل العصر) والوقت بالنسبة اليهما واحد وفى الاوقات الثلثة النهى لمعنى فى
الوقت لقوله تطلع بين قرنى الشيطان ونحوه فافترقا فلا يجوز قياس احدهما على الأخر
اذا كان النهى لمعنى فى الوقت لا يجوز فيه صلوٰة اصلا سواء كانت فرضا او نفلا او فائتة لانه
تستدعى وقتا صالحا لها وهذه الاوقات لا تصلح لها للعلة التى ذكرها النبى صلى الله عليه وسلم
وهى عامة لا تختص بصلوٰة دون صلوٰة الا ان النفل يصح فيها مع الكراهة لما ثبت فى الاصول
ان النهى عن الافعال الشرعية تستدعى مشروعيتها فى الجملة والا لم يكن للنهى معنى واما الفرض
فلا يصح فيها بصفة الفرضية بل ينقلب نفلا لان النهى عن الصلوٰة فى هذه الاوقات انه
تستدعى المشروعية فى الجملة لا على صفة الكمال ويكفى لها الصحة نفلا كما لا يخفى لانه
من ادنى مراتب الصحة والضرورى انما يتقدر بقدر الضرورة وقد صرح فقهاءنا رحمهم الله تعالىٰ
بانقلاب فرض الفجر نفلا بطلوع الشمس من غير فساده كما فى الدر المختار آخر باب الاستخلاف (ج ۱ ص ۱۲۰)
واورد الحافظ فى الفتح علينا فقال وفيه اى فى قوله فان هذا منزل حضرنا فيه الشيطان
رد على من زعم ان العلة فيه كون ذلك وقت الكراهة بل فى حديث الباب انهم لم يستيقظوا
حتى وجد واحر الشمس ولمسلم من حديث ابى هريرة رضى الله تعالىٰ عنه حتى ضربتهم الشمس
وذلك لا يكون الا بعد ان يذهب وقت الكراهة اھ (ص ۳۸ ج ۱)
قلنا لا دليل فيه على الارتفاع قبل الاستيقاظ اذ يحتمل ان تكون طلعت بحرارتها كما هو
موجود بالحجاز فى حرها الى الأن كذا فى المعتصر من المختصر (ص ۳۵) ولابد من هذا التأويل فقد
روى عن ابن عباس رضى الله تعالىٰ عنهما مايدل على استيقاظه قبل الارتفاع اخرج النسائى بسند
حسن وسكت عنه قال ادلج رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم عرس فلم يستيقظ حتى طلعت الشمس
او بعضها فلم يصل حتى ارتفعت الشمس فصلى الحديث (ص ۱۰۲ ج ۱) فقط والله سبحانه وتعالىٰ اعلم
سنہ ۱۳۸۲ ہجری

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لا یغرنکم الفجر المستطیل

صبح صادق

اور

تقریباً پوری دنیا کے اوقاتِ نماز کا نقشہ

اس رسالہ میں قرآن، حدیث، فقہ اور فلکیات قدیم وجدید کے حوالجات اور جماعتِ علماء کے مشاہدات سے ثابت کیا گیا ہے کہ اوقاتِ نماز کے عام نقشوں اور جنتریوں میں صبح صادق اور عشاء کے اوقات غلط ہیں۔

مندرجات

سرگزشت

- ۱۳۹۲ھ میں مؤلف کو اوقاتِ نماز کے عام نقشوں میں صبح صادق و عشاء کے وقت سے متعلق غلطی پر تنبہ ہوا اور اسی وقت دوسرے علماء کو بھی اس طرف متوجہ کرنے کی سعی شروع کر دی۔
- ربیع الاول ۱۳۹۳ھ میں یہ تحقیق مجلس تحقیق مسائل حاضرہ کراچی کے متفقہ فیصلہ کے بعد مختصراً صرف چار صفحات میں شائع ہوئی۔
- پھر مختلف اوقات میں اس میں اضافات ہوتے رہے اور بعض اوقات کے نقشے بھی درج کیے گئے۔
- ربیع الآخر ۱۳۹۳ھ میں حضرت مفتی محمد شفیع صاحب نے گیارہ علماء کی جماعت کے ساتھ تین روز تک ذاتی مشاہدات کی روئیداد تحریر فرمائی۔
- ذی قعدہ ۱۳۹۳ھ میں حضرت مفتی محمد شفیع صاحب نے اس کی تائید میں فتویٰ تحریر فرمایا۔
- رمضان المبارک ۱۳۹۴ھ میں مفتی محمد شفیع صاحب نے نقشہ اوقاتِ سحر و افطار میں قدیم اوقات کو "احتیاطاً" اور جدید اوقات کو "وقتِ اذان" کے عنوان سے شائع فرمایا۔
- ذی قعدہ ۱۳۹۵ھ میں مجلس تحقیق نے اس کی دوبارہ توثیق کی۔
- مجلس تحقیق کی تصدیق اول، پھر تین روز تک مشاہدہ، پھر توثیق دوم کے بعد ۱۳۹۶ھ میں مفتی محمد شفیع اور مولانا محمد یوسف بنوری نے اس تحقیق سے رجوع فرمایا، مگر مؤلف کے دریافت کرنے پر بھی انھوں نے کوئی وجہ نہیں بتائی، دونوں کی تحریر بعینہٖ کتاب میں نقل کر کے اس پر بقدرِ ضرورت تبصرہ کر دیا گیا ہے۔
- ربیع الاول ۱۳۹۶ھ میں ملاحظاتِ تحقیق کا اضافہ کیا گیا۔

خلاصۂ تحقیق

① اس تحقیق میں مختلف حوالوں سے یہ ثابت کیا گیا ہے کہ پُرانے نقشوں میں دیئے ہوئے صبح صادق کے وقت آفتاب اُفق سے ۱۸ درجہ نیچے ہوتا ہے پھر کئی حوالوں سے یہ ثابت کیا گیا ہے کہ ۱۸ درجہ زیر افق پر صبح کاذب ہوتی ہے اور صبح صادق ۱۵ درجہ زیر افق پر ہوتی ہے ان مصنفین نے ایسی بھی تصریح کی ہے کہ انھوں نے یہ اصول بارہا مشاہدات کے بعد متعین کئے ہیں،

② حضرت مفتی محمد شفیع صاحب کی سرکردگی میں گیارہ علماء کے تین روز تک مشاہدات سے متعلق حضرت مفتی صاحب کی خودنوشتہ روئیداد اور اسکے نتائج اسقدر واضح اور بدیہی ہیں کہ اسکے بعد شک وشبہہ کی کوئی گنجائش باقی نہیں رہتی ۔ اس سے بڑھ کر اور کیا دلیل ہوسکتی ہے فبای حدیث بعدہٗ یؤمنون ۔

③ یہ امر احادیث اور فقہ سے ثابت ہے اور اس پر پوری اُمّت کا اجماع ہے کہ صبح کاذب کی روشنی اُفق سے اوپر کو مستطیل ہوتی ہے اور صبح صادق معترض (شمالاً جنوباً پھیلنے والی) ہوتی ہے اور بقول بیرونی نصف دائرہ کی شکل بن جاتی ہے ، اس معیار کو مدنظر رکھ کر ہر شخص مشاہدہ کرکے یہ فیصلہ کرسکتا ہے کہ پُرانے نقشوں کے وقت پر ظاہر ہونے والی روشنی صبح کاذب ہے کیونکہ یہ مستطیل ہوگی ۔ حضرت مفتی صاحب کی خودنوشتہ روئیداد کے مطابق بھی اسوقت ٹنڈوآدم اور کراچی میں طولانی روشنی نظر آئی ،

فلکیات قدیمہ میں بھی اس کی تصریح ہے کہ اس وقت ظاہر ہونے والی روشنی مستطیل ہوتی ہے انہوں نے یہ فیصلہ رصدگاہ سے مشاہدات کے بعد کیا ہے جب اس روشنی کے طول سے اسکا عرض زیادہ ہونے لگے گا تب صبح صادق کی ابتداء ہوگی جسکا وقت میرے نقشے کے مطابق ہوگا جیسا کہ ٹنڈوآدم کے مشاہدات میں ہوا ۔

④ اللہ تعالیٰ نے صبح صادق کی واضح علامت یہ بیان فرمائی ہے کہ صبح کا سفید تاگہ سیاہ تاگے سے متمیز ہوجائے یہ سفید اور سیاہ تاگے پُرانے نقشوں کے وقت پر آپ کو کہیں نظر نہیں آئیں گے ۱۵ درجہ زیر اُفق کے وقت صبح کی روشنی اور اسکے نیچے اُفق کی ظلمت کے مقام اتصال پر شمالاً جنوباً سفید اور سیاہ تاگے کی صورت نظر آتی ہے مطلع صاف نہ ہو تو اس کا مشاہدہ ذرا اور بھی دیر سے ہوتا ہے ۔

(۵) حدیث، فقہ اور لغت سے ثابت کیا گیا ہے کہ صبح صادق کی ابتداء میں قدرے سُرخی کی آمیزش ہوتی ہے، پُرانے نقشوں کے وقت پر آپکو خالص سفیدی نظر آئیگی، سُرخی کا احساس ۱۵ درجہ زیر افق سے قبل کسی حالت میں بھی نہیں ہوگا اور مطلع صاف نہ ہونے کی صورت میں ۱۵ درجہ زیرِ اُفق سے بھی بعد ہوگا۔

(۶) حدیث، فقہ اور فلکیات کے حوالوں سے لکھا گیا ہے کہ صبح صادق سے کچھ قبل صبح کاذب کی روشنی ظاہر ہوتی ہے جو صبح صادق تک باقی رہتی ہے۔ فقہ اور فلکیات میں یہ وضاحت بھی ہے کہ صبح صادق سے صرف تین درجہ پہلے صبح کاذب نظر آتی ہے۔ نیز یہ کہ صبح کاذب ہر موسم میں ہوتی ہے، پُرانے نقشوں کے وقت سے قبل متصل آپ کو کوئی روشنی ہرگز نظر نہیں آئے گی، ماہرین فلکیات جدیدہ و قدیمہ سب اس پر متفق ہیں کہ اسوقت سے قبل متصل افق پر کوئی روشنی نہیں ہوتی، ٹنڈو آدم اور کراچی کے مشاہدات سے متعلق حضرت مفتی صاحب کی روئیداد میں بھی اسکی تصریح موجود ہے کہ اس وقت افق پر کسی قسم کی روشنی نہیں تھی اس سے بھی ثابت ہوا کہ پُرانے نقشوں میں صبح کاذب کے اوقات ہیں اسوقت سے بہت پہلے رات کے مختلف حصّوں میں مختلف مقامات پر مختلف زمانوں میں مختلف ناموں کی کئی قسم کی روشنیاں ظاہر ہوتی ہیں اور وقت مذکور سے بہت پہلے ختم بھی ہو جاتی ہیں۔ لہٰذا ان میں سے کسی پر بھی صبح کاذب کی مذکور تعریف صادق نہیں آتی بعض مرتبہ کہکشاں وغیرہ سے اسوقت روشنی کے وجود کا مغالطہ ہوسکتا ہے اس کی تفصیل عنوان "غلط فہمی کے اسباب" کے تحت مذکور ہے۔

(۷) مذکورہ بالا روشنیوں میں سے ایک روشنی زوڈیکل لائٹ کہلاتی ہے اس سے متعلق جارج ایبل نے لکھا ہے کہ "اسے بعض اوقات صبح کاذب بھی کہا جاتا ہے" مگر بوجوہ ذیل اس روشنی کو اصطلاح شرع میں صبح کاذب کہنا صحیح نہیں۔

(۱) یہ صبح صادق تک باقی نہیں رہتی

(۲) یہ روشنی صبح صادق سے تین درجہ پہلے ظاہر ہونے کی بجائے بہت پہلے شروع ہوتی ہے بلکہ تین درجہ سے بہت پہلے ختم بھی ہو جاتی ہے۔

(۳) یہ روشنی سال بھر میں صرف دو ماہ تک نمودار ہوتی ہے۔

علاوہ ازیں اس سے قطع نظر کہ زوڈیکل لائٹ کو شرعاً صبح کاذب قرار دینا صحیح ہے یا نہیں مسئلہ زیر بحث کا صحیح حل اس فیصلہ پر موقوف ہے کہ پرانے نقشوں کے وقت پر ظاہر ہونے

والی روشنی پر صبح صادق کی تعریف صادق آتی ہے یا کہ صبح کاذب کی، متقدمین کی تصریحات اور مشاہدات سے متعلق حضرت مفتی صاحب کی روئیداد میں مکمل وضاحت کے علاوہ صبح صادق وکاذب کی مذکورہ بالا واضح علامات کو مدنظر رکھ کر ہر شخص جب چاہے مشاہدہ کر کے یہ قطعی فیصلہ کر سکتا ہے کہ یہ روشنی صبح کاذب ہے صادق نہیں۔

امور بالا سے ثابت ہوا کہ پرانے نقشے قرآن، حدیث، فقہ، اجماع امت، لغت، فلکیات قدیمہ وجدیدہ اور مشاہدات کے خلاف ہیں۔

تنبیہ: تحقیق مذکور پر یہ اشکال پیش کیا جاتا ہے کہ اس وقت افق اتنا روشن ہو جاتا ہے کہ ہر دیکھنے والا اسے دن سمجھتا ہے۔

اس کا جواب یہ ہے کہ اسی لئے تو اس کو صبح صادق کہا جاتا ہے جس کو شریعت نے دن کے حکم میں قرار دیا ہے اور اگر یہ مطلب ہے کہ اس وقت سے قبل ہی روشنی تیز ہو جاتی ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ روشنی میں کمی وبیشی امر نسبی ہے شریعت نے اس کا اعتبار نہیں کیا، خوب سمجھ لیں کہ شرعاً صبح صادق کا مدار روشنی کی زیادتی پر نہیں بلکہ اس کے طول وعرض پر ہے روشنی خواہ کتنی ہی زیادہ ہو جائے مگر جب تک اس کے طول سے عرض زیادہ نہ ہوگا یہ صبح کاذب ہے اگر صبح کاذب کو دن سمجھنے کی غلطی عام نہ ہوتی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم "تمہیں فجر مستطیل دھوکہ نہ دے" ارشاد نہ فرماتے۔

رشید احمد
۸ ربیع الآخر سنہ ۹۳ ہجری

مزید:

① صبح کاذب وصبح صادق کا جو معیار بندہ نے تحریر کیا ہے بعینہٖ اس کے مطابق امداد الاحکام جلد اول ص۳۳۲ میں حضرت حکیم الامت اور مفتی عبد الکریم صاحب گمتھلوی رحمہما اللہ تعالیٰ کا فتویٰ ہے اور ص۳۰۹ میں مولانا ظفر احمد عثمانی رحمہ اللہ تعالیٰ کا فتویٰ درج ہے، ص۳۰۹ میں سہو قلم سے کاذب کی بجائے صادق ہو گیا ہے۔

② علماء مغرب ومراکش سے مکاتبت کے بعد سن ۱۴۰۳ ہجری میں معلوم ہوا کہ مراکشی فلکیین کے ہاں بوقت صبح صادق ۱۸°، ۱۹° اور ۲۰° زیر افق کے اقوال بھی ہیں، ان کے ابطال کے لئے بندہ کی سابق تحریر ہی کافی ہے، کسی جدید بحث کی حاجت نہیں۔

11

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

پاکستان اور ہندوستان سے شائع ہونے والی عام جنتریوں اور اوقات نماز کے نقشوں کو گرینچ کی شاہی رصدگاہ سے شائع ہونے والی کتاب ناٹیکل المینک سے مرتب کیا جاتا ہے۔ ان اوقات میں ایک وقت ایسٹرونومیکل ٹوائیلائٹ کہلاتا ہے۔ اس وقت آفتاب اُفق سے اٹھارہ درجہ نیچے ہوتا ہے، قدیم وجدید ماہرین فلکیات اس پر متفق[1] ہیں کہ اسوقت سے قبل مکمل اندھیرا ہوتا ہے جس میں قابلِ نظر چھوٹے سے چھوٹا ستارہ (پانچ میگنیٹیوڈ) بھی نظر آتا ہے۔ اس کے بعد متصل صبح کاذب شروع ہوتی ہے۔ قدیم علماء ہیئت کے علاوہ فقہ اور فلکیات دونوں کے ماہر علامہ برجندی رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اس کی تصریح فرمائی ہے کہ یہ صبح کاذب ہے اور صبح صادق اس سے تین درجات بعد میں ہوتی ہے۔ علامہ شامی رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی کتاب الصلوٰۃ اور کتاب الصوم میں دو جگہ تحریر فرمایا ہے کہ صبح کاذب اور صبح صادق کے درمیان تین درجات کا فرق ہوتا ہے مگر اوقاتِ نماز مرتب کرنے والے حضرات کو یہ مغالطہ[2] ہوا کہ انھوں نے ایسٹرونومیکل ٹوائیلائٹ (اٹھارہ درجہ زیر افق) کو صبح صادق سمجھ کر اسکے مطابق فجر اور عشاء کے اوقات متعین کر دیے حالانکہ درحقیقت یہ وقت صبح کاذب کی ابتداء کا ہے۔ پوری دُنیا کی مسلّم اور متفق علیہ مذکورہ بالا حقیقت کا بندہ نے متعدد بار کئی روز تک بہت سے اہلِ تجربہ واہلِ بصیرت حضرات سے مشاہدہ بھی کروایا اور خود بھی متعدد اہلِ بصیرت[3] حضرات کو ساتھ لیکر کئی بار مشاہدہ کیا۔ ایک دفعہ بحری جہاز کی دُوربین بھی استعمال کی گئی ہر دفعہ یہی ثابت ہوا کہ جنتریوں میں دئے ہوئے وقت تک مکمل اندھیرا ہوتا ہے اور اسوقت صبح کاذب شروع ہوتی ہے غروب شفق کے بحال احتیاط مشاہدہ سے بھی تحقیق بالا کی تائید ہوئی یہ مشاہدات کراچی کی پُر آشوب فضا سے باہر جا کر کئے گئے ہیں، جس طرح فجر میں بیاض مستطیل معتبر نہیں اسی طرح عشاء[4] میں بھی شفق ابیض مستطیل کا اعتبار نہیں بلکہ شفق ابیض مستطیر غروب ہونے پر عشاء کا وقت شروع ہوجاتا ہے۔ غرضیکہ جنتریوں

---

[1] تحقیقات قدیمہ وجدیدہ کی تفصیل آگے عنوان "حوالجات" کے تحت آرہی ہے ۱۲ [2] متقدمین نے عمداً صبح کاذب کے اوقات کی تخریج کا معمول رکھا تاکہ لوگ صبح صادق کے لئے تیار رہیں اسکی تفصیل آگے عنوان "صبح صادق سے متعلق مغالطہ کی وجوہ" کے تحت آرہی ہے ۱۲ [3] حضرت مفتی محمد شفیع صاحب دامت برکاتہم صدر دار العلوم کراچی کی سرکردگی میں شدہ علماء کرام کی ایک بڑی جماعت کے مشاہدات کی روئیداد حضرت مفتی صاحب کے اپنے قلم سے آگے آرہی ہے ۱۲ [4] اسکے حوالجات بھی آگے آرہے ہیں ۱۲ منہ

میں صبح صادق کا جو وقت دیا گیا ہے وہ درحقیقت صبح کاذب کا وقت ہے۔ اور صبح صادق اس سے تین درجہ بعد میں ہوتی ہے۔ خطِ استواء کے مقام پر معتدل ایام میں صبح صادق صبح کاذب سے بارہ منٹ بعد میں ہوگی اور عشاء مستطیل سفید روشنی غروب ہونے سے بارہ منٹ قبل ہوگی۔ دوسرے مقامات میں اور دوسرے ایام میں اس سے بھی زیادہ فرق ہوتا ہے۔ چنانچہ کراچی میں صبح صادق نقشوں میں دیئے ہوئے اوقات سے مختلف موسموں میں ۱۴ تا ۱۹ منٹ بعد میں ہوتی ہے، دوسرے مقامات میں (جن کا عرض کراچی سے زیادہ ہے) اس سے بھی زیادہ فرق ہوگا۔ رمضان المبارک میں جنتریوں میں دیئے ہوئے وقت سے صرف دس منٹ کے بعد کراچی کی عام مساجد میں فجر کی جماعت قائم ہوجاتی ہے یعنی رمضان میں نماز فجر وقت شروع ہونے سے قبل ہی پڑھ لی جاتی ہے۔ اور اذانیں تو تقریباً ہمیشہ ہی قبل از وقت ہوتی ہیں۔

اوقات نماز کے نقشے اور جنتریاں شائع کرنیوالے حضرات سے گزارش

(۱) آئندہ اشاعت میں عشاء اور فجر کے اوقات کی تصحیح کریں۔

(۲) کئی جنتریوں میں مختلف مقامات کے فرق وقت کی فہرست نظر سے گزری یہ فرق وقت صرف طول البلد کے حساب سے ہوتا ہے حالانکہ نصف النہار کے سوا باقی سب اوقات پر عرض البلد کا بھی اثر پڑتا ہے اور ایک عرض البلد کے اوقات دوسرے عرض البلد سے بہت مختلف ہوتے ہیں، لہٰذا آئندہ یا تو ایسی فہرست شائع ہی نہ کی جائے ورنہ کم از کم یہ تنبیہ ضرور کردی جائے کہ یہ فرقِ وقت صرف نصف النہار کا ہے، دوسرے اوقات کو اس پر قیاس کرنا صحیح نہیں، دوسرے اوقات کی تخریج کا قاعدہ الگ ہے۔

(۳) ایک جنتری میں مظاہر حق کے نقشے کو شیخ عبدالحق کی طرف منسوب کردیا ہے حالانکہ یہ کتاب نواب قطب الدین کی ہے اور اسمیں نقشہ منجم خیراللہ کا ہے، پھر ناقل نے اس نقشے کے اوقات سمجھنے میں بھی غلطی کی ہے، چوتھی غلطی یہ کہ اس کو کراچی پر چسپاں کردیا ہے حالانکہ یہ نقشہ دہلی کے لئے ہے اسے کراچی یا کسی اور شہر پر چسپاں کرنا ہرگز صحیح نہیں۔

(۴) ہر جنتری پر یہ تنبیہ لکھنا لازم ہے کہ "سب اوقات میں تین چار منٹ کی احتیاط ضروری ہے۔" اس لئے کہ یہ اوقات حسابی طریقے سے مرتب کئے جاتے ہیں، کسی مقام کے طول و عرض میں فرق کی

صبح صادق ——————— ۵

بنا بریں ان اوقات میں معمولی فرق پڑ سکتا ہے، علاوہ ازیں ہر سال کے اوقات دوسرے سال کے اوقات سے قدرے مختلف ہوتے ہیں، پھر ہر چار سال کے بعد وہی پہلے اوقات لوٹ آتے ہیں، ہر سال کے اوقات میں اس معمولی فرق سے صرفِ نظر کئے بغیر کوئی دائمی نقشہ تیار نہیں کیا جا سکتا۔

رشید احمد از دار الافتاء والارشاد ناظم آباد کراچی
۶ ربیع الاول سنہ ۱۳۸۹ھ

بندہ محمد شفیع دار العلوم کراچی — محمد یوسف بنوری عفا اللہ عنہ — ولی حسن غفرلہ

حوالجات

تحقیقات قدیمہ

(۱) قال فی التصریح: قد علم بالتجربۃ ان انحطاط الشمس اول الصبح الکاذب وآخر الشفق ثمانیۃ عشر درجۃ (تصریح ص۱۹)

(۲) وفی حاشیۃ ابی الفضل محمد حفیظ اللّٰہ رحمہ اللّٰہ علی التصریح: واعلم ان المراد من الانحطاط فی الجانبین انحطاط مرکز الشمس عن الافق الشرقی او الغربی وھو قدر ثمانیۃ عشر درجۃ ویقطعہ الفلک الاعظم فی ساعۃ وخمس ساعۃ وھذا مجموع الصبحین الصادق والکاذب ومن ذلک المجموع خمس ساعۃ حصۃ الصبح الکاذب والساعۃ الواحدۃ حصۃ الصبح انما دقق وامّا بیان تفریقھا بینھما فلم ذکرہ اطناب لا یسعہ الرسالۃ (تصریح ص۱۹)

(۳) وفی شرح الجغمینی وقد عرف بالتجربۃ ان اول الصبح وآخر الشفق انما یکون اذا کان انحطاط الشمس ثمانیۃ عشر جزءًا فلذٰلک یکون عرضہ اقل من تمام المیل بثمانیۃ عشر جزءًا یتصل الشفق بالصبح الکاذب اذا کانت الشمس فی المنقلب الصیفی (شرح جغمینی ص۱۰۱)

(۴) ونقل العلامۃ عبد الحلیم اللکنوی رحمہ اللّٰہ تعالیٰ فی حاشیتہ علی شرح الجغمینی عن العلامۃ عبد العلی البرجندی رحمہ اللّٰہ تعالیٰ فی شرحہ (قولہ اذا کان انحطاط الشمس ثمانیۃ عشر جزءًا) ھذا ھو المشہور ووقع فی بعض کتب بنی ریحان انہ

سبعة عشر جزءً وقیل انه تسعة عشر جزءًا وهذا فی ابتداء الصبح الکاذب واما
فی ابتداء الصبح الصادق فقیل قیل ان انحطاط الشمس حینئذ خمسة عشر جزءًا والله
تعالی اعلم (شرح چغمینی ص۳۰)

(۵) قال البیرونی رحمه الله وذلک هو الفجر وهو ثلاثة انواع (ثم قال بعد ذکر الانواع الثلاثة)
وبحسب الحاجة الی الفجر والشفق رصد اصحاب هذه الصناعة امره فحصلوا
من قوانین وقته ان انحطاط الشمس تحت الافق متی کان ثمانیة عشر جزءًا
کان ذلک وقت طلوع الفجر فی المشرق ووقت مغیب الشفق فی المغرب ولما لم
یکن شیئا معینا بل بالاولی تخمینا اختلف فی هذا القانون فراٰه بعضهم سبعة
عشر جزءًا (القانون المسعودی لابی ریحان البیرونی ج ۲ ص ۹۲۲)

(۶) قال المحقق الطوسی فی الزیجة فی الباب الرابع العشرین بعد ذکر الانواع الثلاثة من
الفجر والشفق وقد علم بالرصد ان اول الفجر وآخر الشفق یکون وقت انحطاط الشمس
عن الافق ثمانی عشرة درجة من دائرة ارتفاعها.

وقال فی تبصرته فی الفصل التاسع من الباب الثالث وقد عرف بالتجربة
ان انحطاط الشمس عند اول طلوع الفجر ثمانیة عشر جزءًا.

وقال فی بیست باب: نظیر درجه آفتاب را بر مقنطره هجده درجه در نیم دائره شرقی نشان کنیم
پس بر افق غربی نهیم ودر نیم دائره غربی نشان کنیم ومیان هر دو نشان بشمریم وبر پانزده قسمت کنیم آنچه بیرون
آید ساعات مستوی باشد میان طلوع صبح کاذب وصبح ، وطلوع آفتاب (الی قوله)
واگر نظیر درجه غربی بود بیشتر از هژده درجه هنوز صبح بر نیامده باشد واگر کمتر
از هژده باشد صبح بر آمده باشد واگر هژده درجه بود اول وقت طلوع صبح باشد
(بیست باب للمحقق الطوسی باب نهم)

(۷) اذا صارت الشمس قریبة من الافق بقدر ثمانیة عشر جزءًا (الی) یری البیاض
الطویل فی جانب المشرق هو یسمی بالصبح الکاذب ولکن کون الافق بعده مظلما یکون
نور الشمس المنتشر فی الافق بعده بزمان یسمی بالصبح الصادق لکونه اصدق
ظهورًا من الاول وقیل ایضا انه حین انحطاط الشمس خمسة عشر جزءًا (تحفة اولی الالباب
شرح بیست باب للعلامة عبد الباقی الکوزاری) | عمه پر حاشیہ ص ۱۴۴ پر ملاحظہ فرمائیں۔

(۹) اعلم انه قد علم بالتجربة ان اول الصبح الكاذب انما يكون اذا كان انحطاط الشمس من الافق الشرقي ثمانية عشر جزءا (شرح نو بر حاشیہ بیست باب)

(۹) ذكر العلامة المرحوم الشيخ خليل الكاملي في حاشيته على رسالة الاسطرلاب لشيخ مشايخنا العلامة المحقق على افندي الداغستاني ان التفاوت بين الفجرين وكذا بين الشفقين الاحمر والابيض انما هو بثلث درج (شامية ص۳۳۲ ج ۱)

(۱۰) بدانکہ صبح دو باشد یکے کاذب کہ ہنگام انحطاط بر ہیژدہ درجہ از درجات دائرۂ ارتفاع مارہ بمرکز شمس سپیدی ضعیف و دراز و باریک بر اجزاء کثیفہ سطح مخروط ظل زمین بسمی بلبیل نمودار شود و اورا کاذب ازیں جہت گویند کہ افق بکذیبش می کند کہ دراں حال منظلم باشد (الی قولہ) و دوم صبح صادق و آں روشنی نہار در افق شرقی باشد ہنگام انحطاط آفتاب پانزدہ درجہ قالہ البرجندی (حاشیہ مالابد منہ ص۲۹) اور شرح چغمینی کے حاشیہ سے بھی برجندی کی عبارت نقل کی جا چکی ہے، علامہ برجندی رحمہ اللہ تعالیٰ فقہ اور فلکیات دونوں کے مسلم امام ہیں فلکیات میں آپکی کئی کتابیں ہیں۔ مثلاً شرح مجسطی، شرح رسالہ اسطرلاب للطوسی، شرح التذکرۃ النصیریۃ، حاشیہ شرح چغمینی (الفوائد البہیۃ للعلامۃ عبد الحی اللکنوی ص۱۵ وہدایۃ العارفین لاسمٰعیل پاشا ص۵۵ ج ۱) فقہ میں آپکی تصنیف شرح نقایہ بہت مشہور ہے، علامہ شامی، شیخ اسمٰعیل، نوح، حموی، ابن نجیم اور فتال رحمہم اللہ تعالیٰ جیسے مشہور فقہاء آپکی تحقیقات نقل فرماتے ہیں۔

خلاصۂ ترجمہ حوالجات تحقیقاتِ قدیمہ

(۱) تجربہ سے بلاشبہہ ثابت ہوا ہے کہ صبح کاذب کی ابتداء اور شفق کے آخر میں آفتاب افق سے اٹھارہ درجہ نیچے ہوتا ہے (تصریح ص۶۹)

(۲) افق شرقی و غربی سے آفتاب کے مرکز کا انحطاط مراد ہے اور وہ اٹھارہ درجہ ہے، فلک اعظم اسے ۱ ⅕ گھنٹہ میں طے کرتا ہے اور یہ صبح صادق و کاذب دونوں کا مجموعہ ہے۔ اس مجموعہ میں سے ⅕ گھنٹہ صبح کاذب کا حصہ ہے اور ایک گھنٹہ صبح صادق کا حصہ ہے۔ اس تقسیم کی تفصیل میں تطویل ہے جس کی اس رسالہ میں گنجائش نہیں (حاشیہ تصریح ص۶۹)

(۳) تجربہ سے ثابت ہوا ہے کہ صبح کی ابتداء اور شفق کی انتہاء اُس وقت ہوتی ہے جبکہ آفتاب اُفق سے اٹھارہ درجہ نیچے ہوتا ہے لہٰذا جس شہر کا عرض تمام المیل سے اٹھارہ درجہ

کم ہوگا وہاں انقلاب صیفی (۲۲ جون) کے وقت شفق صبح کاذب سے مل جائیگی۔ (شرح چغمینی ص۱)

(۳) یہ (۱۸ درجہ زیر افق) صبح کاذب کی ابتداء ہے اور صبح صادق کی ابتداء کے بارہ میں بلاشبہہ کہا گیا ہے کہ اسوقت آفتاب پندرہ درجہ نیچے ہوتا ہے (حاشیہ شرح چغمینی ص۱)

(۵) ابو ریحان بیرونی فجر کی تین قسمیں بیان کرنیکے بعد فرماتے ہیں کہ آفتاب جب اٹھارہ درجہ زیر افق ہوتا ہے اس وقت فجر (کاذب) کی ابتداء اور شفق کی انتہا ہوتی ہے (القانون المسعودی ص۹۳۹ ج ۲)

(۶) محقق طوسی نے فجر اور شفق کی تین انواع بیان کرنے کے بعد لکھا ہے کہ رصد گاہ سے مشاہدات اور تجربات سے ثابت ہوا ہے کہ فجر کی ابتداء اور شفق کی انتہاء اس وقت ہوتی ہے جب آفتاب افق سے ۱۸ درجہ نیچے ہوتا ہے (زبدہ، تبصرہ، بست باب)

(۷) جب آفتاب افق سے ۱۸ درجہ نیچے ہوتا ہے اُسوقت مشرق کی طرف ایک لمبی روشنی نظر آتی ہے وہ صبح کاذب کہلاتی ہے۔ اس سے کچھ وقت کے بعد افق میں پھیلنے والی روشنی کو صبح صادق کہا جاتا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ اس کی ابتداء کے وقت آفتاب ۱۵ درجہ زیر افق ہوتا ہے (تحفہ)

(۸) خوب سمجھ لے کہ بلاشبہہ تجربہ سے ثابت ہوا ہے کہ صبح کاذب کی ابتداء کیوقت آفتاب ۱۸ درجہ نیچے ہوتا ہے (شرح سلم)

(۹) صبح صادق و کاذب اور شفق احمر و ابیض کے درمیان تین درجہ کا فرق ہوتا ہے (شامی ص۳۳۲/۱۳)

(۱۰) بوقت صبح کاذب آفتاب افق سے ۱۸ درجہ نیچے ہوتا ہے اور بوقت صبح صادق ۱۵ درجہ

(حاشیہ مالابد منہ ص۲۹ بحوالہ بحر جندی)

تحقیقاتِ جدیدہ:

(۱) معیار الاوقات، اس کتاب کے سرورق پر یہ عبارت تحریر ہے "مصنفہ مولوی عبد الواسع صاحب پروفیسر دینیات کلیہ جامعہ عثمانیہ متفقہ مجلس علماء منعقدہ محکمہ صدارتِ عالیہ سرکار عالی منظورۂ بارگاہ خسروی جہاں پناہی حیدر آباد دکن" اس سے ثابت ہوا کہ اس کتاب کی صحت پر علماء کی ایک ایسی مجلس کا اتفاق ہے جسے نواب حیدر آباد دکن نے متعین کیا تھا پھر نواب صاحب نے اس کتاب کی تحقیقات کو منظور فرمایا، یہ کتاب کتب خانہ خاص انجمن ترقی اردو، اردو کالج کراچی میں موجود ہے اس کے صفحہ ۱۴، ۱۵، ۲۵، ۲۸ میں یہ وضاحت موجود ہے کہ صبح کاذب کے وقت آفتاب ۱۸ درجہ اور صبح صادق کے وقت ۱۵ درجہ نیچے ہوتا ہے۔

(۲) ایڈمرلٹی مینول آف نیوی گیشن ص۱۳۷ ج ۲

(۳) بیسک ایر نیوی گیشن ڈرلز

(۴) ایسٹرو نومیکل افیمیریز

(۵) ناٹیکل المینک

(۲) مراسلہ ڈائریکٹر ہائیڈروگرافی نیول ہیڈکوارٹرز حکومت پاکستان کراچی

HYDROGRAPHIC DIRECTORATE
NAVAL STAFF BRANCH,
NAVAL HEADQUARTERS
KARACHI

D.O.No. HD/0102121. 13 October, 1970.

From:- Captain S.M. Islam, P.N.
Director of Hydrography.

Dear Sir,

Reference your letter dated 24-6-1970 and Mufti Rashid Ahmad's letter dated 7-10-1970.

The Nautical Almanac is a standard publication of the Royal Navy and its contents are extensively used for the computation of the rising and setting phenomena of the heavenly bodies and other astronomical information mainly connected with navigation. The accuracy of tables in the nautical almanac meets these requirements and is considered sufficient to cover the problems indicated by you. From the nautical almanac of 1970 the times of sunrise and twilight have been calculated to compare your computations. The results are as under:-

Place	Date	Stated time of صبح صادق	Calculated time when sun is 15° below horizon.
Goth Fakir (Lat. 25° 46' N Long. 68° 40' E)	11.6.70	04 hrs. 19 min. (zone + 5 hours)	04 hrs. 20 min. (zone - 5 hours)
Karachi (Lat. 24° 52.5' N Long. 67° 2.5' E)	20.6.70	04 hrs. 30 min.	04 hrs. 22½ min.
	20.9.70	06 hrs. 17 min.	05 hrs. 18 min.
	20.12.70	06 hrs. 03 min.	06 hrs. 02 min.

2. The calculated time as given above is based upon the following data given in the Nautical Almanac (Page 258) and Admiralty Manual of Navigation Vol. II (Page 137):-

EXTRACT from Nautical Almanac 1970 (Page 258)

Basis of the tabulations. At sunrise and sunset 16' is allowed for semi-diameter and 34' for horizontal refraction, so that the times given the Sun's upper limb is on the visible horizon; all times refer to phenomena as seen from sea level with a clear horizon.

ف جدید تعلیم یافتہ طبقہ کے اطمینان کی خاطر انہی کتابوں سے تصدیق کروائی گئی ورنہ مجھے اس کی حاجت نہ تھی ۱۲ رشید احمد

صبح صادق ——— ۱۲

At the times given for the beginning and end of twilight, the Sun's zenith distance is 96° for civil, and 102° for nautical twilight. The degree of illumination at the times given for civil twilight (in good conditions and in the absence of other illumination) is such that the brightest stars are visible and the horizon is clearly defined. At the times given for nautical twilight the horizon is in general not visible, and it is too dark for observation.

Times corresponding to other depressions of the Sun may be obtained by interpolation or, for depressions of more than 12° less reliably, by extrapolation; times so obtained will be subject to considerable uncertainty near extreme conditions.

<u>EXTRACT From Admiralty Manual of Navigation Vol.II. (Page 137).</u>
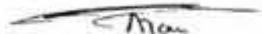
Astronomical twilight. This is said to end or begin when the Sun's centre is 18° below the horizon, at which moment absolute darkness is assumed to begin or end so far as the Sun is concerned.

3. The times of صبح صادق or صبح کاذب and other requirements can be obtained from the above stated arguments according to the definitions of the terms.

4. A comparison of the times given by you for 22nd September and 22nd December, 1970 indicates that they relate to Astronomical twilight (morning) when the sun is 18° below the horizon. For 22nd June 1970 the time given is a little earlier.

5. The chart of time supplied by you has also been compared and the times given for صبح صادق as well as sunrise generally tally with other times calculated from the Nautical Almanac for Astronomical twilight and sunrise respectively.

Yours Sincerely

(S.R. ISLAM)
CAPTAIN PAKISTAN NAVY

Molana Ehtishamul Haq Thanvi,
56, Jacob Lines,
<u>Karachi</u>.

Copy to:- Mufti Rashid Ahmad
Daruliftae wal Irshad
Nazimabad,
<u>Karachi.</u>

صبح صادق ———— ۱۲

⑤ مراسلہ ڈائرکٹر محکمۂ موسمیات حکومت پاکستان بنام مولانا احتشام الحق تھانوی

PAKISTAN METEOROLOGICAL DEPARTMENT
Office of the Deputy Director, Climatology, Hydrometeorology
Oceanography, University Road, Karachi.

No. Cl-11(7)/68 Karachi,
dated the 18th September, 1970.

To

Maulana Ehtishamul Haq Thanvi,
56, Jacob Lines,
Karachi.

Dear Sir,

Kindly refer to your letter dated the 21st June, 1970. Replies to the queries at the end of page 4 of the report received alongwith your letter, are given below seriatrim:

1. We have no comments to offer.

2. The time for the begining of moring astronomical twilight for 12th June is 4h 11m. The begining of morning astronomical twilight is taken to be the time when the Sun is 18° below horizon. We have no comments to offer on the timings in the different charts given, the timings of Sub-he-Sadiq for Karachi.

3. When the Sun is 18° below horizon, all light from the sun is cut off.

4. This Department has not undertaken any work on the determination of the timings of Sub-he-Sadiq according to the definition given in the 'note' at the end of page 4 of the Report enclosed with your letter. These timings can, however, be calculated for any location if the phenomena Sub-he-Sadiq is precisely defined with respect to the position of the Sun below horizon. With out this the calculation of the timings will not be possible and as you have yourself noticed, will be subject to the personal error of the observer.

Delay in the reply to your letter is deeply regretted.

Yours faithfully,

[signature]

(T.H. SIDDIQUI) 18/9/70
for DIRECTOR

(۸) خط از بندہ رشید احمد بنام ڈپٹی ڈائرکٹر محکمہ موسمیات حکومت پاکستان کراچی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مکرمی جناب ڈپٹی ڈائرکٹر صاحب محکمۂ موسمیات پاکستان

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ امور ذیل سے متعلق اپنے محکمہ کی تحقیق تحریر فرمائیں،

(۱) کراچی کے عام نقشوں میں صبح صادق کے اوقات یہ ہیں، ۲۲ جون ۳ بجکر ۱۱ منٹ، ۲۲ ستمبر [illegible] ۲۲ دسمبر ۵ بجکر ۴۹ منٹ ـــــ اسوقت آفتاب افق سے کتنے درجہ نیچے ہوتا ہے؟

(۲) جب آفتاب افق سے ۱۸ درجہ نیچے ہوتا ہے اسوقت افق پر کسی قسم کی روشنی ہوتی ہے یا نہیں؟

(۳) کراچی کے لئے صبح صادق (۱۵ زیر افق) کے اوقات تحریر کریں۔ فقط والسلام علیکم

رشید احمد

دار الافتاء والارشاد ناظم آباد کراچی

۳۰ رجب ۱۳۹۰ھ مطابق ۲ اکتوبر ۱۹۷۰ء

جواب خط از این اے قریشی ڈپٹی ڈائرکٹر محکمۂ موسمیات حکومت پاکستان کراچی

No.C1-11(17)/68/1667
PAKISTAN METEOROLOGICAL DEPARTMENT
OFFICE OF THE DEPUTY DIRECTOR
CLIMATOLOGY HYDROMETEOROLOGY &
OCEANOGRAPHY

From:- N. A. Qureshi,
Deputy Director.

To :- Mufti Rashid Ahmed,
Daruliftae wal Irshad
Nazimabad IV
Karachi-18.

Karachi, the 21st October, 1970.

Dear Sir,

Reference your letter dated 2.10.1970.

2. The replies to your queries are as follows seriatum:-

(1) The sun is approximately 18 degrees below the horizon at the times given on the dates specified.

(2) When the sun is 18 degrees below the horizon all light from the sun is cut off.

(3) The times, correct to the nearest half min., calculated for meteorological Observatory at Karachi Airport (coordinates 24°54' N & 67°08'E) when the sun is 15° below the horizon on the dates specified are as follows:

22.6.1970 :	04 hrs 29½ min. W.P.S.T.	
22.9.1970 :	05 hrs 17 " " " "	
22.12.1970:	06 hrs 4½ " " " "	

Kindly acknowledge receipt.

Yours faithfully,

21/IX/1970

(S. A. QURESHI)
Deputy Director
Phone : 415349

خلاصہ ترجمہ مراسلہ ڈائرکٹر ہائیڈروگرافی نیول ہیڈکوارٹرز حکومت پاکستان کراچی

اوقات ۱۵ درجہ زیر افق	اوقات رسالہ صبح صادق	تاریخ		مقام
۴ بجکر ۲۹½ منٹ	۴ بجکر ۸ منٹ	20.6.70		کراچی
۵ بجکر ۱۷ منٹ	۵ بجکر ۱ منٹ	20.9.70	24° 52.5	عرض البلد
۶ بجکر ۴ منٹ	۶ بجکر ۳ منٹ	20.12.70	67° 2.5	طول البلد

صبح کے وقت جب آفتاب ۱۸ درجہ زیر افق ہوتا ہے اس وقت مکمل اندھیرے کا اختتام اور شام کے وقت ۱۸ درجہ پر مکمل اندھیرے کی ابتداء ہوتی ہے۔

۲۲ ستمبر اور ۲۲ دسمبر کے دنوں کے وقت میں آفتاب ۱۸ درجہ زیر افق ہوتا ہے اور ۲۲ جون کا وقت اس سے کچھ پہلے ہے۔

آپ کے بھیجے ہوئے نقشہ کے نقشے میں صبح صادق کا دیا ہوا وقت ۱۵ درجہ زیر افق کے مطابق ہے

دستخط ایس آر اسلام کیپٹن پاکستان نیوی

صبح صادق ——— ۱۹

خط بنام —— مولانا احتشام الحق تھانوی ۵۶ جیکب لائن کراچی

خط کی نقل بھیجی گئی بنام —— مفتی رشید احمد دار الافتاء والارشاد ناظم آباد کراچی

خلاصہ ترجمہ مراسلہ ڈائرکٹر محکمہ موسمیات حکومت پاکستان کراچی

(۱) ۱۲ جون کو ایسٹرونومیکل ٹوائیلائٹ ۴ بجکر ۱ منٹ پر شروع ہوتی ہے (جیسے مروجہ نقشوں میں ہے) اُسوقت آفتاب اُفق سے ۱۸ درجہ نیچے ہوتا ہے۔

(۲) جب آفتاب ۱۸ درجہ زیر اُفق ہوتا ہے اُسوقت آفتاب کی ہر قسم کی روشنی اُفق سے منقطع ہوتی ہے۔

دستخط ٹی ایچ صدیقی برائے ڈائرکٹر

خلاصہ ترجمہ مراسلہ ڈپٹی ڈائرکٹر محکمہ موسمیات حکومت پاکستان کراچی

(۱) آپ نے جن تاریخوں کے جو اوقات لکھے ہیں اسوقت آفتاب ۱۸ درجہ افق سے نیچے ہوتا ہے

(۲) جب آفتاب افق سے ۱۸ درجہ نیچے ہوتا ہے اسوقت اسکی روشنی بالکل منقطع ہوتی ہے۔

(۳) ۲۲ جون سنہ ۱۹۷۰ء ۴ بجکر ۲۹½ منٹ
۲۲ ستمبر سنہ ۱۹۷۰ء ۵ بجکر ۱۷ منٹ
۲۲ دسمبر سنہ ۱۹۷۰ء ۶ بجکر ۴½ منٹ

دستخط این اے قریشی ڈپٹی ڈائرکٹر

فون ۴۱۵۵۳۹

حوالجات متعلقہ وقت عشاء

قال الامام الطحاوی رحمہ اللہ تعالیٰ وکان النظر فی ذٰلک عندنا انہم قد اجمعوا ان الحمرۃ التی قبل البیاض من وقتہا وانما اختلافہم فی البیاض الذی بعدہا فقال بعضہم حکمہ حکم الحمرۃ وقال بعضہم حکمہ خلاف حکم الحمرۃ فنظرنا فی ذٰلک فرأینا الفجر یکون قبلہ حمرۃ ثم یتلوہا بیاض الفجر فکانت الحمرۃ والبیاض فی ذٰلک وقتا لصلوٰۃ واحدۃ وہو الفجر فاذا خرجا خرج وقتہا فالنظر علی ذٰلک ان یکون البیاض والحمرۃ فی المغرب ایضاً وقتا لصلوٰۃ واحدۃ وحکمہما حکم واحد اذا خرجا خرج وقت الصلوٰۃ التی ہما وقت لہا (شرح معانی الآثار ص۱۱۵ ج۱)

امام طحاوی رحمہ اللہ تعالیٰ کی اس تحقیق سے ثابت ہوا کہ جس قسم کی بیاض فجر میں معتبر ہے عشاء میں بھی اسی کا اعتبار ہوگا۔

وقال الامام الکاسانی رحمہ اللہ تعالیٰ فی بیان اول وقت العشاء ولابی حنیفۃ رحمہ اللہ تعالیٰ النص والاستدلال اما النص فقولہ تعالیٰ اقم الصلوٰۃ لدلوک الشمس الی غسق اللیل جعل الغسق غایۃ لوقت المغرب ولا غسق ما بقی النور المعترض وروی عن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ قال آخر وقت المغرب مالم یسقط نور الشفق وبیاضہ والمعترض نورہ وفی حدیث ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ وان آخر وقت المغرب حین یسود الافق وانما یسود باخفائہا بالظلام (الی قولہ) واما الفقہ فہو ان صلاتین یؤدیان فی اثر الشمس وھو المغرب مع الفجر الخ (بدائع الصنائع ص۱۲۴ ج ۱)

النور المعترض اور حین یسود الافق کے الفاظ صریح نص ہیں کہ شفق ابیض سے ابیض معترض مراد ہے، اسکے بعد دلیل فقہی میں بھی مغرب اور فجر دونوں کو اثر شمس میں جمع کرنے سے ثابت ہوا کہ فجر کی طرح مغرب میں بھی بیاض مستطیل معتبر نہیں،

وقال العلامۃ حسام الدین الحسین بن علی رحمہ اللہ تعالیٰ ان المغرب بمنزلۃ الفجر ثم البیاض المعترض فی باب الفجر فی حکم الحمرۃ فلیکن کذلک فی مسئلتنا ھذہ (نہایۃ علی ھامش الھدایۃ ص۲۴ ج ۱)

وقال الشیخ الانور رحمہ اللہ تعالیٰ ولنا ما عند الترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ حتی یسود الافق ولیس ھذا السواد الا بعد البیاض فالتحقیق فیہ عندی ان الشفق من الاشفاق والشفقۃ ھی الرقۃ فہو امر بین البیاض الناصع والحمرۃ القانیۃ واعلم ان الوقت فی الیوم الواحد من انبلاج الصبح الصادق الی طلوع الشمس یکون کما بین غروبہا وغروب الشفق الابیض فی ذلک الیوم کذا حققہ الریاضیون

(فیض الباری ص ۱۳۱ ج ۲)

اس عبارت میں تین بار اس حقیقت کو واضح فرمایا ہے، اولاً حتی یسود الافق سے، بیاض معترض غروب ہوتے ہی افق پر ظلمت چھا جاتی ہے۔ ثانیاً شفق کی تعریف "فہو امر بین البیاض الناصع والحمرۃ القانیۃ" سے، یہ کیفیت بیاض معترض میں ہوتی ہے، بیاض مستطیل ناصع ہوتی ہے، مغرب کی طرف بیاض معترض کی طرح مشرق کی طرف صبح صادق کی بیاض میں بھی سُرخی

کی جھلک ہوتی ہے کما سیأتی ان شاء اللہ تعالیٰ ، ثالثاً آخر میں بالکل تصریح فرمارہے ہیں کہ فجر اور مغرب کا وقت برابر ہوتا ہے ،

وفی اعلاء السنن ان الحمرۃ والبیاض البادیین فی الافق بعد غروب الشمس کلاھما نظیر البیاض والحمرۃ البادیین قبل طلوع الشمس تکون کلیھما من آثار اشعتھا فمدۃ ما بین غروب الشمس الی غیبوبۃ بیاض الشفق ھی المدۃ ما بین ظھور بیاض الفجر الی طلوع الشمس سواء بسواء کما صرح بہ اصحاب الریاضی والھیئۃ ، قال فی حاشیۃ شرح الچغمینی الشفق والفجر ھما متشابھان شکلاً ومتقابلان وضعاً اذ الفجر یبدؤ من بیاض ضعیف مستطیل ثم ببیاض عریض ثم حمرۃ والشفق یبدؤ بعد الغروب من حمرۃ ثم بیاض عریض ثم بیاض مستطیل الخ ولعلک تفطنت من ھذا الکلام ان الشفق الابیض ایضاً مثل الفجر اثنان بیاض مستطیر عریض و بیاض ضعیف مستطیل فکما ان المعتبر فی الفجر ھو البیاض العریض کذلک فی الشفق المعتبر ھذا لا البیاض المستطیل (اعلاء السنن ص۹ ج ۲) ونقل العلامۃ العثمانی رحمہ اللہ تعالیٰ ایضاً عن اعلاء السنن ما قدمنا من عبارتہ (فتح الملہم ص۱۹۵ ج ۲)

حضرت مفتی محمد شفیع صاحب کی سرکردگی میں علماء کی جماعت کے مشاہدات

جون ۱۹۶۰ء میں حضرت مفتی محمد شفیع صاحب دامت برکاتہم صدر دار العلوم کراچی کی سرکردگی میں مشہور علماء کی ایک جماعت نے صرف مشاہدات کے لئے ٹنڈو آدم سے تقریباً تین میل کے فاصلہ پر شمال مشرق میں واقع مدرسہ محمدیہ (طول ۶۸/۴۰ عرض ۲۵/۴۶) تک سفر کیا۔ حضرت مفتی صاحب نے مشاہدات کی روئیداد خود اپنے قلم سے تحریر فرمائی جس پر دوسرے حضرات نے بھی دستخط کئے۔ ذیل میں اس روئیداد کے ضروری اقتباسات دئیے جاتے ہیں۔

اسماء شرکاء سفر :

۱ مولانا مفتی رشید احمد صاحب — دار الافتاء والارشاد ناظم آباد کراچی

۲ مولانا مفتی محی الدین صاحب — مدرسہ اشرف العلوم ڈھاکہ مشرقی پاکستان

۳ مولانا مفتی ولی حسن صاحب — مدرسہ عربیہ نیوٹاؤن کراچی

۴ مولانا عاشق الٰہی صاحب — مدرس دار العلوم کراچی

صبح صادق ــــــــــ ۱۹

(۵) مولانا محمد رفیع صاحب مدرس دار العلوم کراچی
(۶) مولانا محمد تقی صاحب " "
(۷) مولانا محمد علی صاحب " "
(۸) جناب کلیم صاحب لیکچرار شعبۂ تاریخ اسلام کراچی یونیورسٹی
(۹) احقر محمد شفیع (صدر دار العلوم کراچی)

مقامی علماء میں سے مندرجہ ذیل حضرات مشاہدات میں شریک رہے۔

(۱۰) مولوی محمد صدیق صاحب (فقیر ٹھٹھار) مہتمم مدرسہ محمدیہ نزد ٹنڈو آدم
(۱۱) مولوی عبد الواحد صاحب مدرس مدرسہ محمدیہ نزد ٹنڈو آدم

۱۱ر جون، پھر ایک روشنی عرضاً پھیلنے والی افق کے اوپر شروع ہوئی، روشنی کا پورا تبیّن جس پر سب دیکھنے والوں نے اتفاق کیا وہ تو ۴/۱۹ پر تھا اس روشنی کے اس سے کچھ پہلے ہونے کا بھی بعض کو شبہہ رہا۔

۱۲ر جون، صبح کو تقریباً ۳½ بجے میدان میں سب حضرات پہنچ گئے اسوقت اُفق مشرق پر کسی قسم کی روشنی نہیں تھی ٹھیک چار بجے افق پر مخروطی شکل کی طولانی روشنی نمودار ہوئی جسے سب نے دیکھ کر صبح کاذب قرار دیا اور اسکے سترہ منٹ بعد یعنی ۴/۱۷ پر صبح صادق واضح طور پر مشاہدہ کی گئی اس پر سب کا اتفاق رہا۔

طلوع آفتاب ۵/۳۲ پر ہوا۔

۱۳ر جون، آج کراچی میں کورنگی سو کواٹر کے قریب مشرقی ساحل سمندر پر جا کر مشاہدہ کی کوشش کی گئی جس میں مفتی رشید احمد صاحب، مولانا محی الدین صاحب، مولانا عاشق الٰہی صاحب، مولوی محمد علی صاحب، مولانا محمد رفیع صاحب اور احقر محمد شفیع شامل تھے۔

اتنا سب نے محسوس کیا کہ ۴/۱۱ جو وقت صبح صادق قدیم نقشوں میں آج کی تاریخ کا لکھا ہوا ہے اسوقت کسی قسم کی روشنی افق پر نہیں تھی۔ اس کے بعد وہ روشنی جس کو صبح کاذب کہا جا سکتا ہے شروع ہوئی۔ پھر اسکے بعد صبح صادق کی معترضاً پھیلنے والی روشنی سامنے آئی۔ محمد شفیع ۶ ۳/۹۰ھ

رشید احمد ولی حسن ٹونکی غفر اللہ لہٗ محمد عاشق الٰہی
محمد رفیع عثمانی محمد تقی عبدہٗ محی الدین عفا عنہ

نتائج:

کراچی کے مشاہدہ کا نتیجہ جیسا عام فہم ہے کہ اس سے متعلق کچھ سمجھانے کی ضرورت نہیں اور ٹنڈو آدم کے مشاہدہ کے نتائج پر اہل فن غور کریں گے تو ثابت ہوگا کہ وہاں بندہ کی تحقیق کے عین مطابق صبح کاذب ۱۸° زیر افق اور صبح صادق ۱۵° زیر افق کے وقت پر ہوئی اور عوام اس کی تصدیق یوں کر سکتے ہیں کہ تاریخوں میں کراچی کے اوقات پرانے نقشوں میں یوں دیئے ہیں۔

	صبح صادق	طلوع
۱۱ر جون	۴ بجکر ۱۲ منٹ	۵ بجکر ۴۱ منٹ
۱۲ر جون	۴ بجکر ۱۱ منٹ	۵ بجکر ۴۱ منٹ

ٹنڈو آدم میں طلوع کراچی سے ۹ منٹ قبل ۵ بجکر ۳۲ منٹ پر ہوا تو صبح صادق اور صبح کاذب بھی تقریباً ۹ منٹ بلکہ بروئے حساب ۱۰، ۱۱ منٹ قبل ہونی چاہیئے حالانکہ وہاں صبح صادق کراچی کے وقت سے ۱۲ر جون میں ۶ منٹ بعد ۴ بجکر ۱۷ منٹ پہ ہوئی اور ۱۱ر جون میں ۸ منٹ بعد ۴ بجکر ۲۰ منٹ پر ہوئی۔ البتہ صبح کاذب ۱۱ منٹ قبل ۴ بجے ہوئی۔ اس سے ہر ادنیٰ فہم رکھنے والا شخص بھی بخوبی سمجھ سکتا ہے کہ کراچی کے قدیم نقشوں میں صبح صادق کے عنوان کے تحت دیئے ہوئے اوقات درحقیقت صبح صادق کے نہیں بلکہ یہ اوقات صبح کاذب کے ہیں۔

مشاہدات مذکورہ کی بنا پر حضرت مفتی محمد شفیع صاحب دامت برکاتہم نے ایک سوال کے جواب میں مندرجہ ذیل فتویٰ تحریر فرمایا۔

حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب صدر دار العلوم کراچی کا فتویٰ ۳۶/۲۶

حامداً ومصلیاً، اتنی بات تو یقینی ہو گئی ہے کہ نقشوں اور جنتریوں میں جو وقت صبح صادق کا لکھا ہے وہ صبح صادق کا اصلی وقت نہیں ہے بلکہ غالباً صبح کاذب کا وقت ہے جو انتہاء سحر کے لئے احتیاطاً لکھا گیا ہے۔ اس کے بعد بھی کچھ وقت رہتا ہے جس کی مقدار ہر جگہ ۱۲ منٹ ہی نہیں بلکہ ہر موسم اور ہر علاقہ میں تفاوت کی نوعیت الگ ہے لہٰذا نقشوں کیمطابق فوراً اذان دیکر مرد یا عورتوں کا نماز پڑھ لینا درست نہیں۔ نقشوں کے وقت سے پندرہ منٹ بعد فجر کی اذان دینے اور اسکے بعد نماز فجر پڑھنے سے ہر موسم میں بلا شبہ نماز صحیح ہو جائیگی لہٰذا اسی پر عمل کیا جائے۔

مہر دار الافتاء دار العلوم کراچی — بندہ محمد شفیع عفی عنہ دار العلوم کراچی ۱۴، ۲۰/۴ ھ

اقتباسات فیصلہ مجلس تحقیق

منعقدہ دار العلوم کراچی ۱۲ ذی قعدہ سنہ ۱۳۹۳ھ

اس مجلس میں حضرت مولانا مفتی رشید احمد صاحب کے رسالہ صبح صادق کے دلائل پر غور کیا گیا اور متعلقہ کتب کی مراجعت کی گئی نیز مسئلہ کی تحقیق اور مشاہدات کے لئے ٹنڈو آدم کا جو سفر کیا گیا تھا اسکے نتائج زیر غور آئے بحث و تمحیص کے بعد مندرجہ ذیل باتیں پایۂ ثبوت کو پہنچ گئیں۔

مسئلہ کے زیر غور آنے کے بعد متفرق ایام میں جتنے مشاہدات کئے گئے ان میں سے کسی میں بھی مروجہ جنتریوں کے مطابق صبح صادق نہیں ہوئی بلکہ اسکے بعد ہوئی۔

ان سب امور سے ثابت ہوتا ہے کہ مروجہ جنتریوں میں صبح صادق کے نام سے جو وقت لکھا گیا ہے وہ درحقیقت صبح کاذب کا ہے۔

حضرت مولانا مفتی رشید احمد صاحب نے صبح صادق کے جو اوقات نکالے ہیں انکا مقابلہ ٹنڈو آدم کے مشاہدات سے کیا گیا فرق صرف ایک منٹ کا تھا۔

بہرکیف مذکورہ بالا تحقیق سے ہمیں بھی یہ ظن غالب ہوتا ہے کہ مولانا مفتی رشید احمد صاحب نے حسابی طریقہ سے جو اوقات نکالے ہیں وہ درست ہیں۔

احقر محمد تقی عثمانی عفی عنہ

۱۲ ذی قعدہ سنہ ۹۳ ہجری

محمد شفیع   رشید احمد   محمد عاشق الٰہی   محمد رفیع عثمانی عفا اللہ عنہ

مشاہدہ میں غلط فہمی کے اسباب:

(۱) وسط اگست تا وسط اکتوبر میں مشرق کی طرف صبح کاذب سے کافی پہلے زوڈیکل لائٹ ظاہر ہوتی ہے جس کا صبح سے کوئی تعلق نہیں، اسی طرح یہ روشنی مغرب کی طرف وسط فروری تا وسط اپریل میں ظاہر ہوتی ہے۔ جارج ایبل نے اپنی کتاب "ایکسپلوریشن آف دی یونیورس" مطبوعہ ۱۹۶۴ء میں زوڈیکل لائٹ سے متعلق لکھا ہے کہ "اسے بعض اوقات صبح کاذب بھی کہا جاتا ہے" اس سے یہ غلط فہمی ہو سکتی ہے کہ اسکے بعد ظاہر ہونیوالی ایسٹرونومیکل ٹوائیلائٹ صبح صادق ہوگی لہٰذا خوب سمجھ لیں کہ اصطلاح شریعت میں ابتداء صبح میں افق سے کافی بلندی پر نمودار ہونے

وہاں مستطیل روشنی کو صبح کاذب کہا جاتا ہے پھر یہی روشنی جب نیچے اُتر کر عرضاً پھیلتی ہے،
اور طول سے عرض زیادہ ہو جاتا ہے اور اس میں کچھ سرخی کی جھلک آجاتی ہے تو اسے صبح صادق
کہا جاتا ہے، عن سمرۃ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا
یغرنکم اذان بلال ولا بیاض الافق المستطیل ہٰکذا حتی یستطیر ہٰکذا (رواہ مسلم)
عن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم لیس ان یقول الفجر
او الصبح وقال باصابعہ ورفعہا الی فوق وطأطأ الی اسفل حتی یقول ہٰکذا وقال زہیر
بسبابتیہ احداہما فوق الاخری ثم مدہا عن یمینہ وعن شمالہ (رواہ البخاری) قولہ
(وطأطأ) ای خفض اصبعیہ الی اسفل وہٰذا ہو الاشارۃ الی کیفیۃ الصبح الصادق
(عمدۃ القاری ص۱۳۳ ج۵) الفجر انما یطلع معترضا ثم یعم الافق ذاہبا یمینا وشمالا
بخلاف الفجر الکاذب وہو الذی تسمیہ العرب ذنب السرحان فانہ یظہر فی اعلی السماء
ثم ینخفض والی ذٰلک اشار بقولہ رفع وطأطأ رأسہ (فتح الباری ص۸۷ ج۲) وفی حدیث
طلق بن علی کلوا واشربوا حتی یعترض لکم الاحمر اخرجہ ابن ابی شیبۃ واحمد
وابوداود والترمذی وحسنہ، واخرج احمد لیس الفجر المستطیل فی الافق ولکنہ
المعترض الاحمر (درمنثور ص۲۰۰ ج۱، ابن کثیر ص۲۲۲ ج۱) قال الخطابی معنی الاحمر ہٰہنا ان
یستبطن البیاض المعترض اوائلہ حمرۃ وفیہا المبہوت (ص۱۹ ج۳) وما روی عن الخلیل انہ قال
رأیت البیاض بمکۃ شرفہا اللہ تعالیٰ فما ذہب الا بعد نصف اللیل محمول
علی بیاض الجو وذٰلک یغیب آخر اللیل واما بیاض الشفق وہو رقیق الحمرۃ فلا یتأخر
عنہا الا قلیلا قدر ما یتأخر طلوع الحمرۃ عن البیاض فی الفجر (بدائع ص۱۲۴ ج۱) والصبح نجم
بان اضاءۃ ضوء (المغنی لابن قدامۃ ص۳۸۳ ج۱) قال الازہری ولون الصبح الصادق
یضرب الی الحمرۃ قلیلا کأنہا لون الشفق الاول فی اول اللیل (ساتف)
قال فی الشرح یبدو الضوء مرتفعا عن الافق مستطیلا ویری ما بینہ وبین الافق مظلما وہو
الصبح الکاذب لکن بہ لما اخبار عن قرب الشمس لان الافق بعد مظلم وفی الحاشیۃ
(قولہ لکن بہ) وان فہم بہ ما قبلہ تمہید لذٰلک لانہ یعقبہ ظلمۃ یکن بہ فانہ اذا طلع الصبح
الثانی انعدم ضوء الصبح الاول وجہ الانعدام انہ لا یعقبہ ظلمۃ بل یختفی عن البصر
لضعفہ وغلبۃ الضوء الشدید الطاری علیہ کما یختفی ضیاء المشاعل والکواکب فی

طلوع الشمس اھ مولانا مفتی محمد حفیظ اللہ (تشریح صلاۃ) یسمی بالصبح الکاذب کاذنب لکون الافق بعد مظلما یکن سے گو منقول الشمس (شرح چغمینی ص۱۷۱) والنوع الثانی منبسط فی عرض الافق مستدیر کنصف دائرۃ یعنی بہ العالم فینتشر لہ الحیوانات وانما من للعبادات وتتعلق بہ شروط العبادات (اسفار فارسی مسعودی لابی ریحان البیرونی ص۱۲۷ ج ۲)

فاما بیاض الصبح الصادق فهو بیاض مستدیر فی الافق (تفسیر کبیر ص۲۰ ج ۲)

یہ امر علماء ہیئت کی تصریحات کے علاوہ مشاہدات سے بھی ثابت ہو چکا ہے کہ ۱۸° زیر افق پر مستطیل روشنی ظاہر ہوتی ہے جس میں سرخی کی ذرا بھی آمیزش نہیں ہوتی۔ عرضاً پھیلنے والی صبح صادق ۱۸° زیر افق پر ہوتی ہے۔ درحقیقت عرفی دن طلوع شمس سے شروع ہوتا ہے مگر شریعت نے زمین پر شعاع شمس کے ظہور کو بھی حکماً دن قرار دیا ہے اور ۱۸° زیر افق سے قبل شعاع شمس کا زمین پر قطعاً ظہور نہیں ہوتا اسلئے یہ صبح کاذب ہے جو عرف کے مطابق شرعاً بھی رات میں داخل ہے، شعاع شمس کے صرف فلک پر ظہور کو شریعت نے دن کا حکم نہیں دیا ورنہ صبح کاذب بھی دن میں شمار ہوتی۔

غرضیکہ زوڈیکل لائٹ کا اصطلاح شریعت سے کوئی تعلق نہیں، بلکہ یہ قوس قزح کی طرح ایک انعکاسی روشنی ہے جو سال بھر میں صرف دو ماہ وسط اگست تا وسط اکتوبر میں بعض مقامات پر نمودار ہوتی ہے اور ایسٹرونومیکل ٹوئیلائٹ سے کافی پہلے بالکل ختم ہو جاتی ہے اسی طرح اورور، گلین شین لائٹ اور دوسری کئی قسم کی روشنیاں مختلف زمانوں میں مختلف مقامات پر مختلف سمتوں میں رات کے مختلف حصوں میں نمودار ہوتی رہتی ہیں، جن کا صبح کیساتھ کوئی تعلق نہیں، ملاحظہ ہو انگس لیورسیٹی آف دی یونیورس تصنیف جارج ایبل مطبوع ۱۹۶۴ء ص۲۱ و ص۲۳ دی ہائی پیسٹ آف ایسٹرونومی تصنیف جیمس سی روڈن لیف، آر، اے، ایس طبع ۱۹۵۹ء ص۲۹ دی اینٹمز آف ایسٹرونومی تصنیف ایڈورڈ آرٹی فیلڈ طبع ۱۹۵۵ء ص۲۱۲،

خلیل کی طرح بعض دیگر حضرات کو بھی زوڈیکل لائٹ اور کہکشاں کو صبح کاذب سمجھنے کا مغالطہ لگا ہے جس پر اہل تحقیق نے تردید فرمائی ہے چنانچہ علامہ حطاب مالکی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں قال فی الذخیرۃ وکثیر من الفقہاء لا یعرف حقیقۃ هذا الفجر ویعتقد انہ عام الوجود فی سائر الازمنۃ وهو خاص ببعض الشتاء وسببہ ذلک ان المجرۃ ضوء کادی الفجر بالبلاد ونحوها طلوعت المجرۃ قبل الفجر وهی بیضاء فیعتقد انها الفجر فاذا

بالمشرق الا فق ظهر من تحتها الظلام ثم يطلع الفجر بعد ذلك واما في غير الشتاء فيطلع الحمرة اول الليل او نصفه فلا يطلع آخر الليل الا الفجر الحقيقي انتهى وتأزمه فيه نظر في ذلك وقال انه مستقر في جميع الازمنة وهو الظاهر (مواهب الجليل شرح مختصر خليل ص۳۸۲ ج۱)

وقال العلامة ابن حجر الهيتمي الشافعي رحمه الله تعالى في تحفة المحتاج بشرح المنهاج في نقل الاصبحي ابراهيم ان بعضهم ذكر انه يبقى هنيهة بعد طلوعه ويعود مكانه ليلا وان ابا جعفر البصري بين ان عوده باعتبار بقاء ساعتين يطلع مستطيلا الى نحو ربع السماء كأنه عمود وربما لم ير اذا كان الجو كدرا واسفله اعلاه دقيق واسفله واسع وتحته سواد ثم بعد نحو ساعة يغطيه ضوء يغشى ذلك كله ثم يعترض وحده بانه يمكث نحو خمسين سنة فلم يره غاب وانما يغمض ويلتصق بالمعترض في السواد ويصير الجميع فجرا واحدا او زعم غيبته ثم عوده وهم او رآه وما يختلف باختلاف الفصول فطلعه يذهب وبعض الموقتين يقولون هو المجرة اي كان الفجر بالسعود ويلزمه انه لا يوجد الا في شهرين في السنة اه وقال الشيخ عبد الحميد الشرواني في حاشيته على تحفة المحتاج (قوله بالسعود) منازل القمر كردي عبارة القاموس وسعود النجوم عشرة سعد بلع وسعد الاخبية وسعد الذابح وسعد السعود وهذه الاربعة من منازل القمر ثم قال بعد ذكر البقية وهذه الستة ليست من المنازل كل منها كوكبان بينهما نحو ذراع اه (تحفة المحتاج ص۴۲۲ ج۱)

وعلامہ شیرازی در تحفۂ شاہی می آرد وجہ تسمیہ اش بصبح صادق آنست کہ روشنیش از اول صادق ترست تا ازیں جہت کہ سیاہی طاری بر صبح اول مکذب می شود نہ بر ثانی زیرا کہ صبح آنست کہ روشنی اول معدوم نمی شود بلکہ روشنی ثانی مغلوب و مخفی میگردد مثل روشنی چراغ پیش پرتو آفتاب (حاشیہ مالابد منہ ص۴۲)

عبارات بالا سے ثابت ہوا کہ جن حضرات نے صبح کاذب کے بعد پھر مکمل اندھیرا ہو جانے کا قول کیا ہے انھیں زودیکل لائٹ یا کہکشاں سے مغالطہ ہوا ہے یا ان کا مقصد یہ ہے کہ صبح صادق کی روشنی میں صبح کاذب غائب ہو جانے کی وجہ سے وہاں اندھیرا نظر آتا ہے وذکر الامام الغزالی رحمہ اللہ تعالی فی ذہاب السما فی عرض الاحیاء وتلقاء الاحیاء مع شرحہ الاتحاف ویبقی بین الصبحین قدر قلیل منزلۃ بالتقریب یشک فیہ من وقت الصبح الصادق والکاذب (معارف السنن ص۲۲ ج۲)

اس سے بھی ثابت ہوا کہ صبح صادق وکاذب کے درمیان کوئی فصل نہیں بلکہ دونوں آپس میں متصل ہیں

(۲) علامہ حطاب مالکی اور علامہ ہیتمی شافعی کی تحقیق جو اوپر نقل کی گئی ہے اس سے معلوم ہوا کہ

سردیوں میں تقریباً دو ماہ تک کہکشاں بوقت صبح مشرق کی طرف سے طلوع ہوتی ہے اور اس کے بعد جلد ہی صبح کی روشنی نمودار ہوجانے کی وجہ سے کہکشاں غائب ہوجاتی ہے اور دیکھنے والے کو یہ احساس نہیں ہوتا کہ یہ روشنی کہکشاں کی تھی بلکہ وہ اسے صبح کی روشنی سمجھ بیٹھتا ہے۔

حساب اور مشاہدات سے ثابت ہوا کہ عرض شمالی میں یہ کیفیت جنوری اور فروری میں ہوتی ہے۔ اسی طرح جولائی اور اگست میں مغرب کی طرف غروب کہکشاں کی یہی حالت ہوتی ہے اور عرض جنوبی میں معاملہ برعکس ہوگا۔

(۳) دسمبر ۱۹۷۱ء میں پاک و ہند کی جنگ کے دوران بلیک آؤٹ کی وجہ سے شہر کے اندر رہتے ہوئے مشاہدات کا بہتر موقع مل گیا، مجھے اس سے بہت حیرت ہوئی کہ صبح کاذب سے بہت پہلے مشرق کی طرف اور عشاء سے بہت بعد مغرب کی طرف مستطیل روشنی نظر آرہی ہے، میں نے اس عقدہ کو حل کرنیکا خاص اہتمام کیا۔ ۱۵ر دسمبر کی شام کو مغرب کے بعد جلد ہی میں نے افق غربی کا مراقبہ شروع کردیا، میں نے دیکھا کہ مغرب شمس سے قدرے جنوب کی طرف ایک غیر معمولی روشن سیارہ (زہرہ) ٹھیک اسی جگہ پر ہے جہاں پہلے روز عشاء کے بعد بھی روشنی نظر آرہی تھی، یہ سیارہ پونے آٹھ بجے غروب ہوگیا مگر اسکے اوپر مستطیل روشنی تقریباً ساڑھے دس بجے تک واضح طور پر نظر آتی رہی جبکہ اس روز ۱۸° زیر افق (وقت عشاء مقابل صبح صادق) کا وقت ۶/۵۵ اور ۱۲° زیر افق (مقابل صبح کاذب) کا وقت ۴/۹ ہے۔ اسکے بعد یوں محسوس ہونے لگا کہ اس مقام سے ثریا تک کہکشاں کی طرح مگر اس سے کافی مدھم سفید شرک ہے، اس پورے مشاہدہ میں میرے ساتھ ایک صاحب اور بھی تھے، ۲۰ تا ۲۲ر دسمبر ابر کی وجہ سے صبح کا مشاہدہ نہ ہوسکا ۲۳ر دسمبر کو ۴½ بجے اٹھ کر دیکھا تو مشرق کی طرف مستطیل روشنی موجود تھی، ۲۴ر دسمبر کو میں نے رات کے تین بجے سے کام شروع کردیا۔ مشاہدہ سے محسوس ہوا کہ مشرق سے کہکشاں کی طرح مگر اس سے کافی مدھم سفیدی اوپر کو جارہی ہے اور ثریا کی سیدھ میں معروف کہکشاں کے ساتھ مل رہی ہے تقریباً ۴½ بجے کے بعد مشرق کی طرف اس سفیدی میں کچھ اضافہ اور اوپر کی جانب کچھ کمی محسوس ہونے لگی اور وقت صبح کاذب تک یہی کیفیت رہی صبح کاذب کی ابتداء کا کچھ احساس نہ ہوسکا۔ حسابی رو سے اس روز صبح کاذب کا وقت ۵/۴۹ اور صبح صادق کا وقت ۶/۱۰ ہے، ۴½ بجے کے بعد روشنی میں اضافہ سے اندازہ ہوا کہ مغرب کی طرح افق شرقی کے نیچے بھی کوئی غیر معمولی روشن ستارہ اسکا باعث بن رہا ہے چنانچہ جنوری میں

یہ ستارہ بوقت صبح نظر آنے لگا جو ذنب عقرب کے قریب معروف کہکشاں کے اندر واقع ہے نتیجہ یہ نکلا کہ معروف کہکشاں کے علاوہ ایک اور مدھم کہکشاں بھی ہے جس کے ساتھ بعض غیر معمولی روشن ستاروں کی روشنی بھی شامل ہو جاتی ہے جو مغالطہ کا باعث بنتی ہے۔

صبح صادق سے متعلق مغالطہ کی وجوہ:

(۱) بعض علماء نے انتہائے سحر و طلوع آفتاب کے درمیان کچھ وقت (مثلاً ڈیڑھ گھنٹہ یا کم و بیش) کی تعیین فرمائی ہے، اس سے انکا یہ مقصد ہرگز نہیں کہ ہر موسم میں ہر مقام پر طلوع اور صبح صادق کے درمیان اتنا ہی وقفہ ہوتا ہے اسلئے کہ یہ امر تو بداہۃً غلط ہے۔

ہر شخص جانتا ہے کہ یہ وقفہ ہر تاریخ میں اور ہر مقام میں مختلف ہوتا ہے اسکی تصدیق مشاہدہ سے بھی کی جا سکتی ہے اور مختلف مقامات کے اوقات نماز کے پرانے نقشوں سے بھی۔ لہٰذا ان حضرات کی تحریر سے انکا مقصد یہ ہے کہ انکے ملک میں جس مقام اور جس تاریخ میں زیادہ سے زیادہ وقفہ ہو اُسے انتہائے سحر قرار دیا جائے تو پورے ملک کی حدود کے اندر ہر مقام اور ہر موسم میں روزہ بلا شبہہ صحیح ہو جائیگا اور غروب سے اتنی ہی دیر بعد نماز عشاء بلا شبہہ درست ہوگی مثلاً متحدہ ہندوستان کے زمانے میں اگر کسی عالم نے اسوقت کی مقدار متعین کی تو انھوں نے متحدہ ہندوستان (بشمول خیبر، مردان، مالاکنڈ، چترال وغیرہ) کی حدود میں سے جس مقام پر اور جس تاریخ میں زیادہ سے زیادہ وقفہ تھا اسے انتہاء سحر قرار دیدیا، چنانچہ حکیم الامت حضرت مولانا تھانوی قدس اللہ سرہٗ امداد الفتاوی جلد دوم ص۹۸ میں فرماتے ہیں کہ "ہیئت کے قاعدہ سے طلوع آفتاب کے وقت سے ڈیڑھ گھنٹہ قبل تک سحری کھا سکتے ہیں۔" پھر حاشیہ میں تحریر فرماتے ہیں "بعض موسم میں اس سے بھی زیادہ گنجائش ہے یہ احتیاطاً لکھدیا۔"

غرضیکہ اس سے یہ مقصد ہرگز نہیں کہ ہر مقام پر اور ہر تاریخ میں اسوقت صبح صادق ہو جاتی ہے اور فوراً اذان دیکر نماز فجر بھی پڑھ لینا جائز ہے اور نہ ہی یہ مقصد ہے کہ کسی مقام اور کسی موسم میں بھی غروب کے بعد اتنا وقت گزرنے سے پہلے عشاء کا وقت نہیں ہوتا۔ اس سے ثابت ہوا کہ جو حضرات میری تحقیق کو اکابر کے خلاف سمجھ رہے ہیں انھیں اکابر کے کلام میں غور نہ کرنے کی وجہ سے غلطی ہوئی ہے ورنہ حقیقت یہ ہے کہ میری تحقیق کا کوئی جزء بھی اکابر کی کسی تحریر کے خلاف نہیں۔

(۲) بعض محققین نے صبح صادق کے کل وقت کی پوری رات کے وقت سے کوئی خاص نسبت تحریر فرمائی ہے۔

اس کی حقیقت بھی وہی ہے جو اوپر ۲ میں گزری۔

③ متقدمین علماء فلکیات کا یہ معمول ہے کہ وہ پہلے مطلقاً صبح کا وقت بتاتے ہیں اور آخر میں اسکی تصریح فرما دیتے ہیں کہ یہ صبح کاذب کا وقت ہے اور صبح صادق اس سے تین درجہ بعد ہوتی ہے جس سے ان کا مقصد یہ تھا کہ لوگ پہلے سے صبح صادق کے لئے تیار رہیں مگر اوقات نماز کی اشاعت کے شائقین کی کم نظری نے مطلق صبح کو صبح صادق بنا دیا اور اس کے بعد آنیوالی تصریح تک رسائی نہ ہوئی۔

④ اہل فن علماء دین نے جب اوقات نماز کے نقشے مرتب کئے تو ان میں بھی احتیاط و مصلحت مذکورہ کی بنا پر صبح صادق کی بجائے صرف صبح کاذب کے اوقات لکھے چنانچہ تتمۂ منظم خیر اللہ منہ کو مظاہر الحق شرح مشکوٰۃ میں مطلق صبح کے عنوان کے تحت ۱۸ زیر افق کے اوقات لکھے ہیں جو بالاجماع صبح کاذب ہے مگر کراچی کی ایک جنتری میں اس نقشہ کو شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کر دیا ہے اور مطلق صبح کو صبح صادق بنا دیا ہے اور دہلی کے نقشہ کو کراچی پر چسپاں کر دیا ہے پھر گھڑی اور پل کے گھنٹے اور منٹ بنانے میں بھی غلطی کی ہے اسی طرح نقشۂ سند رجہ معیار الاوقات مطبوعہ حیدر آباد دکن میں ۱۸ زیر افق کے اوقات دیئے ہیں حالانکہ اس کتاب میں جابجا مختلف مقامات پر اسکی وضاحت موجود ہے کہ ۱۸ زیر افق صبح کاذب کا وقت ہے اور صبح صادق ۲۱ زیر افق پر ہوتی ہے، نیز اس کتاب میں صبح کاذب کو کئی جگہ مطلق صبح سے تعبیر کیا ہے، یہ بھی واضح دلیل ہے کہ دوسرے حضرات نے بھی جہاں مطلق صبح لکھا ہے اس سے صبح کاذب مراد ہے اور سب نے نقشے بھی صبح کاذب کے مرتب کئے ہیں، اور اسکی تصریح کی ہے کہ یہ صبح کاذب کا وقت ہے اس کتاب کے حوالہ کی تفصیل عنوان "تحقیقات جدیدہ" کے تحت گزر چکی۔

⑤ مغربی ممالک کو صبح صادق سے کوئی سروکار نہ تھا لہٰذا انھوں نے بھی مکمل اندھیرے میں ظاہر ہونے والی روشنی کی پہلی کرن (صبح کاذب) کے نقشے تیار کئے۔

اس کے بعد ناواقف شائقین کا دور آیا اور انھوں نے بحریہ، فضائیہ یا موسمیات کے کسی ملازم سے نقشہ مرتب کرنے کی فرمائش کی اسنے گرینوچ کی شاہی رصدگاہ سے شائع ہونے والی ناٹیکل الیمنک اٹھائی اور اس سے نقشہ مرتب کر دیا، نہ فرمائش کرنے والے کو یہ خیال آیا کہ وہ نقشہ مرتب کرنے والے کو صبح کاذب و صادق کا فرق بتائے اور نہ ہی مرتب کو اس کی طرف توجہ ہوئی۔ یہ امر مسلم ہے کہ پرانے سب نقشے ناٹیکل الیمنک ہی سے تیار کئے گئے ہیں۔ جن حضرات میں

پرانی محنت اپنی طرف منسوب کرنے کا مرض نہیں وہ کھلے الفاظ میں اسکا اعتراف بھی کر رہے ہیں چنانچہ حضرت تھانوی قدس سرہ کے امداد الفتاوی جلد اول ص۱۱۲ اور دار العلوم کورنگی کے کتب خانہ میں موجود بعض بہت قدیم جنتریوں میں اسکی تصریح ہے کہ یہ اوقات تاشیل الیکٹ سے لئے گئے ہیں۔

(۶) قال ابن عابدین رحمہ اللہ تعالیٰ فی نیۃ الصوم تحت (قولہ الضحوۃ الکبریٰ) تنبیہ قد علمت ان النہار الشرعی من طلوع الفجر الی الغروب وعلمت ان کل قطر نصف نہارہ قبل زوالہ بنصف حصۃ فجرہ فمتی کان الباقی للزوال اکثر من ہذا النصف صح والا فلا ففی مصر والشام قبل الزوال بخمس عشرۃ درجۃ لوجود النیۃ فی اکثر النہار لان نصف حصۃ الفجر لا تزید علی ثلاث عشرۃ درجۃ فی مصر واربع عشرۃ ونصف فی الشام فاذا کان الباقی الی الزوال اکثر من نصف ہذہ الحصۃ ولو بنصف درجۃ صح الصوم کذا حررہ شیخنا السائحانی رحمہ اللہ تعالیٰ (رد المحتار ص۹۳ ج۲)

بظاہر اس عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ مصر میں صبح صادق کا زیادہ سے زیادہ وقت ایک گھنٹہ ۴۴ منٹ اور شام میں زیادہ سے زیادہ ایک گھنٹہ ۵۵ منٹ ہے، حالانکہ یہ حساب ۱۸ زیر افق کی بجائے ۱۶ زیر افق پر منطبق ہوتا ہے، موجودہ نقشوں میں شام کا منتہی العرض قریباً ۳۷ درجہ ہے، اسکے مطابق وقت مذکور صحیح ہے مگر عرض مصر کا منتہی موجودہ نقشوں کی قریباً ۳۱ ہے اور وقت مذکور ۳۴ عرض البلد کا ہے۔ ممکن ہے کہ اس زمانہ میں مصر کی وسعت ۳۴ عرض تک ہو یا وقت کی تخریج کرنے والے نے مصر کا منتہی العرض ۳۴ سمجھا ہو بہرکیف اشکال یہ ہے کہ اس عبارت میں ۱۶ زیر افق کو صبح صادق قرار دیا گیا ہے۔

اس اشکال کا جواب بھی مندرجہ بالا تفصیل سے حاصل ہو جاتا ہے یعنی ماہرین فلکیات کا دستور یہ رہا ہے کہ وہ صبح کاذب کو مطلق صبح سے تعبیر کرتے ہیں اس سے بعض حضرات کو اشتباہ ہو گیا اور وہ اسے صبح صادق سمجھتے تھے، نیز احتیاط سحر کے باب میں احتیاط کے پیش نظر بھی صبح کاذب کے اوقات لکھنے کا دستور رہا ہے، ہم گزشتہ مضمون میں اسکی چند مثالیں بھی پیش کر چکے ہیں، بہرکیف مصر و شام کے مذکورہ اوقات صبح صادق کے نہیں بلکہ صبح کاذب کے ہیں، جب علامہ شامی رحمہ اللہ تعالیٰ خود کتاب الصلوٰۃ میں دو جگہ اس کی تصریح نقل کر چکے ہیں کہ صبح کاذب و صادق میں تین درجات کا فرق ہے تو یہ کیسے باور کیا جا سکتا ہے کہ یہاں اسکے خلاف نقل لاکر وجہ تطبیق یا ترجیح ذکر نہ کریں۔

۷) ایک صاحب نے یہ اشکال لکھ کر بھیجا ہے کہ حسب تصریح فقہاء رحمہم اللہ تعالیٰ بلغاریہ میں چند ایام عشاء کا وقت نہیں آتا حالانکہ موجودہ نقشوں میں بلغاریہ کا عرض ۴۳° ہے جہاں ہر موسم میں ۱۸° زیر افق والی بیاض یقیناً غروب ہوجاتی ہے، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ صبح صادق اور مغرب کا وقت ۱۸° زیر افق سے زیادہ ہے۔

ان صاحب کو بلغار اور بلغاریہ میں اشتباہ ہوا ہے، حقیقت یہ ہے کہ یہ دو الگ الگ مقام ہیں۔ بلغاریہ کا عرض البلد ۴۳° ہے اور بلغار تقریباً ۵۴° عرض البلد پر ہے۔

ائمہ ثلاثہ رحمہم اللہ تعالیٰ کے ہاں وقت عشاء کی ابتداء غروب شفق احمر سے ہوتی ہے قولاً واحداً، حنفیہ رحمہم اللہ تعالیٰ کے ہاں احمر و ابیض دونوں قول ہیں مگر راجح اور مفتیٰ بہ قول شفق احمر ہی کا ہے، شفق ابیض کے قول پر ابیض مستطیر مراد ہے، ابیض مستطیل بالاتفاق عشاء میں داخل ہے، اس سے متعلق حوالجات اوپر لکھے جاچکے ہیں اور یہ بھی ثابت کیا جاچکا ہے کہ شفق ابیض مستطیل غروب ہونے کے وقت آفتاب ۱۸° زیر افق ہوتا ہے اور شفق ابیض مستطیر غروب ہونے کے وقت ۱۵° زیر افق۔ غروب شفق احمر کے وقت آفتاب ۱۲° زیر افق ہوتا ہے، اس کی تعیین علامہ شامی رحمہ اللہ تعالیٰ کی اس عبارت سے ہوتی ہے: ذکر العلامۃ المرحوم الشیخ الکاملی فی حاشیتہ علی رسالۃ الاسطرلاب لشیخ مشایخنا العلامۃ المحقق علی آفندی الداغستانی ان التفاوت بین الفجرین وکذا بین الشفقین الاحمر والابیض انما هو بثلاث درج (رد المحتار ص۲۳۳ ج۱) علاوہ ازیں تحقیقات جدیدہ اور مشاہدات سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے

بڑے دنوں میں شفق ابیض مستطیل (۱۸° زیر افق) کے عدم غروب کا مقام ۴۸° ۳۰' عرض البلد سے اوپر ہے اور شفق ابیض مستطیر (۱۵° زیر افق) کے عدم غروب کا ۵۱° ۳۰' سے اوپر اور شفق احمر (۱۲° زیر افق) کے عدم غروب کا ۵۴° ۳۰' سے اوپر ہے، اس سے ثابت ہوا کہ ۵۱° ۳۰' عرض البلد تک بالاتفاق عشاء کا وقت پایا جاتا ہے بلکہ اس سے بھی آگے ۵۴° ۳۰' عرض البلد تک بھی فقدان وقت عشاء کے قول کی کوئی گنجائش نہیں، اسلئے کہ وہاں تک شفق احمر ہر موسم میں غروب ہوتی ہے اور وقت عشاء کے لئے مفتیٰ بہ قول یہی ہے، شفق ابیض کے قائلین بھی ظاہر ہے کہ ایسے موقع پر ترک نماز کی اجازت دینے کی بجائے قول شفق احمر ہی کو واجب العمل قرار دیں گے، بلغاریہ (۴۳° عرض البلد) میں تو شفق ابیض مستطیل (۱۸° زیر افق) بھی ہر موسم میں غروب ہوجاتی ہے لہذا اگر کوئی معاند وقت عشاء کے لئے غروب شفق ابیض مستطیل ہی پر

مصر ہو تو اس کے نظریہ کے مطابق بھی بلغار میں ہر موسم میں وقت عشاء پایا جاتا ہے۔

البتہ بلغار کا عرض البلد چونکہ ۴۸ درجہ سے زائد ہے اس لئے وہاں بڑے دنوں میں شفق احمر بھی غروب نہیں ہوتی اور بالاتفاق وقت عشاء مفقود ہے، بلغار کے محل وقوع سے متعلق چند عبارات ملاحظہ ہوں۔

قال یاقوت الحموی بلغار بالضم والغین المعجمة مدینة الصقالبة ضاربة فی الشمال شدیدة البرد لا یکاد الثلج یقلع عن ارضها صیفا ولا شتاء وقل ما یری اهلها ارضا ناشفة وبناؤهم بالخشب وحدها وهو ان یرکبوا عودا فوق عود ویسمرونها باوتاد من خشب ایضا محکمة والفواکه والخیرات بارضهم لا تنجب وبینها وبین اتل مدینة الخزر وبلاد علی طریق المفاوز نحو شهر ویصعد الیها فی نهر اتل نحو شهرین وفی الحدور نحو عشرین یوما ومن بلغار الی اول حد الروم نحو عشر مراحل ومنها الی کویابة مدینة الروس عشرون یوما ومن بلغار الی باشجرد خمس وعشرون مرحلة (ثم قال) وان الشفق الذی قبل المغرب لا یغیب بتة (معجم البلدان ص۴۸۵ ج ۱) اس عبارت میں صراحت ہے کہ بلغار میں شفق احمر غروب نہیں ہوتی، جس سے ثابت ہوا کہ بلغار کا عرض البلد ۴۸ درجہ سے زیادہ ہے۔

مولانا غیاث الدین رامپوری اقلیم ہفتم کے بیان میں فرماتے ہیں: و بلغار شہریست دریں اقلیم در اوائل فصل گرما شفق در آنجا غائب نمیشود کہ سفیدۂ صبح ظاہر میگردد و کوتاہی روز در بلغار بچہار ساعت و شب بر بیست ساعت و باز برعکس میشود (غیاث اللغات بیان ہفت اقلیم) اس سے ثابت ہوا کہ بلغار میں سب سے بڑا دن بیس گھنٹے کا ہوتا ہے، بندہ نے اس کا حساب لگایا تو ثابت ہوا کہ اس قدر طول نہار ۶۲ درجہ عرض البلد پر ہوتا ہے۔

وقال الفاضل البرجندی وابتداء (الاقلیم) السابع حیث النهار یه ای خمس عشرة ساعة ونصف وربع والعرض مز یب ای سبع واربعون درجة واثنتا عشرة دقیقة وفیه بعض بلاد الصقالبة والروس وبلغار وخیاخون وجبال یاوی الیها اتراك کالوحوش وشمال بلاد یاجوج وماجوج ونهایات مساکن اتراك الشرق (ثم قال) ان فی عرض سج ای ثلاث وستین درجة جزیرة معمورة تسمی تولی اهلها یسکنون الحمامات لشدة البرد وفی اوائل ... النهار هناك عشرون ساعة (شرح چغمینی ص۸۹) اس میں بیس گھنٹہ کا دن ۶۳ عرض البلد میں بتایا گیا ہے مگر یہ قول تقریبی ہے، صحیح حساب کی تخریج سے ثابت ہوا کہ ۶۲

صبح صادق ——— ——— ———

عرض البلد پر بڑا دن بیس گھنٹے کا ہوتا ہے۔ غرضیکہ ان عبارات سے یہ امر واضح ہوگیا کہ بلغار اقلیم ہفتم میں نہیں ہے اور اسکا عرض البلد تقریباً ۵۴ ہے جبکہ بلغاریہ اقلیم ششم میں ہے نیز عرض البلد ۴۲ منجد میں بھی بلغار اور بلغاریہ کو الگ لکھا ہے: بلغار: شعب تکونت منه دولتان فی اواخر القرون الوسطی احدیہما علی نهر الفولغا والاخری علی نهر الطونة، بلغاریہ: دولة فی البلقان عاصمتها صوفیا، الخ

(۸) معارف السنن ص ۲۲ ج ۲ میں یہ حقیقت تحریر ہے کہ ۱۸ زیر افق کے وقت صبح کاذب اور ۱۵ زیر افق پر صبح صادق ہوتی ہے، دونوں کے درمیان تین درجہ کا فرق ہے جسکو آفتاب ۱۲ منٹ میں طے کرتا ہے۔

اس کے بعد حضرت مولانا انور شاہ صاحب قدس سرہ کے حوالہ سے تحریر ہے کہ ابن حجر ہیتمی رحمہ اللہ تعالیٰ نے تحفۃ المحتاج میں اس پر یوں رد فرمایا ہے کہ صبح کبھی جلد ہوتی ہے اور کبھی دیر سے، حضرات فقہاء رحمہم اللہ تعالیٰ بھی یونہی فرماتے ہیں، ابن حجر ہیتمی کا یہ قول علامہ آلوسی رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی روح المعانی میں نقل فرمایا ہے، انتہی۔

معارف السنن کی اس تحریر سے متعلق مندرجہ ذیل گزارشات ہیں۔

(۱) مؤلف نے خود تحریر فرمایا ہے کہ ان کو تلاش کے باوجود روح المعانی میں علامہ ہیتمی کا یہ قول نہیں ملا مزید اطمینان کے لئے بندہ نے بھی روح المعانی میں تلاش کیا مگر ایسا کوئی قول دستیاب نہ ہوا۔

(۲) مؤلف فرماتے ہیں کہ تحفۃ المحتاج انکے پاس نہیں اسلئے وہ اسکی طرف مراجعت نہیں کرسکے بندہ نے تحفۃ المحتاج کو کھنگالا مگر اسمیں بھی یہ جز راقم کو ہاتھ نہ آیا، البتہ اسمیں یہ عبارت ہے وهو (الصبح الكاذب) ما يبدو مستطيلا ثم اعلاه اضوأ من باقيه ثم تعقبه ظلمة (تنبيه) فی تحقيق هذا وكونه مستطيلا كلام طويل لاهل الهيئة مبنى على الحدس المبنى على قواعد الحكمة الباطلة متوعة من الخرق والالتئام اذا التی لم يشهد بصحتها على انه لا يغني بيان سبب كونه اعلاه اضوأ مع انه ابعد من اسفله عن مستمده وهو الشمس ولا بيان سبب انعدامه بالكلية حتى تعقبه ظلمة كما صرح به الائمة وقد ورد بساعة والظاهر ان مرادهم مطلق الزمن لانها تطول تارة وتقصر اخرى الخ (تحفة المحتاج ص ۴۲۳ ج ۱) اسمیں درجات وغیرہ کا کوئی ذکر نہیں بلکہ تین چیزیں مذکور ہیں، كونه مستطيلا، اعلاه اضوأ، تعقبه ظلمة، علامہ ہیتمی رحمہ اللہ تعالیٰ ان امور ثلاثہ کا انکار نہیں فرمارہے بلکہ ان کو تسلیم کرنے کے بعد اہل ہیئت جو انکے اسباب

بیان کرتے ہیں ان پر ردّ فرما رہے ہیں، اور عبارت مذکورہ کے بعد ایک حدیث سے امور مذکورہ کے اسباب بیان فرما رہے ہیں۔

(۳) تجربہ سے ثابت ہوا ہے کہ متأخرین کی امالی میں ناقلین پر اختلاط و التباس غالب ہے، اہل نظر فیض الباری میں محولہ کتب کی مراجعت سے اسکی تصدیق کرچکے ہیں، اب معارف السنن کے حوالہ مذکورہ سے بھی اسکی تصدیق ہو رہی ہے بایں طور کہ اوّلاً روح المعانی اور تحفۃ المحتاج کا حوالہ صحیح نہیں، ثانیاً ردّ المحتار میں منقول "ان التفاوت بین الفجرین الخ" کو شیخ علی داغستانی کی طرف منسوب کردیا ہے حالانکہ یہ شیخ خلیل کاملی کا قول ہے۔

حضرت مولانا انور شاہ صاحب قدس سرہٗ کا مقام اس سے بہت بلند ہے کہ وہ ایسے غلط حوالے اور غلط نسبت بیان فرمائیں، پھر جس بات کا حوالہ دیا جا رہا ہے وہ ایسی بدیہی البطلان اور محیر عقل ہے کہ علامہ کیتی اور حضرت شاہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کا دامن اس سے یقیناً پاک ہے، اور یہ صرف ناقلین امالی کے اختلاط کا کرشمہ ہے۔

(۴) اہل ہیئت کی طرف سے صبح صادق و صبح کاذب کے درجات کی تعیین صبح کے تقدم و تأخر کے منافی نہیں، اسلئے کہ ان درجات سے دائرۃ الارتفاع کے درجات مراد ہیں، چونکہ مختلف موسموں اور مختلف علاقوں میں آفتاب کی مدار مختلف حالات پر ہوتی ہے اسلئے آفتاب کو دائرۃ الارتفاع کے متعین درجات طے کرنے میں مختلف زمانہ درکار ہے، خود معارف السنن میں احیاء العلوم اور اسکی شرح اتحاف کے حوالہ سے اسکی نظیر یوں منقول ہے: ان بعض المنازل تطلع معترضۃ منحرفۃ فیقصر زمان طلوعها و بعضها مستقیمۃ فیطول زمان طلوعها و یختلف ذلک فی البلاد باختلاف الاقالیم اختلافاً یطول ذکرہ (معارف السنن ص ۳۴ ج ۲) اسکی دوسری نظیر یہ ہے کہ وقت عصر کے لئے مثلین کی تعیین ہے مگر اس میں تقدم و تأخر ہوتا ہے۔

کیا علامہ کیتی اور حضرت شاہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ جیسے جبال علم صبح کے لئے اہل ہیئت کی تعیین درجات کا واضح مفہوم سمجھنے سے بھی قاصر تھے؟ اور کیا اتنی موٹی بات بھی انکے خیال میں نہ آئی کہ تعیین درجات اور صبح کے تقدم و تأخر میں منافات نہیں؟ اولئک معروفون معاً بقولون؟

(۵) اگر یہ اعجوبہ بلکہ اضحوکہ تسلیم بھی کر لیا جائے کہ درجات کی تعیین صبح کے تقدم و تأخر کے منافی ہے تو سوال یہ ہے کہ اوقات نماز کے پرانے نقشے بھی تو متعین درجات ہی کے حساب پر مبنی ہیں وہ کیونکر صحیح تسلیم کئے جاتے ہیں؟

حضرت مفتی محمد شفیع اور مولانا محمد یوسف بنوری کا رجوع

بندہ نے مسئلہ کی نزاکت کے پیش نظر اس کی انفرادی اشاعت کی بجائے اس کو دار العلوم مدرسہ عربیہ نیوٹاؤن اور دار الافتاء والارشاد کی مشترک مجلس تحقیق میں پیش کیا جو استاذ محترم مفتی محمد شفیع صاحب اور مولانا محمد یوسف صاحب بنوری رحمہما اللہ تعالیٰ کی سرپرستی میں مسائل حاضرہ کی تنقیح و تحقیق کے لئے قائم کی گئی تھی مجلس کے سرپرستوں اور ارکان کے متفقہ فیصلے کے بعد یہ مسئلہ عوام کے سامنے لایا گیا اور سب کے دستخطوں سے شائع ہوا، حضرت مفتی صاحب کی سرکردگی میں تین روز تک مشاہدات ہوئے جن کی روئیداد مفتی صاحب نے خود اپنے قلم سے لکھی جس میں تین بار یہ تصریح فرمائی ہے کہ ان مشاہدات پر سب شرکاء کا اتفاق رہا، ان ذاتی مشاہدات کی بناء پر حضرت مفتی صاحب نے اس کی تائید میں بعض فتاویٰ بھی تحریر فرمائے، پھر مجلس تحقیق نے دوبارہ بالاتفاق اپنے سابق فیصلے کی توثیق کی، ان جملہ امور کی تفصیل اوپر گذر چکی ہے، اس ساری سرگذشت کے بعد حضرت مفتی صاحب اور مولانا بنوری صاحب نے اس تحقیق سے رجوع فرمالیا،

قلب میں اکابر کی محبت و عظمت اور ان کے علمی و عملی بلند مقام کی وقعت کے باوجود مسائل شرعیہ میں دلائل کے پیش نظر ان سے اختلاف رائے ادائے واجب ہے اس لئے ان دونوں بزرگوں کے رجوع سے متعلق چند امور پیش کرنے پر مجبور ہوں:-

(۱) جب اس مسئلہ کو ابتداءً میں نے ہی مجلس تحقیق میں پیش کیا تھا اور میری ہی تحریک پر مشاہدات اور مجلس تحقیق کے فیصلے ہوتے رہے تو اس کا مقتضیٰ یہ تھا کہ اگر کوئی نیا انکشاف ہوا تھا تو اس سے مجھے بھی آگاہ کیا جاتا، اور اس پر اجتماعی غور کے لئے مجھے شریک کیا جاتا مگر ایسا نہیں کیا گیا بلکہ میرے دریافت کرنے پر بھی سابق فیصلوں سے رجوع کی وجہ نہیں بتائی گئی

(۲) حقیقت یہ ہے کہ ایک فتین فطین نے میری ہی تحریر میں ایک انگریزی کتاب کے حوالہ سے زوڈیکل لائٹ کا بیان دیکھا تو یہ کتاب ان اکابر کو دکھا کر یہ باور کرانے میں کامیاب ہوگیا کہ زوڈیکل لائٹ ہی صبح کاذب ہے، حالانکہ میں بہت پہلے دلائل سے ثابت کر چکا تھا کہ زوڈیکل لائٹ کا صبح کاذب سے کوئی تعلق نہیں، غالباً میری یہ تحریر ان اکابر کی نظر سے نہیں گذری ہوگی، اس کی مفصل بحث عنوان "مشاہدہ میں غلط فہمی کے اسباب" کے ۵ میں گذر چکی ہے،

(۳) دونوں حضرات کی تحریر بالکل مجمل بلکہ مبہم ہے، ان میں نہ تو میری کسی دلیل کے جواب کی طرف کوئی اشارہ ہے اور نہ ہی اپنی تائید میں کوئی دلیل ہے، دونوں بزرگوں کی تحریروں میں جس جدید انکشاف کا ذکر ہے وہ وہی زوڈیکل لائٹ ہے جس کی حقیقت میں بہت پہلے لکھ چکا تھا،

(۴) دلائل پر مبنی فیصلہ سے تو رجوع ممکن ہے مگر تین روز تک گیارہ علماء کے متفقہ عینی مشاہدات سے رجوع کے کیا معنی؟

(۵) ان حضرات کے بلا دلیل خیالات کی وجہ سے اس متفقہ مسئلہ کو مسائل اختلافیہ کی فہرست میں لانے کا کوئی جواز نہیں اس لئے کہ ۱۸ زیر افق پر صبح صادق کا دنیا میں آج تک کوئی ایک فرد بھی قائل نہیں ہوا، ایسی متفق علیہ حقیقت سے انکار کو اختلاف

نہیں کہا جاتا بلکہ یہ خلاف بلا دلیل کہلاتا ہے۔

اب ان حضرات کی تحریریں ملاحظہ فرمائیں:

تحریر حضرت مفتی محمد شفیع صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ

شوال ۱۳۶۲ھ اور ۱۹۴۳ء میں جب احقر پاکستان کراچی میں آکر مقیم ہوا تو یہاں کی عام مساجد وغیرہ میں اوقات کی ایک جنتری طبع کردہ حضرت حاجی وجیہ الدین صاحب مہاجر مدنی رحمۃ اللہ علیہ آویزاں دیکھی اور بہت سے قابل اعتماد حضرات سے معلوم ہوا کہ انھوں نے اس جنتری کے طلوع وغروب کو مختلف مقامات پر مختلف زمانوں میں جانچا ہے اور صحیح پایا ہے، خود بھی جب کبھی جانچنے کا موقع ملا تو اس کے طلوع وغروب کو صحیح پایا، اس لئے دوسرے اوقات کے معاملہ میں بھی اسی پر اعتماد کیا گیا۔

اب سے چند سال پہلے اپنے احباب میں سے بعض اہل علم نے کچھ نئی تحقیق کر کے یہ قرار دیا کہ اس جنتری میں جو وقت صبح صادق کا دیا گیا ہے درحقیقت وہ صبح کاذب کا ہے، اور اس پر جدید وقدیم کے کچھ اہل فن کے اقوال بھی پیش کئے، چونکہ یہ احتمال قریب تھا کہ پہلے اہل فن نے صبح کاذب اور صادق میں فرق نہ کر کے کاذب ہی کو صبح کہہ دیا ہو اس لئے مجھے بھی صبح صادق کے معاملہ میں تردد ہو گیا، اسی بناء پر رمضان میں نقشۂ اوقات کے ساتھ یہ نوٹ شائع کرنا شروع کیا کہ سحری کا کھانا تو قدیم جنتری کے وقت پر ختم کر دیا جائے مگر صبح کی نماز اس کے بعد پندرہ منٹ انتظار کے بعد پڑھی جائے۔

سال رواں میں بعض اہل فن حضرات کے ساتھ بحث وتمحیص اور جدید فلکیات کی بعض کتابوں کی مراجعت سے یہ ثابت ہو گیا کہ جدید ماہرین فلکیات نے خود صبح کاذب کو الگ کر کے بیان کیا ہے اور یہ درحقیقت رات کا حصہ ہے، اس کے بعد جو صبح صادق ہوتی ہے اسی کو انھوں نے صبح کہا ہے، اس نئی تحقیق اور بحث سے میرا تردد رفع ہو گیا اور میں قدیم جنتری کے اوقات کو حسابی اعتبار سے صحیح سمجھتا ہوں، البتہ یہ حسابات خود یقینی نہیں ہوتے، نماز روزہ کے معاملہ میں احتیاط ہی کا پہلو اختیار کرنا چاہئے، واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم۔

بندہ محمد شفیع عفا اللہ عنہ ۲۴ ذی الحجہ ۱۳۹۳ھ

تحریر مولانا محمد یوسف صاحب بنوری رحمہ اللہ تعالیٰ

کچھ عرصہ سے کراچی اور چند دوسرے شہروں میں نماز فجر اور سحری کے اوقات کے مختلف نقشے سامنے آئے جس کی وجہ سے عوام خاصے پریشانی میں مبتلا ہو گئے کہ کس پر عمل کریں اور کس کو صحیح سمجھیں، اس وقت چونکہ پوری تحقیق کا موقع نہ مل سکا تھا، احتیاطاً ایسا فتویٰ دیا گیا کہ نماز کے لئے ان نقشوں پر عمل کیا جائے کہ جن میں صبح صادق کا وقت بعد میں ہے اور سحری کا وقت ان سے لیا جائے جن میں وقت پہلے ختم ہوتا ہے لیکن بعد میں بعض مخلصین کی

روشنی سے جو سطور آپ کے سامنے ہیں اُن سے یہ بات بخوبی واضح ہوگئی کہ مرتبہ نقشوں میں وہی سابق کراچی کا نقشہ جس کو مرحوم حضرت مولانا ظہیر الدین صاحب خان بہادر نے مرتب فرمایا تھا اور چھپایا تھا وہ بالکل صحیح ہے، ہاں جس کا جی چاہے نئے زاویے سے پڑھے تاکہ اس کو بھی یقین ہو جائے کہ وقت ہوگیا ہے تو وہ اچھا ہے، دین کی بات میں ضد کی حاجت نہیں، جو بات صحیح ہو اس کو ماننا اور غلط بات سے رجوع کرنا عین دین کی بات ہے، اللہ تعالیٰ سب کو صحیح سمجھ اور صحیح عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

محمد یوسف بنوری ۲ رمضان المبارک ۱۳۹۲ھ

قائلِ اوّل

احمد رضا خاں صاحب بریلوی اپنے رسالہ درء القبح عن درک وقت الصبح میں لکھتے ہیں: "یہ وہ علم ہے جو اکثر ہیئت دانوں پر مخفی رہا، جناب لغیب بائیں آٹھ ایک صبح کاذب کے وقت انحطاط شمس میں مختلف ہوئے، کسی نے سترہ درجہ کہا، کسی نے اٹھارہ بتائے اور مشہور اٹھارہ ہے، اور اس پر شرح چغمینی نے مشی کی، اور صبح صادق کے لئے بعض پندرہ درجہ بتاتے ہیں، اسے علامہ برجندی نے حاشیۂ چغمینی میں بلفظ قیل نقل کیا اور متن پر رکھا اور اسی نے علامہ خلیل کاملی کو دھوکہ دیا کہ دونوں صبحوں میں صرف تین درجہ کا فاصلہ بتایا، جسے رد المحتار میں نقل کیا اور مقرر رکھا، حالانکہ یہ سب ہوسات بے معنی ہیں" (فتاویٰ رضویہ ص ۲۷۶ ج ۲)

تمام ماہرین فلکیات اور شامی و برجندی جیسے فقہاء کرام کو خطا کار بلکہ ہوسات بے معنی کے شکار، مسائل شرعیہ کی تحریر میں غفلت شعار اور بے تحقیق رجم بالغیب بائیں اڑانے کے مجرم ٹھہرا کر اپنی تحقیق پیش فرماتے ہیں کہ ۱۸ درجہ زیر افق صبح صادق کا رقم ہے، اس سے ثابت ہوا کہ ان سے پہلے کوئی اس کا قائل نہیں گذرا۔

اعترافِ حقیقت

احمد رضا خاں صاحب کے خصوصی ترجمان امجد علی صاحب اعظمی جو اپنے مکتب فکر میں صدر الشریعۃ ثانی سے ملقب ہیں بہار شریعت مکمل حصہ سوم میں یہ حقیقت لکھتے ہیں: "صبح صادق و کاذب کے درمیان کوئی فصل نہیں ہوتا بلکہ دونوں آپس میں متصل ہوتی ہیں، نیز یہ کہ صبح صادق افق پر شمالاً جنوباً پھیلتی ہے" یہ حقیقت تسلیم کر لینے کے بعد فیصلہ بہت سہل ہے، کوئی شخص بھی جب چاہے جہاں چاہے ہمارے نقشوں کے وقت پر مشاہدہ کر کے فیصلہ کر سکتا ہے کہ اس وقت روشنی افق پر شمالاً جنوباً پھیلی ہوئی نہیں بلکہ افق سے اوپر مستطیل ہے، نیز اس روشنی سے قبل متصل کسی بھی قسم کی کوئی روشنی ہرگز نظر نہیں آئے گی جس کو صبح کاذب کہا جا سکے، مسلسل مشاہدات کے علاوہ ماہرین فلکیات قدیمہ و جدیدہ کا اس پر اجماع ہے کہ اس سے قبل متصل کسی قسم کی کوئی روشنی نہیں ہوتی۔

نقشہ اوقاتِ نماز

تا ۶۰ عرض البلد شمالی وجنوبی

ھدایات:

(۱) وقت اشراق کے لئے آفتاب کا اُفق سے ارتفاع ۴° ر ۱۰ لیا گیا ہے اور یہ معیار مشاہدات کے بعد متعین کیا گیا ہے۔

(۲) نقشہ میں عصر اور عشاء کے دو وقت دیئے گئے ہیں، عصر نمبر ایک سے مثل اوّل اور عشاء نمبر ایک سے شفق احمر غروب ہونیکا وقت مراد ہے، مثل اول کے بعد عصر کی نماز اور شفق احمر غروب ہونے پر عشاء کی نماز پڑھ لینا جائز ہے مگر احتیاط اسی میں ہے کہ عصر کی نماز مثل ثانی کے بعد پڑھی جائے اور عشاء کی سفیدئ شفق مستطیر غروب ہونے کے بعد۔

(۳) جن مقامات میں شفق ابیض مستطیر غروب نہیں ہوتی یعنی آفتاب اُفق سے ۱۵ درجے نیچے نہیں جاتا وہاں نصف شب کے بعد وقت فجر شروع ہو جاتا ہے اس لئے نقشہ میں ان مقامات پر صفر گھنٹہ صفر منٹ لکھا گیا ہے، وقت نصف النہار میں ۱۲ گھنٹے جمع کرنے سے وقت فجر نکل آئیگا۔

(۴) ہر تاریخ کے نیچے کوئی عدد مثبت یا منفی تحریر ہے ان میں سے مثبت عدد کو نقشہ کے وقت میں جمع اور منفی کو تفریق کر لیں، نیز مثبت عدد کو بارہ کے ساتھ جمع اور منفی کو بارہ سے تفریق کرنے سے نصف النہار کا وقت نکل آتا ہے، اس لئے نقشہ میں نصف النہار کا مستقل خانہ نہیں بنایا گیا، نصف النہار سے احتیاطاً پانچ منٹ قبل اور پانچ منٹ بعد تک نماز نہ پڑھیں۔

(۵) بعض خانوں میں دو تاریخیں لکھی گئی ہیں ان کے سامنے لکھا ہوا وقت ان دونوں تاریخوں کے درمیان کا وقت ہے ہر تاریخ کا صحیح وقت نکالنے کے لئے گزشتہ یا آئندہ تاریخ کے وقت سے فرق کے مطابق حساب لگا لیں۔

(۶) ۴۰ درجہ عرض البلد سے زائد عرض پر اوقات تیزی سے بدلتے ہیں لہٰذا ہر تاریخ کے وقت غروب وعشاء میں آئندہ تاریخ تک فرق وقت کے نصف کا حساب لگایا جاتا ہے اور وقت فجر وطلوع میں گزشتہ تاریخ تک فرق وقت کے نصف کا حساب شمار کیا جاتا ہے مثلاً ۶۰ عرض شمالی پر ۱۶ راگست کی فجر کا وقت نقشہ میں ۱ گھنٹہ ۱۱ منٹ دیا ہے اور ۳۱ راگست

صبح صادق ——— ۳۰

۱۴۳

کا ۱۰ گھنٹہ ۴۰ منٹ، تقریباً دس منٹ روزانہ فرق ہوا اس کا نصف (پانچ منٹ) ۱۰ گھنٹہ ۱۱ منٹ سے کم کریں گے، اسی طرح ۱۶ر اگست کی عشاء کا وقت ۱۰ گھنٹہ ۴۹ منٹ لکھا ہے اور ۲۰ر اگست کا ۱۰ گھنٹہ ۲۸ منٹ، سات منٹ یومیہ فرق ہوا اس کا نصف (چار منٹ) ۱۰ گھنٹہ ۴۹ منٹ سے کم کریں گے۔

⑦ مشرقی پاکستان میں ۹۰ درجہ اور مغربی پاکستان میں ۷۵ درجہ طول البلد کا وقت رائج ہے لہٰذا جس شہر کا وقت نکالنا چاہیں اس کے طول البلد کا ۹۰ یا ۷۵ سے فرق نکال کر چار منٹ فی درجہ کا حساب لگالیں، پس اگر اس شہر کا طول ۹۰ یا ۷۵ سے کم ہو تو وقت مذکور کو نقشہ کے وقت میں جمع کریں اور اگر شہر کا طول زیادہ ہو تو اتنا وقت نقشہ کے وقت سے کم کریں۔ مثلاً کراچی کا طول ۶۷ درجہ ہے لہٰذا ۷۵ - ۶۷ = ۸ × ۴ = ۳۲ منٹ نقشہ کے وقت میں جمع کریں، دوسرے ممالک میں معیاری وقت کتنے طول البلد پر مبنی ہے؟ اس کی تفصیل نقشے کے اختتام پر ملاحظہ ہو۔

⑧ نقشہ میں جو عرض البلد دیئے ہیں ان کے درمیانی عرض کے اوقات معلوم کرنے کا قاعدہ یہ ہے کہ اگر دو عرض البلد کا درمیانی وقت تیس منٹ یا اس سے کم ہو تو اوسط وقت نکال لیں چونکہ تیس عرض البلد تک کے درمیانی اوقات میں تیس منٹ سے زیادہ فرق نہیں ہوتا اس لئے ان میں اوسط نکال لینا کافی ہے۔

مثال: کراچی (۲۵ عرض البلد) میں ۲۰ر دسمبر کی صبح صادق کا وقت یوں نکلے گا عرض ۲۰ = ۵ گھنٹہ ۲۶ منٹ، عرض ۳۰ = ۵ گھنٹہ ۴۴ منٹ (اوسط = ۵ گھنٹہ ۳۵ منٹ) - (فرق نصف النہار = ۲ منٹ) + (فرق طول البلد = ۳۲ منٹ) = ۶ گھنٹہ ۵ منٹ صحیح وقت ۶ گھنٹہ ۴ منٹ ہے اوسط لینے سے صرف ایک منٹ فرق آیا جو معمولی ہے۔

(حاشیہ متعلقہ صفحہ ۱۹۵) سے بعض کو یہ وہم ہوا ہے کہ بیرونی نے ۱۸ ازبراقی کا جو معیار بتایا ہے وہ فجر صادق سے متعلق ہے، اس کے بطلان پر شواہد ذیل ہیں:

① بیرونی نے پہلے فجر کی تعریف کی، پھر اس کی تین انواع بیان کیں، پھر ابتداء فجر کا معیار بتایا، اس سے صاف ظاہر ہے کہ یہ فجر کی نوع اول یعنی فجر کاذب کا وقت ہے، یہ امر سیاق عبارت سے ظاہر ہونے کے علاوہ دوسرے فلکیین کے طرز تحریر کے بھی مطابق ہے کیونکہ وہ بھی ازبراقی کو مطلق فجر سے تعبیر کرکے فجر کاذب مراد لیتے ہیں، فجر صادق کے بیان میں بیرونی کا قول وتعتبر به شروط الغیاب ان سے یہ قابل فہم نہیں ہوتا کہ تینوں انواع کا بیان ختم کرنے کے بعد (باقی ص ۲۱۱ پر)

پینتیس منٹ سے زیادہ فرق ہو تو مندرجہ ذیل جدول سے کام لیں۔

فرق عرض اسلی ۵ ۵	۵ ۲	فرق وقت منٹ ۳۵	منٹ ۴۰	منٹ ۴۵	منٹ ۵۰	منٹ ۵۵	منٹ ۶۰	منٹ ۶۵	منٹ ۷۰	منٹ ۷۵	منٹ ۸۰
۱۵--۰	۶--۰	۱	۲	۲	۲	۲	۳	۲	۳	۲	۳
۳۰--۰	۱۲--۰	۳	۳	۳	۴	۴	۵	۵	۵	۵	۵
۴۵--۰	۱۸--۰	۴	۵	۵	۶	۷	۷	۷	۷	۷	۷
۰۰--۱	۲۴--۰	۶	۷	۷	۸	۹	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰
۱۵--۱	۳۰--۰	۸	۹	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۲	۱۳	۱۲	۱۳
۳۰--۱	۳۶--۰	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۵	۱۶	۱۶
۴۵--۱	۴۲--۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۶	۱۷	۱۸	۱۸	۱۹	۱۹
۰۰--۲	۴۸--۰	۱۲	۱۴	۱۵	۱۶	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۲
۱۵--۲	۵۴--۰	۱۵	۱۶	۱۸	۱۹	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶
۳۰--۲	۰۰--۱	۱۶	۱۸	۲۰	۲۲	۲۳	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹
۴۵--۲	۶--۱	۱۸	۲۰	۲۲	۲۴	۲۶	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۳۳
۰۰--۳	۱۲--۱	۲۰	۲۲	۲۴	۲۶	۲۹	۳۱	۳۲	۳۳	۳۴	۳۶
۱۵--۳	۱۸--۱	۲۲	۲۴	۲۶	۲۹	۳۱	۳۴	۳۶	۳۷	۳۸	۴۰
۳۰--۳	۲۴--۱	۲۳	۲۶	۲۹	۳۱	۳۴	۳۷	۳۹	۴۱	۴۲	۴۳
۴۵--۳	۳۰--۱	۲۵	۲۸	۳۱	۳۳	۳۶	۴۰	۴۳	۴۴	۴۶	۴۸
۰۰--۴	۳۶--۱	۲۷	۳۰	۳۴	۳۷	۴۱	۴۳	۴۶	۴۸	۵۱	۵۳
۱۵--۴	۴۲--۱	۲۹	۳۳	۳۶	۴۰	۴۴	۴۸	۵۱	۵۳	۵۶	۵۸
۳۰--۴	۴۸--۱	۳۱	۳۵	۳۹	۴۳	۴۷	۵۲	۵۵	۵۸	۶۱	۶۳
۴۵--۴	۵۴--۱	۳۳	۳۸	۴۲	۴۷	۵۱	۵۶	۶۰	۶۳	۶۶	۷۲
۰۰--۵	۰۰--۲	۳۵	۴۰	۴۵	۵۰	۵۵	۶۰	۶۵	۷۰	۷۵	۸۰

توضیح: دو عرض البلد جو آئندہ نقشہ میں پانچ درجے کے فرق سے لکھے گئے ہیں یعنی ۳۰ تا ۳۵، ان میں سے دو کے اوقات میں ۳۵ منٹ کا فرق ہو تو درمیانی عرض میں سے ۱۵ دقیقہ پر ایک منٹ فرق آئیگا، اور جو عرض البلد دو درجے کے فرق سے لکھے گئے ہیں یعنی ۵ تا ۲۰، انہیں سے دو کے اوقات میں ۳۵ منٹ کا تفاوت ہو تو درمیانی عرض میں چھ دقیقہ پر ایک منٹ فرق نکلے گا۔

تنبیہ: اوقات میں دو تین منٹ کی احتیاط لازم ہے خصوصاً ۴۵ عرض البلد سے زائد عرض پر زیادہ

صبح صادق

عرض شمالی		درجہ	۰		۱۰		۲۰		۳۰		۳۵		۴۰		۴۵		۵۰		۵۲		۵۴		۵۶		۵۸		۶۰		عرض جنوبی	
ستمبر	مارچ	وقت	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	مارچ	ستمبر
۲۱	۲۱	فجر	۵	۰	۴	۵۹	۴	۵۳	۴	۴۹	۴	۴۵	۴	۳۹	۴	۳۲	۴	۲۲	۴	۱۷	۴	۱۳	۴	۶	۳	۵۹	۳	۵۱	۱۹	۲۳
–۷	۲۲	طلوع	۵	۵۷	۵	۵۶	۵	۵۶	۵	۵۵	۵	۵۵	۵	۵۳	۵	۵۳	۵	۵۳	۵	۵۲	۵	۵۳	۵	۵۱	۵	۵۰	۵	۵۰	۱۹	
	+۷	اشراق	۶	۶	۶	۵	۶	۵	۶	۵	۶	۵	۶	۵	۶	۶	۶	۶	۶	۶	۶	۶	۶	۷	۶	۷	۶	۷	+۸	–۸
میل شمالی ۰° – ۳۵'		عصر(۱)	۳	۱	۳	۱۵	۳	۲۳	۳	۲۸	۳	۲۸	۳	۲۷	۳	۲۳	۳	۲۱	۳	۱۹	۳	۱۷	۳	۱۴	۳	۱۲	۳	۹		
		عصر(۲)	۴	۱۳	۴	۲۰	۴	۲۲	۴	۲۲	۴	۲۱	۴	۱۹	۴	۱۶	۴	۱۱	۴	۹	۴	۷	۴	۳	۴	۳	۳	۵۸		
		غروب	۶	۳	۶	۳	۶	۳	۶	۵	۶	۵	۶	۶	۶	۷	۶	۷	۶	۸	۶	۸	۶	۹	۶	۱۰	۶	۱۰		
		عشاء(۱)	۶	۳۸	۶	۴۵	۶	۵۲	۶	۵۷	۷	۰	۷	۵	۷	۱۱	۷	۱۸	۷	۲۲	۷	۲۶	۷	۳۱	۷	۳۶	۷	۴۳		
		عشاء(۲)	۷	۰	۷	۱	۷	۶	۷	۱۱	۷	۱۵	۷	۲۱	۷	۲۸	۷	۳۸	۷	۴۳	۷	۴۸	۷	۵۳	۸	۱	۸	۹		
۱۸	۲۴	فجر	۵	۰	۴	۵۸	۴	۵۳	۴	۴۶	۴	۴۱	۴	۳۵	۴	۲۶	۴	۱۶	۴	۱۱	۴	۵	۳	۵۸	۳	۵۰	۳	۳۱	۱۶	۲۷
–۶	۲۵	طلوع	۵	۵۷	۵	۵۵	۵	۵۴	۵	۵۲	۵	۵۱	۵	۵۰	۵	۴۸	۵	۴۷	۵	۴۶	۵	۴۵	۵	۴۳	۵	۴۳	۵	۴۳	۱۵	
	+۶	اشراق	۶	۶	۶	۴	۶	۳	۶	۳	۶	۳	۶	۳	۶	۱	۶	۰	۶	۰	۶	۰	۶	۰	۵	۵۹	۵	۵۹	+۹	–۹
میل ۰° – ۴۵'		عصر(۱)	۳	۳	۳	۱۳	۳	۲۳	۳	۲۹	۳	۲۹	۳	۲۹	۳	۲۷	۳	۲۴	۳	۲۳	۳	۲۱	۳	۱۹	۳	۱۷	۳	۱۳		
		عصر(۲)	۴	۱۵	۴	۲۰	۴	۲۳	۴	۲۴	۴	۲۳	۴	۲۲	۴	۱۹	۴	۱۶	۴	۱۴	۴	۱۳	۴	۱۰	۴	۸	۴	۵		
		غروب	۶	۳	۶	۵	۶	۶	۶	۸	۶	۹	۶	۱۰	۶	۱۲	۶	۱۳	۶	۱۴	۶	۱۵	۶	۱۶	۶	۱۷	۶	۱۸		
		عشاء(۱)	۶	۳۸	۶	۵۰	۶	۵۳	۷	۰	۷	۴	۷	۹	۷	۱۶	۷	۲۴	۷	۲۸	۷	۳۳	۷	۳۹	۷	۴۵	۷	۵۳		
		عشاء(۲)	۷	۰	۷	۳	۷	۷	۷	۱۳	۷	۱۹	۷	۲۵	۷	۳۴	۷	۴۴	۷	۴۹	۷	۵۵	۸	۳	۸	۱۰	۸	۱۹		

عرض شمالی	درجہ	۰		۱۰		۲۰		۳۰		۳۵		۴۰		۴۵		۵۰		۵۲		۵۴		۵۶		۵۸		۶۰		عرض جنوبی
اگست اپریل	وقت	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	فروری اکتوبر
۱۶ ۲۶	فجر	۳	۵۸	۳	۴۷	۳	۳۳	۳	۱۳	۳	۱	۳	۳۹	۳	۲۸	۳	۱	۲	۲۹	۳	۲۲	۲	۱۳	۱	۳۸	۱	۱۱	۱۳ ۲۹
+۳ −۳	طلوع	۵	۵۷	۵	۴۷	۵	۳۶	۵	۲۳	۵	۱۱	۵	۹	۴	۵۹	۴	۴۸	۳	۲۲	۲	۳۹	۳	۳۰	۳	۲۲	۳	۱۳	+۱۳ −۱۶
میل ۱۳°-۳۸'	اشراق	۶	۶	۵	۵۶	۵	۳۶	۵	۳۵	۵	۲۸	۵	۲۱	۵	۱۲	۵	۲	۴	۵۱		۲۱	۴	۱۷	۳	۲۰	۳	۲۳	
	عصر (۱)	۳	۱۹	۳	۱۱	۳	۱۹	۳	۳۶	۳	۴۳	۳	۴۸	۳	۵۳	۳	۵۷	۳	۵۱	۳	۰	۳	۱	۳	۳	۳	۳	
	عصر (۲)	۳	۴۱	۳	۴۴	۳	۳۱	۳	۳۳	۳	۴۷	۳	۵۱	۳	۵۵	۵	۰	۵	۱	۵	۳	۵	۳	۵	۷	۵	۹	
	غروب	۶	۳	۶	۱۳	۶	۲۳	۶	۳۶	۶	۴۳	۶	۵۱	۷	۱	۷	۱۳	۷	۱۸	۷	۳۳	۷	۳۰	۷	۳۸	۷	۳۷	
	عشاء (۱)	۶	۳۹	۷	۰	۷	۱۳	۷	۳۱	۷	۳۳	۷	۵۵	۸	۱۳	۸	۲۳	۹	۳۳	۹	۰۰	۹	۱۱	۹	۳۹	۹	۵۲	
	عشاء (۲)	۷	۳	۷	۱۳	۷	۲۷	۷	۴۸	۷	۵۹	۸	۱۳	۸	۳۳	۸	۵۹	۹	۱۱	۹	۳۸	۹	۱۷	۱۰	۱۲	۱۰	۴۹	
۱۳ ۲۹	فجر	۳	۵۸	۳	۴۶	۳	۳۱	۳	۱۱	۳	۵۸	۳	۳۲	۳	۲۲	۳	۵۴	۳	۳۰	۳	۲۲	۳	۱	۱	۳۴	۰	۴۰	فروری نومبر
+۵ −۳	طلوع	۵	۵۷	۵	۴۷	۵	۳۵	۵	۱۲	۵	۱۳	۵	۵	۴	۵۵	۴	۴۲	۳	۳۶	۳	۳۰	۳	۲۳	۳	۱۵	۳	۵	۱۰ ۱
میل ۱۳°-۴۲'	اشراق	۶	۶	۵	۵۵	۵	۳۵	۵	۲۲	۵	۱۰	۵	۱۰	۵	۸	۴	۵۷	۳	۵۳	۳	۲۷	۳	۲۱	۳	۲۳	۳	۳۹	+۱۳ −۱۹
	عصر (۱)	۳	۲۰	۲	۱۲	۳	۱۶	۳	۳۶	۳	۴۳	۳	۴۹	۳	۵۵	۳	۵۹	۳	۱	۳	۳	۳	۵	۳	۶	۳	۸	
	عصر (۲)	۳	۴۱	۳	۳۳	۳	۳۱	۳	۳۳	۳	۴۸	۳	۵۳	۳	۵۸	۵	۳	۵	۵	۵	۷	۵	۹	۵	۱۱	۵	۱۳	
	غروب	۶	۳	۶	۱۳	۶	۲۵	۶	۳۸	۶	۴۹	۶	۵۵	۷	۵	۷	۱۸	۷	۲۳	۷	۳۰	۷	۳۷	۷	۴۵	۷	۵۵	
	عشاء (۱)	۶	۵۰	۷	۱	۷	۱۵	۷	۲۳	۷	۳۵	۷	۵۹	۸	۱۷	۸	۴۰	۸	۵۲	۹	۵	۹	۳۱	۹	۴۱	۱۰	۶	
	عشاء (۲)	۷	۳	۷	۱۳	۷	۲۹	۷	۳۹	۸	۳	۸	۱۸	۸	۳۸	۹	۹	۹	۳۰	۹	۳۸	۹	۵۹	۱۰	۴۸	۱۱	۳۰	

جولائی	مئی	درجہ / وقت	۰ گھنٹہ	۰ منٹ	۱۰ گھنٹہ	۱۰ منٹ	۲۰ گھنٹہ	۲۰ منٹ	۳۰ گھنٹہ	۳۰ منٹ	۳۵ گھنٹہ	۳۵ منٹ	۴۰ گھنٹہ	۴۰ منٹ	۴۵ گھنٹہ	۴۵ منٹ	۵۰ گھنٹہ	۵۰ منٹ	۵۲ گھنٹہ	۵۲ منٹ	۵۴ گھنٹہ	۵۴ منٹ	۵۶ گھنٹہ	۵۶ منٹ	۵۸ گھنٹہ	۵۸ منٹ	۶۰ گھنٹہ	۶۰ منٹ	جنوری	نومبر
۲۹	۱۳	فجر	۳	۵۷	۳	۳۲	۳	۲۳	۳	۵۷	۳	۳۱	۳	۳۰	۲	۵۳	۲	۱۶	۱	۵۵	۱	۲۶	۰	۳۲	۰	۰	۰	۰	۲۷	۱۵
+۶	−۳	طلوع	۵	۵۶	۵	۳۳	۵	۳۸	۵	۱۰	۵	۰	۳	۲۹	۳	۳۶	۳	۱۹	۳	۱۱	۳	۲	۳	۵۲	۳	۳۲	۳	۲۹		۱۶
میل ۱۸°-۲۱'		اشراق	۶	۶	۵	۵۲	۵	۳۸	۵	۲۲	۵	۱۳	۵	۲	۳	۵۰	۳	۳۵	۳	۲۸	۳	۳۰	۳	۱۲	۳	۳	۳	۵۰	+۱۳	−۱۵
		عصر (۱)	۳	۲۳	۳	۳۰	۳	۱۳	۳	۳۷	۳	۴۶	۳	۵۳	۳	۳	۳	۹	۳	۱۳	۳	۱۵	۳	۱۸	۳	۳۱	۳	۲۳		
		عصر (۲)	۳	۲۲	۳	۲۸	۳	۳۲	۳	۳۸	۳	۵۵	۵	۳	۵	۱۰	۵	۱۴	۵	۲۱	۵	۲۳	۵	۲۸	۵	۳۱	۵	۳۵		
		غروب	۶	۳	۶	۱۷	۶	۳۳	۶	۵۰	۷	۰	۷	۱۱	۷	۲۳	۷	۳۱	۷	۳۹	۷	۵۸	۸	۸	۸	۱۸	۸	۳۱		
		عشاء (۱)	۶	۵۱	۷	۶	۷	۲۳	۷	۳۶	۸	۱	۸	۱۹	۸	۳۳	۹	۱۳	۹	۲۸	۹	۳۸	۱۰	۱۳	۱۰	۵۱	—	—		
		عشاء (۲)	۷	۳	۷	۱۸	۷	۳۴	۸	۳	۸	۱۹	۸	۳۰	۹	۶	۹	۴۳	۱۰	۵	۱۰	۳۳	۱۱	۲۸	—	—	—	—		
۲۶	۱۷	فجر	۳	۵۶	۳	۳۱	۳	۲۱	۳	۵۵	۳	۳۸	۳	۱۹	۲	۴۵	۲	۹	۱	۳۶	۱	۱۳	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۳۳	۱۸
+۶	−۳	طلوع	۵	۵۶	۵	۴۳	۵	۲۷	۵	۹	۳	۵۸	۳	۳۶	۳	۳۱	۳	۱۵	۳	۷	۳	۵۷	۳	۲۷	۳	۳۵	۳	۲۳	+۱۳	−۱۵
میل ۱۹°-۲۴'		اشراق	۶	۶	۵	۵۲	۵	۳۷	۵	۲۰	۵	۱۱	۵	۰	۳	۳۷	۳	۳۱	۳	۲۳	۳	۱۶	۳	۶	۳	۵۶	۳	۳۳		
		عصر (۱)	۳	۲۳	۳	۲۱	۳	۱۳	۳	۳۶	۳	۳۶	۳	۵۵	۳	۳	۳	۱۱	۳	۱۳	۳	۱۷	۳	۲۰	۳	۳۳	۳	۳۶		
		عصر (۲)	۳	۲۲	۳	۲۹	۳	۳۲	۳	۳۹	۳	۵۶	۵	۳	۵	۱۳	۵	۲۰	۵	۲۳	۵	۲۷	۵	۳۱	۵	۳۵	۵	۳۹		
		غروب	۶	۳	۶	۱۸	۶	۳۳	۶	۵۱	۷	۲	۷	۱۳	۷	۲۹	۷	۳۵	۷	۵۳	۸	۳	۸	۱۳	۸	۱۵	۸	۳۸		
		عشاء (۱)	۶	۵۱	۷	۶	۷	۲۵	۷	۳۹	۸	۳	۸	۲۳	۸	۲۶	۹	۱۸	۹	۳۵	۹	۵۷	۱۰	۲۵	۱۱	۱۳	—	—		
		عشاء (۲)	۷	۳	۷	۱۹	۷	۳۹	۸	۵	۸	۳۳	۸	۳۳	۹	۱۱	۹	۵۱	۱۰	۱۳	۱۰	۳۷	—	—						

صبح صادق ———— ۶۳

میل

میل

مختلف ممالک میں معیاری وقت مندرجہ ذیل طول البلد کے مطابق ہے

طول شرقی

ملک	طول
افغانستان	۶۷½
جزائر ایڈمیرلٹی	۱۵۰
اسپین	۱۵
اسپینی گینیا	۱۵
البانیہ	۱۵
جزائر امیرانٹی	۶۰
جزائر انڈمان	۸۲½
انگولا (پرتگالی مغربی افریقہ)	۱۵
جمہوریہ وسطی افریقہ	۱۵
جمہوریات جنوبی افریقہ	۳۰
جزائر انوبون	۱۵
جنوبی آسٹریلیا	۱۴۲½
مغربی آسٹریلیا	۱۲۰
علاقہ دارالخلافہ آسٹریلیا	۱۵۰
شمالی آسٹریلیا	۱۴۲½
جزیرۂ اوشن	۱۶۵
آسٹریا	۱۵
اوکیناوہ	۱۳۵
ایسٹونیا	۴۵
جمہوریہ انڈونیشیا	
بالی، بنگکا، بیلی تانگ، جاوا،	۱۰۵

ملک	طول
مدورا، سماٹرا	۱۰۵
بورنیو، سلیبس، فلوریس،	
لومبوک، سمبا، سمباوا، تیمور	۱۲۰
ارلیو، کیئی، مولوکاس، ٹانمبر	
مغربی آئرین	۱۳۵
اسپٹزبرجن	۱۵
اردن	۳۰
ایران	۶۰
اسرائیل	۳۰
اومن (مسیرہ، مسقط، سلالا)	۶۰
اٹلی	۱۵
جزائر ایلس	۱۸۰
بحرین	۶۰
بلجیم	۱۵
جزائر بلیرک	۱۵
بوٹسوانا	۳۰
برٹش نیوگنی	۱۵۰
بلغاریہ	۳۰
برما	۹۷½
پاکستان مغربی	۷۵
پاکستان مشرقی	۹۰

پپوا	۱۵۰
جزائر پیکاڈورس	۱۲۰
پولینڈ	۱۵
پرتگال	۱۵
پرتگالی مغربی افریقہ (انگولا)	۱۵
پرتگالی مشرقی افریقہ (موضمبیق)	۳۰
ترکی	۳۰
تائیوان (فارموسا)	۱۳۰
تنزانیہ	۴۵
تسمانیہ	۱۵۰
تھائی لینڈ (سیام)	۱۰۵
تیمور	۱۳۰
جزائر ٹونگا	۱۹۵
ٹریپولی ٹانیہ	۳۰
ٹروشیل، عمان (شام)	۶۰
ٹرک	۱۷۵
ٹونیسیہ	۱۵
جرمنی	۱۵
جبرالٹر (جبل الطارق)	۱۵
جاپان	۱۳۵
جزائر جاپان	۱۳۵
چیکوسلواکیہ	۱۵
چاڈ	۱۵
جیگوس آرچی پیلاگو	۷۵
جزائر چتھم	۱۹۱½

چین	۱۲۰
حبش	۴۵
جمہوریہ داہومے	۱۵
ڈنمارک	۱۵
ری یونین	۶۰
روڈیشیا	۳۰
رومانیہ	۳۰
جزائر رائیوکیو	۳۵
روس	
طول ۴۰ تک	۴۵
۴۰ تا ۷۲½ ق	۶۰
۷۲½ ق سے اوپر	۷۵
زیمبیا	۳۰
سیلون	۸۲½
سائپرس	۳۰
سیرینائیکا	۳۰
سکھالن	
عرض ۵۰ سے جنوب	۱۳۵
عرض ۵۰ سے شمال	۱۵۰
جزائر سنٹا کروز	۱۶۵
سردینیا	۱۵
سعودیہ عربیہ	۴۵
جزائر ٹیچوتن	۱۳۵
سیچیلز	۶۰
سیام (تھائی لینڈ)	۱۰۵

سائبیریا

ملک	
طول ۶۷ ۱/۲ تک	۷۵
۶۷ ۱/۲ تا ۸۲ ۱/۲	۹۰
۸۲ ۱/۲ تا ۹۷ ۱/۲	۱۰۵
۹۷ ۱/۲ تا ۱۱۲ ۱/۲	۱۲۰
۱۱۲ ۱/۲ تا ۱۲۷ ۱/۲	۱۳۵
۱۲۷ ۱/۲ تا ۱۴۲ ۱/۲	۱۵۰
۱۴۲ ۱/۲ تا ۱۵۷ ۱/۲	۱۶۵
۱۵۷ ۱/۲ تا ۱۷۲ ۱/۲	۱۸۰
۱۷۲ ۱/۲ سے اوپر	۱۹۵
سسلی	۱۵
سنگاپور	۱۱۲ ۱/۲
سقوطرہ	۴۵
جزائر سلیمان	۱۹۵
جمہوریہ سومالی	۴۵
جمہوریہ سوڈان	۳۰
سوازی لینڈ	۳۰
سویڈن	۱۵
سوئٹزرلینڈ	۱۵
شام	۳۰
عدن	۴۵
عراق	۴۵
فرنینڈوپو	۱۵
فجی	۱۸۰
جمہوریہ فلپائن	۱۲۰

ملک	
فن لینڈ	۳۰
فارموسا (تائیوان)	۱۲۰
فرانس	۱۵
فرنچ سومالی لینڈ	۴۵
جزائر فرینڈلی	۱۹۵
قطر	۹۰
کمبوڈیا	۱۰۵
کوئنس لینڈ	۱۵۰
جمہوریہ کیمرون	۱۵
جزائر کیرولین	
طول ۱۴۰ تک	۱۵۰
۱۴۰ سے اوپر	۱۸۰
ٹرک، پونیپ	۱۹۵
جزائر کرسمس، بحر ہند	۱۰۵
جزائر کوکوس، کیلنگ	۹۷ ۱/۲
جزائر کومورو	۴۵
جمہوریہ کانگو	۱۵
جمہوریہ کانگولیز مغربی	۱۵
جمہوریہ کانگولیز مشرقی	۳۰
کورسیکا	۱۵
کریٹ	۳۰
جزیرہ نما کامچٹکا	۱۸۰
کینیا	۴۵
کوریا	۱۳۵
جزائر کوریل	۱۹۵

کویت	۴۵	جزائر مریانہ	۱۵۰
گابون	۰۵	جزائر مارشل	۱۸۰
جزائر گلبرٹ، ایلیس	۱۸۰	موریشس	۶۰
گوام	۱۵۰	موناکو	۱۵
گوادر	۷۵	موزمبیق (پرتگالی مشرقی افریقہ)	۳۰
جزیرہ لکادیب	۸۲½	منگولا (ہائیڈرا ماؤنٹ)	۴۵
جزائر لیڈرون	۱۵۰	نائیوگنتو	۱۳۵
لاؤس	۱۰۵	ناورو	۱۴۲½
لاٹویا	۴۵	نیدرلینڈ	۱۵
لبنان	۳۰	نیوکیلیڈونیا	۱۶۵
لیسوتھو	۳۰	نیوگنی، برٹش	۱۵۰
لیبیا	۳۰	نیوہیبرائڈس	۱۶۵
لیختنسٹین	۱۵	نیوساؤتھ ویلس	۱۵۰
جزیرہ لارڈہو	۱۵۷½	نیوزی لینڈ	۱۹۰
لتھوانیا	۴۵	جزائر نکوبار	۸۲½
لکسمبرگ	۱۵	جمہوریہ نائجیریا	۱۵
مصر	۳۰	جزیرہ نارفوک	۱۴۲½
مکاؤ	۱۲۰	ناروے	۱۵
جمہوریہ میلاگاسی	۴۵	نووا یازمیلیا	۷۵
ملاوی	۳۰	وکٹوریہ آسٹریلیا	۱۵۰
وفاق ملایا	۱۱۲½	ویتنام شمالی	۱۰۵
ملیشیا (سباہ، سراوک)	۲۰	ویتنام جنوبی	۱۲۰
جمہوریہ مالدیپ	۷۵	جزیرہ وارنگل	۱۵۵
مالٹا	۱۵	ہالینڈ	۱۵
منچوریا	۱۳۵	ہانگ کانگ	۱۲۰

ہنگری	۱۵
ہندوستان	۸۲½
یوگوسلاویہ	۱۵
یوگنڈا	۴۵
یونان	۳۰

طول غربی

الاباما، یو، ایس، اے[1]	۹۰
الاسکا، یو، ایس، اے	
جنوب مشرقی ساحل مع کراس ساؤنڈ، ڈگلس، جونیو، کشم، کووہ، پیٹرس برگ	۱۲۰
کراس ساؤنڈ کی شمالی جانب کا ساحل طول ۱۴۱ تک	۱۳۵
طول ۱۴۱ تا ۱۶۲ مع اینکرج، فیربنکس، سیوارڈ، ویلڈز ویسٹ کوسٹ (نوم)	۱۵۰
جزائر الیوشین	۱۶۵
البرٹا	۱۰۵
ارجنٹائن	۶۰
ایریزونا، یو، ایس، اے[1]	۱۰۵
ارکنساس یو، ایس، اے[1]	۹۰
جزائر آسٹرل	۱۵۰
آزورس	۱۵
ایکویڈر	۷۵
آئس لینڈ	۱۵
اڈاہو، یو، ایس، اے[1]	۱۰۵
الینوآئس یو، ایس، اے[1]	۹۰
انڈیانا، یو، ایس، اے[1]	۹۰
آیووا، یو، ایس، اے[1]	۹۰
اوہیو، یو، ایس، اے[1]	۷۵
اوکلاہوما، یو، ایس، اے[1]	۹۰
اونٹاریو	
طول ۹۰ تک	۷۵
طول ۹۰ سے اوپر	۹۰
اوریگون یو، ایس، اے[1]	۱۲۰
اسکورسبائی ساؤنڈ گرین لینڈ	۳۰
بہاماس	۷۵
برباڈوس	۶۰
برمودا	۶۰
بولیویا	۶۰
برازیل	
مشرقی	۴۵
علاقہ ایکرے	۷۵
مغربی	۶۰
برٹش کولمبیا	۱۲۰

[1] اس مقام کا وقت اپریل کی آخری اتوار سے اکتوبر کی آخری اتوار تک ایک گھنٹہ بڑھادیا جاتا ہے ۱۲

صبح صادق ——— ۷۵

مقام	منٹ
مکیلن	۴۵
مسیسپی یو، ایس، اے لہ	۹۰
مسوری " " لہ	۹۰
مونٹانا " " لہ	۱۰۵
نیبراسکا " " لہ	۹۰
نیواڈا " " لہ	۱۲۰
نیوبرنس وک	۶۰
نیوفاؤنڈلینڈ	۵۲½
نیوہیمپشائر، یو، ایس، اے لہ	۷۵
نیوجرسی " " لہ	۷۵
نیومیکسیکو " " لہ	۱۰۵
نیویارک " " لہ	۷۵
نکاراگوا	۹۰
جزیرہ نیو	۱۶۵
نووااسکوشیا	۶۰
وینیزویلا	۶۰
ورمونٹ یو، ایس، اے لہ	۷۵
جزائر ورجین	۶۰
ورجینیا یو، ایس، اے لہ	۷۵
مغربی ورجینیا یو، ایس، اے لہ	۷۵
واشنگٹن ڈی، سی، یو، ایس، اے لہ	۷۵
واشنگٹن یو، ایس، اے لہ	۱۲۰
جزائر ونڈورڈ	۶۰
وسکونسن یو، ایس، اے لہ	۹۰
وائیومنگ " " لہ	۱۰۵
ہیٹی	۷۵
ہوائی یو، ایس، اے	۱۵۰
ہونڈیورس	۹۰
ہونڈیورس برٹش	۹۰
یوراگوئے	۵۲½
یوٹاہ یو، ایس، اے لہ	۱۰۵
یوکون	۱۳۵

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۲۳۶) بیرونی سے ۱۸° زیر افق پر صبح کاذب کا قول نقل فرمایا ہے، اس سے ثابت ہوا کہ انھوں نے بھی بیرونی کی اس عبارت کو صبح کاذب سے متعلق قرار دیا ہے، برجندی کی پوری عبارت صفحہ ۱۶۳ پر ملاحظہ فرمائیں۔

⑤ بیرونی کی عبارت مذکورہ سے ظاہر ۱۸° اور ان کی کتاب "تفہیم کی عبارت" ثم یتلوہ الصبح الکاذب ثم الفجر الصادق معترضاً علیہ منبسطاً فی الافق "میں" معترضاً علیہ "سے صراحۃً ثابت ہوا کہ بیرونی کے نزدیک بھی صبح صادق سے قبل متصلاً صبح کاذب کا وجود ضروری ہے، حالانکہ ۱۸° زیر افق سے قبل متصلاً باجماع فلکیات قدیمہ وجدیدہ کوئی روشنی نہیں ہوتی، حضرت مفتی محمد شفیع صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کی سرکردگی میں گیارہ علماء کے مشاہدات میں بھی اس سے قبل کوئی روشنی نظر نہیں آئی، ۱۲ منہ

لہ اس مقام کا وقت اپریل کی آخری اتوار سے اکتوبر کی آخری اتوار تک ایک گھنٹہ بڑھا دیا جاتا ہے۔ ۱۲

مختلف شہروں کے اوقاتِ نماز کا نقشہ

ہدایات

(۱) آئندہ صفحات پر دیے ہوئے نقشے میں جہاں علامت جمع (+) ہے وہاں کراچی کے وقت پر اتنے منٹ کا اضافہ کیا جائے اور جہاں علامت نفی (−) ہے وہاں کراچی کے وقت سے اتنے منٹ کم کیے جائیں۔

(۲) موسم کی تبدیلی کا فرقِ نصف النہار پر کوئی اثر نہیں پڑتا اس لئے ہر شہر کے ساتھ لکھا ہوا فرقِ نصف النہار پورا سال یکساں رہے گا۔

(۳) دوسرے اوقات کا فرق مختلف تاریخوں میں مختلف ہوتا ہے اسلئے ہر ماہ کی پہلی اور سولہویں تاریخ کا فرق لکھدیا گیا ہے درمیانی تاریخوں کی خانہ پُری کے لئے حساب لگالیں۔

(۴) ہر ضلع کے صدر مقام کا وقت لکھا گیا ہے۔ ضلع کے مضافات میں جو مقامات شمال یا جنوب میں واقع ہیں انہیں بھی تقریباً یہی اوقات رہیں گے البتہ شرقی جانب ہیں ستر میل پر ایک منٹ کم کریں اور غربی جانب ہیں سترہ میل پر ایک منٹ کا اضافہ کریں۔

(۵) جو شہر تقریباً ایک عرض البلد پر واقع ہیں انہیں سے ایک شہر کے اوقات نقشے میں لکھے گئے ہیں اور دوسرے شہروں کا اس سے فرق وقت نقشے کے آخر میں دیا گیا ہے۔

(۶) بندہ کے رسالہ ارشاد العابد میں مندرجہ نقشہ سمت قبلہ میں ان سب شہروں کے طول البلد و عرض البلد موجود ہیں بوقت ضرورت وہاں ملاحظہ کئے جا سکتے ہیں۔

(۷) سب اوقات میں تین چار منٹ کی احتیاط ضروری ہے۔

بلندی کی وجہ سے طلوع و غروب میں فرقِ وقت کا نقشہ

بلندی (فٹ)	۵۰۰	۱۰۰۰	۲۰۰۰	۳۰۰۰	۴۰۰۰	۵۰۰۰	۱۰۰۰۰
فرق وقت (منٹ)	۲	۳	۴	۵	۵	۶	۸

(فٹ)	۱۵ ہزار	۲۰	۲۵	۳۰	۳۵	۴۰	۴۵	۵۰	۵۵	۶۰
(منٹ)	۱۰	۱۱	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۷	۱۸	۱۹

بلندی کی وجہ سے صبح صادق، عشاء اور عصر کے وقت میں کوئی معتد بہ فرق نہیں پڑتا۔

(فائدہ) فوکر طیارہ ۱۵ سے ۱۹ اور بوئنگ ۲۹ سے ۳۵ ہزار فٹ کی بلندی پر پرواز کرتا ہے۔

مغربی پاکستان

		جنوری ۱	جنوری ۱۶	فروری ۱	فروری ۱۶	مارچ ۱	مارچ ۱۶	اپریل ۱	اپریل ۱۶	مئی ۱	مئی ۱۶	جون ۱	جون ۱۶	جولائی ۱	جولائی ۱۶	اگست ۱	اگست ۱۶	ستمبر ۱	ستمبر ۱۶	اکتوبر ۱	اکتوبر ۱۶	نومبر ۱	نومبر ۱۶	دسمبر ۱	دسمبر ۱۶
اسلام آباد فرق نصف النہار - ۲۵	فجر	۱۲-	۱۳-	۱۹-	۲۱-	۳۲-	۳۰-	۳۹-	۴۱-	۴۶-	۵۱-	۵۵-	۵۹-	۵۷-	۵۳-	۵۰-	۴۵-	۴۰-	۳۳-	۲۷-	۲۲-	۱۹-	۱۲-	۱۳-	۱۱-
	طلوع	۶-	۸-	۱۰-	۱۵-	۲۰-	۳۳-	۳۰-	۳۲-	۳۸-	۲۴-	۳۵-	۳۹-	۳۵-	۳۲-	۳۱-	۲۹-	۳۱-	۲۶-	۲۳-	۱۹-	۱۲-	۸-	۶-	۹-
	اشراق	۳-	۵-	۹-	۱۳-	۱۸-	۲۲-	۲۸-	۳۲-	۳۶-	۳۰-	۳۳-	۳۲-	۳۳-	۳۱-	۳۹-	۳۵-	۳۱-	۲۵-	۲۱-	۱۹-	۱۱-	۸-	۵-	۲-
	عصر (۱)	۳۳-	۳۱-	۳۸-	۳۳-	۳۹-	۲۵-	۱۴-	۱۵-	۱۰-	۹-	۳-	۱-	۳-	۲-	۳-	۷-	۱۱-	۱۴-	۲۱-	۲۹-	۳۱-	۳۵-	۳۹-	۴۲-
	عصر (۲)	۳۹-	۴۵-	۴۳-	۳۸-	۳۵-	۴۸-	۳۳-	۱۹-	۱۷-	۱۴-	۹-	۷-	۴-	۹-	۱۳-	۱۷-	۲۰-	۲۶-	۲۹-	۳۵-	۳۹-	۴۲-	۴۶-	۴۷-
	غروب	۳۵-	۴۳-	۳۰-	۳۶-	۳۱-	۳۶-	۲۰-	۱۶-	۱۳-	۸-	۵-	۳-	۳-	۷-	۹-	۱۳-	۱۹-	۲۳-	۲۸-	۳۳-	۳۷-	۴۰-	۴۳-	۴۰-
	عشاء (۱)	۳۹-	۳۸-	۳۳-	۳۰-	۳۶-	۲۲-	۱۶-	۱۱-	۵-	۰	۳+	۵+	۳+	۲+	۲-	۸-	۱۲-	۱۸-	۲۲-	۲۹-	۳۲-	۳۵-	۳۸-	۳۹-
	عشاء (۲)	۳۸-	۳۷-	۳۳-	۲۹-	۳۹-	۲۰-	۱۳-	۹-	۳-	۱+	۵+	۸+	۷+	۳+	۰	۵-	۱۰-	۱۶-	۲۲-	۲۷-	۳۱-	۳۳-	۳۸-	۳۸-
بہاولپور فرق نصف النہار - ۱۹	فجر	۱۲-	۱۳-	۱۳-	۱۶-	۱۸-	۲۱-	۲۲-	۲۷-	۲۹-	۳۳-	۳۲-	۳۵-	۳۳-	۳۲-	۳۱-	۲۹-	۲۶-	۲۳-	۲۰-	۱۷-	۱۵-	۱۳-	۱۲-	۱۲-
	طلوع	۱۰-	۱۱-	۱۳-	۱۳-	۱۶-	۱۸-	۲۲-	۲۳-	۲۵-	۲۷-	۲۹-	۲۹-	۲۸-	۲۶-	۲۶-	۲۳-	۲۳-	۲۰-	۱۶-	۱۳-	۱۲-	۱۰-	۱۰-	۱۰-
	اشراق	۹-	۹-	۱۱-	۱۳-	۱۶-	۱۷-	۲۰-	۲۲-	۲۳-	۲۶-	۲۷-	۲۷-	۲۷-	۲۶-	۲۵-	۲۳-	۲۱-	۱۹-	۱۶-	۱۲-	۱۱-	۱۰-	۹-	۸-
	عصر (۱)	۲۸-	۲۹-	۲۴-	۲۳-	۲۰-	۱۸-	۱۵-	۱۳-	۱۱-	۸-	۷-	۶-	۷-	۸-	۹-	۱۱-	۱۳-	۱۶-	۱۹-	۲۱-	۲۳-	۲۵-	۲۷-	۲۷-
	عصر (۲)	۳۲-	۲۹-	۲۸-	۲۵-	۳۵-	۳۱-	۱۸-	۱۵-	۱۵-	۱۳-	۱۲-	۱۰-	۹-	۱۱-	۱۳-	۱۶-	۱۹-	۲۰-	۳۱-	۳۵-	۳۵-	۲۸-	۳۱-	۳۰-
	غروب	۳۹-	۳۸-	۳۹-	۳۵-	۳۳-	۳۰-	۱۹-	۱۳-	۱۳-	۱۱-	۹-	۹-	۹-	۱۰-	۱۱-	۱۳-	۱۹-	۱۸-	۳۱-	۳۳-	۳۵-	۳۹-	۳۸-	۳۸-
	عشاء (۱)	۳۶-	۳۶-	۳۲-	۳۱-	۱۹-	۱۸-	۱۵-	۱۳-	۹-	۷-	۵-	۵-	۶-	۶-	۸-	۱۱-	۱۲-	۱۵-	۱۸-	۱۹-	۲۲-	۲۳-	۲۵-	۳۵-
	عشاء (۲)	۳۹-	۳۹-	۳۳-	۳۲-	۲۰-	۱۷-	۱۳-	۱۱-	۹-	۶-	۳-	۳-	۵-	۵-	۷-	۹-	۱۳-	۱۳-	۱۷-	۲۰-	۳۳-	۳۳-	۳۹-	۳۹-

صبح صادق ــــــــ ۸

ساہیوال فرق نصف النہار – ۲۵

	جنوری		فروری		مارچ		اپریل		مئی		جون		جولائی		اگست		ستمبر		اکتوبر		نومبر		دسمبر	
	۱	۱۶	۱	۱۶	۱	۱۶	۱	۱۶	۱	۱۶	۱	۱۶	۱	۱۶	۱	۱۶	۱	۱۶	۱	۱۶	۱	۱۶	۱	۱۶
فجر	۱۹-	۱۶-	۱۹-	۲۲-	۲۳-	۲۸-	۳۲-	۳۵-	۳۸-	۳۱-	۴۳-	۳۹-	۳۳-	۴۳-	۴۰-	۳۸-	۳۲-	۳۰-	۲۶-	۲۳-	۲۱-	۱۷-	۱۶-	۱۶-
طلوع	۱۳-	۱۳-	۱۶-	۱۸-	۲۲-	۲۲-	۲۸-	۳۱-	۳۳-	۳۹-	۳۸-	۳۸-	۳۷-	۳۶-	۳۵-	۳۲-	۲۹-	۲۶-	۲۳-	۱۸-	۱۹-	۱۴-	۱۳-	۱۳-
اشراق	۱۱-	۱۳-	۱۵-	۱۶-	۲۱-	۲۳-	۲۶-	۲۹-	۳۲-	۳۳-	۳۹-	۳۹-	۳۶-	۳۵-	۳۳-	۳۲-	۲۸-	۲۵-	۲۳-	۱۸-	۱۵-	۱۴-	۱۳-	۱۱-
عصر (۱)	۳۶-	۳۵-	۳۲-	۳۰-	۲۶-	۲۳-	۲۱-	۱۸-	۱۵-	۱۱-	۱۰-	۸-	۹-	۱۱-	۱۲-	۱۵-	۱۹-	۲۲-	۲۵-	۲۸-	۳۱-	۳۴-	۳۶-	۳۶-
عصر (۲)	۴۱-	۳۸-	۳۴-	۳۳-	۳۲-	۲۷-	۲۳-	۲۱-	۱۹-	۱۶-	۱۵-	۱۲-	۱۳-	۱۵-	۱۷-	۲۰-	۲۳-	۲۶-	۲۷-	۳۲-	۳۳-	۳۶-	۳۹-	۳۹-
غروب	۳۸-	۳۷-	۳۳-	۳۰-	۲۹-	۲۶-	۲۲-	۱۹-	۱۶-	۱۳-	۱۲-	۱۲-	۱۳-	۱۳-	۱۵-	۱۸-	۲۱-	۲۲-	۲۷-	۳۱-	۳۳-	۳۴-	۳۷-	۳۷-
عشاء (۱)	۳۳-	۳۴-	۳۰-	۲۸-	۲۵-	۲۳-	۲۰-	۱۶-	۱۳-	۹-	۷-	۹-	۷-	۸-	۱۱-	۱۳-	۱۶-	۲۰-	۲۳-	۲۶-	۲۹-	۳۱-	۳۳-	۳۲-
عشاء (۲)	۳۴-	۳۴-	۳۰-	۲۸-	۲۶-	۲۲-	۱۸-	۱۵-	۱۲-	۹-	۶-	۵-	۶-	۷-	۱۰-	۱۲-	۱۹-	۱۹-	۲۳-	۲۹-	۲۹-	۳۱-	۳۴-	۳۳-

سیالکوٹ فرق نصف النہار – ۳۰

	جنوری		فروری		مارچ		اپریل		مئی		جون		جولائی		اگست		ستمبر		اکتوبر		نومبر		دسمبر	
	۱	۱۶	۱	۱۶	۱	۱۶	۱	۱۶	۱	۱۶	۱	۱۶	۱	۱۶	۱	۱۶	۱	۱۶	۱	۱۶	۱	۱۶	۱	۱۶
فجر	۱۸-	۲۰-	۲۳-	۳۶-	۲۹-	۳۴-	۳۹-	۴۴-	۴۸-	۵۲-	۵۶-	۵۹-	۵۷-	۵۵-	۵۱-	۴۶-	۴۳-	۳۷-	۳۲-	۲۷-	۲۳-	۲۰-	۱۹-	۱۸-
طلوع	۱۳-	۱۵-	۱۶-	۲۱-	۲۹-	۲۹-	۳۳-	۳۸-	۴۱-	۴۵-	۴۷-	۴۸-	۴۷-	۴۵-	۴۴-	۴۰-	۳۵-	۳۲-	۲۷-	۲۲-	۱۸-	۱۵-	۱۳-	۱۳-
اشراق	۱۳-	۱۳-	۱۶-	۲۱-	۲۵-	۲۹-	۳۳-	۳۷-	۴۰-	۴۳-	۴۹-	۴۹-	۴۶-	۴۴-	۴۳-	۴۰-	۳۶-	۳۱-	۲۷-	۲۳-	۱۸-	۱۶-	۱۳-	۱۲-
عصر (۱)	۴۶-	۴۴-	۴۱-	۳۹-	۳۳-	۳۰-	۲۶-	۲۳-	۱۸-	۱۳-	۱۲-	۱۰-	۱۱-	۱۳-	۱۵-	۱۹-	۲۲-	۲۷-	۳۲-	۲۶-	۲۹-	۳۳-	۳۵-	۳۶-
عصر (۲)	۵۱-	۴۷-	۴۵-	۴۱-	۳۹-	۳۳-	۲۸-	۲۴-	۲۳-	۱۸-	۱۶-	۱۵-	۱۴-	۱۶-	۱۹-	۲۳-	۲۹-	۳۱-	۳۷-	۳۹-	۴۳-	۴۳-	۳۸-	۳۹-
غروب	۴۷-	۴۹-	۴۳-	۴۰-	۳۵-	۳۱-	۲۶-	۲۲-	۱۹-	۱۵-	۱۳-	۱۳-	۱۳-	۱۳-	۱۷-	۲۰-	۲۵-	۲۸-	۳۳-	۳۷-	۴۱-	۴۳-	۳۹-	۳۹-
عشاء (۱)	۴۳-	۴۳-	۳۸-	۳۵-	۳۳-	۲۹-	۲۴-	۱۹-	۱۳-	۱۰-	۷-	۹-	۷-	۸-	۱۳-	۱۶-	۲۰-	۲۵-	۲۹-	۳۳-	۳۷-	۳۹-	۴۲-	۴۳-
عشاء (۲)	۴۳-	۴۱-	۳۷-	۳۴-	۳۱-	۲۶-	۲۱-	۱۶-	۱۲-	۸-	۲-	۲-	۳-	۵-	۹-	۱۳-	۱۶-	۲۲-	۳۷-	۳۲-	۳۷-	۳۸-	۴۲-	۴۴-

ذیل کے جدول میں بائیں جانب کے شہروں کے اوقات گزشتہ نقشے میں درج ہیں یہاں ان سے دائیں جانب کے شہروں کا فرق وقت لکھا جاتا ہے۔

اٹک	اسلام آباد	+۳
ایبٹ آباد	پشاور	-۴
بنوں	جہلم	+۱۳
بیلا	نواب شاہ	+۸
پسنی	حیدرآباد	+۲۰
پنجگور	دادو	+۱۵
تربت	سانگھڑ	+۲۳
ٹھٹہ	کراچی	-۳
جاتی	بہاولپور	+۲۸
خضدار	سکھر	+۹
ڈیرہ غازی خان	مظفرگڑھ	+۲
راولپنڈی	اسلام آباد	
ژوب	جھنگ	+۱۱
سرگودھا	گوجرانوالہ	+۶
فیصل آباد	لاہور	+۵
کوئٹہ	ملتان	+۱۷
گلگت	چترال	-۱۰
گوادر	کراچی	+۱۹
لاڑکانہ	خیرپور	+۲
مظفرآباد	مردان	-۶
میانوالی	گجرات	+۱۰
مٹھی	نواب شاہ	+۲۶
نوشکی	سبی	+۸
نوکنڈی	تفتان	+۱۵

مشرقی پاکستان معیاری وقت = طول ۹۰°

		جنوری ۱	جنوری ۱۶	فروری ۱	فروری ۱۶	مارچ ۱	مارچ ۱۶	اپریل ۱	اپریل ۱۶	مئی ۱	مئی ۱۶	جون ۱	جون ۱۶	جولائی ۱	جولائی ۱۶	اگست ۱	اگست ۱۶	ستمبر ۱	ستمبر ۱۶	اکتوبر ۱	اکتوبر ۱۶	نومبر ۱	نومبر ۱۶	دسمبر ۱	دسمبر ۱۶
پبنہ فرق نصف النہار - ۲۹	فجر	۳۰ -	۲۹ -	۲۹ -	۲۹ -	۲۸ -	۲۸ -	۲۸ -	۲۷ -	۲۷ -	۲۶ -	۲۶ -	۲۶ -	۲۵ -	۲۶ -	۲۷ -	۲۷ -	۲۸ -	۲۸ -	۲۸ -	۱۸ -	۲۹ -	۲۹ -	۳۰ -	۳۰ -
	طلوع	۳۱ -	۳۰ -	۳۰ -	۳۰ -	۳۰ -	۲۹ -	۲۹ -	۲۸ -	۲۷ -	۲۷ -	۲۶ -	۲۶ -	۲۵ -	۲۶ -	۲۷ -	۲۷ -	۲۷ -	۲۸ -	۲۸ -	۲۸ -	۲۹ -	۳۰ -	۳۱ -	۳۱ -
	اشراق	۳۱ -	۳۱ -	۳۱ -	۳۰ -	۳۰ -	۲۹ -	۲۹ -	۲۸ -	۲۷ -	۲۷ -	۲۷ -	۲۶ -	۲۶ -	۲۶ -	۲۷ -	۲۸ -	۲۸ -	۲۸ -	۲۹ -	۲۹ -	۲۹ -	۳۰ -	۳۱ -	۳۱ -
	عصر (۱)	۲۸ -	۱۸ -	۲۸ -	۲۹ -	۲۹ -	۲۹ -	۳۰ -	۳۰ -	۳۱ -	۳۱ -	۳۳ -	۳۳ -	۳۲ -	۳۲ -	۳۱ -	۳۰ -	۳۰ -	۲۹ -	۲۹ -	۲۹ -	۲۸ -	۲۸ -	۲۸ -	۲۷ -
	عصر (۲)	۲۸ -	۲۸ -	۲۹ -	۲۹ -	۳۰ -	۳۰ -	۳۰ -	۳۰ -	۳۱ -	۳۱ -	۳۱ -	۳۱ -	۳۱ -	۳۱ -	۳۱ -	۳۱ -	۳۰ -	۲۹ -	۲۹ -	۲۹ -	۲۸ -	۲۸ -	۲۸ -	۲۷ -
	غروب	۲۸ -	۲۸ -	۲۸ -	۲۹ -	۲۹ -	۲۹ -	۲۹ -	۳۰ -	۳۱ -	۳۲ -	۳۲ -	۳۲ -	۳۱ -	۳۱ -	۳۱ -	۳۱ -	۳۱ -	۳۰ -	۲۹ -	۲۹ -	۲۸ -	۲۷ -	۲۷ -	۲۶ -
	عشاء (۱)	۲۸ -	۲۸ -	۲۸ -	۲۸ -	۲۹ -	۳۰ -	۳۱ -	۳۱ -	۳۱ -	۳۱ -	۳۱ -	۳۲ -	۳۲ -	۳۱ -	۳۱ -	۳۱ -	۳۰ -	۳۰ -	۲۹ -	۲۸ -	۲۸ -	۲۸ -	۲۸ -	۲۷ -
	عشاء (۲)	۲۸ -	۲۸ -	۲۸ -	۲۹ -	۳۰ -	۳۰ -	۳۰ -	۳۱ -	۳۱ -	۳۳ -	۳۲ -	۳۲ -	۳۳ -	۳۲ -	۳۱ -	۳۱ -	۳۰ -	۳۰ -	۲۹ -	۲۹ -	۲۹ -	۲۸ -	۲۸ -	۲۸ -
پتوآکھالی فرق نصف النہار - ۳۳	فجر	۳۷ -	۳۹ -	۳۵ -	۳۳ -	۳۳ -	۳۲ -	۳۱ -	۲۹ -	۲۸ -	۲۷ -	۲۹ -	۲۹ -	۲۵ -	۲۹ -	۲۷ -	۲۸ -	۳۰ -	۳۱ -	۳۲ -	۳۲ -	۳۳ -	۳۵ -	۳۹ -	۳۹ -
	طلوع	۳۹ -	۳۸ -	۳۷ -	۳۶ -	۳۵ -	۳۳ -	۳۲ -	۳۱ -	۳۰ -	۲۹ -	۲۸ -	۲۷ -	۲۷ -	۲۷ -	۲۹ -	۳۰ -	۳۱ -	۳۲ -	۳۳ -	۳۳ -	۳۶ -	۳۷ -	۳۸ -	۳۸ -
	اشراق	۳۹ -	۳۸ -	۳۷ -	۳۶ -	۳۵ -	۳۳ -	۳۳ -	۳۱ -	۳۰ -	۲۹ -	۲۸ -	۲۷ -	۲۷ -	۲۸ -	۲۹ -	۳۱ -	۳۳ -	۳۳ -	۳۴ -	۳۵ -	۳۶ -	۳۸ -	۳۹ -	۳۹ -
	عصر (۱)	۳۰ -	۳۰ -	۳۱ -	۳۲ -	۳۳ -	۳۴ -	۳۵ -	۳۷ -	۳۹ -	۳۹ -	۳۱ -	۳۱ -	۳۱ -	۳۱ -	۳۹ -	۳۸ -	۳۷ -	۳۵ -	۳۴ -	۳۳ -	۳۲ -	۳۱ -	۳۰ -	۲۹ -
	عصر (۲)	۲۹ -	۳۰ -	۳۱ -	۳۲ -	۳۳ -	۳۴ -	۳۵ -	۳۶ -	۳۸ -	۳۸ -	۳۹ -	۳۹ -	۳۹ -	۳۹ -	۳۸ -	۳۷ -	۳۶ -	۳۵ -	۳۳ -	۳۲ -	۳۱ -	۳۰ -	۲۹ -	۲۸ -
	غروب	۲۹ -	۳۰ -	۳۱ -	۳۲ -	۳۳ -	۳۴ -	۳۵ -	۳۶ -	۳۸ -	۳۹ -	۳۹ -	۴۰ -	۳۹ -	۳۹ -	۳۸ -	۳۷ -	۳۶ -	۳۵ -	۳۳ -	۳۲ -	۳۱ -	۳۰ -	۲۹ -	۲۸ -
	عشاء (۱)	۳۰ -	۳۱ -	۳۱ -	۳۲ -	۳۳ -	۳۵ -	۳۶ -	۳۷ -	۳۸ -	۳۹ -	۳۰ -	۴۰ -	۴۱ -	۴۰ -	۳۹ -	۳۸ -	۳۶ -	۳۵ -	۳۳ -	۳۲ -	۳۲ -	۳۱ -	۳۰ -	۲۹ -
	عشاء (۲)	۳۰ -	۳۱ -	۳۱ -	۳۲ -	۳۳ -	۳۵ -	۳۶ -	۳۸ -	۳۹ -	۳۰ -	۳۱ -	۴۱ -	۴۲ -	۴۱ -	۳۹ -	۳۸ -	۳۶ -	۳۵ -	۳۳ -	۳۳ -	۳۲ -	۳۱ -	۳۱ -	۳۰ -

صبح صادق ——— ۹۰

سعودیہ عربیہ معیاری وقت = سوں ۴۵

		جنوری ۱	جنوری ۱۶	فروری ۱	فروری ۱۶	مارچ ۱	مارچ ۱۶	اپریل ۱	اپریل ۱۶	مئی ۱	مئی ۱۶	جون ۱	جون ۱۶	جولائی ۱	جولائی ۱۶	اگست ۱	اگست ۱۶	ستمبر ۱	ستمبر ۱۶	اکتوبر ۱	اکتوبر ۱۶	نومبر ۱	نومبر ۱۶	دسمبر ۱	دسمبر ۱۶
مکہ مکرمہ فرق نصف النہار - ۱۲	فجر	۱۸	۱۷	۱۵	۱۴	۱۳	۱۱	۹	۷	۵	۳	۲	۱	۱	۲	۳	۵	۷	۹	۱۱	۱۳	۱۵	۱۷	۱۶	۱۸
	طلوع	۲۰	۱۹	۱۷	۱۶	۱۴	۱۳	۱۱	۹	۸	۶	۵	۴	۵	۵	۶	۸	۹	۱۱	۱۳	۱۵	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰
	اشراق	۲۰	۱۸	۱۷	۱۵	۱۳	۱۲	۱۱	۹	۷	۵	۳	۳	۳	۴	۶	۸	۹	۱۰	۱۲	۱۳	۱۵	۱۷	۱۹	۱۹
	عصر (۱)	۵	۶	۷	۹	۱۱	۱۳	۱۵	۱۷	۱۸	۲۰	۱۸	۱۳	۱۵	۲۲	۱۸	۱۸	۱۹	۱۴	۱۳	۱۰	۸	۷	۶	۵
	عصر (۲)	۳	۵	۶	۸	۱۰	۱۲	۱۳	۱۵	۱۹	۱۸	۱۶	۱۶	۱۷	۱۸	۱۶	۱۷	۱۴	۱۳	۱۱	۹	۷	۶	۵	۳
	غروب	۳	۵	۷	۸	۱۰	۱۱	۱۳	۱۵	۱۷	۱۸	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۸	۱۷	۱۵	۱۳	۱۱	۹	۷	۶	۵	۳
	عشاء (۱)	۶	۷	۷	۹	۱۱	۱۳	۱۵	۱۷	۱۸	۱۹	۲۱	۲۱	۲۲	۲۱	۱۹	۱۸	۱۶	۱۳	۱۲	۱۰	۹	۷	۶	۵
	عشاء (۲)	۶	۷	۹	۱۰	۱۱	۱۳	۱۵	۱۷	۱۹	۲۱	۲۰	۲۳	۲۳	۲۰	۲۰	۱۹	۱۷	۱۵	۱۳	۱۱	۹	۸	۷	۶
طائف فرق نصف النہار - ۱۳	فجر	۱۹	۱۷	۱۶	۱۵	۱۳	۱۱	۱۰	۸	۶	۴	۳	۳	۲	۳	۵	۷	۹	۱۰	۱۲	۱۳	۱۵	۱۷	۱۸	۱۸
	طلوع	۲۱	۲۰	۱۸	۱۶	۱۴	۱۳	۱۲	۱۰	۸	۷	۶	۳	۵	۵	۷	۹	۱۰	۱۲	۱۳	۱۵	۱۷	۱۹	۲۰	۲۱
	اشراق	۲۲	۲۰	۱۹	۱۶	۱۴	۱۳	۱۳	۱۱	۹	۷	۶	۵	۵	۹	۸	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۸	۲۰	۲۱	۲۱
	عصر (۱)	۸	۸	۹	۱۱	۱۳	۱۵	۱۷	۱۹	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۳	۲۲	۲۰	۱۸	۱۶	۱۳	۱۲	۱۰	۹	۸	۷
	عصر (۲)	۸	۸	۹	۱۱	۱۳	۱۴	۱۵	۱۷	۱۹	۲۰	۲۲	۲۱	۲۱	۲۱	۲۰	۱۹	۱۶	۱۵	۱۳	۱۱	۹	۸	۸	۶
	غروب	۷	۷	۹	۱۱	۱۴	۱۴	۱۵	۱۷	۱۹	۲۱	۲۱	۲۲	۲۲	۲۱	۲۰	۱۸	۱۶	۱۵	۱۳	۱۱	۹	۷	۷	۵
	عشاء (۱)	۸	۹	۹	۱۱	۱۳	۱۵	۱۷	۱۹	۲۰	۲۱	۲۳	۲۴	۲۴	۲۳	۲۱	۲۰	۱۸	۱۶	۱۳	۱۲	۱۱	۹	۸	۷
	عشاء (۲)	۸	۱۰	۱۰	۱۳	۱۴	۱۶	۱۷	۱۹	۲۱	۲۳	۲۴	۲۴	۲۵	۲۴	۲۲	۲۰	۱۸	۱۶	۱۴	۱۳	۱۲	۱۰	۹	۸

مدینہ منورہ کے سب اوقات کراچی کے اوقات سے ۱۲ منٹ کم ہیں ☆ جدہ کے سب اوقات مکہ مکرمہ کے اوقات سے ۳ منٹ زیادہ ہیں

	جنوری		فروری		مارچ		اپریل		مئی		جون		جولائی		اگست		ستمبر		اکتوبر		نومبر		دسمبر	
	١	١٦	١	١٦	١	١٦	١	١٦	١	١٦	١	١٦	١	١٦	١	١٦	١	١٦	١	١٦	١	١٦	١	١٦
رابغ فرق نصف النہار ـ ۴۰																								
فجر	-١١	-١٠	-١٠	-٩	-٨	-٧	-٦	-٥	-٣	-٢	-٢	-٢	-١	-٢	-٣	-٣	-٥	-٦	-٧	-٨	-٩	-١٠	-١١	-١١
طلوع	-١٢	-١٢	-١١	-١٠	-٩	-٨	-٧	-٦	-٥	-٣	-٣	-٢	-٣	-٣	-٤	-٥	-٦	-٧	-٨	-٩	-١٠	-١١	-١٢	-١٢
اشراق	-١٢	-١٢	-١١	-١٠	-٩	-٨	-٧	-٦	-٥	-٣	-٣	-٣	-٣	-٤	-٥	-٦	-٦	-٧	-٨	-٩	-١٠	-١٢	-١٢	-١٣
عصر (۱)	-٥	-٥	-٦	-٧	-٨	-٩	-١٠	-١١	-١٢	-١٣	-١٣	-١٤	-١٤	-١٣	-١٢	-١١	-١٠	-٩	-٨	-٧	-٦	-٥	-٥	-٤
عصر (۲)	-٥	-٥	-٦	-٧	[illegible]	-٨	-٩	-١٠	-١١	-١٣	-١٣	-١٤	-١٤	-١٣	-١٢	-١١	-١٠	-٩	-٨	-٧	-٦	-٥	-٥	-٤
غروب	-٤	-٥	-٥	-٦	[illegible]	-٨	-٩	-١٠	-١١	-١٢	-١٣	-١٣	-١٣	-١٣	-١٢	-١١	-١١	-٩	-٨	-٧	-٦	-٥	-٤	-٣
عشاء (۱)	-٥	-٥	-٦	-٧	-٨	-٩	-١٠	-١١	-١٢	-١٢	-١٣	-١٤	-١٤	-١٣	-١٣	-١٢	-١١	-١٠	-٩	-٨	-٧	-٦	-٥	-٤
عشاء (۲)	-٥	-٥	-٦	-٧	-٨	-٩	-١٠	-١١	-١٢	-١٣	-١٣	-١٤	-١٥	-١٤	-١٣	-١٢	-١١	-١٠	-٩	-٨	-٧	-٦	-٥	-٤
ریاض فرق نصف النہار ـ ۳۹																								
فجر	-٣٩	-٣٩	-٣٩	-٣٨	-٣٨	-٣٨	-٣٨	-٣٨	-٣٨	-٣٨	-٣٨	-٣٨	-٣٧	-٣٧	-٣٨	-٣٨	-٣٨	-٣٨	-٣٨	-٣٨	-٣٨	-٣٨	-٣٩	-٣٩
طلوع	-٤٠	-٣٩	-٣٩	-٣٩	-٣٩	-٣٩	-٣٩	-٣٨	-٣٨	-٣٨	-٣٧	-٣٧	-٣٧	-٣٧	-٣٧	-٣٨	-٣٨	-٣٨	-٣٨	-٣٨	-٣٨	-٣٩	-٣٩	-٣٩
اشراق	-٤٠	-٣٩	-٣٩	-٣٩	-٣٩	-٣٩	-٣٩	-٣٨	-٣٨	-٣٨	-٣٨	-٣٧	-٣٧	-٣٧	-٣٨	-٣٩	-٣٩	-٣٩	-٣٩	-٣٩	-٣٩	-٣٩	-٣٩	-٣٩
عصر (۱)	-٣٩	-٣٨	-٣٨	-٣٨	-٣٨	-٣٩	-٣٩	-٣٩	-٣٩	-٣٩	-٣٩	-٣٩	-٤٠	-٤٠	-٣٩	-٣٩	-٣٩	-٣٩	-٣٩	-٣٩	-٣٨	-٣٨	-٣٨	-٣٨
عصر (۲)	-٤٠	-٣٩	-٣٩	-٣٩	-٣٩	-٣٩	-٣٩	-٣٩	-٤٠	-٤٠	-٤٠	-٤٠	-٤٠	-٤٠	-٤٠	-٤٠	-٣٩	-٣٩	-٣٩	-٣٩	-٣٩	-٣٨	-٣٨	-٣٧
غروب	-٣٩	-٣٩	-٣٩	-٣٩	-٣٩	-٣٩	-٣٩	-٣٩	-٤٠	-٤٠	-٤٠	-٤٠	-٤٠	-٤٠	-٤٠	-٤٠	-٤٠	-٤٠	-٣٩	-٣٩	-٣٨	-٣٨	-٣٨	-٣٧
عشاء (۱)	-٣٩	-٣٩	-٣٩	-٣٩	-٣٩	-٤٠	-٤٠	-٤٠	-٤٠	-٤٠	-٤٠	-٤٠	-٤١	-٤٠	-٤٠	-٤٠	-٣٩	-٣٩	-٣٩	-٣٨	-٣٨	-٣٨	-٣٨	-٣٨
عشاء (۲)	-٣٩	-٣٩	-٣٩	-٣٩	-٣٩	-٤٠	-٤٠	-٤٠	-٤٠	-٤٠	-٤٠	-٤٠	-٤١	-٤٠	-٤٠	-٤٠	-٣٩	-٣٩	-٣٩	-٣٩	-٣٩	-٣٩	-٣٩	-٣٩

ہندوستان معیاری وقت : ۸۲ ڈ ۳۰

		جنوری		فروری		مارچ		اپریل		مئی		جون		جولائی		اگست		ستمبر		اکتوبر		نومبر		دسمبر	
		۱	۱۶	۱	۱۶	۱	۱۶	۱	۱۶	۱	۱۶	۱	۱۶	۱	۱۶	۱	۱۶	۱	۱۶	۱	۱۶	۱	۱۶	۱	۱۶
بمبئی فرق نصف النہار +۷	فجر	-۳	۰	+۲	+۳	+۶	+۹	+۱۲	+۱۵	+۱۸	+۲۱	+۲۳	+۲۴	+۲۴	+۲۳	+۲۰	+۱۷	+۱۳	+۱۱	+۸	+۵	+۳	+۱	-۱	-۱
	طلوع	-۵	-۳	-۱	+۱	+۳	+۶	+۹	+۱۳	+۱۵	+۱۷	+۱۹	+۲۱	+۲۰	+۱۹	+۱۷	+۱۵	+۱۳	+۹	+۶	+۳	۰	-۲	-۳	-۵
	اشراق	-۶	-۳	-۲	۰	+۲	+۵	+۸	+۱۱	+۱۳	+۱۷	+۱۹	+۲۰	+۲۰	+۱۸	+۱۶	+۱۳	+۱۱	+۸	+۵	+۲	-۱	-۳	-۵	-۶
	عصر (۱)	+۱۶	+۱۵	+۱۳	+۱۱	+۸	+۵	+۲	-۲	-۵	-۸	-۱۰	-۱۱	-۱۲	-۱۰	-۷	-۳	-۱	+۳	+۶	+۹	+۱۲	+۱۴	+۱۵	+۱۶
	عصر (۲)	+۱۷	+۱۶	+۱۳	+۱۲	+۱۰	+۷	+۴	+۱	-۲	-۴	-۵	-۶	-۵	-۴	-۳	-۱	+۲	+۵	+۸	+۱۱	+۱۴	+۱۶	+۱۸	+۱۹
	غروب	+۱۸	+۱۷	+۱۵	+۱۳	+۱۰	+۷	+۴	+۱	-۱	-۴	-۵	-۶	-۶	-۵	-۳	-۱	+۲	+۵	+۸	+۱۱	+۱۴	+۱۶	+۱۸	+۱۹
	عشاء (۱)	+۱۶	+۱۵	+۱۴	+۱۱	+۸	+۵	+۲	-۱	-۴	-۶	-۸	-۹	-۱۰	-۸	-۶	-۳	۰	+۳	+۶	+۹	+۱۲	+۱۳	+۱۵	+۱۶
	عشاء (۲)	+۱۵	+۱۴	+۱۳	+۱۰	+۷	+۴	+۱	-۲	-۵	-۷	-۹	-۱۰	-۱۱	-۹	-۷	-۴	۰	+۳	+۶	+۸	+۱۰	+۱۲	+۱۳	+۱۵
بنگلور فرق نصف النہار -۱۲	فجر	-۳۰	-۲۸	-۲۴	-۱۹	-۱۳	-۸	-۳	+۳	+۹	+۱۴	+۱۷	+۱۹	+۲۰	+۱۶	+۱۳	+۷	+۱	-۴	-۱۰	-۱۶	-۲۱	-۲۵	-۲۸	-۲۹
	طلوع	-۳۵	-۳۲	-۲۸	-۲۳	-۲۰	-۱۳	-۸	-۲	+۳	+۷	+۱۱	+۱۳	+۱۲	+۱۰	+۶	+۱	-۳	-۹	-۱۵	-۲۰	-۲۵	-۳۰	-۳۲	-۳۵
	اشراق	-۳۷	-۳۴	-۳۰	-۲۵	-۲۱	-۱۵	-۹	-۳	+۲	+۶	+۱۰	+۱۲	+۱۱	+۹	+۵	۰	-۵	-۱۰	-۱۵	-۲۰	-۲۵	-۳۰	-۳۵	-۳۶
	عصر (۱)	+۳	+۳	-۲	-۷	-۱۲	-۱۸	-۲۵	-۳۲	-۳۰	-۴۶	-۵۲	-۵۴	-۵۲	-۵۰	-۴۲	-۳۷	-۳۰	-۲۲	-۱۶	-۱۰	-۴	۰	+۳	+۵
	عصر (۲)	+۸	+۷	+۲	-۳	-۸	-۱۳	-۱۹	-۲۵	-۳۱	-۳۵	-۳۹	-۳۹	-۳۹	-۳۷	-۳۲	-۲۸	-۲۲	-۱۶	-۱۱	-۶	۰	+۶	+۸	+۱۰
	غروب	+۱۰	+۸	+۳	-۲	-۷	-۱۲	-۱۶	-۲۳	-۲۸	-۳۳	-۳۵	-۳۷	-۳۶	-۳۳	-۳۱	-۲۷	-۲۲	-۱۶	-۱۰	-۴	+۱	+۶	+۹	+۱۱
	عشاء (۱)	+۶	+۴	+۱	-۳	-۱۰	-۱۶	-۲۲	-۲۶	-۳۲	-۳۶	-۴۰	-۴۳	-۴۲	-۳۹	-۳۵	-۳۰	-۲۲	-۱۸	-۱۳	-۷	-۲	+۲	+۵	+۷
	عشاء (۲)	+۶	+۳	۰	-۵	-۱۰	-۱۴	-۲۲	-۲۷	-۳۳	-۳۹	-۴۲	-۴۳	-۴۳	-۴۱	-۳۷	-۳۰	-۲۶	-۲۰	-۱۳	-۹	-۴	۰	+۳	+۵

صبح صادق ——— ۱۰۳

جے پور	دادو	- ۲
جونا گڑھ	ککرسہ	+ ۲۹
جودھپور	نواب شاہ	+ ۱۳
جیسلمیر	دادو	+ ۱۰
جالندھر	جھنگ	+ ۱۴
جموں	گجرات	+ ۲۳
جونپور	میرپور خاص	۲۵
حصار	قلات	- ۴
دلی چند	بھاولنگر	+ ۱۲
دہلی	خاران	- ۱۰
دہرہ دون	ملتان	+ ۳
رہتک	قلات	- ۱۰
رائے بریلی	نواب شاہ	- ۱۴
سہارنپور	بھاولنگر	+ ۳
سرینگر	پشاور	+ ۱۵
سلطانپور	نواب شاہ	- ۲۵
سیتاپور	خیرپور	- ۱۰
سرہند	ساہیوال	+ ۱۴
سورت	ککرسہ	+ ۱۹
شملہ	جھنگ	+ ۱۱
شاہجہانپور	سکھر	- ۱۳
علیگڑھ	سکھر	- ۴
فیروزپور	ساہیوال	+ ۲۳
فیض آباد	دادو	- ۲۷
فرخ آباد	خیرپور	- ۱۳
فتح پور ہسوا	سانگھڑ	+ ۱۴
کانپور	نواب شاہ	- ۱۵
کرنال	سبی	- ۶
گورداسپور	گوجرانوالہ	+ ۲۵
جھانسی	خیرپور	- ۴
گورکھپور	دادو	- ۳۰
گوڑگانوہ	خاران	- ۱۲
گونڈا	دادو	- ۲۷
لدھیانہ	ساہیوال	+ ۹
لکھنؤ	دادو	- ۲۳
لکھیم پور کھیری	سکھر	- ۱۸
میرٹھ	قلات	- ۱۳
مظفرنگر	سبی	- ۹
مرادآباد	قلات	- ۱۹
متھرا	خیرپور	- ۲
مغل سرائے	حیدرآباد	- ۲۹
نابھہ	ساہیوال	+ ۱۴
ہوشیارپور	لاہور	+ ۲۳
ہردوار	بھاولنگر	+ ۱۰
ہردوئی	خیرپور	- ۱۶
ہوڑہ	کلکتہ	+ ۲

نقشہ اوقات نماز برائے کراچی

تاریخ	فجر		طلوع		اشراق		نصف النہار		عصر (۱)		عصر (۲)		غروب		عشاء (۱)		عشاء (۲)	
	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ
۱	۶	۹	۷	۱۷	۷	۲۸	۱۲	۳۵	۳	۳۳	۴	۱۹	۵	۵۴	۶	۴۷	۷	۱
۲	۶	۹	۷	۱۷	۷	۲۸	۱۲	۳۶	۳	۳۵	۴	۱۹	۵	۵۵	۶	۴۸	۷	۲
۳	۶	۹	۷	۱۸	۷	۲۵	۱۲	۳۶	۳	۳۵	۴	۱۹	۵	۵۵	۶	۴۸	۷	۳
۴	۶	۱۰	۷	۱۸	۷	۲۹	۱۲	۳۷	۳	۳۶	۴	۲۰	۵	۵۶	۶	۴۹	۷	۴
۵	۶	۱۰	۷	۱۸	۷	۲۹	۱۲	۳۷	۳	۳۶	۴	۲۱	۵	۵۷	۶	۵۰	۷	۴
۶	۶	۱۰	۷	۱۸	۷	۲۹	۱۲	۳۸	۳	۳۷	۴	۲۱	۵	۵۷	۶	۵۱	۷	۵
۷	۶	۱۱	۷	۱۸	۷	۲۹	۱۲	۳۸	۳	۳۸	۴	۲۲	۵	۵۸	۶	۵۱	۷	۵
۸	۶	۱۱	۷	۱۸	۷	۲۹	۱۲	۳۸	۳	۳۸	۴	۲۲	۵	۵۹	۶	۵۱	۷	۶
۹	۶	۱۱	۷	۱۸	۷	۲۹	۱۲	۳۹	۳	۳۹	۴	۲۳	۶	۰	۶	۵۲	۷	۷
۱۰	۶	۱۱	۷	۱۸	۷	۲۹	۱۲	۳۹	۳	۴۰	۴	۲۴	۶	۰	۶	۵۳	۷	۷
۱۱	۶	۱۲	۷	۱۸	۷	۲۹	۱۲	۴۰	۳	۴۱	۴	۲۵	۶	۱	۶	۵۴	۷	۸
۱۲	۶	۱۲	۷	۱۹	۷	۳۰	۱۲	۴۰	۳	۴۱	۴	۲۶	۶	۱	۶	۵۴	۷	۸
۱۳	۶	۱۲	۷	۱۹	۷	۳۰	۱۲	۴۰	۳	۴۲	۴	۲۷	۶	۲	۶	۵۵	۷	۹
۱۴	۶	۱۲	۷	۱۹	۷	۳۰	۱۲	۴۱	۳	۴۳	۴	۲۸	۶	۳	۶	۵۶	۷	۱۰
۱۵	۶	۱۳	۷	۱۹	۷	۳۰	۱۲	۴۱	۳	۴۳	۴	۲۸	۶	۴	۶	۵۷	۷	۱۱
۱۶	۶	۱۳	۷	۱۹	۷	۳۰	۱۲	۴۲	۳	۴۴	۴	۲۹	۶	۵	۶	۵۸	۷	۱۲
۱۷	۶	۱۳	۷	۱۹	۷	۳۰	۱۲	۴۲	۳	۴۴	۴	۳۰	۶	۶	۶	۵۸	۷	۱۲
۱۸	۶	۱۳	۷	۱۹	۷	۳۰	۱۲	۴۲	۳	۴۵	۴	۳۱	۶	۶	۶	۵۸	۷	۱۳
۱۹	۶	۱۳	۷	۱۹	۷	۳۰	۱۲	۴۳	۳	۴۶	۴	۳۲	۶	۷	۶	۵۹	۷	۱۴
۲۰	۶	۱۳	۷	۱۸	۷	۲۹	۱۲	۴۳	۳	۴۷	۴	۳۳	۶	۸	۷	۰	۷	۱۴
۲۱	۶	۱۳	۷	۱۸	۷	۲۹	۱۲	۴۳	۳	۴۷	۴	۳۳	۶	۸	۷	۰	۷	۱۵
۲۲	۶	۱۱	۷	۱۸	۷	۲۹	۱۲	۴۳	۳	۴۸	۴	۳۴	۶	۹	۷	۱	۷	۱۵
۲۳	۶	۱۱	۷	۱۸	۷	۲۹	۱۲	۴۴	۳	۴۹	۴	۳۵	۶	۱۰	۷	۲	۷	۱۶
۲۴	۶	۱۱	۷	۱۸	۷	۲۹	۱۲	۴۴	۳	۴۹	۴	۳۵	۶	۱۱	۷	۲	۷	۱۷
۲۵	۶	۱۱	۷	۱۸	۷	۲۹	۱۲	۴۴	۳	۵۰	۴	۳۶	۶	۱۱	۷	۳	۷	۱۷
۲۶	۶	۱۱	۷	۱۷	۷	۲۸	۱۲	۴۴	۳	۵۰	۴	۳۶	۶	۱۲	۷	۴	۷	۱۸
۲۷	۶	۱۱	۷	۱۷	۷	۲۸	۱۲	۴۵	۳	۵۱	۴	۳۷	۶	۱۳	۷	۵	۷	۱۸
۲۸	۶	۱۱	۷	۱۷	۷	۲۸	۱۲	۴۵	۳	۵۱	۴	۳۷	۶	۱۴	۷	۵	۷	۱۹
۲۹	۶	۱۱	۷	۱۶	۷	۲۷	۱۲	۴۵	۳	۵۲	۴	۳۸	۶	۱۵	۷	۶	۷	۱۹
۳۰	۶	۱۰	۷	۱۶	۷	۲۷	۱۲	۴۵	۳	۵۳	۴	۳۹	۶	۱۵	۷	۶	۷	۲۰
۳۱	۶	۱۰	۷	۱۵	۷	۲۶	۱۲	۴۵	۳	۵۴	۴	۴۰	۶	۱۶	۷	۶	۷	۲۰

صبح صادق —— ۱۰۷

نقشہ اوقات نماز برائے کراچی

تاریخ	صبح		طلوع		اشراق		نصف النہار		عصر (۱)		عصر (۲)		غروب		عشاء (۱)		عشاء (۲)	
	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ
۱	۶	۱۰	۷	۱۵	۷	۲۶	۱۲	۴۶	۳	۵۵	۴	۳۲	۶	۱۷	۷	۷	۷	۳۱
۲	۶	۹	۷	۱۵	۷	۲۶	۱۲	۴۶	۳	۵۵	۴	۳۳	۶	۱۷	۷	۸	۷	۳۲
۳	۶	۹	۷	۱۴	۷	۲۵	۱۲	۴۶	۳	۵۵	۴	۴۳	۶	۱۸	۷	۹	۷	۳۳
۴	۶	۹	۷	۱۴	۷	۲۵	۱۲	۴۶	۳	۵۵	۴	۴۳	۶	۱۸	۷	۹	۷	۳۳
۵	۶	۸	۷	۱۴	۷	۲۴	۱۲	۴۶	۳	۵۶	۴	۴۳	۶	۱۹	۷	۱۰	۷	۳۴
۶	۶	۸	۷	۱۳	۷	۲۳	۱۲	۴۶	۳	۵۶	۴	۴۳	۶	۲۰	۷	۱۱	۷	۳۴
۷	۶	۸	۷	۱۲	۷	۲۲	۱۲	۴۶	۳	۵۷	۴	۴۴	۶	۲۱	۷	۱۱	۷	۳۴
۸	۶	۷	۷	۱۲	۷	۲۲	۱۲	۴۶	۳	۵۷	۴	۴۳	۶	۲۱	۷	۱۲	۷	۳۵
۹	۶	۶	۷	۱۱	۷	۲۱	۱۲	۴۶	۳	۵۸	۴	۴۵	۶	۲۲	۷	۱۲	۷	۳۶
۱۰	۶	۶	۷	۱۰	۷	۲۰	۱۲	۴۶	۳	۵۸	۴	۴۶	۶	۲۳	۷	۱۳	۷	۳۶
۱۱	۶	۵	۷	۱۰	۷	۲۰	۱۲	۴۶	۳	۵۹	۴	۴۶	۶	۲۳	۷	۱۳	۷	۳۷
۱۲	۶	۴	۷	۹	۷	۱۹	۱۲	۴۶	۳	۵۹	۴	۴۷	۶	۲۴	۷	۱۴	۷	۳۸
۱۳	۶	۴	۷	۸	۷	۱۸	۱۲	۴۶	۳	۵۹	۴	۴۸	۶	۲۵	۷	۱۴	۷	۳۸
۱۴	۶	۳	۷	۸	۷	۱۸	۱۲	۴۶	۴	۰	۴	۴۹	۶	۲۶	۷	۱۵	۷	۳۹
۱۵	۶	۳	۷	۷	۷	۱۷	۱۲	۴۶	۴	۰	۴	۴۹	۶	۲۶	۷	۱۶	۷	۳۹
۱۶	۶	۳	۷	۶	۷	۱۶	۱۲	۴۶	۴	۱	۴	۵۰	۶	۲۷	۷	۱۶	۷	۳۰
۱۷	۶	۱	۷	۵	۷	۱۵	۱۲	۴۶	۴	۱	۴	۵۰	۶	۲۷	۷	۱۷	۷	۳۱
۱۸	۶	۱	۷	۵	۷	۱۵	۱۲	۴۶	۴	۱	۴	۵۱	۶	۲۸	۷	۱۷	۷	۳۱
۱۹	۶	۰	۷	۴	۷	۱۴	۱۲	۴۶	۴	۲	۴	۵۱	۶	۲۹	۷	۱۸	۷	۳۲
۲۰	۵	۵۹	۷	۳	۷	۱۳	۱۲	۴۶	۴	۲	۴	۵۲	۶	۳۰	۷	۱۹	۷	۳۲
۲۱	۵	۵۹	۷	۲	۷	۱۲	۱۲	۴۶	۴	۳	۴	۵۲	۶	۳۰	۷	۱۹	۷	۳۳
۲۲	۵	۵۸	۷	۱	۷	۱۱	۱۲	۴۶	۴	۳	۴	۵۳	۶	۳۱	۷	۲۰	۷	۳۴
۲۳	۵	۵۷	۷	۰	۷	۱۰	۱۲	۴۶	۴	۴	۴	۵۳	۶	۳۲	۷	۲۱	۷	۳۴
۲۴	۵	۵۶	۶	۵۹	۷	۹	۱۲	۴۵	۴	۳	۴	۵۴	۶	۳۲	۷	۲۱	۷	۳۴
۲۵	۵	۵۵	۶	۵۹	۷	۹	۱۲	۴۵	۴	۳	۴	۵۴	۶	۳۲	۷	۲۱	۷	۳۵
۲۶	۵	۵۵	۶	۵۸	۷	۸	۱۲	۴۵	۴	۴	۴	۵۵	۶	۳۳	۷	۲۱	۷	۳۶
۲۷	۵	۵۴	۶	۵۷	۷	۷	۱۲	۴۵	۴	۴	۴	۵۶	۶	۳۳	۷	۲۲	۷	۳۶
۲۸	۵	۵۳	۶	۵۶	۷	۶	۱۲	۴۵	۴	۵	۴	۵۶	۶	۳۳	۷	۲۳	۷	۳۷
۲۹	۵	۵۲	۶	۵۶	۷	۶	۱۲	۴۵	۴	۵	۴	۵۷	۶	۳۴	۷	۲۴	۷	۳۷

نقشہ اوقات نماز برائے کراچی

تاریخ	فجر		طلوع		ختم شروق		نصف النہار		عصر (۱)		عصر (۲)		غروب		عشاء (۱)		عشاء (۲)	
	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ
۱	۵	۵۱	۶	۵۵	۷	۵	۱۲	۴۴	۴	۵	۴	۵۷	۶	۳۴	۷	۳۳	۷	۳۷
۲	۵	۵۱	۶	۵۴	۷	۴	۱۲	۴۴	۴	۵	۴	۵۷	۶	۳۵	۷	۳۴	۷	۳۸
۳	۵	۵۰	۶	۵۳	۷	۳	۱۲	۴۴	۴	۵	۴	۵۷	۶	۳۵	۷	۳۵	۷	۳۹
۴	۵	۴۹	۶	۵۲	۷	۲	۱۲	۴۴	۴	۵	۴	۵۸	۶	۳۶	۷	۳۵	۷	۳۹
۵	۵	۴۸	۶	۵۱	۷	۱	۱۲	۴۴	۴	۶	۴	۵۸	۶	۳۷	۷	۳۶	۷	۴۰
۶	۵	۴۷	۶	۵۰	۷	۰	۱۲	۴۳	۴	۶	۴	۵۹	۶	۳۷	۷	۳۶	۷	۴۰
۷	۵	۴۶	۶	۴۹	۶	۵۹	۱۲	۴۳	۴	۶	۴	۵۹	۶	۳۷	۷	۳۶	۷	۴۱
۸	۵	۴۵	۶	۴۸	۶	۵۸	۱۲	۴۳	۴	۶	۴	۵۹	۶	۳۸	۷	۳۷	۷	۴۱
۹	۵	۴۴	۶	۴۷	۶	۵۷	۱۲	۴۳	۴	۶	۴	۵۹	۶	۳۸	۷	۳۸	۷	۴۱
۱۰	۵	۴۳	۶	۴۶	۶	۵۶	۱۲	۴۲	۴	۶	۵	۰	۶	۳۹	۷	۳۸	۷	۴۱
۱۱	۵	۴۳	۶	۴۵	۶	۵۵	۱۲	۴۲	۴	۶	۵	۰	۶	۴۰	۷	۳۸	۷	۴۱
۱۲	۵	۴۱	۶	۴۴	۶	۵۴	۱۲	۴۲	۴	۶	۵	۰	۶	۴۰	۷	۳۹	۷	۴۲
۱۳	۵	۴۰	۶	۴۳	۶	۵۳	۱۲	۴۱	۴	۶	۵	۰	۶	۴۰	۷	۳۹	۷	۴۲
۱۴	۵	۳۹	۶	۴۲	۶	۵۲	۱۲	۴۱	۴	۶	۵	۰	۶	۴۱	۷	۴۰	۷	۴۳
۱۵	۵	۳۸	۶	۴۱	۶	۵۱	۱۲	۴۱	۴	۶	۵	۱	۶	۴۱	۷	۴۱	۷	۴۴
۱۶	۵	۳۷	۶	۴۰	۶	۵۰	۱۲	۴۱	۴	۶	۵	۱	۶	۴۲	۷	۴۲	۷	۴۵
۱۷	۵	۳۶	۶	۳۹	۶	۴۹	۱۲	۴۰	۴	۶	۵	۱	۶	۴۲	۷	۴۲	۷	۴۵
۱۸	۵	۳۵	۶	۳۸	۶	۴۸	۱۲	۴۰	۴	۶	۵	۱	۶	۴۲	۷	۴۲	۷	۴۵
۱۹	۵	۳۴	۶	۳۷	۶	۴۷	۱۲	۴۰	۴	۶	۵	۱	۶	۴۳	۷	۴۳	۷	۴۶
۲۰	۵	۳۳	۶	۳۶	۶	۴۶	۱۲	۳۹	۴	۵	۵	۲	۶	۴۳	۷	۴۳	۷	۴۶
۲۱	۵	۳۲	۶	۳۵	۶	۴۵	۱۲	۳۹	۴	۵	۵	۲	۶	۴۳	۷	۴۴	۷	۴۷
۲۲	۵	۳۱	۶	۳۴	۶	۴۴	۱۲	۳۹	۴	۵	۵	۳	۶	۴۴	۷	۴۴	۷	۴۷
۲۳	۵	۳۰	۶	۳۳	۶	۴۳	۱۲	۳۹	۴	۵	۵	۳	۶	۴۵	۷	۴۵	۷	۴۸
۲۴	۵	۲۹	۶	۳۲	۶	۴۲	۱۲	۳۸	۴	۵	۵	۳	۶	۴۵	۷	۴۵	۷	۴۸
۲۵	۵	۲۸	۶	۳۱	۶	۴۱	۱۲	۳۸	۴	۵	۵	۳	۶	۴۵	۷	۴۵	۷	۴۸
۲۶	۵	۲۷	۶	۳۰	۶	۴۰	۱۲	۳۸	۴	۵	۵	۳	۶	۴۶	۷	۴۶	۷	۴۹
۲۷	۵	۲۶	۶	۲۹	۶	۳۹	۱۲	۳۷	۴	۵	۵	۳	۶	۴۶	۷	۴۶	۷	۴۹
۲۸	۵	۲۴	۶	۲۸	۶	۳۸	۱۲	۳۷	۴	۵	۵	۳	۶	۴۷	۷	۴۷	۷	۵۰
۲۹	۵	۲۳	۶	۲۷	۶	۳۷	۱۲	۳۷	۴	۵	۵	۳	۶	۴۷	۷	۴۸	۷	۵۰
۳۰	۵	۲۲	۶	۲۶	۶	۳۶	۱۲	۳۶	۴	۴	۵	۳	۶	۴۷	۷	۴۸	۷	۵۱
۳۱	۵	۲۱	۶	۲۵	۶	۳۵	۱۲	۳۶	۴	۴	۵	۳	۶	۴۸	۷	۴۸	۷	۵۱

نقشہ اوقات نماز برائے کراچی

تاریخ	صبح		طلوع		اشراق		نصف النہار		عصر (۱)		عصر (۲)		غروب		عشاء (۱)		عشاء (۲)	
	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ
۱	۵	۲۰	۶	۲۴	۶	۳۳	۱۲	۳۶	۴	۳	۵	۴	۶	۴۸	۷	۳۹	۷	۵۲
۲	۵	۱۹	۶	۲۳	۶	۳۳	۱۲	۳۶	۴	۳	۵	۴	۶	۴۸	۷	۳۹	۷	۵۲
۳	۵	۱۸	۶	۲۲	۶	۳۲	۱۲	۳۵	۴	۳	۵	۴	۶	۴۹	۷	۳۹	۷	۵۳
۴	۵	۱۷	۶	۲۱	۶	۳۱	۱۲	۳۵	۴	۳	۵	۴	۶	۴۹	۷	۳۹	۷	۵۳
۵	۵	۱۶	۶	۲۰	۶	۳۰	۱۲	۳۵	۴	۳	۵	۵	۶	۵۰	۷	۴۰	۷	۵۴
۶	۵	۱۵	۶	۱۹	۶	۲۹	۱۲	۳۴	۴	۳	۵	۵	۶	۵۰	۷	۴۰	۷	۵۴
۷	۵	۱۳	۶	۱۸	۶	۲۸	۱۲	۳۴	۴	۳	۵	۵	۶	۵۱	۷	۴۱	۷	۵۵
۸	۵	۱۲	۶	۱۷	۶	۲۷	۱۲	۳۴	۴	۳	۵	۵	۶	۵۱	۷	۴۱	۷	۵۵
۹	۵	۱۱	۶	۱۶	۶	۲۶	۱۲	۳۴	۴	۳	۵	۵	۶	۵۲	۷	۴۲	۷	۵۶
۱۰	۵	۱۰	۶	۱۵	۶	۲۵	۱۲	۳۳	۴	۳	۵	۵	۶	۵۲	۷	۴۲	۷	۵۶
۱۱	۵	۹	۶	۱۴	۶	۲۴	۱۲	۳۳	۴	۳	۵	۵	۶	۵۲	۷	۴۳	۷	۵۷
۱۲	۵	۸	۶	۱۳	۶	۲۳	۱۲	۳۳	۴	۲	۵	۵	۶	۵۳	۷	۴۴	۷	۵۸
۱۳	۵	۷	۶	۱۱	۶	۲۱	۱۲	۳۳	۴	۱	۵	۵	۶	۵۴	۷	۴۴	۷	۵۸
۱۴	۵	۶	۶	۱۱	۶	۲۱	۱۲	۳۲	۴	۱	۵	۵	۶	۵۴	۷	۴۴	۷	۵۹
۱۵	۵	۵	۶	۱۰	۶	۲۰	۱۲	۳۲	۴	۱	۵	۵	۶	۵۴	۷	۴۵	۷	۵۹
۱۶	۵	۴	۶	۹	۶	۱۹	۱۲	۳۲	۴	۱	۵	۵	۶	۵۵	۷	۴۶	۸	۰
۱۷	۵	۳	۶	۸	۶	۱۸	۱۲	۳۲	۴	۱	۵	۵	۶	۵۶	۷	۴۷	۸	۰
۱۸	۵	۲	۶	۷	۶	۱۷	۱۲	۳۱	۴	۰	۵	۵	۶	۵۶	۷	۴۷	۸	۱
۱۹	۵	۱	۶	۶	۶	۱۶	۱۲	۳۱	۴	۰	۵	۵	۶	۵۷	۷	۴۷	۸	۱
۲۰	۵	۰	۶	۵	۶	۱۵	۱۲	۳۱	۴	۰	۵	۶	۶	۵۷	۷	۴۸	۸	۲
۲۱	۴	۵۹	۶	۴	۶	۱۴	۱۲	۳۱	۴	۰	۵	۶	۶	۵۸	۷	۴۹	۸	۳
۲۲	۴	۵۷	۶	۳	۶	۱۳	۱۲	۳۰	۳	۵۹	۵	۶	۶	۵۸	۷	۴۹	۸	۳
۲۳	۴	۵۷	۶	۳	۶	۱۳	۱۲	۳۰	۳	۵۹	۵	۶	۶	۵۸	۷	۴۹	۸	۴
۲۴	۴	۵۶	۶	۲	۶	۱۲	۱۲	۳۰	۳	۵۸	۵	۶	۶	۵۸	۷	۵۰	۸	۵
۲۵	۴	۵۵	۶	۱	۶	۱۱	۱۲	۳۰	۳	۵۸	۵	۶	۶	۵۹	۷	۵۱	۸	۵
۲۶	۴	۵۴	۶	۱	۶	۱۱	۱۲	۳۰	۳	۵۸	۵	۷	۶	۵۹	۷	۵۱	۸	۶
۲۷	۴	۵۳	۶	۰	۶	۱۰	۱۲	۳۰	۳	۵۸	۵	۷	۷	۰	۷	۵۲	۸	۶
۲۸	۴	۵۱	۵	۵۹	۶	۹	۱۲	۲۹	۳	۵۷	۵	۷	۷	۱	۷	۵۲	۸	۷
۲۹	۴	۵۱	۵	۵۸	۶	۸	۱۲	۲۹	۳	۵۷	۵	۷	۷	۱	۷	۵۳	۸	۸
۳۰	۴	۵۰	۵	۵۷	۶	۷	۱۲	۲۹	۳	۵۷	۵	۷	۷	۲	۷	۵۳	۸	۸

صبح صادق ——— ۱۱۰

نقشہ اوقات نماز برائے کراچی

تاریخ	فجر		طلوع		اشراق		نصف النہار		عصر (۱)		عصر (۲)		غروب		عشاء (۱)		عشاء (۲)	
	گھنٹے	منٹ	گھنٹے	منٹ	گھنٹے	منٹ	گھنٹے	منٹ	گھنٹے	منٹ	گھنٹے	منٹ	گھنٹے	منٹ	گھنٹے	منٹ	گھنٹے	منٹ
۱	۴	۳۹	۵	۵۶	۶	۶	۱۲	۲۹	۳	۵۶	۵	۸	۷	۳	۷	۵۴	۸	۹
۲	۴	۳۹	۵	۵۶	۶	۶	۱۲	۲۹	۳	۵۷	۵	۸	۷	۳	۷	۵۵	۸	۹
۳	۴	۳۸	۵	۵۵	۶	۵	۱۲	۲۹	۳	۵۷	۵	۸	۷	۳	۷	۵۶	۸	۱۰
۴	۴	۳۷	۵	۵۴	۶	۴	۱۲	۲۹	۳	۵۶	۵	۸	۷	۴	۷	۵۶	۸	۱۱
۵	۴	۳۶	۵	۵۳	۶	۳	۱۲	۲۹	۳	۵۶	۵	۸	۷	۴	۷	۵۷	۸	۱۳
۶	۴	۳۵	۵	۵۳	۶	۳	۱۲	۲۹	۳	۵۶	۵	۸	۷	۵	۷	۵۸	۸	۱۴
۷	۴	۳۴	۵	۵۲	۶	۲	۱۲	۲۸	۳	۵۵	۵	۸	۷	۵	۷	۵۸	۸	۱۲
۸	۴	۳۳	۵	۵۲	۶	۲	۱۲	۲۸	۳	۵۵	۵	۸	۷	۵	۷	۵۸	۸	۱۳
۹	۴	۳۲	۵	۵۱	۶	۱	۱۲	۲۸	۳	۵۵	۵	۸	۷	۶	۷	۵۹	۸	۱۴
۱۰	۴	۳۱	۵	۵۰	۶	۰	۱۲	۲۸	۳	۵۴	۵	۸	۷	۷	۷	۵۹	۸	۱۵
۱۱	۴	۳۱	۵	۵۰	۶	۰	۱۲	۲۸	۳	۵۴	۵	۸	۷	۷	۸	۰	۸	۱۵
۱۲	۴	۳۰	۵	۵۰	۶	۰	۱۲	۲۸	۳	۵۴	۵	۸	۷	۷	۸	۱	۸	۱۶
۱۳	۴	۳۹	۵	۴۹	۵	۵۹	۱۲	۲۸	۳	۵۳	۵	۸	۷	۸	۸	۱	۸	۱۷
۱۴	۴	۳۹	۵	۴۹	۵	۵۹	۱۲	۲۸	۳	۵۳	۵	۸	۷	۸	۸	۳	۸	۱۸
۱۵	۴	۳۸	۵	۴۸	۵	۵۸	۱۲	۲۸	۳	۵۳	۵	۸	۷	۹	۸	۳	۸	۱۸
۱۶	۴	۳۷	۵	۴۷	۵	۵۷	۱۲	۲۸	۳	۵۳	۵	۸	۷	۱۰	۸	۳	۸	۱۹
۱۷	۴	۳۷	۵	۴۷	۵	۵۷	۱۲	۲۸	۳	۵۳	۵	۸	۷	۱۰	۸	۴	۸	۱۹
۱۸	۴	۳۷	۵	۴۶	۵	۵۷	۱۲	۲۸	۳	۵۳	۵	۸	۷	۱۱	۸	۴	۸	۲۰
۱۹	۴	۳۶	۵	۴۵	۵	۵۶	۱۲	۲۸	۳	۵۳	۵	۸	۷	۱۲	۸	۵	۸	۲۰
۲۰	۴	۳۵	۵	۴۵	۵	۵۶	۱۲	۲۸	۳	۵۳	۵	۹	۷	۱۲	۸	۶	۸	۲۱
۲۱	۴	۳۵	۵	۴۵	۵	۵۶	۱۲	۲۹	۳	۵۳	۵	۹	۷	۱۲	۸	۷	۸	۲۲
۲۲	۴	۳۴	۵	۴۵	۵	۵۶	۱۲	۲۹	۳	۵۳	۵	۹	۷	۱۳	۸	۸	۸	۲۳
۲۳	۴	۳۴	۵	۴۴	۵	۵۵	۱۲	۲۹	۳	۵۳	۵	۱۰	۷	۱۴	۸	۸	۸	۲۴
۲۴	۴	۳۳	۵	۴۴	۵	۵۵	۱۲	۲۹	۳	۵۳	۵	۱۰	۷	۱۴	۸	۹	۸	۲۴
۲۵	۴	۳۳	۵	۴۴	۵	۵۵	۱۲	۲۹	۳	۵۳	۵	۱۱	۷	۱۵	۸	۹	۸	۲۵
۲۶	۴	۳۳	۵	۴۳	۵	۵۴	۱۲	۲۹	۳	۵۳	۵	۱۱	۷	۱۵	۸	۱۰	۸	۲۵
۲۷	۴	۳۳	۵	۴۳	۵	۵۴	۱۲	۲۹	۳	۵۳	۵	۱۱	۷	۱۵	۸	۱۰	۸	۲۶
۲۸	۴	۳۲	۵	۴۲	۵	۵۳	۱۲	۲۹	۳	۵۳	۵	۱۲	۷	۱۶	۸	۱۱	۸	۲۶
۲۹	۴	۳۲	۵	۴۲	۵	۵۳	۱۲	۲۹	۳	۵۳	۵	۱۲	۷	۱۶	۸	۱۱	۸	۲۷
۳۰	۴	۳۱	۵	۴۲	۵	۵۳	۱۲	۲۹	۳	۵۳	۵	۱۳	۷	۱۷	۸	۱۲	۸	۲۸
۳۱	۴	۳۱	۵	۴۲	۵	۵۳	۱۲	۳۰	۳	۵۳	۵	۱۳	۷	۱۷	۸	۱۳	۸	۲۹

صبح صادق ——— ۱۱۱

نقشہ اوقات نماز برائے کراچی

جون	صبح		طلوع		اشراق		نصف النہار		عصر (۱)		عصر (۲)		غروب		عشاء (۱)		عشاء (۲)	
	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ
۱	۴	۳۱	۵	۴۲	۵	۵۳	۱۲	۳۰	۳	۵۳	۵	۱۳	۷	۱۸	۸	۱۳	۸	۲۹
۲	۴	۳۰	۵	۴۲	۵	۵۳	۱۲	۳۰	۳	۵۳	۵	۱۳	۷	۱۸	۸	۱۳	۸	۲۹
۳	۴	۳۰	۵	۴۲	۵	۵۳	۱۲	۳۰	۳	۵۳	۵	۱۳	۷	۱۸	۸	۱۴	۸	۳۰
۴	۴	۳۰	۵	۴۲	۵	۵۳	۱۲	۳۰	۳	۵۳	۵	۱۳	۷	۱۹	۸	۱۴	۸	۳۰
۵	۴	۳۰	۵	۴۲	۵	۵۳	۱۲	۳۰	۳	۵۳	۵	۱۴	۷	۱۹	۸	۱۵	۸	۳۱
۶	۴	۳۰	۵	۴۱	۵	۵۲	۱۲	۳۱	۳	۵۳	۵	۱۴	۷	۲۰	۸	۱۶	۸	۳۱
۷	۴	۳۰	۵	۴۱	۵	۵۲	۱۲	۳۱	۳	۵۳	۵	۱۴	۷	۲۱	۸	۱۶	۸	۳۲
۸	۴	۲۹	۵	۴۱	۵	۵۲	۱۲	۳۱	۳	۵۳	۵	۱۴	۷	۲۱	۸	۱۷	۸	۳۲
۹	۴	۲۹	۵	۴۱	۵	۵۲	۱۲	۳۱	۳	۵۳	۵	۱۴	۷	۲۱	۸	۱۷	۸	۳۳
۱۰	۴	۲۹	۵	۴۱	۵	۵۲	۱۲	۳۱	۳	۵۳	۵	۱۴	۷	۲۱	۸	۱۷	۸	۳۳
۱۱	۴	۲۹	۵	۴۱	۵	۵۲	۱۲	۳۲	۳	۵۴	۵	۱۵	۷	۲۲	۸	۱۸	۸	۳۴
۱۲	۴	۲۹	۵	۴۱	۵	۵۲	۱۲	۳۲	۳	۵۴	۵	۱۵	۷	۲۲	۸	۱۸	۸	۳۴
۱۳	۴	۲۹	۵	۴۱	۵	۵۲	۱۲	۳۲	۳	۵۴	۵	۱۵	۷	۲۳	۸	۱۸	۸	۳۵
۱۴	۴	۲۹	۵	۴۱	۵	۵۲	۱۲	۳۲	۳	۵۴	۵	۱۵	۷	۲۳	۸	۱۹	۸	۳۵
۱۵	۴	۲۹	۵	۴۱	۵	۵۲	۱۲	۳۲	۳	۵۴	۵	۱۵	۷	۲۳	۸	۱۹	۸	۳۵
۱۶	۴	۳۰	۵	۴۱	۵	۵۲	۱۲	۳۳	۳	۵۴	۵	۱۵	۷	۲۴	۸	۲۰	۸	۳۶
۱۷	۴	۳۰	۵	۴۱	۵	۵۲	۱۲	۳۳	۳	۵۴	۵	۱۶	۷	۲۴	۸	۳۰	۸	۳۶
۱۸	۴	۳۰	۵	۴۲	۵	۵۳	۱۲	۳۳	۳	۵۴	۵	۱۶	۷	۲۴	۸	۲۰	۸	۳۶
۱۹	۴	۳۰	۵	۴۲	۵	۵۳	۱۲	۳۳	۳	۵۴	۵	۱۶	۷	۲۴	۸	۳۰	۸	۳۶
۲۰	۴	۳۰	۵	۴۲	۵	۵۳	۱۲	۳۳	۳	۵۴	۵	۱۷	۷	۲۴	۸	۲۰	۸	۳۶
۲۱	۴	۳۰	۵	۴۲	۵	۵۳	۱۲	۳۴	۳	۵۵	۵	۱۷	۷	۲۵	۸	۲۱	۸	۳۷
۲۲	۴	۳۱	۵	۴۲	۵	۵۳	۱۲	۳۴	۳	۵۵	۵	۱۷	۷	۲۵	۸	۲۱	۸	۳۷
۲۳	۴	۳۱	۵	۴۲	۵	۵۳	۱۲	۳۴	۳	۵۵	۵	۱۷	۷	۲۵	۸	۲۱	۸	۳۷
۲۴	۴	۳۱	۵	۴۳	۵	۵۴	۱۲	۳۴	۳	۵۵	۵	۱۸	۷	۲۶	۸	۲۱	۸	۳۷
۲۵	۴	۳۱	۵	۴۳	۵	۵۴	۱۲	۳۵	۳	۵۶	۵	۱۸	۷	۲۶	۸	۲۲	۸	۳۸
۲۶	۴	۳۲	۵	۴۳	۵	۵۴	۱۲	۳۵	۳	۵۶	۵	۱۸	۷	۲۶	۸	۲۲	۸	۳۸
۲۷	۴	۳۲	۵	۴۳	۵	۵۵	۱۲	۳۵	۳	۵۶	۵	۱۸	۷	۲۶	۸	۲۲	۸	۳۸
۲۸	۴	۳۲	۵	۴۴	۵	۵۵	۱۲	۳۵	۳	۵۶	۵	۱۸	۷	۲۶	۸	۲۲	۸	۳۸
۲۹	۴	۳۲	۵	۴۴	۵	۵۵	۱۲	۳۵	۳	۵۷	۵	۱۸	۷	۲۶	۸	۲۲	۸	۳۸
۳۰	۴	۳۲	۵	۴۵	۵	۵۶	۱۲	۳۶	۳	۵۸	۵	۱۸	۷	۲۶	۸	۲۳	۸	۳۹

نقشہ اوقات نماز برائے کراچی

تاریخ	صبح		طلوع		[illegible]		نصف النہار		عصر		عصر		مغرب		عشاء		عشاء	
	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ
۱	۴	۳۳	۵	۴۵	۵	۵۴	۱۲	۳۶	۳	۵۸	۵	۱۸	۷	۲۶	۸	۲۳	۸	۳۹
۲	۴	۳۴	۵	۴۵	۵	۵۶	۱۲	۳۶	۳	۵۸	۵	۱۸	۷	۲۶	۸	۲۲	۸	۳۸
۳	۴	۳۴	۵	۴۶	۵	۵۷	۱۲	۳۶	۳	۵۸	۵	۱۸	۷	۲۶	۸	۲۲	۸	۳۸
۴	۴	۳۴	۵	۴۶	۵	۵۷	۱۲	۳۶	۳	۵۸	۵	۱۸	۷	۲۶	۸	۲۲	۸	۳۸
۵	۴	۳۵	۵	۴۶	۵	۵۷	۱۲	۳۶	۳	۵۸	۵	۱۹	۷	۲۶	۸	۲۲	۸	۳۸
۶	۴	۳۵	۵	۴۷	۵	۵۸	۱۲	۳۷	۳	۵۹	۵	۱۹	۷	۲۶	۸	۲۲	۸	۳۸
۷	۴	۳۶	۵	۴۷	۵	۵۹	۱۲	۳۷	۳	۵۹	۵	۱۹	۷	۲۶	۸	۲۲	۸	۳۷
۸	۴	۳۷	۵	۴۸	۵	۵۹	۱۲	۳۷	۴	۰	۵	۱۹	۷	۲۵	۸	۲۱	۸	۳۷
۹	۴	۳۷	۵	۴۸	۵	۵۹	۱۲	۳۷	۴	۰	۵	۱۹	۷	۲۵	۸	۲۱	۸	۳۷
۱۰	۴	۳۷	۵	۴۹	۶	۰	۱۲	۳۷	۴	۰	۵	۱۹	۷	۲۵	۸	۲۱	۸	۳۷
۱۱	۴	۳۸	۵	۴۹	۶	۰	۱۲	۳۷	۴	۰	۵	۱۹	۷	۲۵	۸	۲۱	۸	۳۷
۱۲	۴	۳۸	۵	۵۰	۶	۱	۱۲	۳۸	۴	۱	۵	۲۰	۷	۲۵	۸	۲۱	۸	۳۷
۱۳	۴	۳۹	۵	۵۰	۶	۱	۱۲	۳۸	۴	۱	۵	۲۰	۷	۲۵	۸	۲۰	۸	۳۶
۱۴	۴	۴۰	۵	۵۰	۶	۱	۱۲	۳۸	۴	۱	۵	۲۰	۷	۲۵	۸	۲۰	۸	۳۶
۱۵	۴	۴۰	۵	۵۱	۶	۲	۱۲	۳۸	۴	۱	۵	۲۰	۷	۲۵	۸	۲۰	۸	۳۶
۱۶	۴	۴۱	۵	۵۱	۶	۲	۱۲	۳۸	۴	۲	۵	۲۰	۷	۲۴	۸	۱۹	۸	۳۵
۱۷	۴	۴۲	۵	۵۲	۶	۳	۱۲	۳۸	۴	۲	۵	۲۰	۷	۲۴	۸	۱۸	۸	۳۴
۱۸	۴	۴۲	۵	۵۲	۶	۳	۱۲	۳۸	۴	۲	۵	۲۰	۷	۲۴	۸	۱۸	۸	۳۴
۱۹	۴	۴۲	۵	۵۳	۶	۴	۱۲	۳۸	۴	۲	۵	۲۰	۷	۲۳	۸	۱۸	۸	۳۳
۲۰	۴	۴۳	۵	۵۳	۶	۴	۱۲	۳۸	۴	۲	۵	۲۰	۷	۲۳	۸	۱۷	۸	۳۳
۲۱	۴	۴۳	۵	۵۴	۶	۵	۱۲	۳۸	۴	۲	۵	۱۹	۷	۲۲	۸	۱۷	۸	۳۲
۲۲	۴	۴۴	۵	۵۴	۶	۵	۱۲	۳۸	۴	۳	۵	۱۹	۷	۲۲	۸	۱۶	۸	۳۱
۲۳	۴	۴۵	۵	۵۵	۶	۶	۱۲	۳۸	۴	۳	۵	۱۹	۷	۲۲	۸	۱۵	۸	۳۱
۲۴	۴	۴۵	۵	۵۵	۶	۶	۱۲	۳۸	۴	۳	۵	۱۹	۷	۲۱	۸	۱۵	۸	۳۰
۲۵	۴	۴۶	۵	۵۵	۶	۶	۱۲	۳۸	۴	۳	۵	۱۹	۷	۲۱	۸	۱۴	۸	۳۰
۲۶	۴	۴۷	۵	۵۶	۶	۷	۱۲	۳۸	۴	۳	۵	۱۹	۷	۲۱	۸	۱۴	۸	۲۹
۲۷	۴	۴۸	۵	۵۶	۶	۷	۱۲	۳۸	۴	۴	۵	۱۸	۷	۲۰	۸	۱۳	۸	۲۸
۲۸	۴	۴۸	۵	۵۷	۶	۸	۱۲	۳۸	۴	۴	۵	۱۸	۷	۱۹	۸	۱۳	۸	۲۸
۲۹	۴	۴۹	۵	۵۷	۶	۸	۱۲	۳۸	۴	۴	۵	۱۸	۷	۱۹	۸	۱۲	۸	۲۷
۳۰	۴	۴۹	۵	۵۸	۶	۹	۱۲	۳۸	۴	۴	۵	۱۸	۷	۱۸	۸	۱۱	۸	۲۷
۳۱	۴	۵۰	۵	۵۸	۶	۹	۱۲	۳۸	۴	۴	۵	۱۸	۷	۱۸	۸	۱۱	۸	۲۶

نقشہ اوقات نماز برائے کراچی

تاریخ	صبح		طلوع		اشراق		نصف النہار		عصر (۱)		عصر (۲)		غروب		عشاء (۱)		عشاء (۲)	
	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ
۱	۴	۵۱	۵	۵۹	۶	۱۰	۱۲	۳۸	۴	۴	۵	۱۸	۷	۱۴	۸	۱۰	۸	۲۵
۲	۴	۵۱	۵	۵۹	۶	۱۰	۱۲	۳۸	۴	۴	۵	۱۸	۷	۱۴	۸	۹	۸	۲۴
۳	۴	۵۲	۶	۰	۶	۱۱	۱۲	۳۸	۳	۵	۵	۱۸	۷	۱۶	۸	۹	۸	۲۴
۴	۴	۵۳	۶	۰	۶	۱۱	۱۲	۳۸	۴	۵	۵	۱۷	۷	۱۶	۸	۸	۸	۲۳
۵	۴	۵۳	۶	۱	۶	۱۲	۱۲	۳۸	۴	۵	۵	۱۷	۷	۱۵	۸	۷	۸	۲۳
۶	۴	۵۴	۶	۱	۶	۱۲	۱۲	۳۸	۴	۵	۵	۱۷	۷	۱۴	۸	۷	۸	۲۲
۷	۴	۵۵	۶	۲	۶	۱۳	۱۲	۳۸	۴	۵	۵	۱۷	۷	۱۳	۸	۶	۸	۲۱
۸	۴	۵۵	۶	۲	۶	۱۳	۱۲	۳۸	۴	۵	۵	۱۶	۷	۱۳	۸	۵	۸	۲۰
۹	۴	۵۶	۶	۳	۶	۱۴	۱۲	۳۷	۴	۵	۵	۱۶	۷	۱۲	۸	۴	۸	۱۹
۱۰	۴	۵۶	۶	۳	۶	۱۴	۱۲	۳۷	۴	۵	۵	۱۵	۷	۱۱	۸	۳	۸	۱۸
۱۱	۴	۵۷	۶	۴	۶	۱۵	۱۲	۳۷	۴	۵	۵	۱۵	۷	۱۱	۸	۲	۸	۱۷
۱۲	۴	۵۸	۶	۴	۶	۱۵	۱۲	۳۷	۴	۵	۵	۱۴	۷	۱۰	۸	۱	۸	۱۶
۱۳	۴	۵۹	۶	۵	۶	۱۶	۱۲	۳۷	۴	۵	۵	۱۴	۷	۹	۸	۱	۸	۱۵
۱۴	۴	۵۹	۶	۵	۶	۱۶	۱۲	۳۷	۴	۵	۵	۱۳	۷	۸	۸	۰	۸	۱۴
۱۵	۴	۵۹	۶	۶	۶	۱۷	۱۲	۳۶	۴	۴	۵	۱۳	۷	۷	۷	۵۹	۸	۱۳
۱۶	۵	۰	۶	۶	۶	۱۷	۱۲	۳۶	۴	۴	۵	۱۳	۷	۶	۷	۵۸	۸	۱۲
۱۷	۵	۰	۶	۶	۶	۱۷	۱۲	۳۶	۴	۴	۵	۱۲	۷	۶	۷	۵۷	۸	۱۱
۱۸	۵	۱	۶	۷	۶	۱۸	۱۲	۳۶	۴	۴	۵	۱۱	۷	۵	۷	۵۶	۸	۱۰
۱۹	۵	۲	۶	۷	۶	۱۸	۱۲	۳۶	۴	۴	۵	۱۱	۷	۴	۷	۵۵	۸	۱۰
۲۰	۵	۲	۶	۷	۶	۱۸	۱۲	۳۵	۴	۴	۵	۱۰	۷	۳	۷	۵۳	۸	۸
۲۱	۵	۳	۶	۸	۶	۱۹	۱۲	۳۵	۴	۴	۵	۱۰	۷	۲	۷	۵۳	۸	۷
۲۲	۵	۴	۶	۹	۶	۲۰	۱۲	۳۵	۴	۴	۵	۹	۷	۱	۷	۵۲	۸	۶
۲۳	۵	۴	۶	۹	۶	۲۰	۱۲	۳۵	۴	۴	۵	۹	۷	۰	۷	۵۱	۸	۵
۲۴	۵	۴	۶	۹	۶	۲۰	۱۲	۳۴	۴	۳	۵	۸	۷	۰	۷	۵۰	۸	۴
۲۵	۵	۵	۶	۱۰	۶	۲۱	۱۲	۳۳	۴	۳	۵	۸	۶	۵۹	۷	۴۹	۸	۳
۲۶	۵	۶	۶	۱۰	۶	۲۱	۱۲	۳۴	۴	۳	۵	۷	۶	۵۸	۷	۴۸	۸	۲
۲۷	۵	۶	۶	۱۰	۶	۲۱	۱۲	۳۳	۴	۳	۵	۶	۶	۵۷	۷	۴۷	۸	۱
۲۸	۵	۶	۶	۱۱	۶	۲۲	۱۲	۳۳	۴	۲	۵	۶	۶	۵۶	۷	۴۶	۸	۰
۲۹	۵	۷	۶	۱۱	۶	۲۲	۱۲	۳۳	۴	۲	۵	۵	۶	۵۵	۷	۴۵	۷	۵۹
۳۰	۵	۷	۶	۱۲	۶	۲۳	۱۲	۳۳	۴	۲	۵	۵	۶	۵۴	۷	۴۴	۷	۵۸
۳۱	۵	۸	۶	۱۲	۶	۲۳	۱۲	۳۳	۴	۱	۵	۴	۶	۵۳	۷	۴۲	۷	۵۶

صبح صادق ——— ۱۱۳

نقشہ اوقات نماز برائے کراچی

تاریخ	فجر		طلوع		اشراق		نصف النہار		عصر (۱)		عصر (۲)		غروب		عشاء (۱)		عشاء (۲)	
	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ
۱	۵	۹	۶	۱۳	۶	۲۳	۱۲	۳۲	۴	۱	۵	۳	۶	۵۲	۷	۴۱	۷	۵۵
۲	۵	۹	۶	۱۳	۶	۲۳	۱۲	۳۲	۴	۱	۵	۳	۶	۵۰	۷	۴۱	۷	۵۴
۳	۵	۹	۶	۱۳	۶	۲۴	۱۲	۳۱	۴	۰	۵	۲	۶	۴۹	۷	۳۹	۷	۵۳
۴	۵	۱۰	۶	۱۴	۶	۲۴	۱۲	۳۱	۴	۰	۵	۲	۶	۴۸	۷	۳۸	۷	۵۲
۵	۵	۱۰	۶	۱۴	۶	۲۵	۱۲	۳۱	۴	۰	۵	۱	۶	۴۷	۷	۳۷	۷	۵۱
۶	۵	۱۱	۶	۱۵	۶	۲۶	۱۲	۳۰	۳	۵۹	۵	۰	۶	۴۶	۷	۳۶	۷	۴۹
۷	۵	۱۱	۶	۱۵	۶	۲۶	۱۲	۳۰	۳	۵۸	۵	۰	۶	۴۵	۷	۳۵	۷	۴۸
۸	۵	۱۱	۶	۱۵	۶	۲۶	۱۲	۳۰	۳	۵۸	۴	۵۹	۶	۴۴	۷	۳۴	۷	۴۸
۹	۵	۱۲	۶	۱۶	۶	۲۶	۱۲	۲۹	۳	۵۷	۴	۵۸	۶	۴۳	۷	۳۳	۷	۴۶
۱۰	۵	۱۲	۶	۱۶	۶	۲۶	۱۲	۲۹	۳	۵۷	۴	۵۷	۶	۴۲	۷	۳۲	۷	۴۵
۱۱	۵	۱۳	۶	۱۶	۶	۲۶	۱۲	۲۹	۳	۵۷	۴	۵۷	۶	۴۱	۷	۳۱	۷	۴۴
۱۲	۵	۱۳	۶	۱۷	۶	۲۷	۱۲	۲۸	۳	۵۶	۴	۵۶	۶	۴۰	۷	۳۰	۷	۴۳
۱۳	۵	۱۴	۶	۱۷	۶	۲۷	۱۲	۲۸	۳	۵۶	۴	۵۵	۶	۳۹	۷	۲۹	۷	۴۲
۱۴	۵	۱۴	۶	۱۷	۶	۲۷	۱۲	۲۷	۳	۵۵	۴	۵۴	۶	۳۸	۷	۲۷	۷	۴۰
۱۵	۵	۱۵	۶	۱۸	۶	۲۸	۱۲	۲۷	۳	۵۴	۴	۵۳	۶	۳۷	۷	۲۶	۷	۳۹
۱۶	۵	۱۵	۶	۱۸	۶	۲۸	۱۲	۲۷	۳	۵۴	۴	۵۳	۶	۳۶	۷	۲۵	۷	۳۸
۱۷	۵	۱۵	۶	۱۸	۶	۲۸	۱۲	۲۶	۳	۵۴	۴	۵۲	۶	۳۵	۷	۲۴	۷	۳۷
۱۸	۵	۱۶	۶	۱۹	۶	۲۹	۱۲	۲۶	۳	۵۳	۴	۵۱	۶	۳۴	۷	۲۳	۷	۳۶
۱۹	۵	۱۶	۶	۱۹	۶	۲۹	۱۲	۲۶	۳	۵۳	۴	۵۰	۶	۳۳	۷	۲۲	۷	۳۵
۲۰	۵	۱۷	۶	۱۹	۶	۲۹	۱۲	۲۵	۳	۵۲	۴	۴۹	۶	۳۲	۷	۲۱	۷	۳۴
۲۱	۵	۱۷	۶	۲۰	۶	۳۰	۱۲	۲۵	۳	۵۱	۴	۴۸	۶	۳۱	۷	۱۹	۷	۳۳
۲۲	۵	۱۸	۶	۲۰	۶	۳۰	۱۲	۲۵	۳	۵۱	۴	۴۷	۶	۳۰	۷	۱۸	۷	۳۲
۲۳	۵	۱۸	۶	۲۰	۶	۳۰	۱۲	۲۴	۳	۵۰	۴	۴۶	۶	۲۹	۷	۱۸	۷	۳۱
۲۴	۵	۱۸	۶	۲۱	۶	۳۱	۱۲	۲۴	۳	۵۰	۴	۴۶	۶	۲۸	۷	۱۷	۷	۳۰
۲۵	۵	۱۹	۶	۲۱	۶	۳۱	۱۲	۲۴	۳	۴۹	۴	۴۵	۶	۲۷	۷	۱۵	۷	۲۹
۲۶	۵	۱۹	۶	۲۱	۶	۳۱	۱۲	۲۳	۳	۴۸	۴	۴۴	۶	۲۶	۷	۱۴	۷	۲۸
۲۷	۵	۲۰	۶	۲۲	۶	۳۲	۱۲	۲۳	۳	۴۸	۴	۴۳	۶	۲۵	۷	۱۴	۷	۲۶
۲۸	۵	۲۰	۶	۲۳	۶	۳۳	۱۲	۲۳	۳	۴۸	۴	۴۲	۶	۲۳	۷	۱۲	۷	۲۵
۲۹	۵	۲۱	۶	۲۳	۶	۳۳	۱۲	۲۲	۳	۴۷	۴	۴۱	۶	۲۲	۷	۱۱	۷	۲۴
۳۰	۵	۲۱	۶	۲۳	۶	۳۳	۱۲	۲۲	۳	۴۶	۴	۴۰	۶	۲۲	۷	۱۰	۷	۲۳

صبح صادق ——— ۱۱۵

نقشہ اوقات نماز برائے کراچی

تاریخ	صبح		طلوع		اشراق		نصف النہار		عصر ۱		عصر ۲		غروب		عشاء ۱		عشاء ۲	
	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ
۱	۵	۲۱	۶	۲۴	۶	۳۳	۱۲	۲۲	۳	۴۶	۴	۳۹	۶	۲۰	۷	۹	۷	۲۲
۲	۵	۲۲	۶	۲۴	۶	۳۳	۱۲	۲۱	۳	۴۵	۴	۳۹	۶	۱۹	۷	۸	۷	۲۱
۳	۵	۲۲	۶	۲۵	۶	۳۵	۱۲	۲۱	۳	۴۴	۴	۳۸	۶	۱۸	۷	۷	۷	۲۰
۴	۵	۲۲	۶	۲۵	۶	۳۵	۱۲	۲۱	۳	۴۴	۴	۳۷	۶	۱۷	۷	۶	۷	۱۹
۵	۵	۲۲	۶	۲۵	۶	۳۵	۱۲	۲۰	۳	۴۳	۴	۳۶	۶	۱۶	۷	۵	۷	۱۸
۶	۵	۲۳	۶	۲۶	۶	۳۶	۱۲	۲۰	۳	۴۲	۴	۳۵	۶	۱۵	۷	۴	۷	۱۷
۷	۵	۲۳	۶	۲۶	۶	۳۶	۱۲	۲۰	۳	۴۲	۴	۳۴	۶	۱۴	۷	۳	۷	۱۶
۸	۵	۲۳	۶	۲۷	۶	۳۷	۱۲	۲۰	۳	۴۲	۴	۳۴	۶	۱۳	۷	۲	۷	۱۴
۹	۵	۲۴	۶	۲۷	۶	۳۷	۱۲	۱۹	۳	۴۱	۴	۳۳	۶	۱۲	۷	۱	۷	۱۴
۱۰	۵	۲۵	۶	۲۷	۶	۳۷	۱۲	۱۹	۳	۴۰	۴	۳۲	۶	۱۱	۷	۰	۷	۱۳
۱۱	۵	۲۵	۶	۲۸	۶	۳۸	۱۲	۱۹	۳	۴۰	۴	۳۲	۶	۱۰	۶	۵۹	۷	۱۲
۱۲	۵	۲۵	۶	۲۸	۶	۳۸	۱۲	۱۸	۳	۳۹	۴	۳۱	۶	۹	۶	۵۸	۷	۱۱
۱۳	۵	۲۶	۶	۲۹	۶	۳۹	۱۲	۱۸	۳	۳۹	۴	۳۰	۶	۸	۶	۵۷	۷	۱۱
۱۴	۵	۲۷	۶	۲۹	۶	۳۹	۱۲	۱۸	۳	۳۸	۴	۲۹	۶	۷	۶	۵۶	۷	۱۰
۱۵	۵	۲۷	۶	۲۹	۶	۳۹	۱۲	۱۸	۳	۳۸	۴	۲۸	۶	۶	۶	۵۵	۷	۹
۱۶	۵	۲۷	۶	۳۰	۶	۴۰	۱۲	۱۸	۳	۳۷	۴	۲۸	۶	۵	۶	۵۴	۷	۸
۱۷	۵	۲۸	۶	۳۱	۶	۴۱	۱۲	۱۷	۳	۳۷	۴	۲۸	۶	۴	۶	۵۳	۷	۷
۱۸	۵	۲۸	۶	۳۱	۶	۴۱	۱۲	۱۷	۳	۳۶	۴	۲۷	۶	۳	۶	۵۲	۷	۶
۱۹	۵	۲۹	۶	۳۲	۶	۴۲	۱۲	۱۷	۳	۳۶	۴	۲۶	۶	۲	۶	۵۲	۷	۵
۲۰	۵	۳۰	۶	۳۲	۶	۴۳	۱۲	۱۷	۳	۳۵	۴	۲۵	۶	۲	۶	۵۱	۷	۴
۲۱	۵	۳۰	۶	۳۳	۶	۴۳	۱۲	۱۷	۳	۳۴	۴	۲۴	۶	۱	۶	۵۰	۷	۴
۲۲	۵	۳۰	۶	۳۳	۶	۴۳	۱۲	۱۶	۳	۳۳	۴	۲۳	۶	۰	۶	۴۹	۷	۳
۲۳	۵	۳۱	۶	۳۴	۶	۴۴	۱۲	۱۶	۳	۳۲	۴	۲۲	۵	۵۹	۶	۴۸	۷	۲
۲۴	۵	۳۱	۶	۳۴	۶	۴۴	۱۲	۱۶	۳	۳۱	۴	۲۱	۵	۵۸	۶	۴۷	۷	۱
۲۵	۵	۳۱	۶	۳۵	۶	۴۵	۱۲	۱۶	۳	۳۱	۴	۲۰	۵	۵۷	۶	۴۷	۷	۱
۲۶	۵	۳۲	۶	۳۶	۶	۴۶	۱۲	۱۶	۳	۳۱	۴	۲۰	۵	۵۷	۶	۴۶	۷	۰
۲۷	۵	۳۳	۶	۳۶	۶	۴۶	۱۲	۱۶	۳	۳۰	۴	۱۹	۵	۵۶	۶	۴۶	۶	۵۹
۲۸	۵	۳۳	۶	۳۷	۶	۴۷	۱۲	۱۶	۳	۳۰	۴	۱۹	۵	۵۵	۶	۴۵	۶	۵۹
۲۹	۵	۳۳	۶	۳۷	۶	۴۷	۱۲	۱۶	۳	۲۹	۴	۱۸	۵	۵۴	۶	۴۴	۶	۵۹
۳۰	۵	۳۴	۶	۳۸	۶	۴۸	۱۲	۱۶	۳	۲۹	۴	۱۸	۵	۵۴	۶	۴۴	۶	۵۸
۳۱	۵	۳۴	۶	۳۸	۶	۴۸	۱۲	۱۶	۳	۲۹	۴	۱۷	۵	۵۳	۶	۴۳	۶	۵۸

نقشہ اوقات نماز برائے کراچی

تاریخ	سحر		[illegible]		طلوع		نصف النہار		عصر اول		عصر ثانی		غروب		عشاء [illegible]		عشاء [illegible]	
	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ
۱	۵	۳۵	۶	۳۹	۶	۴۹	۱۲	۱۴	۳	۲۸	۴	۱۶	۵	۵۲	۶	۴۳	۶	۵۷
۲	۵	۳۶	۶	۴۰	۶	۵۰	۱۲	۱۴	۳	۲۸	۴	۱۶	۵	۵۲	۶	۴۲	۶	۵۶
۳	۵	۳۶	۶	۴۰	۶	۵۱	۱۲	۱۴	۳	۲۸	۴	۱۶	۵	۵۱	۶	۴۲	۶	۵۶
۴	۵	۳۷	۶	۴۱	۶	۵۲	۱۲	۱۴	۳	۲۷	۴	۱۵	۵	۵۱	۶	۴۱	۶	۵۵
۵	۵	۳۸	۶	۴۱	۶	۵۲	۱۲	۱۴	۳	۲۶	۴	۱۴	۵	۵۰	۶	۴۱	۶	۵۴
۶	۵	۳۸	۶	۴۲	۶	۵۳	۱۲	۱۴	۳	۲۶	۴	۱۳	۵	۴۹	۶	۴۰	۶	۵۴
۷	۵	۳۸	۶	۴۳	۶	۵۴	۱۲	۱۴	۳	۲۵	۴	۱۳	۵	۴۸	۶	۳۹	۶	۵۳
۸	۵	۳۹	۶	۴۴	۶	۵۵	۱۲	۱۴	۳	۲۵	۴	۱۳	۵	۴۸	۶	۳۹	۶	۵۳
۹	۵	۳۹	۶	۴۴	۶	۵۵	۱۲	۱۵	۳	۲۵	۴	۱۲	۵	۴۷	۶	۳۸	۶	۵۳
۱۰	۵	۴۰	۶	۴۵	۶	۵۶	۱۲	۱۴	۳	۲۴	۴	۱۱	۵	۴۷	۶	۳۸	۶	۵۳
۱۱	۵	۴۰	۶	۴۵	۶	۵۶	۱۲	۱۵	۳	۲۴	۴	۱۱	۵	۴۶	۶	۳۸	۶	۵۳
۱۲	۵	۴۱	۶	۴۶	۶	۵۷	۱۲	۱۴	۳	۲۳	۴	۱۰	۵	۴۶	۶	۳۷	۶	۵۲
۱۳	۵	۴۱	۶	۴۷	۶	۵۸	۱۲	۱۵	۳	۲۳	۴	۹	۵	۴۵	۶	۳۷	۶	۵۱
۱۴	۵	۴۲	۶	۴۸	۶	۵۹	۱۲	۱۵	۳	۲۳	۴	۹	۵	۴۵	۶	۳۶	۶	۵۰
۱۵	۵	۴۳	۶	۴۹	۷	۰	۱۲	۱۷	۳	۲۳	۴	۸	۵	۴۴	۶	۳۶	۶	۵۰
۱۶	۵	۴۳	۶	۴۹	۷	۰	۱۲	۱۶	۳	۲۳	۴	۸	۵	۴۳	۶	۳۶	۶	۵۰
۱۷	۵	۴۴	۶	۵۰	۷	۱	۱۲	۱۷	۳	۲۲	۴	۷	۵	۴۳	۶	۳۶	۶	۵۰
۱۸	۵	۴۴	۶	۵۰	۷	۱	۱۲	۱۶	۳	۲۲	۴	۷	۵	۴۳	۶	۳۵	۶	۵۰
۱۹	۵	۴۵	۶	۵۱	۷	۲	۱۲	۱۶	۳	۲۲	۴	۷	۵	۴۳	۶	۳۵	۶	۵۰
۲۰	۵	۴۶	۶	۵۲	۷	۳	۱۲	۱۸	۳	۲۳	۴	۷	۵	۴۲	۶	۳۵	۶	۵۰
۲۱	۵	۴۶	۶	۵۳	۷	۳	۱۲	۱۸	۳	۲۲	۴	۷	۵	۴۲	۶	۳۵	۶	۴۹
۲۲	۵	۴۷	۶	۵۳	۷	۴	۱۲	۱۸	۳	۲۲	۴	۷	۵	۴۲	۶	۳۵	۶	۴۹
۲۳	۵	۴۷	۶	۵۴	۷	۵	۱۲	۱۸	۳	۲۳	۴	۷	۵	۴۲	۶	۳۵	۶	۴۹
۲۴	۵	۴۸	۶	۵۵	۷	۶	۱۲	۱۹	۳	۲۲	۴	۷	۵	۴۲	۶	۳۵	۶	۴۹
۲۵	۵	۴۹	۶	۵۶	۷	۷	۱۲	۱۹	۳	۲۳	۴	۷	۵	۴۲	۶	۳۵	۶	۴۹
۲۶	۵	۴۹	۶	۵۶	۷	۷	۱۲	۱۹	۳	۲۲	۴	۶	۵	۴۲	۶	۳۵	۶	۴۹
۲۷	۵	۴۹	۶	۵۷	۷	۸	۱۲	۲۰	۳	۲۲	۴	۶	۵	۴۲	۶	۳۵	۶	۵۰
۲۸	۵	۵۰	۶	۵۷	۷	۸	۱۲	۲۰	۳	۲۲	۴	۶	۵	۴۲	۶	۳۵	۶	۵۰
۲۹	۵	۵۱	۶	۵۸	۷	۹	۱۲	۲۰	۳	۲۲	۴	۶	۵	۴۲	۶	۳۵	۶	۵۰
۳۰	۵	۵۲	۶	۵۹	۷	۱۰	۱۲	۲۱	۳	۲۲	۴	۶	۵	۴۲	۶	۳۵	۶	۵۰

نقشہ اوقات نماز برائے کراچی

تاریخ	صبح		طلوع		اشراق		نصف النہار		عصر (۱)		عصر (۲)		غروب		عشاء (۱)		عشاء (۲)	
	گھنٹے	منٹ	گھنٹے	منٹ	گھنٹے	منٹ	گھنٹے	منٹ	گھنٹے	منٹ	گھنٹے	منٹ	گھنٹے	منٹ	گھنٹے	منٹ	گھنٹے	منٹ
۱	۵	۵۳	۷	۰	۷	۱۱	۱۲	۲۱	۳	۲۲	۴	۷	۵	۴۲	۶	۳۵	۶	۵۰
۲	۵	۵۴	۷	۱	۷	۱۲	۱۲	۲۲	۳	۲۲	۴	۷	۵	۴۲	۶	۳۶	۶	۵۰
۳	۵	۵۴	۷	۱	۷	۱۲	۱۲	۲۲	۳	۲۲	۴	۷	۵	۴۲	۶	۳۶	۶	۵۰
۴	۵	۵۵	۷	۲	۷	۱۳	۱۲	۲۲	۳	۲۲	۴	۷	۵	۴۲	۶	۳۶	۶	۵۰
۵	۵	۵۶	۷	۳	۷	۱۴	۱۲	۲۳	۳	۲۳	۴	۷	۵	۴۲	۶	۳۶	۶	۵۰
۶	۵	۵۶	۷	۳	۷	۱۴	۱۲	۲۳	۳	۲۳	۴	۷	۵	۴۳	۶	۳۶	۶	۵۰
۷	۵	۵۷	۷	۴	۷	۱۵	۱۲	۲۴	۳	۲۳	۴	۷	۵	۴۳	۶	۳۶	۶	۵۰
۸	۵	۵۷	۷	۵	۷	۱۶	۱۲	۲۴	۳	۲۳	۴	۸	۵	۴۳	۶	۳۶	۶	۵۱
۹	۵	۵۸	۷	۵	۷	۱۶	۱۲	۲۴	۳	۲۳	۴	۸	۵	۴۴	۶	۳۶	۶	۵۱
۱۰	۵	۵۹	۷	۶	۷	۱۷	۱۲	۲۵	۳	۲۴	۴	۹	۵	۴۴	۶	۳۷	۶	۵۱
۱۱	۵	۵۹	۷	۷	۷	۱۸	۱۲	۲۵	۳	۲۴	۴	۹	۵	۴۴	۶	۳۷	۶	۵۱
۱۲	۵	۵۹	۷	۷	۷	۱۸	۱۲	۲۶	۳	۲۴	۴	۹	۵	۴۴	۶	۳۸	۶	۵۲
۱۳	۶	۰	۷	۸	۷	۱۹	۱۲	۲۶	۳	۲۴	۴	۹	۵	۴۴	۶	۳۸	۶	۵۲
۱۴	۶	۱	۷	۸	۷	۱۹	۱۲	۲۷	۳	۲۵	۴	۹	۵	۴۵	۶	۳۹	۶	۵۳
۱۵	۶	۱	۷	۹	۷	۲۰	۱۲	۲۷	۳	۲۵	۴	۹	۵	۴۵	۶	۳۹	۶	۵۳
۱۶	۶	۱	۷	۱۰	۷	۲۱	۱۲	۲۸	۳	۲۶	۴	۹	۵	۴۵	۶	۳۹	۶	۵۴
۱۷	۶	۲	۷	۱۰	۷	۲۱	۱۲	۲۸	۳	۲۶	۴	۱۰	۵	۴۶	۶	۳۹	۶	۵۴
۱۸	۶	۲	۷	۱۱	۷	۲۲	۱۲	۲۹	۳	۲۷	۴	۱۰	۵	۴۶	۶	۴۰	۶	۵۵
۱۹	۶	۳	۷	۱۱	۷	۲۲	۱۲	۲۹	۳	۲۷	۴	۱۱	۵	۴۶	۶	۴۰	۶	۵۵
۲۰	۶	۳	۷	۱۲	۷	۲۳	۱۲	۳۰	۳	۲۸	۴	۱۲	۵	۴۷	۶	۴۱	۶	۵۶
۲۱	۶	۴	۷	۱۳	۷	۲۴	۱۲	۳۰	۳	۲۸	۴	۱۲	۵	۴۸	۶	۴۱	۶	۵۶
۲۲	۶	۴	۷	۱۳	۷	۲۴	۱۲	۳۱	۳	۲۹	۴	۱۲	۵	۴۸	۶	۴۲	۶	۵۷
۲۳	۶	۵	۷	۱۳	۷	۲۴	۱۲	۳۱	۳	۲۹	۴	۱۳	۵	۴۸	۶	۴۲	۶	۵۷
۲۴	۶	۶	۷	۱۴	۷	۲۵	۱۲	۳۲	۳	۳۰	۴	۱۳	۵	۴۹	۶	۴۳	۶	۵۷
۲۵	۶	۶	۷	۱۴	۷	۲۵	۱۲	۳۲	۳	۳۰	۴	۱۴	۵	۴۹	۶	۴۳	۶	۵۸
۲۶	۶	۷	۷	۱۵	۷	۲۶	۱۲	۳۳	۳	۳۱	۴	۱۴	۵	۵۰	۶	۴۴	۶	۵۹
۲۷	۶	۷	۷	۱۵	۷	۲۶	۱۲	۳۳	۳	۳۱	۴	۱۵	۵	۵۱	۶	۴۴	۶	۵۹
۲۸	۶	۷	۷	۱۶	۷	۲۷	۱۲	۳۴	۳	۳۲	۴	۱۶	۵	۵۱	۶	۴۵	۷	۰
۲۹	۶	۸	۷	۱۶	۷	۲۷	۱۲	۳۴	۳	۳۲	۴	۱۷	۵	۵۲	۶	۴۶	۷	۰
۳۰	۶	۸	۷	۱۶	۷	۲۷	۱۲	۳۵	۳	۳۳	۴	۱۸	۵	۵۳	۶	۴۷	۷	۱
۳۱	۶	۹	۷	۱۷	۷	۲۸	۱۲	۳۵	۳	۳۳	۴	۱۹	۵	۵۳	۶	۴۷	۷	۱

صبح صادق ———— ۱۱۸

باب الاذان والاقامة

بیٹھ کر اذان مکروہ تحریمی ہے :

سوال : اگر ایسے خوش الحان فصیح التلفظ لنگڑے لولے مؤذن کو جو کھڑے ہو کر اذان دینے سے قاصر ہے، بیٹھ کر لاؤڈ اسپیکر پر یا بغیر لاؤڈ اسپیکر کے اذان کا موقع دیا جائے تو شرعاً صحیح ہے یا نہیں۔ اور وہ دوسرے مؤذنین کی موجودگی میں بھی اذان دے سکتا ہے یا نہیں۔ دوسرے مؤذنین البتہ خوش الحانی میں ذرا اس سے کم ہیں۔ بینوا توجروا۔

الجواب باسم ملهم الصواب

بیٹھ کر اذان کہنا مکروہ تحریمی ہے، اس کا اعادہ مندوب ہے۔ قال فی التنویر ویکرہ اذان جنب (الی قولہ) وقاعد الا اذا اذن لنفسہ ویعاد اذان جنب، وفی الشرح ندبا وقیل وجوبا، وفی الحاشیۃ (قولہ ویعاد اذان جنب الخ) زاد القہستانی والفاجر والراکب والقاعد والماشی والمنحرف عن القبلۃ وعلل الوجوب فی الکل بانہ غیر معتد بہ والندب بانہ معتد بہ الا انہ ناقص قال وہو الاصح کما فی التمرتاشی (رد المحتار ص۲۶۳ ج۱)

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

۱۲ ذی قعدہ ۸۳ھ

بدون رضائے مؤذن اقامت کہنا :

سوال : مؤذن کی بغیر اجازت کسی نے تکبیر کہی تو ثواب تکبیر کہنے کا مؤذن کو ملے گا یا مکبر کو؟ اور مکبر کو بغیر اجازت تکبیر کہنے سے گناہ صغیرہ ہوگا یا کبیرہ جبکہ مؤذن ناراض ہو؟ بینوا توجروا

الجواب باسم ملهم الصواب

اقامت کا ثواب اقامت کہنے والے کو ملے گا۔ مؤذن کی اجازت کے بغیر اقامت کہنا جائز ہے مگر خلاف اولیٰ ہے۔ قال فی شرح التنویر (اقام غیر من اذن بغیبتہ ای المؤذن لایکرہ مطلقاً) وان بحضورہ کرہ ان لحقہ وحشۃ، ونقل ابن عابدین رحمہ اللہ تعالیٰ عن الخلاصۃ والامام الطحاوی معزیا الی ائمتنا الثلاثۃ وعن البحر والکافی انہ لاباس بہ مطلقاً ولکن الافضل ان یکون المؤذن ہو المقیم (رد المحتار ص۲۶۶ ج۱) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

۲۳ ذی قعدہ ۸۳ھ

بچے کے کان میں اذان کا وقت :

سوال : نومولود کے کان میں اذان کہنے کا کیا کوئی وقت متعین ہے، اگر پہلے روز اذان نہیں کہی گئی تو کیا اس کے بعد بھی کہی جا سکتی ہے؟ بینوا توجروا۔

الجواب باسم ملهم الصواب

اس کے لئے وقت اور دن کی کوئی قید نہیں، حتی الامکان جلد کہنا چاہئے، اگر غفلت میں کئی روز گذر گئے تو بھی غسل کے بعد اذان کہی جائے، عن ابی رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذن فی اذن الحسن بن علی حین ولدتہ فاطمۃ بالصلوٰۃ. قال الملا علی القاری رحمہ اللہ تعالیٰ رحین ولدتہ فاطمۃ یحتمل السابع وقبلہ (مرقاۃ ص ۳ ج ۴) فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

۳ر شوال ۸۴ھ

بچے کے کان میں اقامت کہنا :

سوال : کیا فرماتے ہیں مفتیان شرع متین کہ بچہ نومولود کے بائیں کان میں اقامت پڑھنا سنت ہے؟ بینوا توجروا۔

الجواب باسم ملهم الصواب

بچے کے دائیں کان میں اذان اور بائیں میں اقامت کہنا مسنون ہے، عن حسین بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ولد لہ مولود فاذن فی اذنہ الیمنی واقام فی اذنہ الیسری لم یضرہ ام الصبیان (عمل الیوم واللیلۃ لابن السنی والجامع الصغیر للسیوطی) وروی عن عمر بن عبد العزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ کان یؤذن فی الیمنی ویقیم فی الیسری اذا ولد الصبی (شرح السنۃ) وقال الرافعی رحمہ اللہ تعالیٰ قال السندی رحمہ اللہ تعالیٰ فیرفع المولود عند الولادۃ علی یدیہ مستقبل القبلۃ ویؤذن فی اذنہ الیمنی ویقیم فی الیسری ویلتفت فیہما بالصلوٰۃ لجہۃ الیمین وبالفلاح لجہۃ الیسار وفائدۃ الاذان فی اذنہ انہ یدفع ام الصبیان عنہ (التحریر المختار ص ۱۲۳ ج ۱)

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

۸ ربیع الاول ۸۴ھ

اذان بلال وابن ام مکتوم کے درمیان فاصلہ:

سوال: حضرت بلال رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ کی اذان کے درمیان صرف اُترنے اور چڑھنے کا فاصلہ ہوتا تھا۔ بظاہر وقت مختصر ہے اس میں سحری کس طرح کھائی جاتی تھی؟ بینوا توجروا۔

الجواب باسم ملہم الصواب

ینزل ھذا ویصعد ھذا سے مقصد یہ ہے کہ ان حضرات کی اذان کے درمیان وقت قلیل ہوتا تھا جیسے دو اذانوں کے درمیان طویل وقت ہوتا ہے ایسا نہیں تھا لہٰذا بقدر ضرورت گنجائش ضرور ہوتی۔ اذان بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے قرب صبح صادق پر تنبیہ مقصود تھی تاکہ جو حضرات تہجد میں مشغول ہیں وہ ذرا آرام کرلیں اور سوئے ہوئے لوگ اُٹھ کر صبح کے لئے تیار ہو جائیں اور مختصر سحری یا مختصر نفل پڑھنا چاہیں تو پڑھ سکیں۔ قال الحافظ العسقلانی رحمہ اللہ تعالیٰ وانما یأتی غالبًا عقب نوم فناسب ان ینصب من یوقظ الناس قبل دخول وقتہا لیتأھبوا ویدرکوا فضیلۃ اول الوقت (ثم نقل عن ابن التین) ای قولہ ان بلالا ینادی بلیل خبر یتعلق بہ فائدۃ للسامعین قطعا وذلک اذا کان وقت الاذان مشتبہا محتملا لان یکون عند طلوع الفجر فبین صلی اللہ علیہ وسلم ان ذلک لا یمنع الاکل والشرب بل الذی یمنعہ طلوع الفجر الصادق قال وھذا یدل علی تقارب وقت اذان بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ من الفجر انتہی ویقویہ ایضاً ما تقدم من ان الحکمۃ فی مشروعیتہ التأھب لادراک الصبح فی اول وقتہا (فتح الباری ص [illegible] ج ۲)

وقال الحافظ العینی رحمہ اللہ تعالیٰ معزیا الی الکرمانی معناہ انہ انما یؤذن باللیل لیعلمکم ان الصبح قریب فیرد القائم المتہجد الی راحتہ لینام لحظۃ لیصبح نشیطا ویوقظ نائمکم لیتأھب للصبح بفعل ما ارادہ من تہجد قلیل او تسحر او اغتسال۔ قلت او لیوتر ان کان نام عن الوتر (عمدۃ القاری ص [illegible] ج ۵)

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

[illegible] رمضان المبارک [illegible]

اذان نومولود میں بھی استقبال قبلہ اور دائیں بائیں التفات مسنون ہے:

سوال: بچہ پیدا ہونے کے بعد جو اذان از روئے شرع ثابت ہے وہ کہاں اور

کیفیتاً مثل اذان صلوٰۃ ہے یا اس میں کچھ فرق ہے؟ بینوا توجروا۔

الجواب باسم ملہم الصواب

کماً مثل اذان صلوٰۃ ہے مگر کیفیتاً اس میں رفع صوت نہیں، اس لئے کانوں میں انگلیاں دینا بھی مسنون نہیں کیونکہ اس سے مقصد رفع صوت ہے، باقی کیفیات مثلاً استقبال قبلہ، تحویل فی الحیعلتین اور ترسل وغیرہ اذان صلوٰۃ کی طرح اذان مولود میں بھی مسنون ہیں۔ عن ابی رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذن فی اذن الحسن بن علی حین ولدتہ فاطمۃ بالصلوٰۃ۔ قال علی القاری رحمہ اللہ تعالیٰ والمعنی اذن بمثل اذان الصلوٰۃ (مرقاۃ ص۱۹۷ ج۸) وفی العلائیۃ ویلتفت فیہ وکذا فیہا مطلقاً وقیل ان المحل متسعاً یمیناً ویساراً فقط لئلا یستدبر القبلۃ بصلوٰۃ وفلاح ولو وحدہ او لمولود لانہ سنۃ الاذان مطلقاً وفی الشامیۃ (قولہ مطلقاً) للمنفرد وغیرہ والولد وغیرہ (رد المحتار ص۲۵۷ ج۱) وقال الرافعی رحمہ اللہ تعالیٰ قال السندی رحمہ اللہ تعالیٰ فیرفع المولود عند الولادۃ علی یدیہ مستقبل القبلۃ ویؤذن فی اذنہ الیمنی ویقیم فی الیسری ویلتفت فیہما بالصلوٰۃ لجہۃ الیمین وبالفلاح لجہۃ الیسار وفائدۃ الاذان فی اذنہ انہ یدفع ام الصبیان عنہ (التحریر المختار ص۴۵ ج۱) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

۷ رمحرم [illegible]

اذان میں درود شریف شہادت رسالت کی بجائے اذان کے بعد پڑھے:

سوال: اذان واقامت میں جب لفظ اشہد ان محمداً رسول اللہ سنے تو درود شریف ساتھ پڑھنا واجب ہوگا یا مستحب؟ بینوا توجروا۔

الجواب باسم ملہم الصواب

اذان واقامت میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نام مبارک کے ساتھ درود شریف نہ منقول ہے اور نہ معمول، بلکہ اس کے برعکس حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ تم بھی وہی کلمات کہو جو مؤذن کہتا ہے، پھر اذان کے بعد پہلے درود شریف پڑھو پھر دعا۔ عن عبد اللہ ابن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما انہ سمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول اذا سمعتم المؤذن فقولوا مثل ما یقول ثم صلوا علیّ فانہ من صلی علیّ صلوٰۃ صلی اللہ علیہ بہا عشراً ثم سلوا اللہ لی الوسیلۃ فانہ منزلۃ فی الجنۃ لا تنبغی الا لعبد من عباد اللہ وارجو

ان یکون ابتدأ فیمن سأل لی الوسیلۃ حلت علیہ الشفاعۃ (مسلم ص ۱۶۶ ج ۱) واما ما قیل من انہ یستحب ان یقول عند سماع الاولی من الشہادتین صلی اللہ علیک یا رسول اللہ الخ فلم یصح فی المرفوع من کل ذلک شئ کذا فی الشامیۃ معزیا الی الجراحی (رد المحتار ص ۳۷۰ ج ۱)

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

۲۳ جمادی الآخرۃ سنہ ۹۳ھ

مسجد میں جماعت کے بعد منفرد کے لئے اقامت کہنا مکروہ ہے:

سوال: کسیکہ بجماعت نرسیدہ باشد در مسجد نماز ادا می کند اقامت بگوید یا نہ؟ بین مسجد وخانہ فرق ہست یا نہ؟ در بہشتی زیور اقامت گفتن را مکروہ می نویسد مگر از دلیل صرف کراہت اذان فہمیدہ شود، عبارت بہشتی زیور: "جس مسجد میں اذان اور اقامت کے ساتھ نماز ہو چکی ہو اس میں اگر نماز پڑھی جائے تو اذان اور اقامت کا کہنا مکروہ ہے" (اصلی بہشتی زیور ص ۵ ج ۲)

الجواب باسم ملہم الصواب

در علائیہ کراہت اقامت نیز مصرح ست قال فی شرح التنویر وکرہ ترکہما معا لمسافر ولو منفردا وکذا ترکہا لا ترکہ لحضور الرفقۃ بخلاف مصل ولو بجماعۃ فی بیتہ بمصر او قریۃ لہا مسجد فلا یکرہ ترکہما اذ اذان الحی یکفیہ او مصل فی مسجد بعد صلاۃ جماعۃ فیہ بل یکرہ فعلہما (رد المحتار ص ۲۶۳ ج ۱)

فائدہ: مسجد میں قضاء فوائت کے لئے کراہت اذان واقامت کی علت تشویش وتغلیط واظہار معصیت ہے، اس لئے علامہ شامی رحمہ اللہ تعالیٰ نے طحطاوی رحمہ اللہ تعالیٰ سے سراً اذان واقامت کی عدم کراہت نقل کی ہے، مگر صورت مسئولہ سے متعلق شامی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ تعلیل وتفریق بیان نہیں فرمائی، اس سے ثابت ہوتا ہے کہ یہاں کراہت کی علت تشویش واظہار معصیت نہیں، یہ علت تو قبل الجماعۃ بھی موجود ہے، حالانکہ کراہت میں بعد الجماعۃ کی قید ہے، یہاں علت کراہت یہ معلوم ہوتی ہے کہ جماعت کے بعد اسی نماز کے لئے منفرد کی اذان واقامت جماعت کی عظمت کے خلاف ہے، لہٰذا سراً بھی مکروہ ہوگی، البتہ قبل الجماعۃ مسجد میں منفرداً نماز پڑھنے والے کے لئے اذان واقامت میں صرف جہر مکروہ ہوگا سراً کراہت نہیں، لان العلۃ ههنا هو التشويش. فقط واللہ تعالیٰ اعلم

۲۵ ربیع الآخر سنہ ۱۳[illegible]ھ

نماز کے لئے مواقع اذان واقامت کی تفصیل:

سوال: منفرد کے لئے اقامت کہنا سنت مؤکدہ ہے یا مستحب ہے؟ نیز قضاء ہو تو اقامت

کہے یا نہیں؟ جزاک اللہ یا مرشدی! بینوا بالتفصیل آجرکم الجلیل۔

الجواب باسم ملہم الصواب

قال فی التنویر وهو سنة مؤکدة للفرائض فی وقتها ولو قضاء، وفی الشامیة ودخلت الجمعة بعد قوله وشمل حالة السفر والحضر والانفراد والجماعة (الی قوله) لکن لا یکره ترکه لمصل فی بیته فی المصر لان اذان الحی یکفیه کما سیأتی وفی الامداد وانه یأتی به ندبا (رد المحتار ص ۳۵۷ ج۱) وفی التنویر والاقامة کالاذان (رد المحتار ص ۳۶۰ ج۱) وفی العلائیة ویسن ان یؤذن ویقیم لفائتة رافعا صوته لو بجماعة او صحراء لا ببیته منفردا، قال فی الشامیة (قوله لو بجماعة) ای فی غیر المسجد بقرینة ما یذکره قریبا من انه لا یؤذن فیه للفائتة ثم هذا قید لقوله رافعا صوته، وقد ذکره فی البحر بحثا وقال لم اره فی کلام ائمتنا واستدل له علی رفع المنفرد فی الصحراء بحدیث الصحیح اذا کنت فی غنمک او بادیتک فاذنت للصلوة فارفع صوتک بالنداء فانه لا یسمع مدی صوت المؤذن انس ولا جن ولا شیء الا شهد له یوم القیامة اھ واقره فی النهر، اقول یخالفه ما فی القهستانی من انه یجب ای یلزم الجهر بالاذان لاعلام الناس فلو اذن لنفسه خافت لانه الاصل فی الشرع کما فی کشف المنار اھ علی ان ما استدل به یفید رفع الصوت للمنفرد فی بیته ایضا لتکثیر الشهود یوم القیامة الا ان یقال المراد المبالغة فی رفع الصوت والمؤذن فی بیته یرفعه دون ذلک فوق ما یسمع نفسه وعلیه یحمل ما فی القهستانی فلیتأمل (رد المحتار ص ۳۶۲ ج۱) وفی شرح التنویر ولا فیما یقضی من الفوائت فی مسجد لان فیه تشویشا وتغلیطا ویکره قضاؤها فیه لان التأخیر معصیة فلا یظهرها، بزازیة، وفی الشامیة (قوله لان فیه تشویشا الخ) انما یظهر لو کان الاذان لجماعة واما اذا کان منفردا ویؤذن بقدر ما یسمع نفسه فلا، وفی الامداد وانه اذا کان التفویت لامر عام فالاذان فی المسجد لا یکره لانتفاء العلة کفعله صلی الله علیه وسلم لیلة التعریس اھ لکن لیلة التعریس کانت فی الصحراء لا فی المسجد (رد المحتار ص ۳۶۳ ج۱) وفیه ویکره ترکهما معا لمسافر ولو منفردا وکذا ترکها لا ترکه لحضور الرفقة بخلاف مصل ولو بجماعة فی بیته بمصر او قریة لها مسجد فلا یکره ترکهما اذ اذان الحی یکفیه، قال فی الشامیة (قوله لمسافر) ای سفرا لغویا او شرعیا کما فی ابی السعود ط (قوله ولو منفردا) لانه ان اذن

وان صلی خلفہ من جنود اللہ ما لا یری طرفاہ رواہ عبد الرزاق الخ (قولہ لا ترکہما) الظاہر ان المراد نفی الکراہۃ الموجبۃ للاساءۃ والا فقد صرح فی الکنز وغیرہ ان ذلک یندب بہ للمسافر وللمصلی فی بیتہ فی المصر الخ (قولہ او اذان الحی یکفیہ) لان اذان المحلۃ واقامتہا کاذانہ واقامتہ لان المؤذن نائب اہل المصر کلہم (الی قولہ) وظاہرہ انہ یکفیہ اذان الحی واقامتہ وان کانت صلوتہ فی آخر الوقت، تأمل وقد علمت تصریح الکنز بندبہ للمسافر وللمصلی فی بیتہ فی المصر فالمقصود من کفایۃ اذان الحی نفی الکراہۃ المؤثمۃ (رد المحتار ص ۲۶۷ ج ۱)

عبارات بالا سے امور ذیل ثابت ہوئے:۔

① اذان واقامت ہر فرض نماز کے لئے سنت مؤکدہ ہے خواہ ادا ہو یا قضاء، مسافر ہو یا مقیم، جماعت کے ساتھ ہو یا منفرداً۔

② اگر گھر میں یا جماعت یا منفرداً نماز پڑھ رہا ہو اور محلہ کی مسجد میں اذان واقامت ہو گئی ہو تو گھر میں اذان واقامت مستحب ہے، مگر منفرداً پڑھنے کی صورت میں اذان زیادہ بلند آواز سے نہ کہے۔

③ اگر کسی کے سامنے قضاء نماز منفرداً پڑھ رہا ہو خواہ مسجد میں ہو یا غیر مسجد میں تو اذان آہستہ کہے، تاکہ قضاء کا اظہار نہ ہو کیونکہ اظہار معصیت بھی معصیت ہے۔

④ اگر کسی عام حادثہ کی وجہ سے سب کی نماز قضاء ہو گئی ہو تو اس کے لئے اذان واقامت بلند آواز سے کہی جائے گی اگرچہ مسجد میں ہو۔

⑤ سفر میں اگر سب رفقاء حاضر ہوں تو اذان مستحب ہے اور اقامت سنت مؤکدہ ہے۔ اقامت کا ترک مکروہ ہے اذان کا نہیں، سفر عام ہے خواہ شرعی ہو یا لغوی۔

اس سے ثابت ہوا کہ سفر میں منفرد کے لئے اذان سنت مؤکدہ نہیں بلکہ مستحب ہے۔

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

۲۶ محرم ۸۰ھ

بدون اذان کے جماعت کرنا:

سوال: اگر اذان کے بغیر مسجد میں یا بیرون مسجد جماعت کی جائے تو نماز ہو جائے گی یا اس میں کچھ نقص آئے گا؟ اور اگر وقت سے پہلے اذان کہی تو اس کا کیا حکم ہے؟ عموماً صبح کی اذان قبل

یعنی صبح صادق کے درج مشتہرہ وقت کے فوراً ہی بعد کہہ دی جاتی ہے، حالانکہ مشاہدے سے ثابت ہو کہ اس وقت صبح نہیں ہوتی، کیا یہ درست ہے؟ بینوا توجروا۔

الجواب باسم ملہم الصواب

نماز تو ہو جاتی ہے لیکن سنت مؤکدہ ترک کرنے کا سخت گناہ ہوگا، البتہ اگر اسی شہر کی کسی ایک مسجد میں اذان ہو چکی ہو اور ان لوگوں نے سُنی ہو تو اذان ترک کرنے سے گنہگار نہ ہوں گے۔ قال فی شرح التنویر وھو سنۃ للرجال فی مکان عال مؤکدۃ ھی کالواجب فی لحوق الاثم وقال ابن عابدین رحمہ اللہ تعالیٰ قال فی البحر ولم ار حکم البلدۃ الواحدۃ اذا اتسعت اطرافہا کمصر والظاھر ان اھل کل محلۃ سمعوا الاذان ولو من محلۃ اخری یسقط عنھم لا ان لم یسمعوا اھ (رد المحتار ص ۳۰۲ ج ۱)

جب تک صبح ہونے کا یقین نہ ہو اذان درست نہیں، اگر اذان کا ایک کلمہ بھی وقت سے پہلے ہو گیا تو اذان کا اعادہ لازم ہے، قال فی العلائیۃ فیعاد اذان وقع بعضہ قبلہ کالاقامۃ خلافاً للثانی فی الفجر وفی الشامیۃ ھذا راجع الی الاذان فقط فان ابا یوسف یجوز الاذان قبل الفجر بعد نصف اللیل (رد المحتار ص ۳۰۵ ج ۱) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

۲۹ ذیقعدہ [illegible]

اذان واقامت کے لئے کوئی جگہ متعین نہیں:

سوال: گزارش یہ ہے کہ آج تاج کمپنی کی مسجد میں نماز ظہر کے وقت بائیں طرف اقامت کہی گئی جس پر چند افراد نے اعتراض کیا اور چند لوگوں نے تو اس طرح کہا کہ نماز نہیں ہوئی، اور یہ مسائل لوگوں کے گھر کے بنائے ہوئے ہیں، مہربانی فرما کر صحیح مسئلے سے آگاہ کیجیے، اذان کے متعلق بھی کہ آیا بائیں طرف اگر دی جائے تو درست ہوگی یا نہیں؟ بڑی نوازش ہوگی۔ بینوا توجروا۔

الجواب باسم ملہم الصواب

اقامت کے لئے کوئی خاص جگہ متعین نہیں، لہٰذا بائیں طرف اقامت ہونے پر اعتراض اور دائیں طرف ہونے پر اصرار سب بدعت اور زیادۃ فی الدین ہے، خصوصاً جن لوگوں نے یہ فتویٰ دیا کہ نماز نہیں ہوئی ان پر توبہ لازم ہے۔ اسی طرح اذان کے لئے بھی کوئی خاص جگہ متعین نہیں، مسجد سے باہر خواہ دائیں طرف ہو یا بائیں طرف۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

۱۱ جمادی الآخرہ [illegible]

عورت بلا اقامت نماز پڑھے:

سوال: عورت اکیلی نماز پڑھے یا عورتوں کی جماعت ہو تو اس میں اقامت ہو یا نہیں؟ بینوا توجروا۔

الجواب باسم ملهم الصواب

عورت نماز بدون اقامت پڑھے۔ عورتوں کی جماعت مکروہ تحریمی ہے، معہذا اگر جماعت کریں گی تو اس میں اقامت نہیں۔ قال فی العلائیۃ ولا یسن ذلک فیما تصلیہ النساء اداء وقضاء ولو جماعۃ کجماعۃ صبیان وعبید، وقال ابن عابدین رحمہ اللہ تعالیٰ وکان الاولیٰ للشارح ان یقول ولو منفردۃ لان جماعتہن الآن غیر مشروعۃ (رد المحتار ص ۳۶۳ ج ۱) فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

۱۱ رجب سنہ ۸۹ھ

اجرت پر اذان وامامت کا ثواب ملے گا یا نہیں:

سوال: اذان وامامت کی اجرت لینے کی تو متاخرین نے اجازت دی ہے، مگر اذان دینے کا اور نماز پڑھانے کا ثواب ملے گا یا نہیں؟ جواب سے ممنون فرمائیں۔ بینوا توجروا۔

الجواب باسم ملهم الصواب

ثواب تو کام کرنے والے کی نیت پر موقوف ہے، اگر نیت ہی تحصیل زر کی ہو تو ثواب نہ ملے گا، ورنہ اگر نیت تو عبادت کی ہے مگر گزارے کے لئے اجرت قبول کر رہا ہے تو ثواب ملے گا۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

۲۳ صفر سنہ ۹۰ھ

بوقت اذان خاموش رہنا مستحب ہے:

سوال: اذان کے وقت دنیوی بات کرنا کیسا ہے؟ مکروہ ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا۔

الجواب باسم ملهم الصواب

بوقت اذان خاموش رہنا مستحب ہے، لہٰذا بلا ضرورت بات نہیں کرنا چاہئے۔ قال ابن عابدین رحمہ اللہ تعالیٰ تحت قولہ لا یرد السلام: قال فی المعراج وفی التحفۃ وینبغی للسامع ان لا یتکلم ولا یشتغل بشیء فی حالۃ الاذان والاقامۃ ولا یرد السلام ایضا لان الکل یخل بالنظم اھ اقول یظهر من هذا ان قولہ لا یرد السلام لیس للوجوب وانہ یتفرع

عن القولين (وجوب اجابة الاذان وندبها) والا تلزم وجوب ذلك في الاقامة مع ان الاصل اجابة الاقامة مستحبة الخ (رد المحتار ص ۲۹۱ ج ۱) فقط والله تعالى اعلم

غرہ جمادی الاولیٰ [illegible]

بوقتِ اذان کانوں میں انگلیاں نہ دینے میں مضائقہ نہیں:

سوال: (۱) کیا اذان دینے والے کے لئے ضروری ہے کہ اذان دیتے وقت کانوں میں انگلیاں ڈالے، کیا ایسا کرنا سنت ہے؟

(۲) اگر مؤذن اذان دیتے وقت کانوں میں انگلیاں نہ دے صرف کانوں پر ہاتھ رکھ لے تو درست ہوگا یا نہیں؟

(۳) اگر مؤذن اذان دیتے وقت ہاتھ چھوڑے رکھے تو درست ہوگا یا نہیں؟ آجکل لاؤڈ اسپیکر کا استعمال ہوتا ہے اگر انگلیاں نہ ڈالی جائیں تو کیا مضائقہ ہے؟

(۴) انگلیاں کان میں نہ دینے پر مؤذن پر جرح کرنا اور اس کو نکال دینا اور سخت پٹائی کرنا شرعاً جائز ہے یا نہیں؟ ایسے لوگوں کے متعلق کیا حکم ہے؟ بینوا توجروا۔

الجواب باسم ملہم الصواب

(۱) اذان کے وقت انگلیاں کانوں میں رکھنا مستحب ہے ضروری نہیں۔

(۲) دونوں کانوں پر یا ایک کان پر ہاتھ رکھ لینے سے بھی استحباب ادا ہو جائے گا۔

(۳) اگر ہاتھ چھوڑ کر اذان کہہ دی تو بھی کچھ حرج نہیں، کان پر ہاتھ رکھنے میں حکمت یہ ہے کہ اس سے آواز بلند ہوتی ہے، لاؤڈ اسپیکر میں اس کی حاجت تو نہیں، مع ہذا بغرض تشبہ کانوں میں انگلیاں دے لینا بہتر ہے۔ قال في شرح التنوير ويجعل ندبا اصبعيه في صماخ اذنيه فاذانه بدونه حسن وبه احسن وفي الشامية (قوله ويجعل اصبعيه الخ) لقوله صلى الله عليه وسلم لبلال رضي الله تعالى عنه اجعل اصبعيك في اذنيك فانه ارفع لصوتك وان جعل يديه على اذنيه فحسن لان ابا محذورة رضي الله تعالى عنه ضم اصابعه الاربعة ووضعها على اذنيه وكذا احدى يديه على ما روي عن الامام امداد وقهستاني عن التحفة (قوله فاذانه الخ) تفريع على قوله ندبا قال في البحر والامر اى في الحديث المذكور للندب بقرينة التعليل فلذا لو لم يفعل كان حسنا فان قيل ترك السنة كيف يكون حسنا قلنا ان الاذان معه احسن فاذا تركه بقي الاذان حسنا

كذا في الكافي اهـ ملخصا (رد المحتار ص ۴۱۰ ج ۱)

(۴) اس نفس پر مؤذن کو مجبور کرنا اور اس کی بے عزتی کرنا گناہ کبیرہ ہے، حاکم پر لازم ہے کہ ایسے جاہلوں کو سخت سزا دے تاکہ وہ آئندہ اس قسم کے ظلم اور گناہ عظیم کا ارتکاب نہ کریں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

۱۷ رجمادی الآخرہ سنہ ۸۹ھ

کلماتِ اذان میں تقدیم وتاخیر ہوجائے تو وہاں سے اعادہ کرے:

سوال: اگر مؤذن اذان یا اقامت غلط کہے مثلاً حی علی الصلوٰۃ سے پہلے حی علی الفلاح کہہ دے تو اذان کا اعادہ کرنا سنت ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا۔

الجواب باسم ملہم الصواب

حی علی الفلاح پہلے کہنے کی صورت میں حی علی الصلوٰۃ کے بعد پھر حی علی الفلاح کہے، قال فی شرح التنویر ولو قدم فیہما مؤخرا اعاد ما قدم فقط، وفی الشامیۃ کما لو قدم الفلاح علی الصلوٰۃ یعیدہ فقط ای ولا یستأنف الاذان من اولہ (رد المحتار ص ۴۱۰ ج ۱)

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

۲۳ رجب سنہ ۸۹ھ

اذان سے کوئی کلمہ چھوٹ جائے تو اذان لوٹائے:

سوال: اذان واقامت میں اگر کوئی لفظ بھول جائے اور بعد اذان واقامت کے یاد آئے تو اذان واقامت یہی کافی ہے یا اعادہ ضروری ہے؟ بینوا توجروا۔

الجواب باسم ملہم الصواب

اگر اذان واقامت کے فوراً بعد یاد آگیا تو جو کلمہ چھوٹ گیا تھا وہاں سے اعادہ کرے، اور اگر کچھ دیر کے بعد یاد آیا تو شروع سے لوٹائے، قال فی العلائیۃ ویترسل فیہ بسکتۃ بین کل کلمتین ویکرہ ترکہ وتندب اعادتہ (رد المحتار ص ۳۵۹ ج ۱) ثم قال ولو قدم فیہما مؤخرا اعاد ما قدم فقط ولا یتکلم فیہما اصلا ولو رد سلام فان تکلم استأنفہ وفی الشامیۃ (قولہ اعاد ما قدم فقط) کما لو قدم الفلاح علی الصلوٰۃ یعیدہ فقط ای ولا یستأنف الاذان من اولہ (قولہ استأنفہ) الا اذا کان الکلام یسیرا خانیۃ (رد المحتار ص ۳۶۰ ج ۱) ان عبارات میں نقص صفت سے حکم اعادہ مذکور ہے پس نقص ذات میں بطریق اولیٰ اعادہ ہوگا، فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

۱۰ صفر سنہ ۹۲ھ

اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ چھوڑ دیا:

سوال: صبح کی اذان میں اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ کہنا یاد نہیں رہا، کیا اذان ہوگئی؟ یا دوبارہ کہی جائے؟ بینوا توجروا۔

الجواب باسم ملہم الصواب

اذان فجر میں اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ کہنا سنت مؤکدہ نہیں بلکہ مندوب ہے، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اذان کے بعد فوراً یاد آگیا تو بہتر ہے کہ یہ جملہ مع بعد کے کلمات کا اعادہ کرے اور اگر دیر سے علم ہوا تو اعادہ نہ کرے، قال فی شرح التنویر ویقول ندبا بعد فلاح اذان الفجر اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ مرتین، وقال ابن عابدین رحمہ اللہ تعالیٰ فیہ رد علی من یقول ان محلہ بعد الاذان بتمامہ وھو اختیار الفضلی بحر عن المستصفی (رد المحتار ص ۲۶۰ ج ۱) فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

۱۵ رجب سنہ ۹۲ھ

کلمات اذان میں توقف نہ کیا تو اعادہ مستحب ہے:

سوال: اذان میں ترسل اور اقامت میں حدر مسنون ہے، اس سنت کے ترک سے اذان و اقامت کا اعادہ ہوگا یا نہیں؟ بینوا توجروا۔

الجواب باسم ملہم الصواب

اذان کے ہر کلمہ کے بعد اتنا توقف کرنا کہ اس میں جواب دیا جاسکے مسنون ہے، اس سنت کا ترک مکروہ ہے، اور اس صورت میں اذان کا اعادہ مستحب ہے۔ اقامت کے کلمات میں سنت یہ ہے کہ توقف نہ کرے بلکہ جلدی جلدی کہے، مگر اس میں ترک سنت سے اعادہ مستحب نہیں، قال فی العلائیۃ ویترسل فیہ بسکتۃ بین کل کلمتین ویکرہ ترکہ وتندب اعادتہ، ثم قال ویحدر فیہا فلو ترسل لم یعدھا فی الاصح، وفی الشامیۃ بخلاف ما لو حدر فی الاذان حیث تندب اعادتہ کما مر لان تکرار الاذان مشروع ای کما فی یوم الجمعۃ بخلاف الاقامۃ وعلیہ فما فی الخانیۃ من انہ یعید الاقامۃ مبنی علی خلاف الاصح وتمامہ فی النہر (رد المحتار ص ۲۶۱ ج ۱) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

۸ ربیع الآخر سنہ ۹۹ھ

اذان سے پہلے اعوذ باللہ اور بسم اللہ نہ پڑھے:

سوال: اذان سے قبل اعوذ باللہ الخ اور بسم اللہ الخ سراً یا جہراً جائز و مسنون ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا۔

الجواب باسم ملہم الصواب

اس کا کوئی ثبوت نہیں اس لئے نہ جہراً پڑھے نہ سراً۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

۳ ذی الحجہ سنہ ۸۹ھ

فاسق کی اذان واقامت مکروہ تحریمی ہے:

سوال: فاسق کی اذان واقامت کا کیا حکم ہے؟ اعادہ ضروری ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا۔

الجواب باسم ملہم الصواب

فاسق کی اذان واقامت مکروہ تحریمی ہے، اس کی اذان کا اعادہ مستحب ہے، اقامت نہ لوٹائی جائے، قال فی شرح التنویر ویکرہ اذان جنب واقامتہ واقامۃ محدث لا اذانہ علی المذھب وامرأۃ وفاسق (الی قولہ) ویعاد اذان جنب ندبا وقیل وجوبا لا اقامتہ لمشروعیۃ تکرارہ فی الجمعۃ دون تکرارھا وقال فی الشامیۃ تحت (قولہ ویکرہ اذان جنب) وظاھرہ ان الکراھۃ تحریمیۃ. بحر (قولہ ویعاد اذان الجنب الخ) زاد القہستانی والفاجر والراکب والقاعد والماشی والمنحرف عن القبلۃ وعلل الوجوب فی الکل بانہ غیر معتد بہ والندب بانہ معتد بہ الا انہ ناقص قال وھو الاصح کما فی التمرتاشی (رد المحتار ص ۲۷۰ ج ۱) فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

۳ محرم سنہ ۹۰ھ

ڈاڑھی کٹانے والے کی اذان واقامت مکروہ تحریمی ہے:

سوال: ڈاڑھی منڈے انگریزی بال رکھنے والے کی اذان واقامت درست ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا۔

الجواب باسم ملہم الصواب

ڈاڑھی منڈانے یا کترانے والا اور انگریزی بال رکھنے والا فاسق ہے، اس لئے اس کی اذان واقامت مکروہ تحریمی ہے۔ اس کی اذان کا اعادہ مستحب ہے اقامت کا نہیں، قال فی التنویر ویکرہ اذان جنب واقامتہ واقامۃ محدث لا اذانہ وامرأۃ وفاسق

(الیٰ قولہ) ویعاد اذان جنب لا اقامتہ وفی الشرح ندبا وفی الحاشیۃ زاد القہستانی والفاجر الخ (رد المحتار ص ۲۶۵ ج ۱) فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

۱۳ جمادی الآخرۃ سنہ ۹۱ھ

سود خور اور ڈاڑھی منڈا اذان نہیں دے سکتا۔

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ زید اور عمر دونوں نمازی ہیں، عمر حاجی ہے زید حاجی نہیں، زید کی ڈاڑھی منڈی ہوئی ہے عمر کی ڈاڑھی منڈی ہوئی نہیں، مگر سود کھاتا ہے، ڈاک خانہ میں روپیہ جمع کرتا ہے اور سود لیتا ہے، اب ان دونوں میں سے اذان کے لئے کون بہتر ہے؟ ایک مولوی صاحب فرماتے ہیں زید بہتر ہے وہ اگرچہ فاسق ہے، مگر سود قطعی حرام ہے، جبکہ کئی بار سمجھایا گیا ہے تو بھی وہ سود کھاتا ہے اس لئے اس کی اذان بہتر نہیں، اب استفسار ہے کہ کس کی اذان بہتر ہے؟ بحوالہ کتب تحریر فرمائیں، بینوا توجروا۔

الجواب باسم ملہم الصواب

دونوں فاسق ہیں، اس لئے دونوں میں سے کسی کو بھی اذان کہنے کی اجازت نہیں، دونوں گناہ بہت بڑے ہیں، سود کی لعنت تو ظاہر ہے، اسی طرح ڈاڑھی منڈانا اور کٹانا بھی بہت بڑا گناہ ہے، بلکہ یہ علانیہ شریعت مطہرہ کی توہین اور بغاوت ہے، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ علانیہ گناہ کرنے والا لائق عفو نہیں، کل امتی معافی الا المجاہرین، حضرات فقہاء رحمہم اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ رمضان میں علانیہ کھانے والا واجب القتل ہے، ڈاڑھی منڈانے اور کٹانے والا تو رمضان میں علانیہ کھانے والے سے بھی زیادہ مجرم ہے، اس کو تو چند ہی لوگ دیکھتے ہیں اور کسی ایک وقت میں، مگر ڈاڑھی کٹانے والا ایسا بے حیاء ہے کہ ہمیشہ شب وروز سب کے سامنے شریعت سے بغاوت کا اظہار کر رہا ہے، اللہ تعالیٰ خوف آخرت عطاء فرمائیں، آمین، فقط واللہ تعالیٰ اعلم

۲۵ محرم سنہ ۹۸ھ

بوقت اذان تلاوت چھوڑ دینا مستحب ہے۔

سوال: تلاوت کرتے ہوئے اذان شروع ہو جائے تو تلاوت میں مشغول رہے یا کہ تلاوت چھوڑ کر اذان سنے، اور اذان ختم ہونے کے بعد پھر تلاوت کرے؟ بینوا توجروا۔

الجواب باسم ملہم الصواب

مستحب یہ ہے کہ تلاوت چھوڑ کر اذان کی طرف متوجہ ہو اور اس کا جواب دے۔ قال العلائی

رحمہ اللہ تعالیٰ عن النھر معزیا الی المحیط وغیرہ انہ لایرد السلام ولا یسلم ولا یقرأ بل یقطعھا ویجیب ولا یشتغل بغیر الاجابۃ. وقال ابن عابدین رحمہ اللہ تعالیٰ فی المعراج وفی التحفۃ وینبغی للسامع ان لایتکلم ولا یشتغل بشیء فی حالۃ الاذان والاقامۃ ولا یرد السلام ایضا لان الکل یخل بالنظم اھ اقول یظھر من ھذا ان قولہ لایرد السلام لیس للوجوب وانہ یتفرع علی القولین وجوب اجابۃ الاذان وندبھا والا لزم وجوب ذلک فی الاقامۃ مع ان اصل اجابۃ الاقامۃ مستحبۃ الخ (رد المحتار ص ۲۹۱ ج ۱)

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

۲۰ رشوال ۹۳ھ

نابالغ کی اذان خلاف اولیٰ ہے:

سوال: نابالغ بچہ جو کلمات صحیح ادا کرتا ہو اس کی اذان تو فقہ کی رُو سے جائز ہے، مگر اب سوال یہ ہے کہ اس کی اجازت کے بغیر بالغ آدمی تکبیر کہدے تو جائز ہے یا نہیں؟ کیونکہ یہ تکبیر کہے گا تو بیچ صف میں کھڑا ہونے سے انقطاع صف ہوگا، تو کیا اس نابالغ مؤذن کی تکبیر جائز ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا۔

الجواب باسم ملہم الصواب

سوال میں کئی امور اصلاح طلب ہیں:-

① بالکل بے سمجھ بچے کی اذان صحیح نہیں، اور سمجھدار بچے کی اذان خلاف اولیٰ ہے،

② اقامت کے لئے پہلی صف کی کوئی خصوصیت نہیں، للذا بچہ پیچھے کھڑا ہو کر بھی اقامت کہہ سکتا ہے،

③ اقامت کہنے کے لئے مؤذن سے اجازت لینا ضروری نہیں، صرف افضل ہے،

④ سمجھدار بچہ بڑوں کی صف میں کھڑا ہو تو انقطاع صف نہیں ہوگا، صرف خلاف اولیٰ ہے وہ بھی اس صورت میں کہ بچے متعدد ہوں، اگر بچہ ایک ہو تو اسے بڑوں کی صف میں کھڑا ہونا لازم ہے،

حاصل یہ کہ نابالغ کی اذان پر سوال میں مذکور اشکالات تو وارد نہیں ہوتے، البتہ یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ اس صورت میں افضل طریقہ کیا ہے؟ اقامت بھی یہی نابالغ کہے یا کوئی بالغ اقامت کہے؟ بندہ کے خیال میں بالغ کو ترجیح ہے، فقط واللہ تعالیٰ اعلم ۲۵ جمادی الاولیٰ ۹۱ھ

ایک شخص کا دو مسجدوں میں اذان دینا:

سوال: ایک مؤذن دو مسجدوں میں ایک وقت اذان دے سکتا ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا۔

الجواب باسم ملہم الصواب

ایک شخص کے لئے ایک ہی وقت میں دو مسجدوں میں اذان دینا مکروہ تحریمی ہے، خواہ وہ شخص کسی مسجد کا مؤذن ہو یا نہ ہو، قال فی العلائیۃ یکرہ لہ ان یؤذن فی مسجدین وفی الشامیۃ لانہ اذا صلی فی المسجد الاول یکون متنفلا بالاذان فی المسجد الثانی والتنفل بالاذان غیر مشروع ولان الاذان للمکتوبۃ وھو فی المسجد الثانی یصلی النافلۃ فلا ینبغی ان یدعو الناس الی المکتوبۃ وھو لا یساعدھم فیہا اھ، ستد الخ (رد المحتار ص ۲۶۷ ج ۱) فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

۲۹ جمادی الاولیٰ ۹۲ھ

اذان میں "اللہ" کو زیادہ کھینچنا غلط ہے:

سوال: آجکل اذانیں عموماً اس طرح ہوتی ہے کہ اللہ کو خوب کھینچتے ہیں، اور اکبر کو بھی خوب کھینچتے ہیں، اور بھی کلمات اسی طرح تو کیا یہ صورت جائز ہے؟ بینوا توجروا۔

الجواب باسم ملہم الصواب

اللہ اور الصلوٰۃ کے لام کو ایک الف کی مقدار سے زیادہ کھینچنا غلط ہے، قال ابن عابدین رحمہ اللہ تعالیٰ ان المد ان کان فی اللہ فاما فی اولہ او وسطہ او آخرہ (الی قولہ) وان کان فی وسطہ فان بالغ حتی حدث الف ثانیۃ بین اللام والھاء کرہ قیل والمختار انہ لا تفسد ولیس ببعید (رد المحتار ص ۳۷۸ ج ۱) اسی طرح الصلوٰۃ خیر من النوم، میں "الصلوٰۃ" کے لام کو ایک الف سے زیادہ کھینچنا غلط ہے، فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

(مزید تحقیق تتمہ میں ہے)

۲۰ شوال ۹۲ھ

اذان قبل از وقت کا اعادہ ضروری ہے:

سوال: ایک شخص نے فجر کی اذان وقت شروع ہونے سے قبل دیدی اور کچھ الفاظ وقت کے اندر واقع ہوئے تو کیا اب اذان لوٹائی جائے گی؟ بینوا توجروا۔

الجواب باسم ملہم الصواب

اگر اذان کا ایک کلمہ بھی وقت سے پہلے ہو گیا، تو پوری اذان کا لوٹانا ضروری ہے، قال فی

لاعلامیۃ تنبیہ الاذان وقوعہ بعد قبلہ کالاقامۃ خلافا للثانی فی الفجر وفی الشامیۃ (قولہ خلافا للثانی) ہذا راجع الی الاذان فقط فان ابا یوسف رحمہ اللہ تعالیٰ یجوز الاذان قبل الفجر بعد نصف اللیل (رد المحتار ص ۲۵۸ ج ۱) فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

۱۵ رجب سنہ [illegible]

تہجد کے لئے اذان منسوخ ہے:

سوال: نماز تہجد کے لئے اذان مسنون ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا۔

الجواب باسم ملہم الصواب

حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ صبح صادق سے کچھ قبل اذان دیا کرتے تھے تاکہ تہجد میں مشغول حضرات ذرا آرام کرلیں، اور سوئے ہوئے لوگ اٹھ کر فجر کی تیاری کرلیں، مگر بعد میں یہ اذان منسوخ ہوگئی، اسی لئے حضرات صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے اس پر عمل نہیں فرمایا، قال ابن نجیم رحمہ اللہ تعالیٰ وعن ابی حنیفۃ ومحمد رحمہما اللہ تعالیٰ لا یؤذن فی الفجر قبلہ لما رواہ البیہقی انہ علیہ الصلوٰۃ والسلام قال یا بلال لا تؤذن حتی یطلع الفجر قال فی الامام رجال اسنادہ ثقات (البحر الرائق ص ۲۶۳ ج ۱) واخرج الامام ابو جعفر الطحاوی رحمہ اللہ تعالیٰ عن ابراہیم قال شیعنا علقمۃ الی مکۃ فخرج بلیل فسمع مؤذنا یؤذن بلیل فقال اما ہذا فقد خالف سنۃ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو کان نائما کان خیرا لہ فاذا طلع الفجر اذن، قال الطحاوی رحمہ اللہ تعالیٰ فاخبر علقمۃ ان التاذین قبل طلوع الفجر خلاف لسنۃ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (شرح معانی الآثار ص ۹۹ ج ۱) فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

۱۲ رمضان سنہ [illegible]

اذان کے بعد مسجد سے جانا:

سوال: بلا عذر شرعی کے بعد اذان مسجد سے نکلنا کیسا ہے؟ بینوا توجروا۔

الجواب باسم ملہم الصواب

جو شخص مسجد کی حدود کے اندر ہو، اس کے لئے اذان کے بعد بلا ضرورت شدیدہ نکلنا مکروہ ہے، البتہ اگر واپس آکر اسی مسجد میں نماز پڑھنے کا ارادہ ہو تو بلا کراہت جائز ہے، اگر مسجد کی شرعی حدود سے باہر ہے یا مسجد کے اندر تنہا ہو تو بھی چلے جانا بلا کراہت جائز ہے، فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

۱۱ ذی قعدہ سنہ [illegible]

متعدد اذانوں میں سے کس کا جواب دے؟

سوال: اگر کئی مسجدوں سے اذان سنائی دے تو کس مسجد کی اذان کا جواب دے یا صرف اپنے محلہ کی مسجد کا جواب کافی ہے؟ بینوا توجروا۔

الجواب باسم ملہم الصواب

بہتر یہ ہے کہ سب اذانوں کا جواب دے، اگر اس میں تکلف ہو تو پہلی اذان کا زیادہ حق ہے اس کا جواب دے خواہ محلہ کی مسجد ہو یا دوسری جگہ، قال فی العلائیۃ ولو تکرر اجاب الاول، وفی الشامیۃ سواء کان مؤذن مسجدہ او غیرہ بحر عن الفتح بحثا (الی قولہ) ویظہر ان اجابۃ الثانی بالقول لتعدد السبب وہو السماع کما اعتمدہ بعض الشافعیۃ، (رد المحتار ص ۲۶۹ ج ۱) فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

(مزید تحقیق تتمہ میں ہے) ۱۲ ربیع الآخر ۹۱ھ

اذان کے ساتھ جواب نہیں دیا تو بعد میں دے:

سوال: کسی نے غفلت سے اذان کے ساتھ جواب نہیں دیا اور اذان ختم ہو گئی، تو کیا اب پوری اذان کا جواب دے سکتا ہے؟ بینوا توجروا۔

الجواب باسم ملہم الصواب

اگر اذان کے بعد زیادہ وقت نہیں گزرا تو جواب دینا مندوب ہے، قال فی العلائیۃ ولو لم یجبہ حتی فرغ لم اره وینبغی تدارکہ ان قصر الفصل وفی الشامیۃ (قولہ لم اره الخ) البحث لصاحب البحر وصرح بہ ابن حجر فی شرح المنہاج حیث قال ولو سکت حتی فرغ کل الاذان ثم اجاب قبل فاصل طویل کفی فی اصل سنۃ الاجابۃ کما ہو ظاہر اھ (رد المحتار ص ۲۶۹ ج ۱) فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

۱۲ ربیع الآخر ۹۱ھ

متنفل کی اقامت مکروہ ہے:

سوال: جو آدمی فرض پڑھ چکا ہے، پھر جماعت کے ساتھ شریک ہو رہا ہے وہ اقامت کہہ سکتا ہے؟ بینوا توجروا۔

الجواب باسم ملہم الصواب

عبارت ذیل سے معلوم ہوتا ہے کہ متنفل کی اقامت مکروہ ہے، قال فی العلائیۃ

يكره له ان يؤذن في مسجدين وفي الثانية لانه اذا صلى في المسجد الاول يكون متنفلا بالاذان في المسجد الثاني والتنفل بالاذان غير مشروع ولان الاذان للمكتوبة وهو في المسجد الثاني يصلي النفل فلا ينبغي ان يدعو الناس الى المكتوبة وهو لا يساعدهم فيها اهـ بدائع (رد المحتار ص ۲۶۳ ج ۱) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

۱۲ ربیع الاول سنہ ۹۰ھ

لاؤڈ اسپیکر پر اذان میں بھی دائیں بائیں التفات سنت ہے:

سوال: لاؤڈ اسپیکر پر اذان دیتے وقت بھی دائیں بائیں طرف منہ موڑنا ضروری ہے؟ بینوا توجروا

الجواب باسم ملہم الصواب

حی علی الصلوٰۃ اور حی علی الفلاح کہتے وقت دائیں اور بائیں جانب التفات اذان و اقامت میں بہرحال سنت ہے، حتی کہ بچے کے کان میں اذان دیتے وقت بھی التفات مسنون ہے، لاؤڈ اسپیکر پر اذان کا بھی یہی حکم ہے، فقط واللہ تعالیٰ اعلم

۲۹ ربیع الآخر سنہ ۹۰ھ

اقامت میں بھی دائیں بائیں التفات مسنون ہے:

سوال: اذان کی طرح اقامت میں بھی حی علی الصلوٰۃ اور حی علی الفلاح کہتے وقت دائیں اور بائیں جانب رخ کرنا مسنون ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا

الجواب باسم ملہم الصواب

اقامت میں بھی مسنون ہے، قال فی شرح التنویر ویلتفت فیہ وکذا فیہا مطلقا (رد المحتار ص ۳۶۰ ج ۱) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

۱۲ ربیع الآخر سنہ ۹۱ھ

ریل گاڑی میں اذان کہنا:

سوال: ریل گاڑی میں اگر جماعت سے نماز پڑھیں تو اذان کہنا مسنون ہے یا نہیں؟ اگر مسنون ہے تو ہر ڈبہ میں اذان کہنا مستحب ہے یا ایک ڈبہ کی اذان پوری ریل گاڑی والوں کو کافی ہوگی، خواہ دوسرے ڈبہ والوں نے اس کی اذان کی آواز سنی ہو یا نہیں؟ بینوا توجروا

الجواب باسم ملہم الصواب

سفر خواہ شرعی ہو یا لغوی اس میں اگر سب رفقاء موجود ہوں تو اذان کہنا مستحب ہے اور اقامت سنت مؤکدہ، سفر میں تنہا نماز پڑھنے کا بھی یہی حکم ہے، ریل کے ڈبے میں چونکہ سب لوگ یکجا نہیں ہوتے ہیں اس لئے اس میں خواہ باجماعت نماز ہو یا تنہا دونوں صورتوں میں اذان مستحب ہے اور اقامت سنت مؤکدہ، چلتی ریل میں ایک ڈبہ کے مسافروں کو دوسرے ڈبے والوں سے کوئی تعلق نہیں، اس لئے ہر ڈبہ میں اذان واقامت مستقل ہوگی، اگرچہ دوسرے ڈبے سے اذان کی آواز پہنچ چکی ہو۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

۲۸ صفر ہجری

مسجد کے اندر اذان دینا:

سوال: بہشتی گوہر میں لکھا ہے کہ مسجد کے اندر اذان دینا مکروہ تحریمی ہے اور اس کی تشریح نہیں لکھی ہے، براہ کرم اس کی تشریح اور تفصیل سے آگاہ فرمائیں کہ مکروہ ہونے کا کیا سبب ہے؟ بینوا توجروا۔

الجواب باسم ملہم الصواب

بہشتی گوہر میں مسئلہ صحیح لکھا ہے، مسجد میں اذان دینا خلاف اولیٰ ہے، کیونکہ اذان سے مقصد یہ ہے کہ زیادہ سے زیادہ لوگوں کو اس کا علم ہو جائے کہ جماعت قائم ہونے والی ہے، اور ظاہر ہے کہ مسجد کے اندر اذان دینے سے آواز اتنی دور نہیں جاتی جتنی مسجد سے باہر اونچی جگہ پر اذان پڑھنے سے جاتی ہے، قال فی الہندیۃ وینبغی ان یؤذن علی المأذنۃ او خارج المسجد ولا یؤذن فی المسجد کذا فی فتاوی قاضیخان والسنۃ ان یؤذن فی موضع عال یکون اسمع لجیرانہ ویرفع صوتہ ولا یجہد نفسہ کذا فی البحر الرائق (عالمگیریۃ ص ۵۵ ج ۱) وفی الشامیۃ تحت (قولہ فی مکان عال) فی القنیۃ ویسن الاذان فی موضع عال والاقامۃ علی الارض

(الی قولہ) وفی السراج وینبغی للمؤذن ان یؤذن فی موضع یکون اسمع للجیران ویرفع صوتہ ولا یجہد نفسہ لانہ یتضرر (رد المحتار ص ۲۵۸ ج ۱)

ان عبارات سے معلوم ہوا کہ خارج مسجد اذان دینے سے مقصد صرف تبلیغ صوت ہے، چنانچہ جمعہ کی اذان ثانی کا اندرون مسجد ہی تعامل ہے، کیونکہ اس میں صرف حاضرین تک آواز پہنچانا مقصود ہے، آجکل عام طور پر لاؤڈ اسپیکر پر اذان ہوتی ہے جس کی وجہ سے مسجد میں اذان دی جائے یا کسی دوسری اونچی جگہ پر تبلیغ صوت برابر ہو جاتا ہے، اس لئے لاؤڈ اسپیکر پر مسجد کے اندر اذان دینے میں

کسی قسم کی کوئی کراہت نہیں معلوم ہوتی، نیز قاضی خان کی عبارت مذکورہ میں قولہ لمذ ذّنۃ او خارج المسجد "علی سبیل الترديد" سے معلوم ہوا کہ اذان علی المأذنۃ کی صورت میں خارج مسجد کی ضرورت نہیں، بلکہ ما ذنہ خواہ کہیں ہو کرہ ذنہ فوق المسجد ہو یا خارج مسجد نہیں ہوتا، ویؤیدہ العبارات الآتیۃ قال ابن عابدین رحمہ اللہ تعالیٰ وقلت والظاھر ان ھذا فی مؤذن الحی اما من اذن لنفسہ او لجماعۃ حاضرین فالظاھر انہ لا یسن لہ المکان العالی لعدم الحاجۃ تأمل (رد المحتار ص ۲۶۰ ج ۱) وفی الھندیۃ ویکرہ الاذان قاعدا الا اذا اذن لنفسہ قاعدا فلا بأس بہ (عالمگیریۃ ص ۵۴ ج ۱) وفی الشامیۃ وقال ابن سعد بالسند الی ام زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کان بیتی اطول بیت حول المسجد فکان بلال یؤذن فوقہ من اول ما اذن الی ان بنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجدہ فکان بعد یؤذن علی ظھر المسجد وقد رفع لہ شیئ فوق ظھرہ (رد المحتار ص ۲۶۰ ج ۱)

شامیہ کی اس آخری عبارت سے خوب واضح ہو گیا کہ کراہۃ الاذان فی المسجد کی علت صرف عدم بلوغ صوت ہے، اگر نفس مسجد سے کراہت کا کوئی تعلق ہوتا تو ظہر مسجد پر بھی اذان مکروہ ہوتی حالانکہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اسی پر عمل تھا، نیز جمعہ کی اذان ثانی بالاتفاق مسجد ہی میں مشروع ہے، اس سے بھی ثابت ہوا کہ دوسری اذانوں کے لئے خارج مسجد کا حکم محض تبلیغ صوت کے لئے ہے، وفی اعلاء السنن واعلم ان الاذان لا یکرہ فی المسجد مطلقا کما فہم بعضھم من بعض العبارات الفقہیۃ وعمومہ جرى الاذان (الاذان بین یدی الخطیب) بل مقید بما اذا کان المقصود اعلام ناس غیر حاضرین (الی قولہ) وفی الجلابی انہ یؤذن فی المسجد او ما فی حکمہ لا فی البعید عنہ، قال الشیخ قولہ فی المسجد صریح فی عدم کراھۃ الاذان فی داخل المسجد وانما ھو خلاف الاولی اذا مست الحاجۃ الی الاعلان البالغ وھو المراد بالکراھۃ المنقولۃ فی بعض الکتب فافھم (اعلاء السنن ص ۹۴ ج ۲) البتہ مسجد کے اندر جہر مفرط بالخصوص مسقف حصہ میں خلاف ادب معلوم ہوتا ہے، اس لئے بہتر یہ ہے کہ لاؤڈ اسپیکر مسجد سے باہر رکھا جائے، اگر باہر رکھنے کا انتظام بسہولت نہ ہو سکے تو مسجد کے اندر بھی کوئی مضائقہ نہیں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

۳ ربیع الاول سنہ ۹۹ھ

اذان واقامت کا صحیح طریقہ :

سوال : عام طور پر قاری صاحبان اقامت یوں کہتے ہیں اَللّٰہُ اَکْبَرُ اللّٰہُ اَکْبَرُ یعنی پہلی تکبیر کی راء کو مرفوع پڑھتے ہیں، اور دوسری تکبیر میں اسم اللہ کے الف کو ساقط کر کے ملاتے ہیں، اسی طرح ہر پہلے کلمہ پر اعراب پڑھتے ہیں، اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

اشہد ان محمدا رسول اللہ، اشہد ان محمدا رسول اللہ، اسی طرح حی علی الصلوٰۃ، حی علی الفلاح، قد قامت الصلوٰۃ پڑھتے ہیں، یہ طریقہ اصول کے مطابق ہے، مگر معلوم ہوا کہ آپ اس کو خلاف سنت فرماتے ہیں، لہٰذا اس کی وضاحت مطلوب ہے، بینوا توجروا۔

الجواب باسم ملہم الصواب

اذان اور اقامت کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ ہر کلمہ کو ساکن پڑھا جائے، اذان میں ہر کلمہ پر وقف کرے اور اقامت میں دو کلمات کے بعد، مگر پہلے کلمہ کو بھی بنیت وقف ساکن پڑھے، قد قامت الصلوٰۃ بھی دو مرتبہ اسی طرح کہے، اذان اور اقامت میں دو تکبیروں کو ایک کلمہ شمار کیا گیا ہے، اذان میں ہر دو تکبیروں میں سے پہلی تکبیر اور اقامت میں پہلی تین تکبیروں کی راء پر رفع پڑھنا خلاف سنت ہے، اس کو ساکن پڑھنا چاہئے یا مفتوح کرکے دوسری تکبیر کے ساتھ ملایا جائے، قال فی شرح التحریر بفتح راء اکبر والعوام یضمونہا وقال ابن عابدین رحمہ اللہ تعالیٰ بعد ذکر النقول المختلفۃ والحاصل ان التکبیرۃ الثانیۃ فی الاذان ساکنۃ الراء للوقف حقیقۃ ورفعہا خطأ واما التکبیرۃ الاولیٰ من کل تکبیرتین منہ وجمیع تکبیرات الاقامۃ فقیل محرکۃ الراء بالفتحۃ علی نیۃ الوقف وقیل بالضمۃ اعرابا وقیل ساکنۃ بلا حرکۃ علی ما ہو ظاہر کلام الامداد والزیلعی والبدائع وجماعۃ من الشافعیۃ (وبعد اسطر) ثم رأیت لسیدی عبد الغنی رسالۃ فی ہذہ المسئلۃ سماہا تصدیق من اخبر بفتح راء اللہ اکبر اکثر فیہا النقل وحاصلہا ان السنۃ ان یسکن الراء من اللہ اکبر الاول او یصلہا باللہ اکبر الثانیۃ فان سکنہا کفی وان وصلہا نوی السکون فحرک الراء بالفتحۃ فان ضمہا خالف السنۃ لان طلب الوقف علی اکبر الاول صیرہ کالساکن اصالۃ فحرک بالفتح (رد المحتار ص ۲۵۸ ج ۱)

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

۱۳ ذی قعدہ سنہ ۸۹ھ

اذان واقامت کی تکبیر میں راء پر پیش پڑھنا غلط ہے:

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ لفظ اکبر کی راء کا وصل اسم جلالہ سے درست ہے یا کہ نہیں؟ اگر درست ہے تو راء مفتوح یا مضموم کونسا صحیح ہے؟ اور مفتوح کی وجہ بھی بیان ہو؟ بینوا توجروا۔

الجواب باسم ملہم الصواب

اس کی دو صورتیں ہیں، ایک یہ کہ را کو ساکن پڑھا جائے، اس صورت میں لفظ اللہ کا ہمزہ ساقط نہ ہوگا، دوسری صورت یہ ہے کہ را کو فتح دے کر اسم اللہ سے ملایا جائے، اور ہمزہ ساقط کیا جائے را کو مرفوع پڑھنا غلط ہے، اس لئے کہ حدیث الاذان جزم کی وجہ سے را ساکن اصل کے حکم میں ہے، لہٰذا بحالت وصل التقاء ساکنین سے بچنے کے لئے را پر فتح پڑھا جائے گا، والتفصیل فی الشامیۃ

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

۲۱ جمادی الاولیٰ سنہ ۹۹ھ

بوقت اقامت ہاتھ باندھنا خلافِ سنت ہے:

سوال: جب مؤذن اقامت کہتا ہے، اس وقت عام طور پر مقتدی ہاتھ باندھ کر کھڑے ہوتے ہیں، مگر اس کو سنت نہیں سمجھتے، پھر تکبیر تحریمہ کے بعد سنت کے مطابق ہاتھ باندھتے ہیں، معلوم ہوا کہ آپ اس سے منع فرماتے ہیں، کیا یہ درست ہے؟ بینوا توجروا۔

الجواب باسم ملہم الصواب

تکبیر تحریمہ سے قبل ہاتھ باندھنا کہیں ثابت نہیں، اس کو سنت نہ بھی سمجھا جائے تو بھی چونکہ یہ حدودِ شریعت پر زیادتی ہے اس لئے مکروہ ہے، علاوہ ازیں لٹکے ہوئے ہاتھوں کو تکبیرِ تحریمہ کے وقت کانوں تک لے جانے میں جس قدر احکم الحاکمین کی عظمتِ شان کا اظہار ہے بندھے ہوئے ہاتھوں کو اٹھانے میں اتنا نہیں، لہٰذا اس رسم کا ترک اور دوسروں کو اس سے احتراز کی تبلیغ لازم ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم ۵ ذی قعدہ سنہ ۹۸ھ

اذان کے بعد دعاء میں ہاتھ اٹھانا ثابت نہیں:

سوال: اکابر علماء کا معمول یہ نظر آتا ہے کہ اذان کے بعد کی دعاء میں ہاتھ نہیں اٹھاتے، حالانکہ متعدد احادیث سے ثابت ہے کہ رفع یدین آدابِ دعاء میں سے ہے، عن الفضل بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الصلوٰۃ مثنیٰ مثنیٰ تشہد فی کل رکعتین وتخشع وتضرع وتمسکن ثم تقنع یدیك یقول ترفعہما الی ربك مستقبلا ببطونہما وجہك وتقول یا رب یا رب من لم یفعل ذلك فھی کذا وکذا اخرجہ الترمذی والنسائی وابن خزیمۃ فی صحیحہ ورجالہ ثقات (اعلاء السنن ص ۲ ج ۳) اور بھی کئی احادیث ہیں، حافظ سیوطی رحمہ اللہ تعالیٰ کا مستقل رسالہ "فض الوعاء فی احادیث رفع الیدین فی الدعاء" امید ہے کہ مفصل جواب تحریر فرما کر تشفی فرمائیں گے، جزاکم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔

الجواب باسم ملہم الصواب

دعاء کی دو قسمیں ہیں: ایک تو یہ کہ بدون توظیف الفاظ مخصوصہ مطلقاً کوئی حاجت طلب کی، دوسری یہ کہ الفاظ ماثورہ خواہ کسی خاص وقت سے متعلق ہوں یا مطلق ہوں، احادیث میں مواقع دعاء کے تتبع سے ثابت ہوتا ہے کہ رفع یدین کی احادیث قسم اول سے متعلق ہیں، قسم دوم سے متعلق نہیں، الا ما ورد فیہ النص۔

چنانچہ بعد وضوء، مسجد میں دخول وخروج، گھر میں دخول وخروج، بیت الخلاء میں دخول وخروج، ابتداء سفر، انتہاء سفر، سوار ہوتے وقت، بازار میں دخول، کوئی چیز خریدتے وقت، کسی مصیبت زدہ کو دیکھ کر، عیادت مریض وغیرہ سے متعلق ادعیہ ثابتہ میں کوئی بھی رفع یدین کا قائل نہیں، وقت جماع اور وقت انزال سے متعلق بھی دعائیں منقول ہیں ان میں تو رفع یدین کرنے ہی مستبعد ہے، بیوی سے پہلی خلوت میں اور غلام، لونڈی یا حیوان کی خریداری پر وارد ہے کہ اس کی پیشانی کے بال پکڑ کر یہ دعاء پڑھے: اللّٰھم انی اسألک من خیرھا وخیر ما جبلتہا علیہ واعوذ بک من شرھا وشر ما جبلتہا علیہ، اس وقت رفع یدین کی بجائے پیشانی کے بال پکڑنے کا حکم ہے بلکہ اس صورت میں رفع یدین ہو ہی نہیں سکتا۔

اسی طرح کسی فوری حاجت کے لئے مختصر دعاء، کسی کی درخواست پر اس کے لئے دعائیہ کلمات میں رفع یدین ثابت نہیں، بلکہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل یہ تھا کہ بدون رفع یدین درخواست کنندہ کو سنانے کی غرض سے بآواز بلند دعائیہ کلمات فرماتے تھے، روی البخاری رحمہ اللہ تعالیٰ عن جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کنت لا اثبت علی الخیل فضرب النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی صدری حتی رأیت اثر اصابعہ فی صدری وقال اللّٰھم ثبتہ واجعلہ ہادیاً مہدیاً۔ اس موقع پر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے دعاء میں رفع یدین کی بجائے ان کے سینے پر ہاتھ مار کر دعائیہ کلمات فرمائے۔

مثال کے طور پر یہ ایک واقعہ نقل کیا گیا ہے، ورنہ احادیث میں اس کی نظائر بہت کثرت سے موجود ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کی طرف سے دعاء کی درخواست پر اس کو سنا کر مختصر دعائیہ کلمات فرمائے، ان مواقع میں عدم رفع یدین ظاہر ہے، اور قصہ جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں عدم رفع یدین متحقق، مزید تفصیل رسالہ ”ترشیح الصواب فی الدعاء“ میں ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

۳ ذی القعدہ سنہ ۹۹ھ

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اذا سمعتم النداء فقوموا فانها عزمة من اللہ

رواہ السیوطی عن الحلیة

ارشاد الانام

بجواب

ازالۃ الاوہام

حدیث، فقہ، تعامل صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور مذاہب اربعہ سے

اس کا ثبوت کہ مقتدیوں کو اقامت کی تکبیر کے سنتے ہی کھڑے ہو جانا چاہیے

ارشاد الانام

تاریخ تالیف ——— ۲ صفر ۱۳۲۷ھ

اشاعت اول ——— ۱۳۹۷ھ

موضوع ———

مقتدی اقامت کے کس لفظ پر قیام کریں!

- بحث بطریق عقل
- بحث بطریق حدیث
- بحث بطریق فقہ
- تعامل صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم
- تصریح فقہاء رحمہم اللہ تعالیٰ
- تعامل مذاہب اربعہ

اس رسالہ کی تالیف کے بعد مسلمین چند نفوس کی تحریک ازالہ اوہام اور بعض دوسرے حضرات کو سمجھ میں آگئی نیز خیال تھا کہ یہ فتنہ بیٹھ دب جائے گا اس لیے اس کی اس وقت عام اشاعت روک دی گئی مگر افسوس کہ یہ سلسلہ ختم نہ ہوا لہذا ۱۳۹۷ھ میں اسے شائع کیا گیا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حامداً و مصلیاً و مسلماً

امابعد۔ بندہ رشید احمد لدھیانوی عفا اللہ عنہ ارباب فہم و فراست کی خدمت میں منتظر ہے کہ اس دور پر فتن میں دجل و الحاد کی گھٹائیں چار سو آفاق میں چھا چکی ہیں۔ ارتداد کی آندھی عالمگیر ہے۔ صداقت کی کشتی باطل کی بادِ صرصر کے تھپیڑوں سے ڈگمگا رہی ہے۔ اُمتِ مسلمہ کا جہاز کفر و ارتداد کے ہولناک بھنور میں گھرا ہوا ہے انگریزوں کے وقار کو قائم رکھنے کے لئے انگریزی نبی کے چیلے سید الکونین ختم المرسلین آقائے نامدار (فداہ ابی و امی) صلی اللہ علیہ وسلم کے نام نامی اور ناموسِ رسالت کو دُنیا سے ختم کر ڈالنے کے منصوبے سوچ رہے ہیں ایسی حالت میں مسلمانوں کا فرض ہے کہ جمیع اختلافاتِ جزئیہ کو بالائے طاق رکھ کر متحد ہو جائیں اور ناموسِ رسالت کی حفاظت کے لئے خدا اور رسول کے نام کو دنیا میں بلند رکھنے کے لئے، خدا کی زمین میں خدا کی مخلوق پر خدائی قانون نافذ کرانے کے لئے، نیز اپنے محبوب ملک پاکستان کے استحکام اور اپنے مال، جان، عزت اور بہو بیٹیوں کی عصمت محفوظ رکھنے کے لئے ہر قسم کا عیش و آرام، سکون و راحت چھوڑ کر ہمہ تن مستعد اور سربکف ہو جائیں زمانہ ہمیں دونوں کندھوں سے پکڑ کر جھنجھوڑ رہا ہے مگر ہم ہیں کہ اب تک خواب غفلت سے بیدار نہیں ہوتے لیکن یاد رہے کہ "زمانہ بہترین استاد ہے" اگر کہیں خدانخواستہ اُمتِ مرزائیہ کے منحوس خوابوں کی تعبیر پوری ہو گئی تو یاد رکھو مسلمانوں کے ساتھ اس سے بڑھ کر معاملہ ہوگا جو شرقی پنجاب میں ہوا ؎

نہ سمجھو گے تو مٹ جاؤ گے اے اربابِ پاکستاں
تمہاری داستاں تک بھی نہ ہوگی داستانوں میں

افسوس اور صد افسوس کہ ہم نے اب تک بھی زمانے کی رفتار کو نہ سمجھا اور آپس میں جزئی اختلافات پر (وہ بھی بالکل معمولی مستحب و مندوب مسائل پر) جھگڑ کر تفریق اور فتنے برپا کر رہے ہیں آج ہماری بعینہٖ وہی حالت ہے جبکہ عیسائیوں سے سلطنتیں چھن رہی تھیں اور ان کے پادری اس وقت حضرت مسیح علیہ السلام کے بول و براز کی طہارت کے بارے میں آپس میں مناظرے کر رہے تھے۔ اور یہی حالات مسلمانوں کے ہاتھوں سے زمامِ اقتدار سلب ہو جانے کا باعث بنے ؎

جب چلی بغداد میں تاتار کی تیغِ نیام
مفتیانِ شرع میں جاری تھی اک جنگِ کلام

ایک کہتا تھا کہ کوا ثابت و سالم حلال
دوسرا کہتا کہ کالی چونچ سے تا دم حرام

اس زمانے کے مؤرخ نے جو دیکھا تو کہا
مفتیاں را مژدہ کارِ ملت بیضا تمام

سکڑ لیا کرتے ہیں۔ جب تک امت مسلمہ کے تعامل کے خلاف کوئی نہ کوئی مسئلہ نہیں اٹھایا اس وقت تک شہرت نہیں ہوتی۔ عنایت اللہ مشرقی نے جمیع مسلمانوں کی سمت قبلہ کو غلط اور نمازوں کو فاسد قرار دیکر علامہ کا لقب پایا جس کا دندان شکن جواب ہم اپنے رسالہ "المشرقی علی المشرقی" میں دے چکے ہیں اور پھر تعجب یہ ہے کہ اس قسم کی شہرت کے خواہاں حضرات یہ ظاہر کرکے کہ یہ مسئلہ سب سے پہلے ہم نے ہی سمجھا ہے، عوام سے مجدد کا خطاب حاصل کرنا چاہتے ہیں حالانکہ سمت قبلہ کو تبدیلی کی حلت و حرمت، جمعہ کی دوسری اذان کا مسجد میں ہونا، اقامت میں حی علی الفلاح کے وقت قیام کرنا وغیرہ سوالات کئی دفعہ اٹھائے گئے اور علماء حق نے ان فتنوں کو کچل دیا۔ اب یہ مدعیان تجدید یا تو اپنی جہالت کی وجہ سے ان فتنوں کے ماضی میں طے شدہ فیصلوں سے ناواقف ہیں اور یا معلوم ہونے کے باوجود تجاہل کرکے ذریعہ شہرت بنانا چاہتے ہیں۔ اسی سلسلہ کی ایک کڑی رسالہ "ازالۃ الاوہام" ہے جس میں یہ ثابت کرنے کی ناکام کوشش کی گئی ہے کہ جب مؤذن اقامت کہتے وقت حی علی الفلاح کہے تو مقتدیوں کے لئے اس وقت کھڑے ہونا بالاتفاق سنت ہے اور اس سے پہلے کھڑے ہونا گناہ ہے۔ ہم نے ایک عرصہ تک تو اسے فضول بحث سمجھ کر اس کی طرف کوئی توجہ نہ کی اور اس بارے میں جو استفسارات آتے رہے انہیں بھی ٹالتے رہے البتہ اس مضمون پر حیرت ضرور تھی ؎

مستر خدا کہ عابد و زاہد کسے نہ گفت در حیرتم کہ بادہ فروش از کجا شنید

اب جبکہ یہ فتنہ حد سے زیادہ بڑھ گیا نیز اس کے متعلق استفسارات کا ڈھیر میرے سامنے پڑا ہے تو مجبوراً باول نخواستہ اس بارے میں قلم اٹھانا پڑا۔ سو واضح ہو کہ اس مسئلہ میں تین طریقوں سے بحث و استدلال ہو سکتا ہے، عقل، حدیث، فقہ۔ لہٰذا تینوں طریقوں سے مختصر بقدر ضرورت تحریر کیا جاتا ہے۔

بحث بطریق عقل:

شرعاً، عرفاً، وضعاً ہر حیثیت سے امام امیر ہے۔ نماز کا قائم کرنا اسی کے اختیار میں ہے۔ لہٰذا اقامت اور قیام ناس دونوں امام کے تابع ہیں۔ قیام ناس کو اقامت کے کسی لفظ سے کوئی تعلق نہیں۔ البتہ اقامت میں امام کے امر باقامۃ الصلوٰۃ کا اعلام ہے۔ اس لئے مقیم کے اللہ اکبر کہتے ہی مقتدی سمجھ جائیں گے کہ امام اقامت صلوٰۃ کا امر کر چکا ہے لہٰذا امام کے امر کی تعمیل کے لئے فوراً کھڑے ہو جانا چاہئے۔

بحث بطریق حدیث:

ذخیرۂ حدیث کے تتبع سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ قیام ناس کا اقامت کے کسی لفظ کیساتھ

کوئی تعلق نہیں بلکہ یہ دونوں امام کے تابع ہیں۔ چنانچہ اقامت کا امام کے تابع ہونا صحیح مسلم کی اس روایت میں مصرح ہے۔ عن جابر بن سمرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کان بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ یؤذن اذا دحضت الشمس فلا یقیم حتی یخرج النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاذا خرج الامام اقام الصلوٰۃ حین یراہ (مسلم)

اور قیام ناس کا امام کے تابع ہونا اس حدیث میں مذکور ہے عن عبد اللہ بن ابی قتادۃ عن ابیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اقیمت الصلوٰۃ فلا تقوموا حتی ترونی (بخاری)

معلوم ہوا کہ قیام کو اقامت کے کسی لفظ سے کوئی تعلق نہیں۔ چنانچہ حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ تعالیٰ فتح الباری میں فرماتے ہیں۔ وقولہ حتی ترونی تسویغ للقیام عند الرؤیۃ وھو مطلق غیر مقید بشیء من الفاظ الاقامۃ ومن ثم اختلف المشایخ فیہ کما سیأتی۔

مقیم کا اللہ اکبر کہنا اعلام ہے کہ امام اقامت صلوٰۃ کا امر کر چکا ہے اس پر دلیل یہ حدیث ہے۔ عن عبد الرزاق عن ابن جریج عن ابن شہاب ان الناس کانوا ساعۃ یقول المؤذن اللہ اکبر یقومون الی الصلوٰۃ فلا یأتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم مقامہ حتی تعتدل الصفوف (فتح الباری)

اور سیوطی نے حلیہ ابی نعیم سے روایت کیا ہے اذا سمعتم النداء فقوموا فانہا عزمۃ من اللہ اس حدیث کی شرح میں علامہ مناوی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ای اسعوا الی الصلوٰۃ او المراد بالنداء الاقامۃ وبالعزمۃ بالقسم الآخر۔

اب یہ سوال رہا کہ جب حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ خروج النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اقامت کہتے تھے اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اقامت کی تکبیر کو اعلام بخروج النبی صلی اللہ علیہ وسلم سمجھ کر قیام کرتے تھے تو "اذا اقیمت الصلوٰۃ فلا تقوموا حتی ترونی" کا کیا مطلب ہوا؟ کیونکہ اس حدیث سے ظاہر ہوتا ہے کہ اقامت خروج النبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے ہوتی تھی تو تکبیر اقامت سے اعلام بالخروج نہ ہوا اس لئے قیام کو خروج سے متعلق کیا گیا۔ اس کا جواب یہ ہے کہ ابتداء میں حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کبھی خروج النبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے بھی اقامت کہہ دیتے تھے اسی کے متعلق "اذا اقیمت الصلوٰۃ الخ" ارشاد ہوا۔ چنانچہ فتح الباری میں ہے۔ وبان صنیعہم فی حدیث ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کان سبب النہی عن ذلک فی حدیث ابی قتادۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ وانہم کانوا یقومون ساعۃ تقام الصلوٰۃ ولو لم یخرج النبی صلی اللہ علیہ وسلم فنہاہم عن ذلک۔

بعدہ حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہی معمول مقرر ہوگیا کہ بعد خروج النبی صلی اللہ علیہ وسلم اقامت کہتے تھے جیسا کہ مسلم کی گزشتہ حدیث میں مصرح ہے لہٰذا اس کے بعد اقامت کی تکبیر سے اعلام بالخروج ہو جانے کی وجہ سے قیام کرتے تھے جیسا کہ عبدالرزاق کی حدیث میں گزرا۔

غرضیکہ امام خواہ مسجد سے باہر ہو یا محراب کے قریب ہو بہرصورت حدیث میں قیام ناس کو قیام امام سے معلق کیا گیا ہے۔

اسی لئے فیض الباری شرح بخاری میں فرماتے ہیں

ان الامام ان کان خارج المسجد ینبغی للمقتدین ان یقوموا للتسویۃ الصفوف اذا دخل المسجد وان کان فی المسجد فالمعتبر قیامہ من موضعہ۔

اور امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ موطا میں فرماتے ہیں لم اسمع فی قیام الناس حین تقام الصلوٰۃ بحد محدود الا انی اری ذلک علی طاقۃ الناس فان منھم الثقیل والخفیف۔ اس سے معلوم ہوا کہ قیام ناس کو اقامت کے کسی لفظ سے کوئی تعلق نہیں مگر صحابۂ کرام رضوان اللہ علیہم چونکہ اقامت کی تکبیر کو قیام الامام کی علامت سمجھتے تھے، اس لئے ان کا تعامل اسی طرح پر تھا کہ اللہ اکبر کا لفظ سنتے ہی کھڑے ہو جایا کرتے تھے۔

خروج امام سے قبل قیام کی نہی جو حدیث میں وارد ہے وہ بھی تنزیہی ہے مندرجہ ذیل دلائل سے یہ امر واضح ہو جاتا ہے۔

(۱) فیض الباری شرح بخاری میں ہے۔ اما القیام قبل رؤیتہ فعدہ عبثا کما قال مرۃ اربعوا علی انفسکم انکم لا تدعون اصم ولا غائبا حین راٰھم یبالغون فی الجھر فلیس فیہ ان الجھر ممنوع کما زعمہ بعضھم بل فیہ ایذان ان یکون الجھر عبثا فھکذا القیام من قبل۔

(۲) حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ تعالیٰ فتح الباری میں فرماتے ہیں واما حدیث ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ الاتی قریبا بلفظ اقیمت الصلوٰۃ فسوی الناس صفوفھم فخرج النبی صلی اللہ علیہ وسلم ولفظہ فی مستخرج ابی نعیم فصف الناس صفوفھم ثم خرج علینا ولفظہ عند مسلم اقیمت الصلوٰۃ فقمنا فعدلنا الصفوف قبل ان یخرج الینا النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاتی فقام مقامہ الحدیث وعنہ فی روایۃ ابی داؤد ان الصلوٰۃ کانت تقام لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیاخذ الناس مقامھم قبل ان یجیٔ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فیجمع بینہ وبین حدیث ابی قتادۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بان ذلک ربما وقع لبیان الجواز۔

اسی قسم کا مضمون عمدۃ القاری وغیرہ میں بھی ہے۔ اس سے ثابت ہوا کہ خروج امام سے پہلے بھی قیام جائز ہے لہٰذا لامحالہ نہی کو تنزیہ پر محمول کیا جائے گا۔

(۳) علامہ بدرالدین عینی رحمہ اللہ تعالیٰ عمدۃ القاری میں فرماتے ہیں قال العلماء والنهي عن القيام قبل ان يروه لئلا يطول عليهم القيام۔ اور فتح الباری شرح بخاری میں ہے فنهاهم عن ذلك لاحتمال ان يقع له شغل يبطئ فيه عن الخروج فيشق عليهم انتظاره۔

اس سے معلوم ہوا کہ یہ نہی محض شفقۃً ہے۔

جملہ احادیث کا خلاصہ یہ ہوا کہ قیام امام سے قبل قیام ناس مکروہ تنزیہی ہے بہتر یہ ہے کہ قیام امام کے بعد قیام کیا جائے اور قیام امام کا اعلام ابتداءِ اقامت (لفظ اللہ اکبر) سے ہوتا ہے اس لئے مقتدی اللہ اکبر کا لفظ سنتے ہی قیام کریں۔ اسی پر ہی صحابۂ کرام رضوان اللہ علیہم کا تعامل تھا۔ ابوداؤد میں ہے عن كهمس قال قمنا الى الصلوة بمنى والامام لم يخرج فقعد بعضنا فقال لي شيخ من اهل الكوفة ما يقعدك قلت ابن بريدة قال هذا السمود فقال لي الشيخ حدثني عبد الرحمن بن عوسجة عن البراء بن عازب رضي الله تعالى عنه قال كنا نقوم في الصفوف على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم طويلا قبل ان يكبر قال ابو الحسن السندي هذا لا يدل على ان قيامهم كان لانتظار النبي صلى الله عليه وسلم بل يجوز ان يكون بعد حضوره صلى الله عليه وسلم (فتح الودود) وقال في البذل فثبت بهذا ان القيام في انتظار الامام غير منهي عنه وثبت ان ما قال ابن بريدة رضي الله تعالى عنه ان هذا السمود المنهي عنه غير صحيح (بذل المجهود)

بحث بطریق فقہ:

چونکہ حدیث میں قیام ناس کو قیام امام کے تابع قرار دیا گیا ہے اس لئے فقہ میں بھی اسی کو معمول بہ فرمایا گیا۔ چنانچہ عالمگیریہ میں ہے فاما اذا كان الامام خارج المسجد فان دخل المسجد من قبل الصفوف فكلما جاوز صفا قام ذلك الصف واليه مال شمس الائمة الحلواني والسرخسي وشيخ الاسلام خواهر زاده وان كان الامام دخل المسجد من قدامهم يقومون كما رأوا الامام۔ یہی مضمون ردالمحتار، بدائع الصنائع اور تبیین الحقائق میں بھی ہے بدائع میں یہ عبارت بھی ہے ولان القيام لاجل الصلوة ولا يمكن اداؤها بدون الامام فلم يكن القيام مفيدا۔

ان عبارات سے معلوم ہوا کہ قیام ناس کو اقامت سے کوئی تعلق نہیں بلکہ قیام امام کے تابع ہے۔
چنانچہ خود مؤلف ازالۃ اوہام بھی اسے تسلیم کر چکے ہیں اور ازالۃ اوہام کے ص۸ پر فرماتے ہیں "یہ اس لئے کہ نماز جماعت بغیر امام نا ممکن، اور نماز کے لئے کھڑا ہوا جاتا ہے تو بغیر امام کے کھڑا ہونا لا حاصل ہوا، مسلمان کی شان نہیں کہ لا حاصل کے درپے ہو" سو معلوم ہوا کہ قیام امام کی حالت میں مقتدی کے قیام میں کوئی کراہت نہیں اگرچہ اقامت سے پہلے ہی ہو۔

باقی یہ سوال رہا کہ امام اگر مسجد میں موجود ہو تو وہ اقامت کے کس لفظ پر کھڑا ہو تاکہ اسکی متابعت میں مقتدی بھی یہ لفظ سن کر قیام کر سکے اس بارے میں چونکہ حدیث میں کوئی حد معین نہ تھی اس لئے امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ اور جمہور علماء نے کوئی حد معین نہیں کی ابتداء اقامت کی پہلی تکبیر کو اعلام خیال کرتے ہوئے انھوں نے ابتداء اقامت سے قیام کرنے کو مستحب قرار دیا۔ علامہ بدر الدین عینی رحمہ اللہ تعالیٰ عمدۃ القاری میں فرماتے ہیں۔ فذہب مالک وجمہور العلماء الی انہ لیس لقیامہم حد ولکن استحب عامتہم القیام اذا اخذ المؤذن فی الاقامۃ

سعید بن المسیب اور عمر بن عبد العزیز رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ خیال فرمایا کہ تکبیر اعلام بقیام الامام ہے نیز صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کا تعامل بھی یہی ہے کہ لفظ اللہ اکبر سنتے ہی قیام کرتے تھے۔ لہذا انھوں نے مؤذن کے اللہ اکبر کہتے ہی وجوب قیام کا قول کیا۔ وعن سعید بن المسیب وعمر بن عبد العزیز رحمہما اللہ تعالیٰ اذا قال المؤذن اللہ اکبر وجب القیام واذا قال حی علی الصلوۃ اعتدلت الصفوف واذا قال لا الہ الا اللہ کبر الامام (عمدۃ القاری)

امام اعظم رحمہ اللہ سے حی علی الفلاح کے وقت قیام کا مذہب منقول ہے مگر اس سے یہ مقصد نہیں کہ اس سے قبل قیام کرنا خلاف مذہب ہے بلکہ اس سے تاخیر کو خلاف مذہب قرار دینا منظور ہے۔ قال الطحطاوی رحمہ اللہ تعالیٰ تحت قولہ والقیام لامام ومؤتم الخ والظاہر انہ احتراز عن التاخیر لا التقدیم حتی لو قام اول الاقامۃ لا باس (حاشیۃ الطحطاوی علی الدر المختار)

حی علی الفلاح سے قبل قیام کی کراہت کا قول نہ امام سے کہیں منقول ہے اور نہ مشائخ حنفیہ سے۔ درمختار آخر باب الاذان کا جزئیہ "دخل المسجد والمؤذن یقیم قعد الی قیام الامام فی مصلاہ" اور اس پر جو شامیہ میں مضمرات سے بواسطہ ہندیہ نقل کیا ہے ویکرہ لہ الانتظار قائما الخ ایسے ہی طحطاوی علی مراقی الفلاح میں بھی مضمرات کا جزئیہ منقول ہے۔ یہ جزئیات اس صورت کے ساتھ مخصوص ہیں کہ امام کھڑا نہ ہوا ہو یا مسجد سے خارج ہو، اس پر چند دلائل ہیں۔

ارشاد الانام　　۸ —

(۱) ان عبارات کے سیاق سے یہ تخصیص ظاہر ہے۔

(۲) درمختار میں "ای قیام الامام" کا لفظ اس کی وضاحت کر رہا ہے۔

(۳) شامیہ و طحطاوی میں جو مضمرات کا جزئیہ ہے اس میں انتظار کا لفظ قرینہ بیّنہ ہے۔

(۴) یہی صورت احادیث مذکورہ کے مطابق ہے کہ قیام ناس کا تعلق قیام امام کے ساتھ ہے نہ کہ اقامت کے الفاظ کے ساتھ۔

(۵) علامہ طحطاوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے والقیام لامام ومؤتم کے تحت فرمایا: والظاہر انہ احتراز عن التاخیر لا التقدیم۔ حالانکہ مراقی الفلاح کے حاشیہ میں خود ہی مضمرات سے کراہت کا جزئیہ نقل کرنے کے بعد کراہت کو اہتمام سے بیان فرماتے ہیں اور فرمایا وان احترز عنہ فاولیٰ۔ تو لامحالہ علامہ طحطاوی کے دونوں قولوں کو تدافع اور تعارض سے بچانے کے لئے ضروری ہوا کہ دونوں کا محل جداگانہ ہو۔

(۶) اگر حی علی الفلاح سے پہلے قیام کرنا مطلقاً مکروہ ہوتا تو امام کے خارج مسجد سے آنے کی صورت میں امام کو دیکھتے ہی قیام کرنا (اگرچہ مؤذن حی علی الفلاح تک نہ پہنچا ہو) مندوب نہ ہوتا۔ اس سے معلوم ہوا کہ کراہت کا جزئیہ مخصوص ہے عدم قیام امام کے ساتھ اور پھر یہ کراہت بھی تنزیہیہ ہے۔ حاشیہ درمختار آخر باب الاذان میں طحطاوی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں (قولہ فیکرہ لہ الانتظار قائما) والظاہر انہ تنزیہ۔ پھر کراہت تنزیہیہ پر بھی طحطاوی نے اعتراض کیا ہے وفیہ ان قیامہ تھیؤ للعبادۃ فلا معنی للکراھۃ (طحطاوی علی الدر المختار ج ۱ ص ۱۸۹)

غرضیکہ امام اعظم رحمہ اللہ کا مذہب یہ ہے کہ حی علی الفلاح تک کھڑے ہو جانا مندوب ہے۔ اس سے تاخیر کرنا خلاف ادب ہے۔ تقدیم خلاف ادب نہیں۔ اور اگر امام نے قیام نہیں کیا یا امام مسجد سے خارج ہے تو قیام ناس کی کراہت ائمہ حنفیہ سے تو منقول نہیں البتہ مشائخ حنفیہ نے اس صورت میں قیام کو مکروہ تنزیہی کہا ہے۔ مگر علامہ طحطاوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس پر اعتراض کیا ہے۔ پس مشائخ حنفیہ اس کی کراہت تنزیہیہ میں مختلف ہیں۔

اگر علی سبیل التنزل امام طحطاوی رحمہ اللہ تعالیٰ کی تصریح کے خلاف امام اعظم رحمہ اللہ کے قول کا مطلب وہی لے لیا جائے جو مؤلف ازالۃ الاوہام نے لکھا تو اس صورت میں مندرجہ ذیل امور قابل غور ہیں۔

(۱) مندوب پر اصرار اور اس کے تارک پر انکار گناہ اور بدعت ہے۔ کما صرح بہ الطیبی فی شرح المشکوٰۃ تحت حدیث ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فی التزام الانصراف عن الیمین

بعد الصلوٰۃ ما نصہ فیہ ان من اصر علیٰ مندوب وجعلہ عزمًا ولم یعمل بالرخصۃ فقد اصاب منہ الشیطان۔ تنویر الابصار میں اس مسئلہ کو آداب میں ذکر کیا ہے اور در مختار میں ادب کی تعریف بایں الفاظ فرماتے ہیں۔ ترکہ لا یوجب اساءۃ ولا عتابا کترک سنۃ الزوائد لکن فعلہ افضل، اور فیض الباری شرح بخاری میں ہے وکیف ما کان لیست المسألۃ من مسائل نفس الصلوٰۃ بل من الآداب فان قام احد قبلہ لا یکون عاصیا۔

② آداب نماز میں سے یہ بھی ہے کہ قد قامت الصلوٰۃ کہنے کے وقت امام تکبیر تحریمہ کہے مگر ایک عارض کی وجہ سے تاخیر افضل ہے۔ وہ عارض یہ ہے کہ مؤذن تکبیر تحریمہ میں امام کے ساتھ شامل ہو سکے۔ در مختار میں ہے وشرع الامام فی الصلوٰۃ مذ قیل قد قامت الصلوٰۃ ولو اخر حتی اتمہا لا باس بہ اجماعا وہو قول الثانی والثلاثۃ وہو اعدل المذاہب کما فی شرح المجمع لمصنفہ وفی القہستانی معزیا للخلاصۃ انہ الاصح اور رد المحتار میں ہے (قولہ انہ الاصح) لان فیہ محافظۃ علیٰ فضیلۃ متابعۃ المؤذن واعانۃ لہ علی الشروع مع الامام۔

ایسے ہی مسئلہ قیام میں بھی ایک عارض کی وجہ سے جو کہ عوام کے لحاظ سے مثل لازم کے ہے۔ قیام قبل از اقامت کو افضل کہا جائے گا اور یہ عارض تسویۂ صفوف کا اہتمام اور تاکید اور عوام میں تہاون و تکاسل ہے۔

اگر کہا جائے کہ موطا مالک میں روایت ہے کہ حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہما اقامت کے بعد تسویۂ صفوف کراتے تھے تو جواب یہ ہے کہ ان کا اقامت کے بعد تسویۂ صفوف کرانا بوجہ عذر کے تھا۔ یہ کہیں ثابت نہیں کہ لوگ پہلے منتشر بیٹھے رہتے تھے اور حی علی الفلاح کے وقت کھڑے ہوتے تھے پھر تسویۂ صفوف کیا جاتا تھا بلکہ اوپر ثابت ہو چکا ہے کہ صحابۂ کرام رضوان اللہ علیہم میں تعامل یہ تھا کہ اللہ اکبر کا لفظ سنتے ہی کھڑے ہو جاتے تھے اور تسویۂ صفوف شروع کر دیتے تھے۔ پھر اگر اختتام اقامت تک تسویہ نہ ہو سکا تو اقامت اور تکبیر تحریمہ میں فصل بوجہ عذر ہوا اس میں کوئی کراہت نہیں۔ بخلاف اس صورت کے کہ پہلے تو آرام سے بیٹھے رہیں اور اقامت کے بعد تسویہ شروع کریں تو یہ فصل بین الاقامۃ والتحریم بلا عذر کے ہے لہٰذا مکروہ ہے۔

③ مندرجہ ذیل اشیاء آداب سے ہیں۔

(۱) حی علی الفلاح کے وقت قیام کرنا۔

(۲) اقامت کا جواب دینا۔

(۳) قد قامت الصلوٰۃ کے وقت امام کا تکبیر تحریمہ کہنا۔

(۴) مقتدی کی تحریمہ کا امام کی تحریمہ سے متصل ہونا۔

(۵) تکبیر تحریمہ سے پہلے "انی وجہت وجہی للذی فطر السمٰوٰت والارض حنیفا وما انا من المشرکین۔ ان صلوٰتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العالمین" پڑھنا۔

(۶) امام کے قراءت شروع کرنے سے قبل مقتدی کا ثنا رسے فارغ ہو جانا وغیرہ۔

ان کے ساتھ ساتھ تسویۂ صفوف بھی نہایت مؤکد ہے۔ ظاہر ہے کہ ان سب چیزوں کو بیک وقت کیسے ادا کیا جا سکتا ہے اسلئے لامحالہ بعض آداب کا ترک لازم آئے گا۔

④ تسویۂ صفوف کی غرض سے دو آداب (حی علی الفلاح کے وقت قیام کرنا، اور قد قامت الصلوٰۃ کے وقت امام کا تکبیر تحریمہ کہنا) میں سے ایک ادب ضرور چھوڑنا پڑیگا۔ پس پہلے کو لینے اور دوسرے کو چھوڑنے میں وجہ ترجیح کیا ہے؟

⑤ مندرجہ بالا دونوں آداب کو بجالانا چونکہ مشکل تھا اس لئے حی علی الفلاح کے وقت قیام کرنے کے ادب کو اُمت نے چھوڑ دیا اور دوسرے پر عمل جاری رکھا۔ اب جبکہ بلادِ اسلامیہ میں بالاتفاق معمول بہ ادب کو متروک اور متروک کو معمول بہ کروانے اور اس پر زور دیکر فتنہ برپا کرنے کی کیا ضرورت ہے۔

یہ سب اُمور بعض علی سبیل الفرض لکھ دیئے ہیں ورنہ مذہب کے معنی کی حقیقت اوپر علامہ طحطاوی رحمہ اللہ تعالیٰ کے الفاظ میں گزر چکی ہے کہ حی علی الفلاح سے تاخیر نہ کرنا آداب میں سے ہے نہ یہ کہ اس سے تقدیم کرنا خلافِ ادب ہے۔

اس کے بعد ہم رسالہ ازالۃ الوہم کی حقیقت کو بھی ذرا کھولنا چاہتے ہیں۔ سو واضح ہو کہ رسالہ کا کثیر حصہ یعنی جہاں تک احادیث کا مضمون ہے اسے مصنف کے دعوے سے دُور کا بھی تعلق نہیں بلکہ احادیث کا مطلب یہ ہے کہ جب تک امام نہ آئے مقتدیوں کو کھڑے نہیں ہونا چاہیئے۔ سو مؤلف نے محض تبرک یا صرف رسالہ کا حجم بڑھانے کی غرض سے ان روایات کو نقل کرنے کی زحمت فرمائی ہے ورنہ ایک حدیث بھی پیش نہ کر سکے جو ان کے دعویٰ کی مثبت ہو۔

اس کے بعد کتب فقہ کی عبارات ہیں جن میں تصریح ہے کہ حی علی الفلاح پر قیام کرنا چاہیئے مگر ان میں یہ کہیں مذکور نہیں کہ اس وقت قیام کرنا مسنون ہے اور اس سے پہلے گناہ ہے بلکہ فقہاء رحمہم اللہ تعالیٰ اسے بایں معنی آداب میں شمار فرماتے ہیں کہ اس سے تاخیر نہ کرے جس کی توضیح ہم اوپر تحریر کر چکے ہیں۔

اس کے بعد فقہ کی دو عبارتیں ہیں جن میں امام کی غیر موجودگی میں قیام کو مکروہ لکھا ہے۔ ان عبارات کو بھی دعویٰ سے کوئی سروکار نہیں۔

آگے چل کر حضرت مصنف فرماتے ہیں:

"باوجودیکہ ائمہ میں صرف اختلافات ہیں مگر اقامت کے بیٹھ کر سننے کے سنت ہونے میں کسی کو اختلاف نہیں۔ امام مالک، امام شافعی اور امام احمد بن حنبل اور انکے متبعین سب کے سب اسکی سنیت کے قائل ہیں اور ائمہ احناف کی تصریحات بقدر کفایت سے زیادہ اوپر منقول ہوئیں"

معاذ اللہ کتنا بڑا بہتان عظیم ہے بزرگان ملت پر۔ ہم عمدۃ القاری، فتح الباری وغیرہما شروح حدیث سے مفصل بیان کر چکے ہیں کہ بعض حضرات اقامت میں اللہ اکبر کے لفظ پر قیام کو واجب کہتے ہیں اور امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک قیام کی کوئی حد معین نہیں، سوا اس کے آپ کا قول بھی اوپر نقل کیا گیا ہے اور ہم نے حدیث سے ثابت کیا ہے کہ صحابۂ کرام رضوان اللہ علیہم کا عمل اسی پر تھا کہ اقامت میں اللہ اکبر کا لفظ سنتے ہی کھڑے ہو جایا کرتے تھے۔ پھر طرفہ یہ کہ فقہاء احناف رحمہم اللہ تعالیٰ تو اسے آداب میں شمار کر رہے ہیں وہ بھی بعض ترک تاخیر، مگر مؤلف ازالہ اوہام فقہاء پر سنیت کے قول کا الزام لگا رہے ہیں اور دیگر ائمہ سے کوئی تصریح یا اشارہ نقل کئے بغیر ہی ان پر اپنے نظریے کو چسپاں کر رہے ہیں اس سے بڑا ظلم کیا ہوگا! اور حقیقت میں تو یہ ظلم اپنے ہی نفس پر ہے۔

آگے فرماتے ہیں:

"اب رہا بعض نادانوں کا یہ جاہلانہ اعتراض کہ اگر اقامت کے وقت بیٹھا جائے اور حی علی الفلاح پر یا اس کے بعد اگر کھڑے ہوں تو صفیں کب درست ہونگی۔ اس کا ازالہ بھی احادیث اور ائمہ کی تصریحات سے کیجئے"

اس کے بعد مؤطا کی دو حدیثیں نقل کی ہیں جن میں مذکور ہے کہ حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہما اقامت کے بعد تسویہ صفوف کا انتظار فرمایا کرتے تھے۔ اس کا جواب ہم اوپر دے چکے ہیں کہ ان احادیث سے یہ کہیں ثابت نہیں کہ لوگ پہلے اطمینان سے منتشر ہی بیٹھے رہتے تھے اور اقامت کے بعد تسویہ صفوف شروع کرتے تھے بلکہ صحابۂ کرام رضوان اللہ علیہم کا طرز عمل ثابت کیا جا چکا ہے کہ ابتداء اقامت ہی سے تسویہ صفوف شروع کر دیتے تھے، اگرچہ اتمام تسویہ بعض دفعہ اقامت کے ختم ہونے کے بعد ہوتا تھا۔

حضرت علامہ نے بالکل آخر میں جا کر حاشیہ پر ایسی بات لکھی ہے جس نے لیاقت کا رہا سہا پردہ بھی چاک کر ڈالا اور جہالت مرکبہ کو فاش کر دیا۔ ملاحظہ ہو قال محمد ینبغی للقوم اذا قال المؤذن حی

حی علی الصلاۃ من یقوموا الی الصلوٰۃ" پر حاشیہ میں رقمطراز ہیں :

"کہیں بعض حضرات کو امام کا لفظ فینبغی شبہہ میں نہ ڈالدے، لہذا اسکے معنی علامہ شامی کی زبان سے سنئے فرماتے ہیں ینبغی فی عرف المتأخرین طلب استعمالہ فی المندوب واما فی عرف القدماء فاستعمالہ فی عام حتیٰ یشمل الوجوب ایضاً۔"

حضرت علام سے ہم یہ پوچھتے ہیں کہ امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ کے قول ینبغی کو آپ "یندب" پر محمول فرماتے ہیں یا کہ "یجب" پر۔ اگر "یندب" پر محمول ہے تو اس دو سطری حاشیہ بلکہ دو ورقی کتاب چھاپنے کی کیا ضرورت تھی؟ اور اگر "یجب" پر محمول کرتے ہیں جیسا کہ طرز بیان سے ظاہر ہے تو

دعویٰ خاص ہے اور دلیل عام

ہمیں اگرچہ اس لفظ "ینبغی" سے متعلق کچھ لکھنے کی ضرورت نہیں کیونکہ یہ مدعی کا فریضہ ہے۔ تاہم یہ تنبیہ کئے دیتے ہیں کہ جملہ فقہاء رحمہم اللہ تعالیٰ اس مسئلہ کو آداب میں شمار کرتے ہیں اسلئے یہاں "ینبغی" بمعنی "یجب" ہرگز نہیں ہوسکتا۔

سوال ۲ کے جواب میں فرماتے ہیں :

"ایسے مسئلہ شرعیہ جسمیں کسی فرد کا اختلاف نہیں بدعت وعادت کہنا سخت حرام ہے۔"

ہم اوپر ثابت کرچکے ہیں کہ اسمیں اختلاف ہے اور یہ جمہور کے خلاف ہے۔ نیز حی علی الفلاح تک قیام کرنے کو اور اس سے تاخیر کو خلاف ادب قرار دینے کو بدعت کہنا اگرچہ گناہ ہے مگر اس سے تقدیم کو خلاف ادب کہنا کوتاہ نظری اور اسے سنت یا واجب کہنا اور اس پر اصرار اور تارک پر انکار کرنا یقیناً بدعت اور ضلالت ہے۔

آگے فرماتے ہیں :

"نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد پاک پر عمل کرنے والے کو اس پر عمل کے باعث معاذ اللہ ذلت کی نگاہوں سے دیکھنا کفر ہے۔"

اس عبارت میں مؤلف نے دعویٰ کیا ہے کہ حی علی الفلاح پر قیام کرنا حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے۔ حالانکہ یہ سید الکونین صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ اور بہتان ہے کسی ضعیف سے ضعیف حدیث سے بھی یہ ثابت نہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "من کذب علی متعمدا فلیتبوأ مقعدہ من النار" پس تالیف کے شوق میں حدیث وضع کرنے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ تراشنے والے کو اپنے موعود ٹھکانے کا منتظر رہنا چاہیئے (اعاذنا اللہ تعالیٰ منہ)

ہم آخر میں مؤلف سے صرف مندرجہ ذیل تین سوالات کے جواب طلب کرتے ہیں۔

(١) کوئی ضعیف سے ضعیف حدیث پیش کریں جس میں یہ بیان ہو کہ امام کی موجودگی میں مقتدیوں کو حی علی الفلاح پر کھڑے ہونا چاہیے۔ جیسے ایک قولی حدیث سے ثابت کیا ہے کہ اقامت میں اللہ اکبر کا لفظ سنتے ہی قیام کرنا چاہیے اور ایک فعلی حدیث سے واضح کیا ہے کہ صحابہ کرام علیہم الرضوان اقامت میں اللہ اکبر کا لفظ سنتے ہی کھڑے ہو جاتے تھے۔

(٢) امام اعظم رحمہ اللہ سے کوئی ضعیف سے ضعیف روایت دکھائیں کہ آپ نے حی علی الفلاح سے قبل قیام سے منع فرمایا ہو یا اسے مکروہ قرار دیا ہو۔

(٣) فقہ کی کسی کتاب کی کوئی عبارت لائیں جس میں حی علی الفلاح پر قیام کی سنیت کا ذکر ہو جملہ فقہاء رحمہم اللہ تعالیٰ مندوب لکھتے ہیں اور آداب میں ذکر فرماتے ہیں، سنت کوئی نہیں کہتا، اور مندوب بھی بایں معنی کہ اس سے تاخیر نہ کرے۔

آخر میں مؤلف سے دوبارہ التماس ہے کہ بجائے طویل و عریض تقاریر کے مختصراً ان تین سوالوں کے جواب عنایت فرمائیں، اور یہ بھی گزارش ہے کہ اگر اذان جمعہ کے بارے میں بھی کچھ تحریر فرمانے کا ارادہ ہو تو وہ بھی جلد طبع کروائیں تاکہ مضمون کے دلائل قاطعہ کے مطالعہ سے ہم بھی مشرف ہو سکیں۔

فقط واللہ الهادی الی سبیل الرشاد والعاصم من ظلمات الغی والفساد

٣ صفر سنہ ٢٠٢ھ

باب استقبال القبلة

حد الانحراف عن القبلة :

سوال : ایک مسجد سمت قبلہ سے بہت زیادہ منحرف ہے، اس کا شرعاً کیا حکم ہے ؟ بینوا بیانا شافیا توجروا اجرا وافیا۔

الجواب منه الصدق والصواب

پینتالیس درجہ تک انحراف مفسد نہیں، اس سے زیادہ ہو تو مفسد ہے، لہٰذا کسی ریاضی کے عالم سے تحقیق کروالیں کہ مسجد کا انحراف کتنے درجے ہے، کوئی ریاضی دان نہ ملے تو مسجد کی قبلہ والی دیوار کا طول اور قطب نما رکھ کر دیوار کی دونوں طرفوں کا تفاوت نہایت احتیاط سے ناپ کر احقر کی طرف لکھ بھیجیں، دیوار کا طول اور شمالی وجنوبی طرفوں کا تفاوت ناپنے کے لئے سمجھدار اور معتبر شخص کی ضرورت ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

غرۂ ربیع الآخر ۸۲ھ

شکاگو کی سمت قبلہ :

سوال : شکاگو میں نماز کس رخ کی طرف پڑھی جائے گی ؟ یہاں اس میں اختلاف ہو رہا ہے، آپ کے فیصلے کا انتظار ہے۔

الجواب باسم ملهم الصواب

مکہ مکرمہ ، طول مشرقی = ۳۹° ، ۴۹ ، عرض شمالی = ۲۱° ، ۲۱ ،

شکاگو (امریکہ) طول غربی = ۸۷° ، ۴۰ ، عرض شمالی = ۴۱° ، ۵۰ ، سمت قبلہ = ۴۹° ، ۴۸ شمال سے مشرق کی طرف

ظل عرض مرقع = ظل عرض مکہ جتا فرق طول،

مس = سمت قبلہ = جیب عرض مرقع مس فرق طول قم (عرض مرقع - عرض البلد)،

[illegible] ظل عرض مرقع [illegible]

[illegible]

تنبیہ: معلوم ہوتا ہے کہ وہاں لوگ مشرق کی طرف منہ کرکے نماز پڑھتے ہیں جو بالکل غلط ہے، لوگوں کو صحیح سمت سمجھانے کی تدبیر کریں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

غرۂ رمضان ۱۳۹۰ھ

ہوسٹن کی سمتِ قبلہ:

سوال: ٹیکساس (U.S.A) کے شہر ہوسٹن (HOUSTON) میں میرا بچہ زیر تعلیم ہے، لہٰذا ازراہِ کرم وہاں کی صحیح سمتِ قبلہ نکال کر ارسال فرمائیں، جس قدر جلد ہوسکے جواب جلد مرحمت فرمائیں، اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر دے۔

الجواب باسم ملہم الصواب

ہوسٹن شہر کی سمتِ قبلہ شمال سے مشرق کی طرف ۴۵ درجے ۳۲ دقیقے پر ہے، یعنی شمال اور مشرق کے تقریباً درمیان میں۔

مکہ مکرمہ، طول شرقی ۳۹°۴۹'، عرض شمالی ۲۱°۲۵'

ہوسٹن، طول غربی ۹۵°۲۲'، عرض شمالی ۲۹°۴۸'، سمتِ قبلہ ۴۵°۳۲'

ظل عرض موقع × جیب عرض مکہ ÷ جیب فرق طول

ظل سمتِ قبلہ = جیب عرض موقع × ظل فرق طول ÷ (ظل عرض موقع − ظل عرض البلد)

۹.۷۵۷۶۸ + ۹.۵۷۲۰۵ + ۰.۰۰۰۰۰ = آر ۵۲۳۲۴ ۹.۲۲۵۰۰ (−) ۹۰° (−) عرض موقع ۲۹°۴۸' (۹.۷۵۸۹۸)

۹.۳۱۸ + ۹.۹۵۸۹۸ آر ۱۰۰۰۴ + ۰.۰۰۰۰۰ (−) = ۸.۰۰۸۹۹ = ۴۵°۳۲' شمال سے مشرق کی طرف۔

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

۱۴ رجب ۱۳۹۳ھ

نیویارک کی سمتِ قبلہ:

سوال: نیویارک کی سمتِ قبلہ تحریر فرمائیں، یہاں مشرق سے دس درجے جنوب کی طرف رُخ کیا جاتا ہے۔

الجواب باسم ملہم الصواب

یہ سمت غلط ہے، حسب ذیل صحیح سمت کی تبلیغ و اشاعت کریں۔

مکہ مکرمہ، طول شرقی ۳۹°۴۹'، عرض شمالی ۲۱°۲۵'

نیویارک، طول غربی ۷۴°۰'، عرض شمالی ۴۰°۴۰'، سمتِ قبلہ ۵۸°۲۳' شمال سے مشرق کی طرف۔

مم عرض موقع = مم عرض مکہ جم فرق طول،

مس = سمت قبلہ = جم عرض موقع مس فرق طول قم (عرض موقع – عرض البلد)

۹،۰۲۴۰ + ۰۴۰۱۶۱ ت = (–) ۰۸۲۰۰۲۰ = (–) ۳۴/۳۶ ۲۳ (–)، عرض موقع – ۴۸/۴۷ ۳۴ = ۳۲/۸۳ ۳۷ (–)

۴۸۵۸۴ ت + ۱۰۵۲۵ ۰۰ (–) + ۰۰۱۹ ۰۰ (–) = ۰۲۱۰۲ = ۲۲/۵۸ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

۲۹ ذی الحجہ سنہ ۹۳ھ

جہلم کی سمت قبلہ:

سوال: جہلم میں ایک جگہ نئی مسجد تعمیر کرانے کی ضرورت ہے، ہم اس کا رخ درست کرنے کی کوشش کر رہے ہیں، اکثر مساجد قدیمہ کا رخ ۹۰ درجہ پر رکھا گیا ہے، اگر ہم اس نئی مسجد کا رخ ۹۰ پر رکھیں تو مدرسہ کی کافی زمین ضائع ہونے سے بچ جاتی ہے، آپ سے گزارش ہے کہ براہ کرم مسجد کا صحیح رخ طے کرنے کے لئے کوئی صحیح طریقہ تحریر فرمائیں۔

الجواب باسم ملہم الصواب

جہلم کی صحیح سمت قبلہ شمال سے ۱۰۲–۲۴۳ ہے، تخریج کے لئے شدہ کا رسالہ "ارشاد العابد" ملاحظہ ہو، جہلم میں مقناطیسی قطب ۱–۳۰ حقیقی قطب سے مشرق کی طرف ہے، لہٰذا بذریعہ قطب نما سمت قائم کی جائے تو صحیح سمت شمال سے ۱۰۲–۲۴۲ ہوگی، مگر شرعاً اس کی پابندی ضروری نہیں، صحیح سمت سے دونوں جانب ۴۵ درجہ تک انحراف سے بھی نماز صحیح ہو جاتی ہے، لہٰذا شمال سے ۹۰ درجہ پر بنا مسجد کی گنجائش ہے، البتہ بہتر یہ ہے کہ صحیح سمت سے جتنا قریب ہو سکے اسے اختیار کیا جائے، بلا ضرورت انحراف نہ کیا جائے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

۲۴ جمادی الاولیٰ سنہ ۹۳ھ

سمت قبلہ جزیرۂ ٹورنٹو:

سوال: جزیرۂ ٹورنٹو کی سمت قبلہ تحریر فرمائیں۔

الجواب باسم ملہم الصواب

جزیرۂ ٹورنٹو، طول غربی = ۷۹°/۲۲، عرض شمالی = ۴۳°/۳۸، سمت قبلہ = ۵۴°/۲۵ شمال سے مشرق کی طرف۔

مم عرض موقع = مم عرض مکہ جم فرق طول،

مس = سمت قبلہ = جم عرض موقع مس فرق طول قم (عرض موقع – عرض البلد)

۰٫۰۴۰۷۹ + ۰٫۶۸۹۲۳ آ (-) = ۰٫۰۰۹۷۱ (-) = ۳۸/۳۹ (-) = عرض موقع

۳۸/۳۹ (-) ـ ۳۶/۴۴ = ۸۲/۱۴ (-)

۰٫۸۹۲۶ آ + ۰٫۰۲۵۱۵ (-) + ۰٫۰۰۰۳۹ (-) = ۰٫۰۱۳۸۰ (+) = ۵۴/۳۵

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

۳۰ جمادی الاولیٰ سنہ ۹۶ھ

سمتِ قبلہ نیوجرسی:

سوال: نیوجرسی کی سمتِ قبلہ نکلوا کر ممنون فرمائیں۔

الجواب باسم ملہم الصواب

نیوجرسی، طول غربی ۷۴/۳۰، عرض شمالی ۴۰/۱۵، سمت قبلہ ۵۸/۸ شمال سے مشرق کی طرف۔

مم عرض موقع = مم عرض مکہ، جم فرق طول

مس ۷ سمت قبلہ = جم عرض موقع مس فرق طول قم (عرض موقع ـ عرض البلد)

۰٫۰۴۰۷۹ + ۰٫۶۱۶۱ آ (-) ۰٫۰۰۲۳۰ (-) = ۲۹/۴۳ (-) = عرض موقع

۲۹/۴۳ (-) ـ ۱۵/۴۰ = ۸۳/۴۴ (-)

۰٫۸۶۰۵ آ + ۰٫۰۳۴۴۳ (-) + ۰٫۰۰۰۳۶ (-) = ۰٫۰۲۰۶۴ (+) = ۵۸/۸

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

۳۰ جمادی الاولیٰ سنہ ۹۶ھ

سمتِ قبلہ لندن:

سوال: لندن (مغرب ۰ ـ ۵، شمال ۵۱ ـ ۳۱) سمت قبلہ تحریر فرمائیں۔

الجواب باسم ملہم الصواب

مکہ مکرمہ طول شرقی = ۳۹٫۴۹، عرض شمالی ۲۱٫۳۵

لندن طول غربی = ۰٫۰۵، عرض شمالی ۵۱٫۳۱، سمتِ قبلہ ۱۱۹ شمال سے مشرق کی طرف،

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

۲۹ شوال سنہ ۹۹ھ

سمت قبلہ ونیپگ (کینیڈا)

LN 58 ASQ883

LT 332P CR WINNIPGE MAN 7 38

LT

MUFTI RASHID AHMED LUDHANVI DAR UL-IFTA WAL-IRSHAD

NAZIM ABAD NO.4

KARACHI

DETERMINE THE DIRCTION OF QIBLA FOR WINNIPEG 97 DEGRE

15 MINUTES WEST 49 DEGREE 54 MINUTES NORTH INFORM BY

CABLE URGENT PLEASE

AYUB HAMID 529 STYLES STREET WINNIPEG

الجواب باسم ملهم الصواب

LT

800P-9

AYUB HAMID

529 STYLESSTREET

WINNIPEG

WINNIPEG WEST 97.25° NORTH 49.9° QIBLA DIRECTION

39.93° NORTH TO EAST

REFER MY BOOK IRSHADULABID FORMULA NO: 1/2

۸؍ذی الحجہ سنہ ۹۸ھ

MUFTI RASHID AHMAD.

استقبالِ حطیم سے نماز نہیں ہوگی :

سوال : استقبالِ حطیم سے نماز صحیح ہوگی یا نہیں ؟ اگر نہیں تو اس کی کیا وجہ ہے ؛ جبکہ حطیم بھی درحقیقت بیت اللہ ہی کا حصہ ہے ، بینوا توجروا ۔

الجواب باسم ملہم الصواب

کُل حطیم بیت اللہ کا حصہ نہیں بلکہ اس میں سے صرف چھ ذراع بیت اللہ کا حصہ ہے ، اولاً بیت اللہ کی جزئیت اور ثانیاً اس کی تقدیر چھ ذراع سے یہ دونوں امر ظنی ہیں اور حکم استقبال قطعی ہے اس لئے استقبالِ حطیم سے نماز صحیح نہیں ہوگی ، قال فی الشامیۃ فانہ لو استقبلہ المصلی لم تصح صلاتہ لان فرضیۃ استقبال القبلۃ ثبتت بالنص القطعی وکون الحطیم من الکعبۃ ثبتت بالآحاد فصار کونہ من الکعبۃ من وجہ دون وجہ الخ (رد المحتار ص ۴۸۱ ج ۱ مبحث الطواف) فقط واللہ تعالیٰ اعلم ۔ ۱۱ محرم الحرام سنہ ۸۳ھ

قبلہ معلوم نہ ہو تو کیا کرے ؟ :

سوال : زید نے ناواقفیت کی وجہ سے قبلہ کی طرف منہ کرکے نماز ادا نہ کی کچھ فرق ہو گیا ، بعد میں معلوم ہوا تو یہ نماز واجب الاعادہ ہوگی یا نہ ؟ جبکہ زید کو قبلہ معلوم نہ ہو ، خواہ واقعہ سفر کا ہو یا گھر کا ، بینوا توجروا ۔

الجواب باسم ملہم الصواب

اگر قبلہ معلوم کرنے کا کوئی ذریعہ نہ ہو مثلاً کسی مسجد کے رُخ سے یا ستاروں سے یا قطب نما وغیرہ سے ، اور نہ ہی وہاں کوئی ایسا آدمی ہو جو قبلہ کی رہنمائی کر سکے تو تحری فرض ہے ، یعنی حسب قدرت خود غور کرے پھر جس طرف قلب شہادت دے اس طرف نماز پڑھ لے ، نماز سے فراغت کے بعد اگر اس جہت کا غلط ہونا ثابت ہو جائے تو نماز کا اعادہ واجب نہیں ، اور اگر قبلہ دریافت کرنے کا کوئی ذریعہ موجود ہوتے ہوئے بھی اس سے کام نہیں لیا بلکہ تحری کرکے نماز پڑھ لی ، تو اگر جہت قبلہ کی طرف رُخ کیا ہو یعنی بیت اللہ کی ہر دو جانب ۴۵ درجے کے اندر رہے تو نماز ہوگئی ، ورنہ واجب الاعادہ ہے ، اگر قبلہ دریافت کرنے کا کوئی ذریعہ نہ ہونے کی حالت میں بدون تحری نماز پڑھے گا تو یہ نماز صحیح نہ ہوگی اگرچہ صحیح سمت کی طرف ہی پڑھی ہو ، بلکہ اگر نماز کی حالت میں یقین بھی ہو جائے کہ اس کا رُخ صحیح سمت کی طرف ہے تو بھی نماز نہیں ہوتی ، البتہ اگر نماز سے فارغ ہونے کے بعد اس سمت کی صحت کا یقین ہوا تو یہ نماز واجب الاعادہ نہیں ، قال فی العلائیۃ ویتحری ھو بذل المجھود لنیل

المقصور عاجز عن معرفة القبلة بما مر فان ظهر خطؤه لم يعد. وفي الشامية (قوله باش) متعلق بمعرفة والذي مر هو الاستدلال بالمحاريب والنجوم والسؤال من العالم بها فان انه لا يتحرى مع القدرة على احد هذه حتى لو كان بحضرته من يسئله ولم يسأله ان اصاب القبلة جاز لحصول المقصود والا فلا (رد المحتار ص ۳۰۲ ج ۱) وفي العلائية وان شرع بلا تحر لم يجز وان اصاب لتركه فرض التحري الا اذا علم اصابته بعد فراغه فلا يعيد اتفاقا. وقال ابن عابدين رحمه الله تعالى (قوله وان شرع) الضمير راجع الى العاجز اي اذا اشتبهت عليه القبلة وعجز عن معرفتها بالادلة المارة فقبلته جهة تحريه ولو شرع بلا تحر لم تجز صلوته ما لم يتيقن بعد فراغه انه اصاب القبلة لان الاصل عدم الاستقبال استصحابا للحال فاذا تبين يقينا انه اصاب ثبت الجواز من الابتداء وبطل الاستصحاب حتى لو كان اكبر رأيه انه اصاب فالصحيح انه لا يجوز كما في الحلية عن الخانية ولو تيقن في اثنائها صلوته لا تجوز خلافا لابي يوسف رحمه الله تعالى لان حاله بعد العلم اقوى وبناء القوي على الضعيف لا يجوز (رد المحتار ص ۳۰۱ ج ۱) فقط والله تعالى اعلم۔

۱۶ رجب سنہ ۸۳ھ

مکہ مکرمہ میں استقبال کعبہ کا حکم:

سوال: مکہ مکرمہ کے شہر میں مسجد حرام کے باہر سمت قبلہ کا تعین اور استقبال قبلہ کس طرح کیا جائے جبکہ درمیان میں اونچی اونچی عمارتیں حائل ہیں۔ بینوا توجروا۔

الجواب باسم ملهم الصواب

جو شخص بلندی پر چڑھ کر عمارت کعبہ دیکھ سکتا ہو اس کے لئے استقبال عین کعبہ ضروری ہے ورنہ تحری سے جہت کعبہ کی تعیین کافی ہے، قال في شرح التنوير فللمكي اصابة عينها يعم المعاين وغيره لكن في البحر انه ضعيف والاصح ان من بينه وبينها حائل كالغائب وفي الحاشية عن المفتاح وعندي في جواز التحري مع امكان صعوده اشكال لان المصير الى الدليل الظني وترك القاطع مع امكانه لا يجوز وقد قال في النهاية والاستخبار فوق التحري فاذا امتنع المصير الى ظني لامكان ظني اقوى منه فكيف يترك اليقين مع الظن (رد المحتار ص ۲۹۴ ج ۱) فقط والله تعالى اعلم۔

۱۷ رجب سنہ ۹۰ھ

نماز کے اندر قبلہ سے سینہ پھر جانے کا حکم:

سوال: کیا حکم ہے شریعت کا اس مسئلہ میں کہ نماز کے اندر عذر سے یا بدون عذر کس قدر سینہ پھر جائے تو نماز فاسد ہوگی؟ بینوا توجروا۔

الجواب باسم ملہم الصواب

بیت اللہ سے ۴۵ درجے کے اندر انحراف ہو تو بہر صورت نماز ہو جائے گی، اس سے زیادہ انحراف اگر قصداً کیا تو بہرصورت نماز فاسد ہوگئی، اور اگر غیر اختیاری طور پر سینہ پھر گیا اور تین بار سبحان ربی الاعلیٰ کہنے کی مقدار تک رکا رہا تو نماز فاسد ہوگئی ورنہ نہیں، فی مفسدات الصلوٰۃ من التنویر وتحویل صدرہ عن القبلۃ بغیر عذر، وفی الشامیۃ عن البحر والحاصل ان المذهب انه اذا حول صدره فسدت وان كان فی المسجد اذا كان من غير عذر كما عليه عامة الكتب اه، واطلقه فشمل ما لو قل او كثر وهذا لو باختياره والا فان لبث مقدار ركن فسدت والا فلا كما فی شرح المنية من فصل المكروهات۔ (رد المحتار ص۵۹۸ ج۱) فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

۱۸ ذی قعدہ سنہ ۹۵ھ

المشرفی علی المشرق

المشرقی

تاریخ تالیف — ۲۹ رجب ۱۳۶۳ھ
اشاعت اول — ۱۳۶۳ھ

اشاریہ :-

عنایت اللہ مشرقی اور سمت قبلہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بعد الحمد والصلوٰۃ - اخبار مدینہ بجنور بابت ۵ ۲ مارچ سنہ ۳۴ء میں ایک مضمون بعنوان "قبلہ کدھر ہے" نظر سے گزرا جس میں مسٹر عنایت اللہ مشرقی کا سمت قبلہ کے متعلق اعتراض نقل کیا گیا ہے۔ شاید بعض لوگوں کی پریشانی کا باعث بنے اس لئے شرعی حیثیت سے اس مسئلہ پر مختصر طور پر روشنی ڈالنا ضروری سمجھتا ہوں۔ قبل از مقصد اوّلاً یہ جان لینا ضروری ہے کہ یہ اعتراض کوئی نیا اعتراض نہیں جس پر مشرقی صاحب فخر کرتے ہیں بلکہ صدیوں سے اس مسئلہ پر بحث چلی آئی ہے۔ شرعی اور طلکیاتی حیثیت سے علماء اُمت کی اس پر متعدد تصانیف مختلف زبانوں میں مل سکتی ہیں حضرت مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی اور حضرت مولانا محمد صاحب لودھیانوی کا پنجاب کی ایک مسجد کے متعلق مکالمہ بھی ہوا تھا۔

دوم یہ کہ غلطی تو انسان سے ہو ہی جاتی ہے مگر غلطی پر اڑنا اور فخر کرنا اس کی نظیر مشرقی صاحب سے پہلے کہیں دیکھی یا سُنی نہیں تھی۔ سو معلوم ہونا چاہیے کہ اس مسئلہ میں قابل غور تین چیزیں ہیں۔

① استقبال قبلہ جو نماز میں فرض ہے اس کی حد ضروری کیا ہے؟

② بلاد بعیدہ میں اس ضروری سمت قبلہ کے معلوم کرنے کا شرعی طریق کیا ہے؟

③ قواعد ریاضیہ کا استعمال اس کام کے لئے جائز و معتبر ہے یا نہیں۔ اگر ہے تو کس درجہ میں؟

یہ تینوں مسئلے جدا جدا سمجھ لئے جائیں تو مسئلہ زیر بحث خود بخود حل ہو جائے گا۔

پہلا مسئلہ: اس کے متعلق قرآنی حکم ہے "فول وجھک شطر المسجد الحرام" اور "فولوا وجوھکم شطرہ" یعنی بوقت نماز اپنے چہروں کو مسجد حرام کی طرف کرو۔ اس آیت میں بیت اللہ کی بجائے مسجد حرام (جو کہ بیت اللہ سے زیادہ وسیع ہے) کی طرف توجہ کا حکم دینے سے معلوم ہوتا ہے کہ استقبال قبلہ کے مسئلہ میں شریعت مطہرہ نے تضییق نہیں رکھی بلکہ کسی قدر وسعت ہے جس کی تائید و تحدید آئندہ بیان سے ہوگی۔

مدینہ منورہ اور اسی طرح مکہ معظمہ سے دوسرے شمالی علاقوں کے متعلق آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے "ما بین المشرق والمغرب قبلۃ" یعنی تمہارے لئے مشرق اور مغرب کے درمیان قبلہ ہے۔ اس حدیث سے نقطۂ مشرق و مغرب کی درمیانی قوس یعنی نصف دائرہ (۱۸۰ درجہ) کی مقدار کے متعلق جہت قبلہ ہونے کا دعویٰ کیا جا سکتا تھا۔ لیکن محققین اُمت نے اسقدر وسعت مراد نہیں لی۔ بلکہ حدیث کو عرف عام پر محمول کر کے مشرق و مغرب سے نقطۂ المشرق والمغرب کی بجائے جہۃ المشرق والمغرب مراد

لے کر اس کا مابین جہت جنوب ربع دائرہ (۹۰ درجہ) لیا ہے۔ یعنی بیت اللہ کی دونوں جانب ۴۵۔۴۵ درجہ تک، اور اسی تفصیل کے موافق مشرق والوں کے لئے جہت شمال و جنوب کے درمیان جہت مغرب قبلہ ہے۔ اسی چیز کو فقہاء کرام رحمہم اللہ تعالیٰ نے اس طرح بیان فرمایا ہے کہ مصلی کے وسط جبہہ سے خط مستقیم نکل کر عین کعبہ پر گزرے تو یہ قبلہ مستقیم ہے۔ اور اگر وسط جبہہ سے نکلنے والا خط تو عین کعبہ پر نہیں پہنچا مگر مصلی کے جبہہ کے اطراف میں سے کسی طرف سے خارج خط عین کعبہ پر پہنچے تو انحراف قلیل ہے ورنہ انحراف کثیر ہے جو مفسد صلوٰۃ ہے۔ اور علماء ہیئت و ریاضی نے انحراف قلیل و کثیر کی تعیین اس طرح کی ہے کہ ۴۵ درجہ تک انحراف ہو تو قلیل اس سے زائد ہو تو کثیر مفسد صلوٰۃ ہے (کما فی الحمویۃ) استقبال قبلہ کے مسئلہ میں شریعت کی مندرجہ بالا وسعت سے یہ بھی معلوم ہو گیا کہ انحراف قلیل جو عام طور پر کہیں جنوباً اور کہیں شمالاً واقع ہو جاتا ہے یہ ناقابل التفات ہے۔ اسی کی وجہ سے نہ کسی مسجد کی جہت قبلہ بدلنے کی ضرورت ہے نہ اس کو قائم رکھتے ہوئے کسی طرف مائل ہونے کی حاجت۔ مگر جس کی طبیعت میں تنگ دلی بھری ہوئی ہو اور شریعت کی سماحت اور وسعت سے ناآشنا ہو وہ جمیع امت کی نمازوں کے فساد اور مساجد کے گرانے کا حکم دے دیتا ہے؎

سرِّ خدا کہ عابد و زاہد کسے نہ گفت در حیرتم کہ بادہ فروش از کجا شنید

دوسرا مسئلہ، بلاد بعیدہ میں سمت قبلہ معلوم کرنے کا شرعی طریق کیا ہے اور صحابہ، تابعین اور جمہور امت کا اس میں تعامل کس طرح ہے۔ اس بارہ میں پہلے بطور مقدمہ یہ بتا دینا مناسب ہے کہ شریعت کے تمام احکام کی بنیاد یسر و سہولت اور سادگی و بے تکلفی پر ہے۔ فلسفیانہ تدقیقات پر نہیں کیونکہ اس شریعت کا دائرہ حکومت تمام عالم کے بحر و بر، اسود و احمر، شہری و دیہاتی آبادیوں اور ان کے سکان پر حاوی ہے۔ اسلامی فرائض نماز روزہ وغیرہ جس طرح شہریوں پر عائد ہیں اسی طرح دیہاتیوں، دریاؤں، پہاڑوں اور جزائر کے رہنے والے ناخواندہ و ناواقف لوگوں پر بھی عائد ہیں۔ اور جو احکام اس درجہ عام ہوں ان میں مقتضائے عقل و حکمت و رحمت یہی ہے کہ ان کو تدقیقات فلسفیہ اور قواعد ریاضیہ یا آلات رصدیہ پر موقوف نہ رکھا جائے تاکہ ہر خاص و عام خواندہ ناخواندہ بآسانی اپنے فرائض انجام دے سکے۔ شریعت کے تمام احکام اسی نظریہ کے تحت بالکل آسان اور سادہ طریقہ پر آئے۔ روزہ و رمضان کا مدار چاند دیکھنے پر رکھا گیا۔ حسابات ریاضیہ کا اعتبار نہیں کیا گیا۔ مہینے قمری رکھے گئے جن کا مدار رؤیت ہلال پر ہے۔ شمسی مہینوں کو نہیں لیا گیا جن کا مدار حسابات ریاضیہ پر ہے۔ اسی طرح احکام اسلامیہ کے تتبع سے بکثرت اس کے نظائر معلوم کئے جا سکتے ہیں۔ اس مختصر

مقدمہ کے بعد مسئلہ زیر بحث میں بھی یہ فیصلہ کرنا آسان ہو گیا کہ سمت قبلہ جس کا ہر مسلمان دن میں پانچ مرتبہ مامور ہے اس کے لئے شریعت نے ضرور کوئی آسان اور سادہ طریقہ اختیار کیا ہوگا جس کو ہر شہری و دیہاتی بسہولت عمل میں لا سکے۔ چنانچہ اس سے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا طرز عمل ملاحظہ ہو۔

(۱) اس پر اتفاق ہے کہ مسجد حرام کے بعد سب سے پہلی مسجد جو اسلام میں بنائی گئی وہ مسجد قبا ہے جس کی بنیاد تو اس وقت پڑی تھی جبکہ مسلمانوں کا قبلہ بیت المقدس تھا۔ پھر جب تحویل قبلہ کی آیت نازل ہوئی تو اس کی خبر لیکر قبا میں ایک صحابی ایسے وقت پہنچے کہ اس مسجد میں نماز ہو رہی تھی۔ یہ خبر سنتے ہی امام اور پوری جماعت بیت اللہ کی سمت کی طرف پھر گئی۔ یہ واقعہ عام کتب حدیث اور تفسیر میں منقول ہے اس واقعہ کی اطلاع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہوئی تو آپ نے ان لوگوں کے اس فعل کی تصویب فرمائی۔ ظاہر ہے کہ حالت نماز میں جو سمت قبلہ اہل قبا نے اختیار کی اس میں آلات ریاضیہ اور اصطرلاب کا دخل نہیں ہو سکتا۔ محض تخمینہ و تحری سے سمت قائم کی گئی پھر نماز کے بعد بھی کہیں منقول نہیں کہ اس تحری و تخمینہ کے سوا کوئی دوسرا انتظام کیا گیا ہو۔

(۲) حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے عہد خلافت میں تمام اسلامی قلمرو میں ہر صوبہ کے عامل کے نام فرمان بھیجے کہ ہر صوبہ میں مساجد بنائی جائیں۔ عمال حکومت نے حکم کی تعمیل کی مگر سمت قبلہ معلوم کرنے کے لئے نہ تو حضرت عمر نے کوئی انتظام کیا اور نہ ہی عمال حکومت نے حسابات ریاضیہ کو استعمال کیا بلکہ تحری و تخمینہ سے مساجد تعمیر کی گئیں۔

(۳) علامہ مقریزی نے کتاب الخطط ص ۲۳۶ و ص ۲۴۷ ج ۲ میں نہایت وضاحت کے ساتھ لکھا ہے کہ حضرات صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے مصر اور دوسرے بلاد میں اسی طرح موٹے موٹے آثار و نشانات شمس و قمر کے ذریعہ اندازہ و تحری سے کام لیا اور مساجد بنائیں اور عام مسلمانوں نے یہی طریقہ جاری کیا۔ البتہ احمد بن طولون نے جب مصر میں جامع مسجد کی بنیاد ڈالی تو مدینہ طیبہ آدمی بھیج کر مسجد نبوی کی سمت قبلہ خاص طریق پر دریافت کروائی اور اسکے موافق مسجد بنائی جو عمرو بن العاص فاتح مصر کی جامع مسجد سے کسی قدر منحرف ہے لیکن علماء نے جامع عمرو بن العاص کے اتباع کو اولیٰ قرار دیا ہے اور مصر و اطراف مصر کی عام مساجد اسی کے مطابق ہیں۔ حالانکہ مصر جیسے شہر تو ماہرین ریاضیہ کے جاننے والوں سے خالی نہیں ہو سکتا۔

(۴) علماء امت کا اتفاق ہے کہ دنیا کی تمام مساجد محض تحری و تخمینہ سے قائم کی گئی ہیں لیکن مسجد نبوی کی سمت بطور وحی و مکاشفہ قائم کی گئی ہے۔ حق تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بیت اللہ

کو بطور معجزہ کر دیا تھا اس کو دیکھ کر آپ نے مسجد مدینہ کی بنیاد رکھی (زرقانی المواہب، وردالمحتار) اس لئے یہ امر مسجد نبوی کی سمت بالکل یقینی ہے۔ لیکن حسابات ریاضیہ سے جانچا گیا تو وہ بھی صحیح نہیں اُتری۔ چنانچہ امیر مصر ابن طولون نے جب مصر میں اپنی جامع مسجد بنانے کا ارادہ کیا تو چند ماہرین ہندسہ کو مدینہ منورہ بھیجکر پہلے مسجد نبوی کی سمت قبلہ کو آلات ریاضیہ سے جانچا تو معلوم ہوا کہ آلات کے ذریعہ نکالے ہوئے خط سمت قبلہ سے مسجد نبوی کی سمت قبلہ دس درجہ مائل بجنوب ہے۔ جیسا کہ مقریزی نے کتاب الخطط ج ۲ ص ۲۵۶ میں بالفاظ ذیل اس کا ذکر کیا ہے۔

"ان احمد بن طولون لما عزم علی بناء هذا المسجد بعث الی مسجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من یأخذ سمته فاذا هو مائل عن خط سمت القبلة المستقیم بالصناعة نحو عشر درج الی جهة الجنوب عہ انتهی"

اب وہ لوگ جو آلات رصدیہ پر سمت قبلہ کا مدار رکھنا چاہتے ہیں ادھر بھی غور کر لیں اور دیکھیں کہ ان کی تجویز پر تو مسجد نبوی کی سمت قبلہ بھی پوری نہیں اُترتی۔ معلوم نہیں کہ مشرقی صاحب جو ہندوستانی مساجد میں ان ہی حسابات کی بنا پر نماز نا جائز قرار دیتے ہیں مسجد نبوی کے متعلق کیا فتوی صادر فرمائیں گے۔ مشرقی صاحب کچھ بھی کہیں لیکن مذکور الصدر تمام مسلمانوں کے اطمینان کے لئے انشاء اللہ کافی و وافی ہے۔ ہماری تقریر کا خلاصہ یہ ہے کہ سمت قبلہ معلوم کرنے میں سلف کا طریقہ یہ ہے کہ جن بلاد میں مساجد قدیمہ موجود ہوں ان کا اتباع کیا جائے اور جن جنگلات یا نو آبادیات میں مساجد قدیمہ موجود نہ ہوں وہاں شمس و قمر اور قطب وغیرہ کے مشہور و معروف ذرائع سے اندازہ قائم کرکے سمت متعین کر لی جائے اس میں معمولی میلان و انحراف بھی رہے تو اسے نظر انداز کیا جائے کیونکہ حسب تصریح صاحب بدائع ان بلاد بعیدہ میں تحری و اندازہ سے قائم کردہ جہت ہی قائم مقام کعبہ ہے اور اسی پر احکام دائر ہیں، جیسے شریعت نے نیند کو قائم مقام خروج ریح قرار دیکر اسی پر نقض وضو کا حکم کر دیا سفر کو قائم مقام مشقت قرار دیکر اسی پر مطلقاً رخصتیں مرتب کر دیں۔ حقیقۃً مشقت ہو یا نہ ہو اسی طرح بلاد بعیدہ میں مشہور و معروف نشانات و علامات کے ذریعہ جو سمت قبلہ تحری و اندازہ سے قائم کی جائے گی وہی قائم مقام کعبہ ہوگی۔

تیسرا مسئلہ، قبلہ دریافت کرنے کے لئے آلات ریاضیہ کا استعمال جائز ہے یا نہیں، اسکے متعلق نتیجہ پر پہنچنے سے قبل چند مقدمات قابل ذکر ہیں۔

① اوپر مذکور ہو چکا کہ شریعت کا ہر فعل یسر و سہولت پر مبنی ہے۔ جس قدر کوئی کام عام ہوگا،

عہ ان ماہرین کی تحریر کا خلاصہ یہی ہے کہ مسجد نبوی کی سمت قبلہ کے عین مطابق ہے ۱۲ رشید احمد عفا اللہ عنہ

اسی قدر اس میں سہولت زیادہ ہوگی اور آلات وحسابات ریاضیہ قدر عام نہیں کہ ہر شخص کو ہر جگہ میسر آسکیں۔

(۲) حسابات ریاضیہ و آلاتِ رصدیہ کے ذریعہ بھی عین کعبہ تو درکنار مسجد حرام بلکہ مکہ مکرمہ کے استقبال کا بھی یقین نہیں ہو سکتا مندرجہ ذیل وجوہ کی بنا پر۔

(۱) فلکیات کی عام کتابوں میں سمتِ قبلہ کے جو طریقے لکھے جاتے ہیں یا سمتِ قبلہ کے جو نقشے مرتب کئے جاتے ہیں وہ تقریبی ہوتے ہیں۔

(۲) سمتِ قبلہ معلوم کرنے کے لئے اگر وہ طریقے بھی استعمال کئے جائیں جن کو تحقیقی کہا جاتا ہے تو بھی بالکل صحیح سمت نہیں نکالی جا سکتی، کیونکہ ہر مقام کا بالکل صحیح طول البلد و عرض البلد معلوم کرنا مشکل ہے۔ ذرا سے تفاوت سے بھی نتیجہ مختلف ہوگا اور نتیجہ میں ذرا سے فرق سے بھی دور جا کر کئی میلوں کا فرق پڑ جاتا ہے۔

(۳) کسی شہر میں ایک مخصوص مقام کا طول و عرض لیکر سمتِ قبلہ نکالی گئی تو اسی شہر کے دوسرے مقامات کا طول و عرض اس مقام سے مختلف ہونے کی وجہ سے ان کی سمتِ قبلہ بھی اس مقام کی سمتِ قبلہ سے مختلف ہوگی اور اس شہر کی مضافات کی سمتِ قبلہ میں تو اور بھی زیادہ فرق ہوگا اور ہر مقام کی الگ سمتِ قبلہ نکالنا ناممکن ہے۔

(۴) بالکل صحیح سمت کی تعیین فرض بھی کر لی جائے تو عملی طور پر استقبالِ کعبہ یا مسجد حرام بلکہ استقبالِ مکہ مکرمہ کا بھی یقین نہیں کیا جا سکتا اس لئے کہ کسی جانب بال برابر بھی انحراف ہوگیا تو نمازی کا رُخ مکہ مکرمہ سے میلوں دُور ہو جائے گا۔

(۳) اس فن میں ماہرین کی بنسبت مستشرقین کی طرح مدعین کی تعداد بہت زیادہ ہے جن کو سمتِ قبلہ نکالنے کا شوق تو ہے اس لئے وہ اس کام میں پیش پیش رہتے ہیں مگر فن میں مہارت نہ رکھنے کی وجہ سے غلط سمت نکالتے ہیں یا فلکیات کی عام کتابوں کے مطابق تقریبی طریقے استعمال کرتے ہیں یا تقریبی نقشوں کے ذریعہ سمتِ قبلہ معلوم کرتے ہیں اس لئے ان میں اختلافات رونما ہوتا ہے بلکہ طول البلد و عرض البلد قدرے مختلف لے لینے کی وجہ سے ماہرین فن کی نکالی ہوئی سمتِ قبلہ بھی ایک دوسرے سے کچھ مختلف ہو جاتی ہے اس کی وجہ سے عوام میں اختلاف و انتشار پیدا ہوتا ہے۔

(۴) بلا وجہ شبہات فلسفیہ وریاضیہ میں پڑنا شرعاً مذموم و موجبِ تشویش ہے خصوصاً ان تدقیقات میں پڑنے کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلم، صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم،

تابعین رحمہم اللہ تعالیٰ اور عامۃ المسلمین پر بدگمانی ہو جاتی ہے کہ ان کی نمازیں اور قبلہ درست نہیں حالانکہ یہ باطل محض اور زبردست جسارت ہے۔

ان مقامات سے روز روشن کی طرح واضح ہو گیا کہ سمت قبلہ میں آلات ریاضیہ کا التزام مذموم ہے۔ آٹھویں صدی ہجری کے مشہور و معروف عالم علامہ ابن رجب حنبلی اسی بنا پر سمت قبلہ میں آلات رصدیہ و تدقیقات ریاضیہ میں پڑنے کو منع فرماتے ہیں۔ امام احمد سے بھی سمت قبلہ میں آلات رصدیہ استعمال کرنے کی ممانعت منقول ہے۔

مذکور الصدر مضمون ایک سلیم الطبع طالب حق مسلمان کی تسکین کے لئے کافی و وافی ہے، البتہ جس کی طبیعت میں عناد و اعتساف گھر کر چکا ہو اس کا کوئی علاج نہیں "ومن یضلل اللّٰہ فما لہ من ہاد"

مشرقی صاحب علماء کو علم ریاضی سے ناواقف گردانتے ہیں اور اپنے کو اس فن میں یکتا خیال فرما رہے ہیں اور بعض سادہ لوح لوگ ان کو علامہ کے لقب سے یاد کر رہے ہیں انھیں واضح ہو کہ قواعد ریاضیہ کی مدد سے کسی مقام کی سمت کی تخریج تو ہر ریاضی دان کر سکتا ہے مگر سمت قبلہ کی شرعی حیثیت کی تعیین اور اس کے پیش نظر نماز کی صحت یا فساد کا حکم لگانا صرف علماء شریعت ہی کا کام ہے، مشرقی صاحب اگرچہ بزعم خود علوم شرعیہ میں بھی دینی نظیر نہیں رکھتے مگر حقیقت یہ ہے کہ وہ علوم شرعیہ میں ایک طفل مکتب کی حیثیت بھی نہیں رکھتے۔ ہاں اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (فداہ ابی و امی) اور آپ کے اصحاب و تابعین بلکہ جمیع امت کو گمراہی کی طرف منسوب کرنے کا نام علم ہے تو ایسا علم انہی کو مبارک ہو "نعوذ باللّٰہ من ذلک" مشرقی صاحب کے علمی پایہ کو اچھی طرح سے تو وہی لوگ سمجھ سکتے ہیں جو علوم عربیہ سے کچھ واقفیت رکھتے ہیں مگر بعض چیزیں ایسی ہیں کہ معمولی پڑھا لکھا آدمی بھی انھیں دیکھ کر مشرقی صاحب کی قابلیت معلوم کر سکتا ہے بطور نمونہ صرف ایک مثال پیش کی جاتی ہے۔

آیت قرآنیہ "وکفی اللّٰہ المؤمنین القتال" کا ترجمہ بیان کرتے ہیں:

"مومن کے لئے صرف ایک عمل کفایت کرتا ہے وہ سپاہی بن کر لڑنا ہے"

تفسیراً تو اور مراد الٰہی کے خلاف ہونے سے قطع نظر ازروئے صرف و نحو پڑھا ہوا طالب علم بھی سمجھ سکتا ہے کہ یہ ترجمہ اس عبارت کا کسی طرح ہو ہی نہیں سکتا۔

بے نظیر جہل مرکب

مسٹر مشرقی سے متعلق یہ تو پہلے ہی سے معلوم تھا کہ وہ علم دین سے بالکل کورے ہیں، علم دین سے

ان کو دُور کا بھی کوئی واسطہ نہیں۔ اکبر مرحوم کا یہ شعر ان پر بالکل صحیح منطبق ہوتا ہے ؎

انھوں نے دین کب سیکھا ہے رہ کر شیخ کے گھر میں
پلے کالج کے چکر میں مرے صاحب کے دفتر میں

مگر ان کے بانگ دہل دعووں، مختلف علوم و فنون میں ولایت سے کئی درجن ڈگریاں حاصل کرنے کی تشہیر اور بے بصیرت عوام کی طرف سے ملے ہوئے خطاب "علامہ" کے پیش نظر خیال تھا کہ آپ فنون دنیویہ میں یقیناً مہارت رکھتے ہوں گے، لیکن آپ کے رسالہ "مولوی کا غلط مذہب ۹" میں سمت قبلہ سے متعلق آپ کا مضمون دیکھ کر ہماری یہ خوش فہمی بھی حیرت و تعجب سے بدل گئی اور یہ حقیقت منکشف ہوئی کہ فنون دنیویہ میں بھی آپ کا مبلغ علم صرف چند اصطلاحی الفاظ رٹ لینے تک محدود ہے۔ البتہ اگر آپ واقعۃً کئی ولایتی ڈگریوں کے مالک ہیں تو اس کی وجہ سوائے اس کے اور کچھ نہیں کہ اہل یورپ کو ایسے احمق سے اسلام کی تخریب اور اہل اسلام میں الحاد پھیلانے کا کام لینا مقصود تھا۔

اب مختلف فنون میں آپ کی قابلیت کے چند نمونے ملاحظہ فرمائیں۔

مسٹر مشرقی اور علم ریاضی:

آپ نے صرف ایک مضمون "سمت قبلہ" میں ریاضی کی کئی فحش غلطیاں کی ہیں۔

(۱) غرور کے وبال سے سمتیں الٹ گئیں۔

فرماتے ہیں:

"لاہور کی مسجدوں کا رُخ صحیح رُخ سے قریباً ۲۵ درجہ جنوب کی طرف ہٹا ہے"

آپ کا مقصد یہ ہے کہ لاہور کی مسجدوں کا رُخ نقطۂ مغرب کی طرف ہے جو صحیح سمت قبلہ سے ۲۵ درجے جانب جنوب میں ہے، یعنی لاہور کی صحیح سمت قبلہ نقطۂ مغرب سے ۲۵ درجہ شمال کی طرف ہے۔

آج تک کسی سطحی سے سطحی فہم والے نے بھی لاہور کی سمت قبلہ کا انحراف شمالی نہیں بتایا، ملاؤں کا مذاق اڑانے والے پُرغرور دماغ سے اللہ تعالیٰ نے شمال و جنوب کا امتیاز سلب فرما لیا اور ٹیڑھے دماغ کی کج فہمی کے اظہار کے لئے مسٹر مشرقی کے خیال میں شمال کو جنوب اور جنوب کو شمال بنا دیا۔

(۲) لاہور کی سمت قبلہ:

آپ فرماتے ہیں کہ لاہور کی مسجدیں "نقطۂ مغرب" کی طرف ہیں، اور صحیح رُخ سے ۲۵ درجہ منحرف ہیں، یعنی آپ کے خیال میں لاہور کی صحیح سمت قبلہ النقطۃ المغرب سے ۲۵ درجہ منحرف ہے، حالانکہ لاہور کی سمت قبلہ نقطۃ المغرب سے ۲۵ درجہ نہیں بلکہ ۹،۹ درجہ مائل بجنوب ہے۔ صورت تخریج ملاحظہ ہو۔

کے لئے سطح نقشہ کے استعمال کا مشورہ دے رہے ہیں، حالانکہ کرہ اور سطح دونوں کا حساب بہت مختلف ہے،
چنانچہ سطح نقشہ کے مطابق کراچی کی سمت قبلہ ۵ درجے مائل بجنوب ہے جیسا کہ اس شکل سے ظاہر ہے،
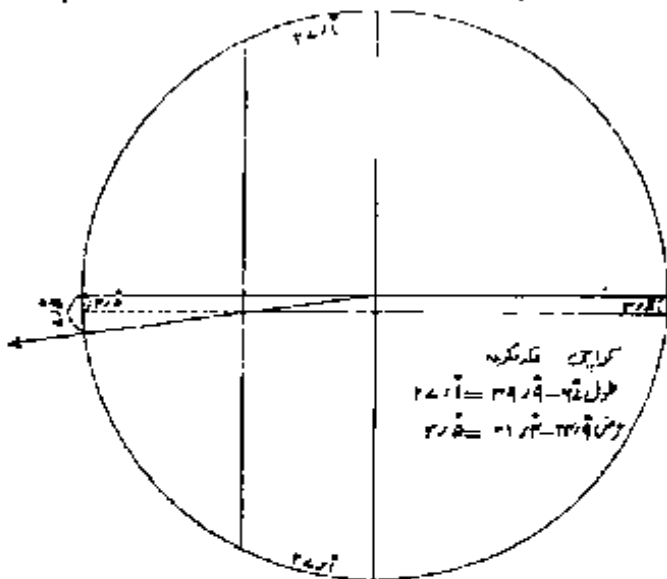
اور کروی حساب سے کراچی کی سمت قبلہ صرف ۴ درجے جنوب کی طرف ہے اور یہی صحیح ہے۔ دونوں طریقوں
میں ۱ درجہ کا غیر معمولی تفاوت ہے۔
مثلث کروی کے حساب سے صورت تخریج یہ ہے۔
ظم عرض موقع = ظم عرض مکہ جم فرق طول،
ظل سمت قبلہ = جم عرض موقع ظل فرق طول قم (عرض موقع – عرض البلد)
۰٫۳۲۰۶۸ + ۱٫۹۳۹۵ = ۰٫۲۵۶۴ = ۲۲٫۷۷ = عرض موقع – ۲۴٫۸۶ = ۱٫۱۴ (–)
۱٫۹۹۱۳ + ۱٫۷۰۹۰ + (–)۱٫۷۰۲۸ = (–)۱٫۴۰۴۱ = (–)۸۰۰۶ + ۹۲ = ۸۷٫۹
۲٫۹۲ = زاویہ سمت قبلہ – ۹۰ = ۴٫۲ مائل بجنوب
مسٹر مشرقی زمین کی کرویت کا علم نہیں رکھتے تو کاش اُن کے کوئی عقلمند دوست ہی انکو کرۂ ارضی
(گلوب) پر ڈوری رکھ کر صحیح سمت قبلہ کا مشاہدہ کرا دیتے، مگر ان کا کوئی دوست اگر عقلمند ہوتا تو وہ

ان کا دوسرا پہلو یوں بتا :

(۵) الغفے فی الماء واستے فی السماء (ناک پانی میں اور چوتڑ آسمان میں)

فرماتے ہیں :

"تمام ہندوستان میں ما سوا سورت، ناگپور، کٹک وغیرہ جو اسی عرض البلد پر واقع ہیں جس پر کہ مکہ معظمہ ہے، ہندوستان کی تمام ہی مسجدوں کا قبلہ غلط ہے، ایک مسجد ایسی نہیں جسکے نمازیوں نے آج تک ایک نماز قبلہ رو ہو کر پڑھی ہو، لاہور اور امرتسر والوں کا قبلہ بیت المقدس ہے، راولپنڈی والوں کا بغداد، اور دمشق، پشاور والوں کا بیروت، دہلی والوں کا بوشہر، منٹگمری کا کوفہ، کراچی والوں کا مدینہ، مدراس والوں کا عدن، بمبئی والوں کا بندرگاہ سواکن۔"

مقصد یہ ہے کہ ہندوستان کی تمام مسجدوں کا رُخ مغرب کی طرف ہے۔ چونکہ سورت، ناگپور اور کٹک مکہ مکرمہ ہی کے عرض البلد پر ہیں اس لئے ان کی مسجد صحیح ہیں۔ ان کے سوا ہندوستان کی مساجد جو مغرب کی سمت پر ہیں ان کا رُخ مکہ مکرمہ کی بجائے ان شہروں کی طرف ہے جو ان کے عرض البلد پر واقع ہیں اس سے ثابت ہوا کہ مسٹر مشرقی کے ہاں مشرق و مغرب کے معنی ایک عرض البلد پر وقوع ہے، اس سے بڑھ کر "الغفے فی الماء" کی مثال کیا ہوگی کہ یورپ کی درجنوں ڈگریاں حاصل کرنے کے باوجود مشرق و مغرب کی حقیقت سے نابلد ہیں۔

"واستے فی السماء" کی بھی بطور نمونہ صرف ایک مثال ملاحظہ فرمائیں، یہ شمال و جنوب اور مشرق و مغرب کی سمتوں تک سے نابلد مسٹر ملا سے مخاطب ہے۔

"آپ کی بلا جانتی ہے کہ مکہ کا رُخ دریافت کرنا کسے کہتے ہیں، آپ کو معلوم ہے جغرافیہ کس بِس کا نام ہے۔ علم نجوم کسے کہتے ہیں، دُوربین کیا ہوتی ہے، خطِ سرطان کس مرض کو کہتے ہیں، آپ صرف اپنی رات کی باسی روٹیاں گن بیچ نہیں جانتے اور اگر روٹیاں زیادہ ہوں اور آنے پورے نہ بیٹھیں تو حساب میں گھنٹوں غلطی نہیں کرتے بلکہ آنوں کو ان روٹیوں پر بٹھا لیتے ہیں۔"

نخوت و غرور سے پُر مدعی ہمہ دانی دیکھو اور کس بے غیرتی سے دماغ پر قدرت کی طرف سے یہ کھلا عذاب نہیں تو اور کیا ہے کہ مشرق و مغرب جیسی بدیہی اشیاء سمجھنے کا بھی شعور نہیں رہا، کاش کہ اتنی موٹی سی بات کسی رات کی باسی روٹیاں بیچنے والے ملا ہی سے دریافت کرلی ہوتی، آئیے اب بھی وقت ہے ملا سے مشرق و مغرب کا ایک سبق پڑھ لیجئے ورنہ جس مشرقی کو مشرق ہی کا پتہ نہ ہو وہ زندگی کو تار کی"

تو تمام "کافور برائے زنگی" کا مصداق ہے۔

دائرۂ افق و معدل النہار کے موضع تقاطع کو نقطۂ مشرق و مغرب کہا جاتا ہے اور جو مقامات کسی مقام کے دائرۂ اول السمت کے تحت واقع ہونگے وہ اسکی مشرق اور مغرب کی سمت میں ہونگے، علامہ نظام الدین حاملی تشریح الافلاک میں فرماتے ہیں :

"السادسة الافق ويقع واسطة بين النصف الفوقاني والتحتاني وتنصف الاولى (اعني المعدل) على نقطتي المشرق والمغرب والخط الواصل بينهما خط الاعتدال وهو خالف العلامة ابن آزال عن الشمس من الالاعصرين في شرحه لسمي بالتصريح في شرح التشريح ويلاحظ في عضويها الارض وقطبيها السمت الرأس والقدم" (تصریح مش)

اگر ایک عرض البلد پر وقوع کا نام مشرق و مغرب ہے تو ملا جی مشرقی طرح آسان سی بات کہہ دیتا کہ جو شہر مکہ مکرمہ کے عرض البلد پر واقع ہیں ان کا قبلہ مغرب ہے، اس حالت میں سمت قبلہ کی تخریج کے لئے کسی تکلف کی ضرورت نہ تھی حالانکہ اس صورت میں تخریج سمت قبلہ نسبتاً زیادہ مشکل ہے، چنانچہ تشریح الافلاک میں تخریج سمت قبلہ کا ایک سادہ اور عام فہم طریقہ بیان کرنے کے بعد مکہ مکرمہ سے مساوی العرض مقامات کے لئے بذریعہ اصطرلاب ایک پیچیدہ طریقہ بیان فرماتے ہیں :

"وان ساوى عرضه عرضها فضع ثامنة الجوزاء او الثالثة والعشرين من السرطان على حال كون الشمس في احدهما على خط وسط السماء في صفيحة الاصطرلاب المعمولة لعرض البلد واعلم موضع المرئي من اجزاء العنكبوت ثم ادر العنكبوت بقدر ما بين الطولين الى المغرب ان كان طوله اكثر والى المشرق ان كان اقل واعلم الجزئين من مقنطرات الارتفاع فظل المقياس وقت بلوغ الشمس اليه على صوب القبلة" (تصریح مش)

اس تحقیق سے ثابت ہوا کہ خط استواء کے سوا باقی پوری دنیا میں کہیں بھی کوئی دو مقام ایک عرض البلد پر واقع ہونگے تو ان میں سے کوئی ایک مقام دوسرے مقام کی مشرق یا مغرب میں ہرگز ہرگز واقع نہیں ہوسکتا، اس لئے کہ ہر مقام کے دائرۂ اول السموت کا زیادہ سے زیادہ عرض اس مقام کے دائرۂ نصف النہار پر ہوتا ہے، پھر اس کی قوس جسقدر نقطتی المشرق والمغرب کے قریب ہوتی جائے گی اسی قدر اسکا عرض بھی کم ہوتا جائے گا، حتی کہ نقطتی المشرق والمغرب پر عرض البلد صفر ہوگا، مثلاً لاہور کی مغرب یا مشرق میں جو مقام واقع ہوگا اس کا عرض البلد از لاہور کے عرض البلد

المشرقی ——— ۱۲

تو دوسرا قطعاً اس کی مغرب میں نہیں ہو سکتا، اسی طرح ایک مقام دوسرے کی مغرب میں ہے تو دوسرا قطعاً اس کی مشرق میں نہیں ہو سکتا،

اس کی تفصیل ہم اوپر بیان کر چکے ہیں کہ دائرۂ معدل النہار اور دائرۃ الافق کے نقطۂ تقاطع کو نقطۂ المشرق والمغرب کہا جاتا ہے اور ہر مقام کے دائرۂ اول السموت (وہ دائرہ جو کسی مقام کے سر پر سے گزر کر نقطۂ المشرق والمغرب سے گزرے) کے نیچے آنے والے مقامات اس مقام کی مشرق اور مغرب میں ہونگے،

ہر مقام کے دائرۂ اول السموت کا زیادہ سے زیادہ عرض البلد اس مقام کے دائرۂ نصف النہار پر ہوتا ہے، اسکے بعد مشرق و مغرب دونوں جانب اسکا عرض البلد کم ہوتا جاتا ہے حتیٰ کہ دائرۂ اول السموت نقطۂ المشرق والمغرب پر دائرۂ معدل سے تقاطع کرتا ہے جہاں اسکا عرض البلد بالکل صفر ہوتا ہے، اس لئے ہر مقام کی مشرق اور مغرب میں جو مقامات آئیں گے انکا عرض البلد اس مقام کے عرض البلد سے لازماً کم ہوگا۔ پس اگر مقام "الف" مقام "ب" کی مغرب میں ہے تو "الف" کا عرض البلد "ب" کے عرض البلد سے کم ہوگا، اب اگر کوئی ناقص العقل مسٹر "ب" کو "الف" کی مغرب میں بتانے لگے تو اس پر لازم آئیگا کہ "ب" کا عرض "الف" کے عرض سے کم ہو، حالانکہ "ب" کا عرض "الف" کے عرض سے زیادہ تھا،

گو مسٹر مشرقی جیسی موٹی عقل کا آدمی شاید ریاضی کا یہ بدیہی مسئلہ سمجھانے پر بھی نہ سمجھے، مسٹر کو ریاضی سے اتنی بھی نسبت تو نہیں جتنی کوہ کو تیلی سے، کاش کہ مسٹر کا کوئی ہمدرد کرۂ ارضی (گلوب) پر معدل النہار، افق اور اول السموت کے دوائر سے مسٹر کو اس حقیقت کا مشاہدہ کرا دے، اگرچہ اس پر یہ خطرہ ضرور ہے کہ مسٹر اپنے ہمدرد ہی کی تحمیق کرے اور اسکا مذاق اڑانے لگے، اس لئے کہ ہم اوپر لکھ چکے ہیں کہ مسٹر زمین کی گولائی تک سے نابلد ہے چنانچہ وہ تخریج سمت قبلہ کے لئے مسطح نقشے استعمال کرتا ہے۔

اس کے بعد ہم مثال کے طور پر مثلث کروی کے ذریعہ سمت نکال کر دکھاتے ہیں کہ مکہ مکرمہ کوہ اردلی سے مغرب میں ہے، نقطۂ مغرب سے صرف ۱۰ ۰ بائیں جانب شمال ہے اور کوہ اردلی مکہ مکرمہ کی مشرق میں نہیں بلکہ مشرق سے ۳۰ ۱۲ شمال کی طرف منحرف ہے۔

کوہ اردلی سے مکہ مکرمہ

کوہ اردلی، طول ۳۰ ۷۳، عرض ۲۵ ۲۵؛ مکہ مکرمہ، طول ۴۹ ۳۹، عرض ۲۵ ۲۱

۰٫۱۴۰۷۹ + ۱٫۹۲۱۶ = ۰٫۰۳۲۹۵ = ۲۵٫۰۸ = عرض موقع − ۲۵ = ۰٫۰۸

۲٫۹۵۰۶ + ۱٫۸۱۹۱ + ۰٫۷۴۷ = ۲٫۹۱۳۷ = ۸۹٫۵۹ − ۹۰ = ۱۰ مغرب کے شمال

مکہ مکرمہ سے کوہ اردلی:

۰٫۳۳۱۴+۰٫۹۲۱۶ ر آ ـ ۰٫۲۵۲۹ ـ ۱۸ٔ ـ ۲۹٫۱۸ ـ عرض موقع ـ ۵ٔ۳ ـ ۲۱٫۱ = ۸ٔ ـ ۸٫۲

۰٫۳۵۹ ر ت + ۰٫۱۸۱۹ ر آ + ۰٫۸۶۵ = ۰٫۹۲۹۳ = ۰٫۰۶ ر ۷۶ ـ ۵ٔ ـ ۶ٔ ر ۷۶ = ۳ٔ ر ۱۳ مشرق سے شمال،

ہم نے یہ حسابات لکھ تو دیئے مگر سمت مشرق و مغرب تک سے نابلد مسٹر کے سامنے ایسے ہی ہیں جیسے بھینس کے سامنے بین،

(ﮮ) عرض البلد سے نابلد:

ریاضی سے نابلد مسٹر ریاضی کے ذریعہ تو کیا ہی کسی مقام کا طول و عرض معلوم کرتا تعجب تو اس پر ہے کہ کسی نقشہ سے طول و عرض دیکھنے کی بھی صلاحیت نہیں، چند مثالیں ملاحظہ ہوں۔

(۱) مسٹر کے خیال میں کٹک اور مکہ مکرمہ کا عرض البلد ایک ہے جبکہ دونوں میں ایک درجہ کا فرق ہے،

(۲) کوٹہ ملتان کے عرض البلد پر ہے، حالانکہ ان میں دو درجہ کا فرق ہے،

(۳) مسٹر کے نقشہ اصلاح "بعنی افساد" میں کئی شہروں کے طول و عرض غلط ہیں،

(۴) مسٹر نے لاہور کی سمت قبلہ کا انحراف ۲۵ درجات بتایا ہے، اور یہ تخریج سمت قبلہ کے اس غلط طریقہ کے مطابق بھی درست نہیں جو مسٹر نے لکھا ہے معلوم ہوتا ہے کہ یہیں بھی مسٹر نے طول و عرض لینے میں غلطی کی ہے، ورنہ خود مسٹر کے غلط طریقہ کے مطابق بھی لاہور کی سمت قبلہ کا انحراف ۱۸ٔ بنتا ہے، شکل ملاحظہ ہو۔
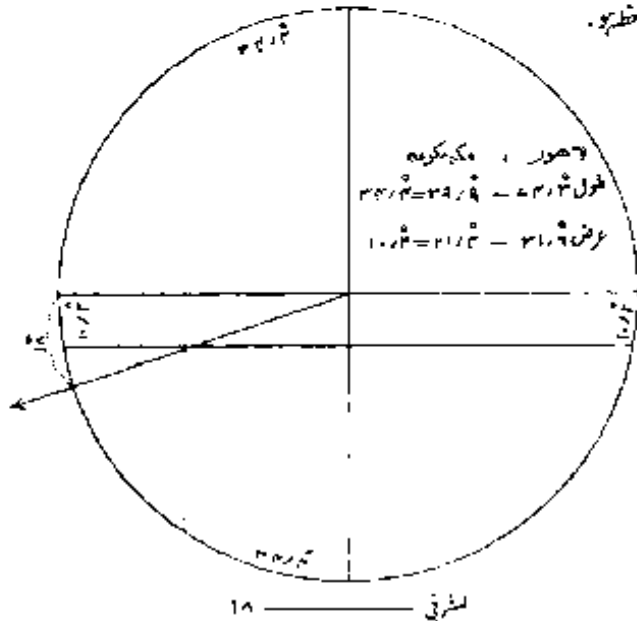
لاہور کی یہ سمت قبلہ مسٹر کے قاعدہ کے مطابق ہے جو آج تک یہ نہیں سمجھ سکا کہ زمین گول ہے ورنہ شکل کروی کے حساب سے صحیح سمت ۱۹ و مغرب سے جنوب کی طرف ہے جس کی تخریج ہم اوپر کر چکے ہیں۔

(۸) دمدار تارا زمین پر:

مسٹر مشرقی ملاؤں سے مخاطب ہیں

"آپ کی بلا جانتی ہے کہ مکہ کا رخ دریافت کرنا کسے کہتے ہیں؟ آپ کو معلوم ہے جغرافیہ کس بیل کا نام ہے؟ علم نجوم کسے کہتے ہیں؟ دُور بین کیا ہوتی ہے، خط سرطان کس مرض کو کہتے ہیں؟"

آگے چل کر فرماتے ہیں،

"میں نے ایک شخص کو لاہور کے ملاؤں اور معماروں کے پاس بھیجا کہ وہ مسجد بناتے وقت قبلہ کا رخ کیونکر مقرر کرتے ہیں، ایک بڑی عمر کے جاہل نے کہا: واہ جی یہ تو بہت آسان ہے، قطب تارے کی طرف ہاتھ پھیلا کر اور کندھے کی طرف دیکھ کر کھڑے ہو گئے تو ناک کی سیدھ میں قبلہ ہے، خیر میں سمجھ گیا کہ ملاؤں کی نجوم دانی کس قدر بے خطا ہے"

مگر مسٹر اس بڑی عمر کے جاہل سے بھی زیادہ جاہل ہے، اس لئے کہ یہ بڑے میاں قطب ستارہ کی مدد سے مغرب کی صحیح سمت تو جانتے تھے مسٹر تو مشرق و مغرب کی سمت سے بھی جاہل ہے، مسٹر مشرقی جیسے ہی نجوم دان سے متعلق کسی نے خوب کہا ہے ؎

نجوم میں فقط آسماں ہی نہیں — یہاں پر عجائب نظارے بہت
فلک پر ہی دُمدار تارا نہیں — زمیں پر بھی دُمدار تارے بہت

یہاں تک مسٹر کی ریاضی دانی کا بیان تھا، اب ذرا دوسرے فنون میں بھی آپ کے کمالات ملاحظہ فرمائیں۔

(۹) مسٹر مشرقی اور جغرافیہ:

ہم اوپر لکھ چکے ہیں کہ مسٹر مشرقی نقشے سے طول البلد اور عرض البلد معلوم کرنے کی بھی صلاحیت نہیں رکھتے، اس کی چند مثالیں بھی اوپر بیان کی جا چکی ہیں، انھوں نے خود جو نقشہ شائع کیا ہے اس میں بھی کئی غلطیاں کی ہیں، کئی شہروں کا محل وقوع غلط دیا ہے۔ اپنے نقشے کے بارے میں خود فرماتے ہیں،

"میں چاہتا ہوں کہ ہندوستان کے سب نمازی مسلمان اگر اپنی نمازوں کو بارگاہِ خداوندی

میں پھر قبول کرانا چاہتے ہیں تو سب سے پہلے اپنے غلط قبلوں کو اس صحیح نقشے سے درست کرلیں جو ہمیں نے "الاصلاح" میں دیا ہے یا اس سے بہتر نقشے سے درست کرلیں؟

سوال یہ ہے کہ اگر آپ بہتر نقشہ بنانا نہیں جانتے تو اپنے پرچہ "الاصلاح" میں غلط نقشہ شائع کرکے خدمت افساد انجام دینے میں مغربی خداؤں کے حکم کی تعمیل کے سوا اور کیا فائدہ؟

⑩ مسٹر مشرقی اور تاریخ:

ارشاد ہے:

"عرب جیسی جاہل اور اجڈ قوم چند برسوں کے اندر اندر دو ہزار میل دور مقام کی صحیح سمت دریافت کرسکی حالانکہ اس وقت جغرافیہ کا نام ونشان موجود نہ تھا اور نہ سطح زمین پر طول بلد وعرض بلد کے خطوط کا کوئی متنفس جانتا تھا۔"

مسٹر کا تاریخ سے جہل مرکب بھی بے نظیر ہے، آپ کے خیال میں عرب مسلمانوں کے ہندوستان میں آنے کے وقت تک دنیا میں علم جغرافیہ کا نام ونشان نہ تھا اور طول البلد وعرض البلد سے کوئی متنفس واقف نہ تھا، حالانکہ دوسری صدی عیسوی میں علم جغرافیہ مدوّن ہوچکا تھا، بطلیموس نے مجسطی کے بعد فن جغرافیہ میں بھی ایک کتاب لکھی جو جغرافیہ ہی کے نام سے معروف ہے۔

حاجی خلیفہ کشف الظنون میں جغرافیہ کی تعریف یوں لکھتے ہیں:

"وهو كلمة يونانية بمعنى صورة الأرض ويقال جغراويا بالواو مكان الألف وهو علم يتعرف منه أحوال الأقاليم السبعة الواقعة في الربع المسكون من كرة الأرض وعروض البلدان الواقعة فيها وأطوالها وعدد مدنها وجبالها وبراريها وبحارها وأنهارها إلى غير ذلك كذا في مفتاح السعادة، قال الشيخ داؤد في تذكرته جغرافيا علم بأحوال الأرض من حيث تقسيمها إلى الأقاليم والجبال والأنهار وما يختلف حال السكان باختلافه انتهى، وهو الصواب ثم قال في علم الهيئة وجغرافيا علم لم ينقل له في العربية لفظ مخصوص وأول من صنف فيه بطليموس القلوذي فإنه صنف كتابه المعروف بجغرافيا أيضا بعد ما صنف المجسطي"

(كشف الظنون ص ۵۹۵ ج ۱)

بطلیموس سے متعلق معلم بطرس بستانی دائرۃ المعارف میں فرماتے ہیں:

بطليموس كلوديوس بطلميوس رياضي فلكي جغرافي يوناني مصري يقال إنه ولد في

المشرقی ——— ۳۰

بیلو سیوم وتشأت فی الاسکندریۃ فی القرن الثانی للمیلاد

(دائرۃ المعارف ص ۳۴۳ مطبوعہ بیروت)

⑪ خود مشرقی داعی مغربی:

مسٹر مشرقی کی مغرب سے مرعوبیت کہیے یا اپنی نالائقیوں پر مغرب سے ڈگریوں کے اقتباسات کے صلہ میں مغرب کی بیجا مدح سرائی فرماتے ہیں۔

"اگر یہی خوبی وجوہکم شطر المسجد الحرام کا حکم کسی مغربی قوم پر نازل ہوتا تو مجھے یقین ہے کہ یورپ کے ہر حصہ میں کروڑوں نہایت باریک بین رصدی آلات اس مطلب کے لئے شہر بشہر نصب ہوجاتے کہ خدائے عزوجل کے آسمانی حکم کی رو سے شطر المسجد الحرام صحیح طور پر دریافت کریں، وہ قوم ایسے دقیقہ رس اور نازک آلات ایجاد کرتی کہ شمال و مغرب کے درمیان تین لاکھ چوبیس ہزار سمتوں سے ایک سمت کا بھی فرق نہ آنے پاتا، ان کے قبلہ کی سمت عین کعبہ کے سیاہ غلاف کے نصف پر آکر پڑتی جو چھ فٹ لمبا اور چھ فٹ چوڑا ہے۔"

مسٹر سے کوئی پوچھے کہ کیا مغربی قوم پر بیت المقدس کے استقبال کا حکم نازل نہیں ہوا اس حکم خداوندی کی تعمیل کی خاطر انھوں نے استقبال بیت المقدس کے لئے کس شہر میں کروڑہا نہایت باریک بین رصدی آلات نصب کئے؟ حقیقت یہ ہے کہ مسٹر مغربی نے مسٹر مشرقی کو تو اُبھار دیا مگر وہ خود ابھرا نہیں بلکہ اکڑ کر ہے۔ وہ "شطر المسجد" کا صحیح مفہوم وہی سمجھتا ہے جو عام مسلمان سمجھتے ہیں۔

⑫ مسٹر معمہ نمبر ۱

دنیا بھر کے دانشوروں کو چیلنج ہے کہ مندرجہ ذیل "مسٹر معمہ" حل کیجئے ورنہ مسٹر مشرقی کی قابلیت کا لوہا مان لیجئے، ملاحظہ ہو مسٹر معمہ

بیت اللہ		
عرض	=	۱۰.۱۰ میٹر
طول	=	۱۲ "
ارتفاع	=	۱۴ "

"کعبہ کا سیاہ غلاف چھ فٹ لمبا چھ فٹ چوڑا
میری سبیل پر جو پہلی مگر ٹرا نکرانے کا دورا"

⑬ مسٹر معمہ نمبر ۲

آپ بیت اللہ کے کسی کونے کے سامنے اس طرح کھڑے ہو کر دکھائیں کہ آپ کی سمت کعبہ کی کسی دیوار کے عین نصف پر آکر پڑے،

۔الشرق ــ ــــــــ ۲۱

(۳) مسٹر مخصوص ہے

اگر آپ مسٹر کی اصول تحقیق کے مطابق خلاف کعبہ کے عین نصف ہی پر اپنی سمت ڈالنے کے لئے کعبہ کے کونوں سے ہٹ کر کھڑے ہونے کا اہتمام کریں تو نماز باجماعت میں صف بندی کا کس طرح کر کے دکھائیں کہ ہر نمازی کی سمت خلاف کعبہ کے عین نصف پر پڑے ۔

معذرت :

مسٹر کے تعاقب میں بُت شکن قلم نے چند شوخ فقرے بھی چست کر دیئے ہیں جو مسٹر ہی کی ہرزہ سرائی کی صدائے بازگشت ہے بلکہ حقیقت یہ ہے کہ مسٹر کی ناپاک تحریروں اور اس کے دل اور زبان و قلم کی غلاظتوں کے مقابلہ میں یہ فقرے بہت ہلکے ہیں اور قانون الٰہی و جزاء سیئۃ سیئۃ مثلہا اور ان عاقبتم فعاقبوا بمثل ما عوقبتم بہ کے تحت انتقام کی حد جواز سے بہت کم درجہ کے ہیں ورنہ ہر شخص جانتا ہے کہ مرتد کی اصل سزا تو یہ ہے کہ اس کے ناپاک وجود سے اللہ کی زمین کو پاک کر دیا جائے ؎

مغرور مسٹر اور مسکین مُلّا

مسٹر کے صرف ایک مضمون "سمت قبلہ" کے سرسری جائزہ سے اس میں ایک درجن سے بھی زیادہ فحش غلطیاں نکلیں، اس عزیز ذو انتقام کی شان دیکھئے کہ مغربی خداؤں کو خوش کرنے کے لئے ملاؤں کا مذاق اڑانے والے مشرقی کے غرور کو ایک بوریہ نشین ملا کے ذریعہ خاک میں ملا دیا، یورپ کی درجنوں ڈگریاں رکھنے والے مسٹر کے پندار ہمہ دانی کے ایسے ناچیز ملا کے ہاتھوں پرخچے اڑا دیئے جس نے اسکول میں پرائمری سے زیادہ نہیں پڑھا، واہ ملا مسکین! تو نے تو یورپ کی ڈگریوں کے بخیئے تک ادھیڑ ڈالے،

میرے رب کریم! یہ محض تیرا کرم ہے کہ تو نے مجھے ملاؤں کے خاندان میں اور ملا کے گھر میں پیدا فرمایا اور خود مجھے بھی ملا بنا کر ایسا علم عطا فرمایا کہ مسٹروں کے دماغ اس کے قدموں میں ہیں، میرے رب کریم! تیرے اسی کرم کا صدقہ تو مجھے ملائیت پر زندہ رکھ اور ملائیت ہی پر مجھے موت دے اور ملاؤں کی مقدس جماعت میں میرا حشر فرما، اور قیامت تک میری اولاد کو ملائیت کی دولت عطا فرما اور ان کو عملی صلاح و فلاح کے ساتھ علمی فضل و کمال بھی ایسا عطا فرما جو تیری معرفت اور تیرے دین کی خدمت کا ذریعہ بنے اور اس کے سامنے مسٹروں کا غرور پامال ہوتا رہے، یا اللہ! تو نے ان مسٹروں کو مسلمان گھرانوں میں پیدا فرمایا ہے اس کرم کے طفیل تو ان کو سچے مسلمان بنا دے، اسلام کے ساتھ ان کے بغض کو محبت سے بدل دے، ان کے قلوب کو یورپ کی محبت سے پاک فرما کر اپنی محبت سے منور فرما، آمین ۔

کیمیا داری کہ تبدیلش کنی ۔ جوئے خوں باشد اگر نیلش کنی

فقط واللہ المستعان ——— ۲۹ رجب سنہ ۹۳ھ

الشمس والقمر بحسبان والنجم والشجر یسجدان
ارشاد العابد
الی
تخریج الاوقات و توجیہ المساجد
اوقات نماز کی تخریج اور سمت قبلہ کی تعیین کے
نہایت قیمتی قواعد،
یہ کتاب اپنے موضوع میں جامعیت و تحقیق کے
لحاظ سے منفرد ہے،
تالیف
حضرت مولانا مفتی رشید احمد صاحب لدھیانوی
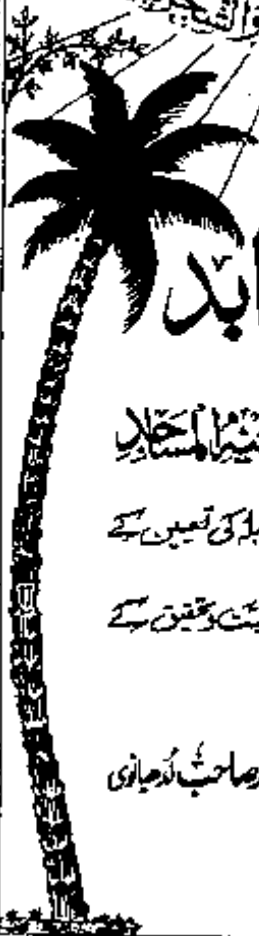
دنیا کے ہر مقام کے اوقات نماز اور سمت قبلہ کی تخریج کے قاعدے
دو شہروں کے درمیان فاصلہ معلوم کرنے کے قاعدے
ہجری اور عیسوی سالوں اور تاریخوں میں تطبیق اور ہر تاریخ کا دن نکالنے کے قاعدے
پاک و ہند کے ہر بڑے شہر کی سمت قبلہ اور طول البلد و عرض البلد کے درجات
إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَآيٰتٍ لِأُولِي الْأَلْبَابِ
يُقَلِّبُ اللّٰهُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ إِنَّ فِي ذٰلِكَ لَعِبْرَةً لِأُولِي الْأَبْصَارِ
اشتد الصغير وافنى الكبير ★ كر الغداة ومر العشي
صبح ہوتی ہے شام ہوتی ہے ★ عمر یونہی تمام ہوتی ہے
وقت طلوع دیکھا وقت غروب دیکھا ★ اب فکر آخرت کر دنیا کو خوب دیکھا
مختلف شہروں میں سایہ سے سمت قبلہ معلوم کرنے کے اوقات
نہایت مفید گراف جس سے دنیا کے ہر مقام کا قبلہ بہت آسانی سے معلوم ہو سکتا ہے
تخریج اوقات نماز و سمت قبلہ و رؤیت ہلال کے کمپیوٹر پروگرام
دنیا بھر کے تمام مشہور شہروں کی سمت قبلہ کے نقشے

عرصۂ دراز تک فنون عقلیہ (جن کو آجکل علوم جدیدہ کہا جاتا ہے مگر شاید یہ کوئی بھی نہ بتا سکے کہ ان قدیم ترین فنون کو علوم جدیدہ کیوں کہا جاتا ہے) کے حاملین سے ملاقات اور مختلف مذاکرات کے بعد معلوم ہوا کہ علوم دینیہ کی طرح فنون عقلیہ میں بھی ماہرین کی بنسبت مدعین کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ چنانچہ بناءِ مسجد کے بارے میں تجربہ ہوا کہ اکثر انجینئر سمت قبلہ غلط نکالتے ہیں اور تخریج اوقات کے سلسلہ میں تو حالات کا یہ عالم ہے کہ جن لوگوں کو اس فن کی ہوا بھی نہیں لگی اور بالکل ابتدائی اصطلاحات سے بھی واقف نہیں وہ اوقات نماز کے نقشے شائع کر رہے ہیں۔

اسی ناواقفیت کا کرشمہ ہے کہ

گرینچ کی شاہی رصدگاہ سے شائع ہونے والی ناٹیکل المینک میں صبح کاذب کے لئے مجوزہ وقت کو مرتب اول نے صبح صادق سمجھ لیا اور اس کے بعد اوقات نماز کے نقشوں کی اشاعت کے شائقین سالہا سال سے اس کی تقلید کرتے چلے آرہے ہیں۔ اس سے بھی بڑھ کر اضحوکہ یہ ہے کہ مختلف مقامات کے فرق نصف النہار پر سب اوقات کو قیاس کیا جاتا ہے۔ اور اس فراست کا تو کیا ہی ٹھکانا کہ دہلی کے نقشے کراچی پر چسپاں کئے جارہے ہیں۔

ان حالات کے پیش نظر تخریج سمت قبلہ و اوقات نماز کے چند محقق اور مفید ترین طرق لکھے جاتے ہیں اللہ تعالیٰ سے امید ہے کہ ان سے استفادہ اور اوقات نماز کی جنتریوں کے شائقین کو اس کے مطابق عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائیں آمین ع بر رسولاں بلاغ باشد و بس۔

اللّٰھم اجعلنی ممن یحاسب حسابا یسیرا وینقلب الی اھلہ مسرورا

رشید احمد

۱۴ ذیقعدہ سنہ ۱۳۸۹ ہجری

(۴) بذریعہ قطب ستارہ

چونکہ قطب ستارہ حقیقی قطب کے گرد ۵۰ دقیقہ کے بُعد (نصف قطر) پر گردش کرتا ہے، لہٰذا صحیح شمال معلوم کرنے کے لئے ضروری ہے کہ قطب ستارہ کی انتہائی بلندی یا انتہائی پستی کا وقت دریافت کیا جائے جو گرینج سے شائع ہونے والی ایرالمینک سے معلوم کیا جا سکتا ہے۔

چنانچہ ایرالمینک سے معلوم ہوا کہ کراچی میں ۱۶ر دسمبر ۱۹۷۹ء کو انتہائی بلندی کا وقت رات کے آٹھ بج کر ۳۵ منٹ اور ۴۹ سیکنڈ ہے۔

قطب ستارہ بھی دیگر ستاروں کی طرح ۲۳ گھنٹے ۵۶ منٹ ۴.۰۹۱۶ سیکنڈ میں اپنی گردش مکمل کرتا ہے یعنی روزانہ ۳ منٹ ۵۵.۹۰۸۴ سیکنڈ فرق پڑتا ہے۔ اس طرح ایک سال (۳۶۵ دن) گزرنے پر وقت سابق سے ۵۶.۹۹۸۵۶ سیکنڈ بعد ٹھیک اسی سابق مقام پر آجاتا ہے اور لیپ کے سال کی وجہ سے ہر چار سال کے بعد وہی وقت لوٹ آتا ہے۔

اس سے ہر تاریخ اور ہر شہر کا حساب لگایا جا سکتا ہے۔

سہل ترین طریقہ

جب ذات الکرسی کا آخری ستارہ قطب ستارہ کے ٹھیک اوپر دائرۂ نصف النہار پر پہنچ جائے اس وقت قطب ستارہ انتہائی بلندی پر ہوگا۔ اور قطب ستارہ کی انتہائی پستی کے وقت دبِّ اکبر (بنات النعش) کا آخری ستارہ قطب ستارہ کے اوپر دائرۂ نصف النہار سے ذرا سا آگے گزر جاتا ہے یہ طریق سہل ترین ہونے کی وجہ سے بہت قیمتی ہے۔
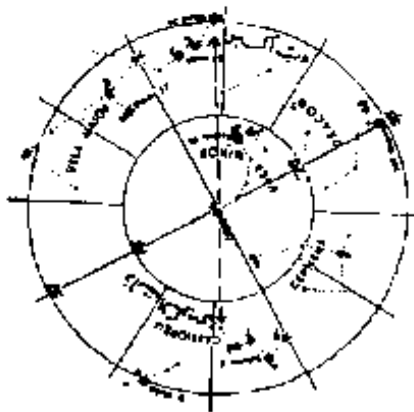
ﻫ

نصف النہار کا مقامی وقت اور درجات میل شمس

تاریخ	جنوری گھنٹہ	جنوری منٹ	جنوری درجہ ج	فروری گھنٹہ	فروری منٹ	فروری درجہ ج	مارچ گھنٹہ	مارچ منٹ	مارچ درجہ ج
۱	۱۲	۳	۲۳/۱	۱۲	۱۴	۱۷/۳	۱۲	۱۲	۷/۵
۲	۱۲	۴	۲۳/۰	۱۲	۱۴	۱۷/۰	۱۲	۱۲	۷/۱
۳	۱۲	۴	۲۲/۹	۱۲	۱۴	۱۶/۷	۱۲	۱۲	۶/۷
۴	۱۲	۵	۲۲/۸	۱۲	۱۴	۱۶/۴	۱۲	۱۲	۶/۳
۵	۱۲	۵	۲۲/۷	۱۲	۱۴	۱۶/۱	۱۲	۱۲	۵/۹
۶	۱۲	۶	۲۲/۶	۱۲	۱۴	۱۵/۸	۱۲	۱۱	۵/۵
۷	۱۲	۶	۲۲/۵	۱۲	۱۴	۱۵/۵	۱۲	۱۱	۵/۱
۸	۱۲	۶	۲۲/۳	۱۲	۱۴	۱۵/۲	۱۲	۱۱	۴/۸
۹	۱۲	۷	۲۲/۲	۱۲	۱۴	۱۴/۹	۱۲	۱۱	۴/۳
۱۰	۱۲	۷	۲۲/۱	۱۲	۱۴	۱۴/۶	۱۲	۱۰	۴/۰
۱۱	۱۲	۸	۲۱/۹	۱۲	۱۴	۱۴/۲	۱۲	۱۰	۳/۶
۱۲	۱۲	۸	۲۱/۸	۱۲	۱۴	۱۳/۹	۱۲	۱۰	۳/۲
۱۳	۱۲	۸	۲۱/۶	۱۲	۱۴	۱۳/۶	۱۲	۹	۲/۸
۱۴	۱۲	۹	۲۱/۴	۱۲	۱۴	۱۳/۲	۱۲	۹	۲/۴
۱۵	۱۲	۹	۲۱/۲	۱۲	۱۴	۱۲/۹	۱۲	۹	۲/۰
۱۶	۱۲	۱۰	۲۱/۱	۱۲	۱۴	۱۲/۶	۱۲	۹	۱/۶
۱۷	۱۲	۱۰	۲۰/۹	۱۲	۱۴	۱۲/۲	۱۲	۸	۱/۲
۱۸	۱۲	۱۰	۲۰/۷	۱۲	۱۴	۱۱/۹	۱۲	۸	۰/۸
۱۹	۱۲	۱۱	۲۰/۵	۱۲	۱۴	۱۱/۵	۱۲	۸	۰/۴
۲۰	۱۲	۱۱	۲۰/۳	۱۲	۱۴	۱۱/۲	۱۲	۷	۰/۰ ش
۲۱	۱۲	۱۱	۲۰/۰	۱۲	۱۴	۱۰/۸	۱۲	۷	۰/۴
۲۲	۱۲	۱۱	۱۹/۸	۱۲	۱۴	۱۰/۴	۱۲	۷	۰/۸
۲۳	۱۲	۱۲	۱۹/۶	۱۲	۱۴	۱۰/۱	۱۲	۷	۱/۲
۲۴	۱۲	۱۲	۱۹/۴	۱۲	۱۳	۹/۷	۱۲	۶	۱/۶
۲۵	۱۲	۱۲	۱۹/۱	۱۲	۱۳	۹/۳	۱۲	۶	۱/۹
۲۶	۱۲	۱۲	۱۸/۹	۱۲	۱۳	۹/۰	۱۲	۶	۲/۳
۲۷	۱۲	۱۳	۱۸/۶	۱۲	۱۳	۸/۶	۱۲	۵	۲/۷
۲۸	۱۲	۱۲	۱۸/۴	۱۲	۱۳	۸/۲	۱۲	۵	۳/۱
۲۹	۱۲	۱۳	۱۸/۱	۱۲	۱۳	۷/۸	۱۲	۵	۳/۵
۳۰	۱۲	۱۳	۱۷/۸				۱۲	۴	۳/۹
۳۱	۱۲	۱۳	۱۷/۶				۱۲	۴	۴/۳
			۳۰			۳۰			ش

تاریخ	اپریل			مئی			جون		
	گھنٹہ	منٹ	درجہ میل	گھنٹہ	منٹ	درجہ میل	گھنٹہ	منٹ	درجہ میل
۱	۱۲	۳	۴/۶	۱۱	۵۷	۱۵/۲	۱۱	۵۸	۲۲/۱
۲	۱۲	۳	۵/۱	۱۱	۵۷	۱۵/۵	۱۱	۵۸	۲۲/۲
۳	۱۲	۳	۵/۴	۱۱	۵۷	۱۵/۸	۱۱	۵۸	۲۲/۳
۴	۱۲	۳	۵/۸	۱۱	۵۷	۱۶/۱	۱۱	۵۸	۲۲/۵
۵	۱۲	۳	۶/۲	۱۱	۵۷	۱۶/۴	۱۱	۵۸	۲۲/۶
۶	۱۲	۳	۶/۶	۱۱	۵۷	۱۶/۶	۱۱	۵۹	۲۲/۷
۷	۱۲	۲	۷/۰	۱۱	۵۶	۱۶/۹	۱۱	۵۹	۲۲/۸
۸	۱۲	۲	۷/۳	۱۱	۵۶	۱۷/۲	۱۱	۵۹	۲۲/۹
۹	۱۲	۲	۷/۷	۱۱	۵۶	۱۷/۵	۱۱	۵۹	۲۳/۰
۱۰	۱۲	۲	۸/۱	۱۱	۵۶	۱۷/۷	۱۱	۵۹	۲۳/۰
۱۱	۱۲	۱	۸/۴	۱۱	۵۶	۱۸/۰	۱۲	۰	۲۳/۱
۱۲	۱۲	۱	۸/۸	۱۱	۵۶	۱۸/۲	۱۲	۰	۲۳/۲
۱۳	۱۲	۰	۹/۲	۱۱	۵۶	۱۸/۵	۱۲	۰	۲۳/۳
۱۴	۱۲	۰	۹/۵	۱۱	۵۶	۱۸/۷	۱۲	۰	۲۳/۳
۱۵	۱۲	۰	۹/۹	۱۱	۵۶	۱۸/۹	۱۲	۰	۲۳/۳
۱۶	۱۲	۰	۱۰/۲	۱۱	۵۶	۱۹/۲	۱۲	۱	۲۳/۴
۱۷	۱۲	۰	۱۰/۶	۱۱	۵۶	۱۹/۴	۱۲	۱	۲۳/۴
۱۸	۱۱	۵۹	۱۰/۹	۱۱	۵۶	۱۹/۶	۱۲	۱	۲۳/۴
۱۹	۱۱	۵۹	۱۱/۳	۱۱	۵۶	۱۹/۸	۱۲	۱	۲۳/۴
۲۰	۱۱	۵۹	۱۱/۶	۱۱	۵۶	۲۰/۱	۱۲	۱	۲۳/۴
۲۱	۱۱	۵۹	۱۲/۰	۱۱	۵۷	۲۰/۳	۱۲	۲	۲۳/۴
۲۲	۱۱	۵۸	۱۲/۳	۱۱	۵۷	۲۰/۵	۱۲	۲	۲۳/۴
۲۳	۱۱	۵۸	۱۲/۶	۱۱	۵۷	۲۰/۶	۱۲	۲	۲۳/۴
۲۴	۱۱	۵۸	۱۳/۰	۱۱	۵۷	۲۰/۸	۱۲	۲	۲۳/۴
۲۵	۱۱	۵۸	۱۳/۳	۱۱	۵۷	۲۱/۰	۱۲	۳	۲۳/۴
۲۶	۱۱	۵۸	۱۳/۶	۱۱	۵۷	۲۱/۲	۱۲	۳	۲۳/۳
۲۷	۱۱	۵۸	۱۳/۹	۱۱	۵۷	۲۱/۳	۱۲	۳	۲۳/۳
۲۸	۱۱	۵۷	۱۴/۳	۱۱	۵۷	۲۱/۵	۱۲	۳	۲۳/۳
۲۹	۱۱	۵۷	۱۴/۶	۱۱	۵۷	۲۱/۷	۱۲	۳	۲۳/۲
۳۰	۱۱	۵۷	۱۴/۹	۱۱	۵۷	۲۱/۸	۱۲	۳	۲۳/۲
۳۱			شی	۱۱	۵۸	۲۲/۰ شی			شی

تاریخ	جولائی گھنٹہ	جولائی منٹ	جولائی درجہ سمتی	اگست گھنٹہ	اگست منٹ	اگست درجہ سمتی	ستمبر گھنٹہ	ستمبر منٹ	ستمبر درجہ سمتی
۱	۱۲	۴	۲۳/۱	۱۲	۶	۱۷/۹	۱۲	۰	۸/۲
۲	۱۲	۴	۲۳/۰	۱۲	۶	۱۷/۷	۱۲	۰	۷/۸
۳	۱۲	۴	۲۲/۹	۱۲	۶	۱۷/۴	۱۱	۵۹	۷/۴
۴	۱۲	۴	۲۲/۹	۱۲	۶	۱۷/۲	۱۱	۵۹	۷/۱
۵	۱۲	۴	۲۲/۸	۱۲	۶	۱۶/۹	۱۱	۵۹	۶/۷
۶	۱۲	۵	۲۲/۷	۱۲	۶	۱۶/۶	۱۱	۵۸	۶/۳
۷	۱۲	۵	۲۲/۶	۱۲	۶	۱۶/۳	۱۱	۵۸	۵/۹
۸	۱۲	۵	۲۲/۴	۱۲	۶	۱۶/۱	۱۱	۵۸	۵/۶
۹	۱۲	۵	۲۲/۳	۱۲	۵	۱۵/۸	۱۱	۵۷	۵/۲
۱۰	۱۲	۵	۲۲/۲	۱۲	۵	۱۵/۵	۱۱	۵۷	۴/۸
۱۱	۱۲	۵	۲۲/۱	۱۲	۵	۱۵/۲	۱۱	۵۷	۴/۴
۱۲	۱۲	۶	۲۱/۹	۱۲	۵	۱۴/۹	۱۱	۵۶	۴/۱
۱۳	۱۲	۶	۲۱/۸	۱۲	۵	۱۴/۶	۱۱	۵۶	۳/۷
۱۴	۱۲	۶	۲۱/۶	۱۲	۵	۱۴/۳	۱۱	۵۵	۳/۳
۱۵	۱۲	۶	۲۱/۵	۱۲	۴	۱۴/۰	۱۱	۵۵	۲/۹
۱۶	۱۲	۶	۲۱/۴	۱۲	۴	۱۳/۶	۱۱	۵۵	۲/۵
۱۷	۱۲	۶	۲۱/۱	۱۲	۴	۱۳/۳	۱۱	۵۴	۲/۱
۱۸	۱۲	۶	۲۱/۰	۱۲	۴	۱۳/۰	۱۱	۵۴	۱/۷
۱۹	۱۲	۶	۲۰/۸	۱۲	۳	۱۲/۷	۱۱	۵۴	۱/۴
۲۰	۱۲	۶	۲۰/۶	۱۲	۳	۱۲/۳	۱۱	۵۳	۱/۰
۲۱	۱۲	۶	۲۰/۴	۱۲	۳	۱۲/۰	۱۱	۵۳	۰/۶
۲۲	۱۲	۶	۲۰/۲	۱۲	۳	۱۱/۷	۱۱	۵۳	۰/۲
۲۳	۱۲	۶	۲۰/۰	۱۲	۳	۱۱/۳	۱۱	۵۲	ج ۰/۲
۲۴	۱۲	۶	۱۹/۸	۱۲	۲	۱۱/۰	۱۱	۵۲	۰/۶
۲۵	۱۲	۶	۱۹/۶	۱۲	۲	۱۰/۶	۱۱	۵۲	۱/۰
۲۶	۱۲	۶	۱۹/۴	۱۲	۲	۱۰/۳	۱۱	۵۱	۱/۴
۲۷	۱۲	۶	۱۹/۱	۱۲	۱	۱۰/۰	۱۱	۵۱	۱/۸
۲۸	۱۲	۶	۱۸/۹	۱۲	۱	۹/۶	۱۱	۵۱	۲/۲
۲۹	۱۲	۶	۱۸/۷	۱۲	۱	۹/۲	۱۱	۵۰	۲/۵
۳۰	۱۲	۶	۱۸/۴	۱۲	۱	۸/۹	۱۱	۵۰	۲/۹
۳۱	۱۲	۶	۱۸/۲	۱۲	۰	۸/۵	۱۱		
			شم			شم			ج

تاریخ	اکتوبر گھنٹہ	اکتوبر منٹ	اکتوبر درجہ	نومبر گھنٹہ	نومبر منٹ	نومبر درجہ	دسمبر گھنٹہ	دسمبر منٹ	دسمبر درجہ
۱	۱۱	۵۰	۳/۳	۱۱	۴۳	۱۴/۵	۱۱	۴۹	۲۱/۹
۲	۱۱	۴۹	۳/۷	۱۱	۴۳	۱۴/۹	۱۱	۵۰	۲۲/۰
۳	۱۱	۴۹	۴/۱	۱۱	۴۳	۱۵/۲	۱۱	۵۰	۲۲/۲
۴	۱۱	۴۹	۴/۵	۱۱	۴۳	۱۵/۵	۱۱	۵۰	۲۲/۳
۵	۱۱	۴۸	۴/۹	۱۱	۴۳	۱۵/۸	۱۱	۵۱	۲۲/۴
۶	۱۱	۴۸	۵/۲	۱۱	۴۳	۱۶/۱	۱۱	۵۱	۲۲/۵
۷	۱۱	۴۸	۵/۶	۱۱	۴۳	۱۶/۴	۱۱	۵۲	۲۲/۷
۸	۱۱	۴۸	۶/۰	۱۱	۴۳	۱۶/۷	۱۱	۵۲	۲۲/۸
۹	۱۱	۴۷	۶/۴	۱۱	۴۳	۱۷/۰	۱۱	۵۲	۲۲/۹
۱۰	۱۱	۴۷	۶/۸	۱۱	۴۳	۱۷/۲	۱۱	۵۳	۲۲/۹
۱۱	۱۱	۴۷	۷/۲	۱۱	۴۳	۱۷/۵	۱۱	۵۳	۲۳/۰
۱۲	۱۱	۴۶	۷/۵	۱۱	۴۳	۱۷/۸	۱۱	۵۳	۲۳/۱
۱۳	۱۱	۴۶	۷/۹	۱۱	۴۳	۱۸/۱	۱۱	۵۴	۲۳/۲
۱۴	۱۱	۴۶	۸/۳	۱۱	۴۴	۱۸/۳	۱۱	۵۵	۲۳/۲
۱۵	۱۱	۴۶	۸/۶	۱۱	۴۵	۱۸/۶	۱۱	۵۵	۲۳/۳
۱۶	۱۱	۴۶	۹/۰	۱۱	۴۵	۱۸/۸	۱۱	۵۶	۲۳/۳
۱۷	۱۱	۴۵	۹/۴	۱۱	۴۵	۱۹/۱	۱۱	۵۶	۲۳/۳
۱۸	۱۱	۴۵	۹/۷	۱۱	۴۵	۱۹/۳	۱۱	۵۷	۲۳/۴
۱۹	۱۱	۴۵	۱۰/۱	۱۱	۴۵	۱۹/۵	۱۱	۵۷	۲۳/۴
۲۰	۱۱	۴۵	۱۰/۵	۱۱	۴۶	۱۹/۸	۱۱	۵۸	۲۳/۴
۲۱	۱۱	۴۵	۱۰/۸	۱۱	۴۶	۲۰/۰	۱۱	۵۸	۲۳/۴
۲۲	۱۱	۴۴	۱۱/۲	۱۱	۴۶	۲۰/۲	۱۱	۵۹	۲۳/۴
۲۳	۱۱	۴۴	۱۱/۵	۱۱	۴۶	۲۰/۴	۱۱	۵۹	۲۳/۴
۲۴	۱۱	۴۴	۱۱/۹	۱۱	۴۷	۲۰/۶	۱۲	۰	۲۳/۴
۲۵	۱۱	۴۴	۱۲/۲	۱۱	۴۷	۲۰/۸	۱۲	۰	۲۳/۴
۲۶	۱۱	۴۴	۱۲/۶	۱۱	۴۷	۲۱/۰	۱۲	۱	۲۳/۴
۲۷	۱۱	۴۴	۱۲/۹	۱۱	۴۸	۲۱/۲	۱۲	۱	۲۳/۳
۲۸	۱۱	۴۴	۱۳/۲	۱۱	۴۸	۲۱/۳	۱۲	۲	۲۳/۳
۲۹	۱۱	۴۴	۱۳/۶	۱۱	۴۸	۲۱/۵	۱۲	۲	۲۳/۲
۳۰	۱۱	۴۴	۱۳/۹	۱۱	۴۹	۲۱/۷	۱۲	۳	۲۳/۱
۳۱	۱۱	۴۴	۱۴/۲	۱۱			۱۲	۳	۲۳/۱
			ج			ج			ج

طول البلد معلوم کرنے کا طریقہ

مغربی پاکستان میں ۷۵ درجہ اور مشرقی پاکستان میں ۹۰ درجہ طول البلد کا مقامی وقت رائج ہے آپ مقام مطلوب کے نصف النہار کا گزشتہ نقشے کے نصف النہار سے فرق نکال کر چار منٹ فی درجہ کے حساب سے مجموعہ درجات کو ۷۵ یا ۹۰ کے ساتھ جمع یا اس سے تفریق کر لیں۔

عرض البلد معلوم کرنے کا طریقہ

① قطب ستارہ جب انتہائی بلندی یا انتہائی پستی پر ہو اس وقت اصطرلاب یا ربع مجیب یا ربع مقنطر وغیرہ کے ذریعہ اسکا ارتفاع معلوم کرکے اسکی مدار کی نصف قطر (۲۵ دقیقہ) جمع یا تفریق کریں۔

② ٹھیک نصف النہار کے وقت سن ([illegible]) کے ذریعہ ارتفاع شمس کے درجات معلوم کرکے نوے سے تفریق کریں، پھر نقشہ سے میل شمس کے درجات معلوم کریں۔ اگر میل جنوبی ہو تو درجات میل کو حاصل تفریق اول سے تفریق کریں اور میل شمالی ہو تو اس کے درجات کو حاصل تفریق کے ساتھ جمع کریں، دونوں صورتوں میں جواب عرض البلد ہوگا۔ مثلاً ۲۲ دسمبر کو کراچی میں بوقت نصف النہار ارتفاع شمس کے درجات ۴۱° ؍۴۳ ہیں اور میل جنوبی ۲۳° ؍۲۶ ہے۔ لہٰذا کراچی کا عرض البلد ۹۰° — ۴۱° ؍۴۳ — ۲۳° ؍۲۶ = ۲۴° ؍۵۱

تخریج اوقات

ہدایات:

① طلوع و غروب کا وقت معلوم کرنے کے لئے آفتاب کو افق سے ۰٫۸۳ درجہ نیچے لیا جاتا ہے جس کی تفصیل یہ ہے شمس کی نصف قطر ۱۶ دقیقہ + افق حقیقی و افق ترسی کا فرق ۳۴ دقیقہ[۲] = ۵۰ دقیقہ = ۰٫۸۳ درجہ۔

② صبح صادق اور عشاء کے لئے شمس کو ۱۵ درجہ زیر افق لیا جائے گا۔ عام جنتریوں اور اوقات نماز کے نقشوں میں ۱۸ درجات زیر افق لئے گئے ہیں یہ صحیح نہیں، یہ وقت صبح کاذب کا ہے۔ صبح صادق

---

[۱] نقشہ میں صرف طول البلد پر بوقت نصف النہار میل شمس دیا گیا ہے، تخریج اوقات وغیرہ میں زیادہ صحیح عمل کیلئے مقامی میل لینا چاہئے۔

[۲] اس میں کچھ فرق افق کا اثر ہے اور کچھ شعاعوں کے انعکاس کا اثر ۱۲ منہ

(٢) ن = (ا + ب + ج) ÷ ٢

جس ق/٢ = √ (جب (ن - ا) × جب (ن - ب)) ÷ (جب ن × جب (ن - ج))

(٦٥/١ + ١١٣/٤ + ٩٠/٨) ÷ ٢ = ١٣٤/٦٥

١٣٤/٦٥ - ٦٥/١ = ٦٩/٥٥

١٣٤/٦٥ - ١١٣/٤ = ٢١/٢٥

١٣٤/٦٥ - ٩٠/٨ = ٤٣/٨٥

(لوک جب ٦٩/٥٥ = ١/٩٧١٧) + (لوک جب ٢١/٢٥ = ١/٥٥٩٣) = ١/٥٣١٠

(لوک جب ٤٣/٨٥ = ١/٨٣٠٦) + (لوک جب ١٣٤/٦٥ = ١/٨٥٢١) = ١/٦٩٢٧ رق

= ١/٨٣٨٣ ÷ ٢ = ١/٩١٩١ = ٣٩/٧، ق/٢ ، ق = ٧٩/٤ = ٥ گھنٹہ ٦/١٧ منٹ

(٣) ن = (ا + ب + ج) ÷ ٢ جب ق/٢ = √ (جب (ن - ا) جب (ن - ب)) ÷ (جب ا جب ب) (١/٩٧١٧ + ١/٥٥٩٣ = ١/٥٣١٠)

- (١/٩٥٧٦ + ١/٩٦٢٧ = ١/٩٢٠٣) = ١/٦١٠٧ ÷ ٢ = ١/٨٠٥٣ = ٣٩/٧ ق/٢

(٤) سب سے آسان قاعدہ، ن = (ج + عرض + میل مخالف یا - میل موافق) ÷ ٢ جب ق/٢ = √ (جب ن جب (ج - ن)) ÷ (جم میل جم عرض)

(١/٩٧١٧ + ١/٥٥٩٣) - (١/٩٦٢٧ + ١/٩٥٧٦) = ١/٦١٠٧ ÷ ٢ = ١/٨٠٥٣ = ٣٩/٧ = ق/٢

(٥) ٣٥° عرض البلد تک صرف طلوع وغروب کے لئے سہل ترین طریقہ جب تعدیل النہار = مس عرض × مس میل، آخر میں درجہ طلوع وغروب (٥٠/٠) کے مطابق چار منٹ کی بیشی کرلیں اس طرح بیک وقت چار ایام (دو میل موافق اور دو مخالف) کے اوقات نکالے جاسکتے ہیں۔

تنبیہ: ٤٠ عرض البلد سے زائد عرض پر اوقات تیزی سے بدلتے ہیں لہٰذا صبح وشام کے لئے میل شمس الگ الگ لیا جاتا ہے یا اختصارِ عمل کے لئے ہر تاریخ کے وقت غروب عشاء میں آئندہ تاریخ تک فرق وقت کے نصف کا حساب بھی لگایا جاتا ہے اور وقت فجر وطلوع میں گزشتہ تاریخ تک فرق وقت کا نصف شمار کیا جاتا ہے۔

(٦) خط نصف النہار پر ٩٠ درجہ کا عمود بنائیں، پھر میل شمالی ہو تو ٩٠ سے بائیں طرف اور جنوبی ہو تو دائیں طرف درجات میل پر نقطہ "١" لگائیں۔ پھر اس سے دائیں جانب مثل یا مثلین کے درجات اور بائیں جانب طلوع یا صبح صادق کے درجات کے مطابق نقطہ "٢" لگائیں۔ چنانچہ شکل میں ہم نے صبح صادق کے لئے نقطہ "١" سے بائیں جانب ١٥ درجات پر نقطہ "٢" لگایا۔

پھر خط نصف النہار سے درجات عرض البلد کے بقدر برخط نصف النہار سے متوازی خط م ، ہ ، و کھینچیں پھر "ا" سے مرکز تک جانیوالے خط سے متوازی نقطہ "م" سے خط س ، ہ ، ہ ، ہ تک خط ۲ ، ۲ کھینچیں اور خط م ، ہ کے برابر نصف قطر کا اندرونی دائرہ بنائیں اور نقطہ و سے اندرونی دائرہ تک خط ۱ ، ۱ عموداً گرائیں، پھر مرکز سے بیرونی دائرہ تک خط کھینچیں جو نقطہ ی پر سے گزرے اور بیرونی دائرہ پر محل تقاطع نقطہ ہ متعین کریں۔ اب نصف النہار سے نقطہ ہ تک کی قوس کے درجات معلوم کر لیں۔ اس طرح ہر وقت طلوع، عصر اور صبح صادق کے درجات نکال کر سب کا وقت نکالا جا سکتا ہے۔ شکل میں میل شمس شمالی ۲۰ درجہ لیا گیا ہے جو ۲۰ مئی کو ہوتا ہے اور عرض البلد کراچی کا ۲۵ درجہ لیا گیا ہے اس حساب سے شکل کے مطابق طلوع صبح صادق کے ۹۰ + ۲۸ درجات بنتے ہیں اور ۲۰ مئی کو نصف النہار ۱۲ گھنٹہ ۲۸ منٹ پر ہے لہٰذا صبح صادق ۳ گھنٹہ ۵۳ منٹ پر ہوگی۔ عام نقشوں میں دیا ہوا وقت صحیح نہیں۔ تفصیل کے لئے دیکھئے بندہ کا رسالہ "صبح صادق"۔

(۳) کرۂ ارضیہ پر دائرۃ الارتفاع کے ذریعہ صبح صادق اور طلوع و غروب وغیرہ کے درجات کے مطابق مدار آفتاب پر نشان لگائیں پھر اس نشان سے نصف النہار تک مدار کے درجات شمار کر کے چار منٹ فی درجہ کا حساب لگالیں۔

ضروری تنبیہ: سب اوقات میں دو تین منٹ کی احتیاط ضروری ہے اس لئے کہ کسی مقام کے طول و عرض میں فرق کی بنا پر ان اوقات میں معمولی فرق پڑ سکتا ہے علاوہ ازیں ہر سال میں میل شمس بھی قدرے مختلف ہوتا ہے جو ہر چار سال کے بعد لیپ کے سال کے ذریعہ سابق معیار پر آجاتا ہے۔

بڑھے طلوع ——— بلندی کی وجہ سے فرق وقت کا نقشہ ——— و غروب

بلندی (فٹ)	۵۰۰	۱۰۰۰	۲۰۰۰	۳۰۰۰	۴۰۰۰	۵۰۰۰	۱۰۰۰۰
فرق درجات	۰٫۵	۰٫۷	۰٫۹	۱٫۱	۱٫۳	۱٫۴	۲٫۰

۱۵ ہزار	۲۰	۲۵	۳۰	۳۵	۴۰	۴۵	۵۰	۵۵	۶۰
۲٫۳	۲٫۵	۲٫۷	۲٫۸	۲٫۹	۳٫۰	۳٫۱	۳٫۳	۳٫۴	۳٫۶

صبح صادق وعشاء، معمول نوایلائٹ (۱۸ زیر افق) سطح ۳۵ ہزار فٹ کی بلندی پر صرف ۱۰ر۱ کا فرق پڑتا ہے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ صبح صادق وعشاء (۱۸ زیر افق) کے اوقات پر بلندی کی وجہ سے کوئی معتد بہ اثر نہیں پڑتا۔

عصر: چونکہ آفتاب بہت دور ہے اس لئے بلندی پر جانے سے وقت عصر میں کوئی فرق نہیں آتا۔

فائدہ: فوکر طیارہ ۱۵ تا ۱۹ اور بوئنگ طیارہ ۲۹ تا ۳۵ ہزار فٹ کی بلندی پر پرواز کرتا ہے۔

طرق تخریج سمت قبلہ

(۱) ۲۸ مئی اور ۱۶ جولائی کو آفتاب مکہ مکرمہ کے عرض پر سے گزرتا ہے لہٰذا فرق وقت کے حساب سے آفتاب کے نصف نہار مکہ پر پہنچنے کا وقت معلوم کریں، ٹھیک اسوقت عمود کا سایہ سمت قبلہ پر ہوگا، مثلاً مغربی پاکستان کا معیاری وقت مطابق طول ۷۵ درجے، طول مکہ ۳۹ر۵۰ = ۳۵ر۱۰ = ۲ر۲۰ر۴۰، ۲۸ مئی کو مقامی نصف النہار ۱۱ر۵۷ + ۲ر۲۰ر۴۰ = ۱۴ر۱۷ر۴۰، ۱۶ جولائی کو مقامی نصف النہار ۱۲ر۶ + ۲ر۲۰ = ۱۴ر۲۶، یعنی مغربی پاکستان میں ۲۸ مئی کو ۲ بجکر ۱۷ منٹ پر اور ۱۶ جولائی کو ۲ بجکر ۲۶ منٹ پر عمود کا سایہ سمت قبلہ پر ہوگا۔

ان مقامات کیلئے جو کہ مکہ مکرمہ سے مشرق یا مغرب میں ۹۰ سے دور ہیں یہی عمل ۲۸ نومبر اور ۱۳ جنوری کو کیا جائیگا۔ ان تاریخوں میں جب آفتاب مکہ مکرمہ کے نصف النہار پر ہوگا اسوقت عمود کا سایہ سمت قبلہ پر ہوگا۔

طرق المثلث الکروی

(۱-الف) ق م = ۹۰ − عرض مکہ مکرمہ

ق ب = ۹۰ − عرض کراچی

ق = طول کراچی − طول مکہ

ظم ب = (جب ق ب × ظم ق م) − (جم ق ب × جم ق) ÷ جب ق

(۰٫۸۵۰۲۷ × ۰٫۴۳۲۰۲) − (۰٫۵۲۹۰۹ × ۰٫۹۰۴۳) ÷ ۰٫۴۵۵۵ = (−) ۰٫۰۳۲۲ = (−) ۳۵ر۸۲

۲۸۱ر۷ − ۳۵ر۸۲ = ۳۵ر۹۳ = (ب) − ۹۰ر۰ = ۲۵ر۲ مائل بجنوب

(۱-ب) ظم ب = جب ق ÷ (جم عرض البلد مس عرض مکہ) − (جب عرض البلد جم ق)

(۱۲/۲) مم ب = (مس عرض مکہ جم عرض البلد قم فرق طول) - (جیب عرض البلد مم فرق طول)

(۱۲/۳) مم عرض ما عرض تع = مم عرض مکہ جم فرق طول، مس ب = جم عرض موقع مس فرق طول قم (عرض ما موقع = عرض ما ...)

۹ ۰٫۳۰۷ + ۱٫۹۳۹۵ = ۰٫۳۵۷۴ = ۲۴/۲۰ = عرض موقع - ۲۴/ ۱ = ۱/ ۸ (-)

۱٫۹۹۱۸ + ۱٫۷۰۹۰ + ۱٫۸۰۳۴ (-) = ۱٫۳۴۲۴ (-) = ۳۶/۸۰ (-)

(۱۲/۴) ب = م + ن، مس م = مم $\frac{ق}{۲}$ × $\frac{\text{جیب} \frac{ق م - ق ب}{۲}}{\text{جیب} \frac{ق م + ق ب}{۲}}$ مس ن = مم $\frac{ق}{۲}$ × $\frac{\text{جم} \frac{ق م - ق ب}{۲}}{\text{جم} \frac{ق م + ق ب}{۲}}$

(لوک جیب $\frac{ق م - ق ب}{۲}$ = ۲٫۲۰۴۸ - (لوک جیب $\frac{ق م + ق ب}{۲}$ = ۱٫۹۹۲۲) = ۲٫۵۲۱۱ +

(لوک مم $\frac{ق}{۲}$ = ۰٫۳۱۷۹ = ۱٫۱۳۹۰ = ۰٫۷۸ ق (م)

(لوک جم $\frac{ق م - ق ب}{۲}$ = ۱٫۹۹۹۸ - (لوک جم $\frac{ق م + ق ب}{۲}$ = ۱٫۵۹۳۷) = ۰٫۴۰۶۱ + (لوک مم $\frac{ق}{۲}$

= ۰٫۳۱۷۹ - ۱٫۰۲۴۰ = ۲۵/۸۴ (ن) + ۰٫۷۸ = ۴۵/۹۴

(۷) کرہ ارضیہ پر دائرۃ الافق متعین کریں پھر بلد سے مکہ مکرمہ پر خط گزار کر دائرۃ الافق تک پہنچایا اور انحراف کے درجات شمار کرلیں۔

(۸) طریق ابی ریحان البیرونی، مرکز ہ پر دائرہ کھینچکر اس پر ا ہ ج خط نصف النہار کھینچیں اور نقطۃ الجنوب ا متعین کریں پھر عرض البلد کے مطابق مشرق کی طرف قوس ج ط کا ٹکر ہ ط کو ملائیں اور ط ز کو تمام عرض مکہ کے مطابق بنائیں پھر ہ ط پر عمود ز ک کھینچیں اور ک کو مرکز بناکر ز ک کے بُعد پر نصف دائرہ ز ح د بنائیں پھر بلد اور مکہ کے درمیان فرق طول کے تمام سے مساوی قوس ط ب کا ٹکر ہ ب کو ملائیں اور اس کی موازات پر خط ک ح نکالیں پھر ا کو مرکز بنا کر ز ح کے بُعد پر م ح ی کی قوس بنائیں اور ک ز پر ح ل اور ا ہ ج پر ل ی عمود گرائیں۔ پس اگر مکہ کا طول زیادہ ہو تو نقطۂ م سے اور اگر طول مکہ کم ہو تو ی سے ا ہ ج کے موازی خط نکالیں، اور اس کے خط ل ی سے تقاطع پر نقطہ ع متعین کریں پھر مرکز سے اس پر خط ہ ع ص نکالیں، یہ سمت قبلہ ہوگی۔

ذیل میں خود بیرونی کی عبارت مع برہان القانون المسعودی سے نقل کی جاتی ہے۔ کتابت میں اغلاط بہت ہیں۔ بدون کاوش جو الفاظ ذہن میں آئے انکے مطابق تصحیح کردی ہے۔ کتابت کی اصل عبارت کو برقرار رکھتے ہوئے تصحیح کے الفاظ کو بین القوسین لکھ دیا ہے۔

عہ نصف النہار پر اس عمود کا محل وقوع جو راس مکہ پر گذرے ۱۲

ادرنا على سطح مستوٍ (مستوي) في موازاة الافق دائرة واستخرجنا فيها خط نصف النهار وقسمنا محيطها بثلاث مائة وستين جزءً قسمة متساوية، وليكن تلك الدائرة: ا ب ج د على مركز: ه، وخط نصف النهار فيها: ا ه ج، و: ا، نقطة الجنوب ونفرز قوس: ب ج ط من عل (الى) الجنوب مساوية لعرض بلدنا ونصل: ه ط، ونجعل: ط ن، تمام عرض مكة او البلد الذي نريد سمته وننزل على: ه ط، عمود: ز ك، وندير على مركز: ك، وبعد: ك ز، نصف دائرة: ز ح د، ثم نفصل: ط ب، مساويا لتمام ما بين بلدنا وبين مكة او ذلك البلد في (من) الطول ونصل: ى ه (ب ه) ونخرج ك ح على موازاة (موازاته) وندير على مركز: ا، وبعد: ز ح، قوس: م س ى، و ننزل عمود: ح ل، على: ك ز، ونخرج: ل ع، قائما (على): ا ه ج، فان كان طول مكة اكثر من طول بلدنا اخرجنا من نقطة: م، المشرقية عن: ا، خطا موازيا للقطر: ا ه ج، وان كان طول مكة اقل اخرجناه من: س، موازيا له: ا ه ج

سمت ثم ۲،۳ جنوب کی طرف ہے۔ یہ طریقہ اگرچہ تقریبی ہے مگر آسان ہونے کی وجہ سے صاحب تصریح وغیرہ نے اسے بیان کیا ہے۔
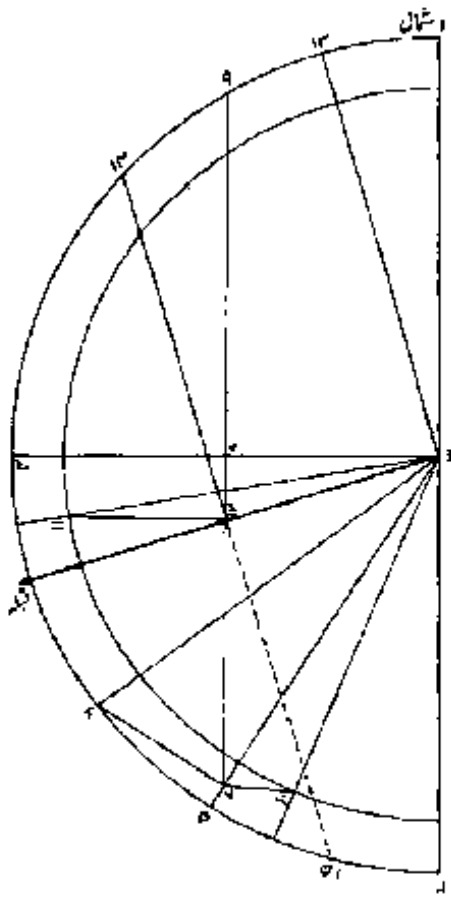
(۱۰) دائرہ یا نصف دائرہ پر خط المشرق والمغرب وخط الشمال والجنوب کھینچیں۔ نقطہ ۱ شمال کی طرف ہو، قوس ۲،۴ یا زاویہ ۲،۵ فرق طول کے برابر بنائیں، اور زاویہ ۵،۶ عرض مکہ کے برابر بنائیں اور خط ۶،۷ کو خط ۳،۵ پر عمود اً گرائیں اور خط ۷، ۸، ۹ کو خط ۱، ۳، ۲ کے متوازی کھینچیں۔ پھر مرکز سے ۸، ۹ کے برابر نصف قطر کا اندرونی دائرہ بنائیں اور خط ۷، ۱۰ کو خط ۳، ۴ کے متوازی کھینچیں۔ نقطہ ۱۰ اندرونی دائرہ پر واقع ہے، اور زاویہ ۱۰، ۳، ۱۱ تمام عرض البلد کے برابر بنائیں اور خط ۸، ۹ پر خط ۱۱، ۱۲ کو عمود اً گرائیں، بافرض [illegible] پڑے تو خط ۸، ۹ کو بڑھائیں پھر ۳، ۱۲ کو خط مستقیم سے ملائیں یہ خط سمت قبلہ ہوگا۔

مکہ مکرمہ سے فاصلہ معلوم کرنے کے طریقے

(۱) شکل مذکورہ میں خط ۳، ۱۳ کو خط ۳، ۱۲ پر عمود بنائیں، اگر نقطہ ۱۱ قوس ۱، ۴، ۲ کی طرف

واقع ہو تو خط ۱۲، ۱۳ کو خط ۳۰، ۲ پر عمودا گرائیں اور اگر نقطہ دائرہ کے دائیں نصف پر ہو تو خط ۱۲، ۱۵ کو خط ۱۲، ۲ پر عمودا گرائیں شکل مسطورہ میں صورت اول واقع ہوئی ہے لہٰذا قوس ۱۳، ۱۲ کی پیمائش کریں اور فی درجہ ۱ر۶۹ میل کا حساب لگالیں۔

(۲) بطریق تخریج سمت قبلہ زاویہ سمت قبلہ معلوم کرکے یہ کلیہ استعمال کریں۔

جیب ما بین البلدین = جم عرض مکہ جیب فرق طول قم سمت قبلہ مثلاً کراچی تا مکہ مکرمہ۔

$\bar{1}.9690 + \bar{1}.6585 + 0.0004 = \bar{1}.6279 = \bar{1}.25 \times 69.1 = 1432.21$ میل۔

(۳) تم عرض موقع = تم عرض مکہ جم فرق طول

جم ما بین البلدین = جیب عرض مکہ قم عرض موقع جم (عرض موقع – عرض البلد)

(۴) کرۂ ارضیہ پر دونوں شہروں کا فاصلہ دھاگے سے ناپ کر خط استواء پر رکھ کر درجات معلوم کرلیں۔

سمت قبلہ کے درجات قائم کرنے کے قواعد

(الف) بذریعہ سایہ

(۱) کرۂ ارضیہ پر دائرہ سمت قبلہ اور مدار آفتاب کے تقاطع کا وقت نکالیں اس وقت عمود کا سایہ سمت قبلہ پر ہوگا۔ اور اگر دائرۂ سمت قبلہ پر نقطہ شمال سے مدار شمس تک جانے والے خط کو بطور عمود گزاریں تو مدار شمس پر اس کی جائے وقوع کے وقت عمود کا سایہ خط سمت قبلہ پر عمود واقع ہوگا۔ مسجد کی شرقی یا غربی دیوار اسکے مطابق بنائیں۔
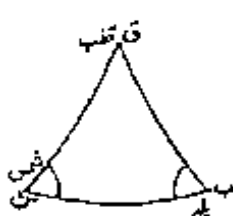
(۲)

پہلے زاویہ ب ذیل کے جدول سے معلوم کریں

نمبر شمار	سایہ کی کیفیت	جب زاویہ سمت قبلہ ۹۰ سے زائد ہو	جب زاویہ سمت قبلہ ۹۰ سے کم ہو
۱	سمت قبلہ پر قبل از دوپہر	۱۸۰ – زاویہ سمت قبلہ	۱۸۰ – زاویہ سمت قبلہ
۲	عمود " " "	۲۷۰ – زاویہ سمت قبلہ	۹۰ – زاویہ سمت قبلہ
۳	سمت قبلہ پر بعد از دوپہر	زاویہ سمت قبلہ	زاویہ سمت قبلہ
۴	عمود " " "	زاویہ سمت قبلہ – ۹۰	۹۰ + زاویہ سمت قبلہ

مثلاً کراچی کا زاویہ سمت قبلہ ۴ر۹۲ ہے۔ لہٰذا زاویہ ب (۱) ۶ر۸۷ (۲) ۶ر۱۷۷ (۳) ۴ر۹۲ (۴) ۴ر۲ ، پھر جدول ذیل سے یہ معلوم کریں کہ زاویہ ب کی کونسی قیمت مشاہدہ کے لئے مفید ہو سکتی ہے۔ بعض حالات میں ایک ہی قسم کے مشاہدہ کے لئے دو مختلف اوقات حاصل ہو سکتے ہیں جیسا کہ نچلے جدول میں ہے۔

صورت اوّل عام

(عرض شمالی و جنوبی)

	صورت	کیفیت	تعداد اوقات
ا	ق ب اور ق ش میں °۹۰ سے زیادہ فرق ہو	۲۴ گھنٹے رات رہے گی	صفر
ب	دونوں کا مجموعہ °۹۰ سے کم ہو یا °۲۷۰ سے زیادہ	۲۴ گھنٹے دن رہے گا ش کی ہر قیمت مفید ہوگی	۱
ج	ق ب = ق ش ہو	بشرطیکہ ث مط سے بڑا ہو، ما سے کم ہو	۱

صورت دوم عرض البلد شمالی

	صورت	شرط	
د	ق ش، ق ب سے بڑا ہو مگر ق ش - ق ب °۹۰ سے کم ہو	ث مط سے بڑا ہو	۱
ہ	ق ب، ق ش سے بڑا ہو مگر ق ب - ق ش °۹۰ سے کم ہو	(۱) ث مط سے چھوٹا ہو (۲) مط سے بڑا ما سے چھوٹا ہو	۱ ۲

صورت سوم عرض البلد جنوبی

	صورت	شرط	
و	ق ب، ق ش سے بڑا ہو مگر ق ب - ق ش °۹۰ سے کم ہو	ث مط سے کم ہو	۱
ز	ق ش، ق ب سے بڑا ہو مگر ق ش - ق ب °۹۰ سے کم ہو۔	(۱) ث مط سے بڑا ہو (۲) مط سے کم ما سے بڑا ہو	۱ ۲

پہلے صورت اول دیکھی جائے۔ اگر اس کی شرائط نہ ملیں تو صورت دوم یا سوم دیکھی جائے۔ مط سے مراد ث کی وہ مقدار ہے جو طلوع کے وقت ہو یعنی جب ضلع ب ش °۰ر۹۰ ہو۔ ما سے مراد ث کی وہ مقدار ہے جبکہ زاویہ ش = °۹۰ ہو۔

مط اور ما کی مقدار معلوم کرنیکا قاعدہ

جب ضلع ب ق = °۹۰ ہو اس وقت مط اور ما میں سے ہر ایک ضلع ق ش کے برابر ہوگا، ورنہ بطریق ذیل معلوم کریں۔

$$\text{مط، ن} = \frac{\text{ب ش + عرض + میل مخالف یا - میل موافق}}{۲} \text{ ، جب } \frac{\text{مط}}{۲} = \sqrt{\frac{\text{جب ن جب (ش ق - ن)}}{\text{جم عرض جب ب ش}}}$$

"ما" جب ما = جیب ش ق ب / جیب ق ب، ماکی دو مختلف قیمتوں میں سے وہ قیمت لی جائیگی جو عرض البلد شمالی میں ۹۰ سے کم اور جنوبی میں ۹۰ سے زیادہ ہو۔

پھر زاویہ ش اس طرح معلوم کریں، جیب ش = (جیب ب × جیب ق ب) / جیب ق ش جدول میں سے

ط(۲) اور ز (۲) میں اس قاعدہ سے اخذ کردہ ش کی دونوں قیمتیں صحیح ہوں گی۔ باقی سب صورتوں کیا صرف ایک قیمت صحیح ہوگی اسے کلیات ذیل سے معلوم کرلیں۔

(۱) اگر ق ب + ق ش = ۱۸۰ ہو تو ش + ب = ۱۸۰ ہو، اگر ق ب + ق ش ۱۸۰ سے کم ہو تو ش + ب ۱۸۰ سے کم ہو، اگر ق ب + ق ش ۱۸۰ سے زیادہ ہو تو ش + ب ۱۸۰ سے زیادہ ہو۔

(۲) اگر ش کی دونوں قیمتوں میں یہ شرط پائی جائے تو دونوں قیمتوں کے ساتھ الگ الگ یہ عمل کریں کہ (ب + ش) / ۲ اور ۹۰ کا فرق معلوم کریں جس صورت میں فرق کم ہو ش کی وہی قیمت صحیح ہوگی۔ مثلاً ش کی ایک قیمت ۶۰° اور دوسری ۱۲۰° ہو اور ب = ۱۱۰° ہو تو (۶۰ + ۱۱۰) / ۲ = ۸۵، ۹۰ − ۸۵ = ۵ اور (۱۲۰ + ۱۱۰) / ۲ = ۱۱۵ − ۹۰ = ۲۵ معلوم ہوا کہ ش کی قیمت ۶۰° صحیح ہے

پھر زاویہ ق معلوم کریں اس کے دو قاعدے ہیں۔ اگر زاویہ ش + زاویہ ب = ۱۸۰ ہو یا اسکے قریب قریب ہو (خواہ کچھ کم ہو یا زیادہ) تو پہلا قاعدہ استعمال نہ ہوگا اور اگر زاویہ ش = زاویہ ب ہو تو دوسرا قاعدہ استعمال نہ ہوگا۔ ش اور ب میں ذرا بھی تفاوت ہو تو استعمال ہوسکتا ہے۔ دیگر حالات میں دونوں قاعدے استعمال کئے جاسکتے ہیں۔

(۱) ظم ق/۲ = [مس (ب + ش)/۲ × جم (ق ش + ق ب)/۲] / جم (ق ش − ق ب)/۲

(۲) ظم ق/۲ = [مس (ب − ش)/۲ × جیب (ق ش + ق ب)/۲] / جیب (ق ش − ق ب)/۲

کراچی ۱۳ اپریل کے لئے جدول میں سے د کی صورت متعین ہے لہٰذا مط = ۲ ر ۹

(۱) صبح ۷ گھنٹہ ـــ ۲۹ منٹ قبل زخ

(۲) " ۱۲ گھنٹہ ـــ ۳۰ منٹ عمود

(۳) شام ۳ گھنٹہ ـــ ۴۴ منٹ قبلہ زخ

(۴) د کی صورت میں ب کا مط سے زیادہ ہونا شرط ہے جو یہاں مقصود ہے لہٰذا

یہ مشاہدہ نہیں ہو سکتا۔

(۳) بہت آسان قاعدہ ق = م − ن

جب م = جب ق ب مس ب مم ق ش ÷ √(۱ + (جم ق ب مس ب)²)　　　مس ن = جم ق ب مس ب

بشرطیکہ م − ن کی قیمت مثبت ہو اور نصف النہار سے طلوع و غروب تک کی قوس سے کم ہو اگر م کی دونوں قیمتوں میں یہ شرط پائی جائے تو دونوں مفید ہونگی۔ مثلاً ۱۵ اپریل برائے کراچی

سمت قبلہ صبح	(م = ۲۲٫۱) − (ن = ۸۴٫۳) = ۶۲٫۲ (−)	غیر مفید
	۱۸۰ − ۲۲٫۱ − ۸۴٫۳ = ۷۳٫۶	مفید
عمود قبل دوپہر	۰٫۴ (−) + ۱٫۰ = ۰٫۶	مفید
	۱۸۰ + ۰٫۴ + ۱٫۰ = ۱۸۱٫۴	غیر مفید
سمت قبلہ شام	۲۲٫۱ (−) + ۸۴٫۳ = ۶۲٫۲	مفید
	۱۸۰ + ۲۲٫۱ + ۸۴٫۳ = ۲۸۶٫۴	غیر مفید
عمود بعد دوپہر	۰٫۴ − ۱٫۰ = ۰٫۶ (−)	غیر مفید
	۱۸۰ − ۰٫۴ − ۱٫۰ = ۱۷۸٫۶	غیر مفید

م کی دونوں قیمتیں مفید ہونے کی مثال، چاٹگام ۲۰ جون سمت قبلہ شام

۸۰٫۴ − ۶۷٫۱ = ۱۳٫۵　　مفید

۱۸۰ − ۸۰٫۴ − ۶۷٫۱ = ۳۲٫۳۰　　مفید

(ب) بذریعہ پیمائش درجات قائم کرنے کے قواعد

(۱) نصف زاویہ کے جیب کو ضعف ساق سے ضرب دیں تو زاویہ کی وسعت معلوم ہو جائیگی۔ مثلاً زاویہ ۱° اور ساق ۳۰ فٹ ہو تو جیب ۳۰ = ۰٫۰۰۸۷۲ × ۶۰ = ۰٫۵۲۳۲ فٹ زاویہ کی وسعت ہوگی۔

(۲) قطب نما یا قطب ستارہ کے ذریعہ خط شمال و جنوب ش ج ۴ فٹ لمبا کھینچیں پھر نقطہ ج پر عمود ج م ۳ فٹ لمبا اس طرح بنائیں کہ خط ش م ۵ فٹ ہو تو زاویہ ج = ۹۰° ہوگا۔ پھر ج م کو م کی طرف ایک فٹ بڑھائیں تاکہ خط ج ع ۴ فٹ ہو جائے پھر خط ش ع کے نصف پر خط ج ن کھینچیں تو زاویہ ج کے دو برابر حصے ہو کر ہر ایک حصہ = ۴۵° ہوگا۔

اب سمت مطلوب خط ش ج، ل ج، ع ج میں سے جس سے زیادہ قریب ہو اس خط کو نقطہ ہ تک اتنا کھینچیں کہ خط ع ہ ۵ فٹ ہو جائے۔ پھر ڈوری کی ایک جانب کو مرکز ج پر قائم رکھیں اور دوسری جانب کو نقطہ ہ سے سمت مطلوب کی طرف قوس بناتے ہوئے لائیں پھر ۱۰۴۷. انچ فی درجہ کا حساب لگا کر اس کے برابر خط مستقیم ہ س اس طرح کھینچیں کہ نقطہ س قوس مذکور پر واقع ہو اور ج س ۵ فٹ ہو۔ یہ خط ج س سمت قبلہ ہوگی۔

مثلاً کراچی کی سمت قبلہ مغرب سے ۲۶.۲۶ جنوب کی طرف ہے لہٰذا ۲۶.۲۶ × ۱۰۴۷. = ۲.۷۹۴ انچ یعنی ۵ فٹ کی لمبائی پر زاویہ کی وسعت تقریباً ۲ ¾ انچ ہوگی۔

چند مفید قواعد (مزید تحقیق تمہ میں ہے)

① تاریخ ماہ قمری کا دن معلوم کرنے کا قاعدہ:

قمری تاریخ کے دن کی صحیح تعیین اور اسی طرح ہجری و عیسوی تاریخوں کا صحیح تقابل مشکل ہے قواعد ذیل تقریبی ہیں ان کے ذریعہ حاصل شدہ نتیجہ میں ایک روز کی تقدیم یا تاخیر ہو سکتی ہے۔ اگر قمری تاریخ کا دن، شمسی تاریخ کا دن اور ہجری و عیسوی تاریخوں کا تقابل، ان تینوں کا حساب لگا کر باہم مقابلہ کر لیا جائے تو نتیجہ زیادہ صحیح بر آمد ہو سکتا ہے۔

(۱) سن ہجری کو آٹھ پر تقسیم کریں باقی کا قائم مقام عدد آئندہ جدول سے لے کر اس میں ماہ کا قائم مقام عدد اور تاریخ مطلوب جمع کریں۔ پھر مجموعہ کو سات پر تقسیم کریں۔ اگر باقی کچھ نہ بچے تو تاریخ مطلوب بروز شنبہ ہوگی۔ اگر ایک بچے تو یکشنبہ، دو بچیں تو دو شنبہ ہوگا۔ اسی طرح چھ بچیں تو جمعہ کا دن ہوگا۔ یہ قاعدہ سنہ ۱۲۱۰ھ تک ہے اس کے بعد ایک دن کم ہو جائے گا اسی طرح ہر ۲۱۰ سال پر ایک دن کم کرتے جائیں، اس حساب میں قمری سال ۳۵۴ دن ۸ گھنٹے ۴۸ منٹ کا لیا گیا ہے اور غرہ محرم سنہ ۱ھ بروز پنجشنبہ قرار دیا گیا ہے اور یہی راجح ہے،

سن ہجری کو آٹھ پر تقسیم کرنے کے بعد	۰	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
باقی کا قائم مقام عدد	۰	۴	۱	۶	۳	۰	۵	۲

ماہ	محرم	صفر	ربیع الاول	ربیع الثانی	جمادی الاولیٰ	جمادی الثانیہ	رجب	شعبان	رمضان	شوال	ذی قعدہ	ذی الحجہ
قائم مقام عدد	۰	۲	۳	۵	۶	۱	۲	۴	۵	۰	۱	۳

مثال :

(ل) اس پر اجماع ہے کہ حجۃ الوداع سنہ ۱۰ھ میں بروز جمعہ ہوا ہے۔ لہٰذا ۱۰ ÷ ۸ باقی ۲، ۲ کا قائم مقام ۱، اور ذوالحجہ کا قائم مقام ۳، تاریخ مطلوب ۹، پس ۱ + ۳ + ۹ = ۱۳ ÷ ۷، باقی ۶، معلوم ہوا کہ ۹ ذوالحجہ بروز جمعہ تھی۔

(ب) سنہ ۱۴۰۰ھ کا غرۂ محرم یوں نکلے گا۔ ۱۴۰۰ ÷ ۸ باقی ۰، اسکا قائم مقام ۰ + محرم کا قائم مقام ۰ + تاریخ ۱ = ۱، پھر ۱۴۰۰ ÷ ۱۲۶ = ۱۱، ۱ − ۱۱ = ۱۰ (−) ÷ ۷، باقی ۳ (−) = ۴، پس غرۂ محرم سنہ ۱۴۰۰ھ بروز چہارشنبہ ہوگا۔

(۲) سن ہجری کو آٹھ پر تقسیم کرنے کے بعد باقی کا قائم مقام عدد "جزد بوجاہ" سے یوں معلوم کریں کہ تقسیم کے بعد کچھ نہ بچے تو ج کا عدد یعنی ۳ لیں اور ایک بچے تو ز کا عدد ۷ لیں۔ علیٰ ہٰذا القیاس سات بچیں تو ہ کا عدد ۵ لیں۔

اور مہینے کا قائم مقام عدد اس طرح حاصل کریں کہ محرم کے لئے صفر اور اسکے بعد ہر مہینے پر $1\frac{1}{2}$ کا اضافہ کریں، جہاں حاصل جمع میں کسر آئے اس کو کامل کریں۔ مثلاً ذوالحجہ کا قائم مقام عدد ۱۷ یعنی $= \frac{1}{2} + 16\frac{1}{2} = 17$، سن اور ماہ کے قائم مقام عدد میں تاریخ مطلوب جمع کرکے سات پر تقسیم کریں۔

یہ قاعدہ سنہ ۱۳۸۶ھ سے لیکر سنہ ۱۵۱۲ھ تک ۱۲۶ سال کے لئے ہے۔ سنہ ۱۳۸۶ھ سے قبل کے لئے ۱۵۱۲ سے مطلوب سن تفریق کرکے باقی کو ۱۲۶ پر تقسیم کریں۔ حاصل تقسیم کو مجموع اول میں جمع کرکے سات پر تقسیم کریں اور سنہ ۱۵۱۲ھ کے بعد کے لئے مطلوب سن سے ۱۳۸۷ تفریق کرکے باقی کو ۱۲۶ پر تقسیم کریں اور حاصل تقسیم کو مجموع اول سے تفریق کرکے سات پر تقسیم کریں۔

مثال :

(ل) غرۂ محرم سنہ ۱۴۰۰ھ اس طرح نکالیں ۱۴۰۰ ÷ ۸ باقی ۰، اس کا قائم مقام عدد ۳ + محرم کا قائم مقام عدد ۰ + تاریخ ۱ = ۴ = چہارشنبہ

(ب) حجۃ الوداع کے دن کی تخریج یوں ہوگی: ۱۰ ÷ ۸ باقی ۲، اس کا قائم مقام ۴ + ذوالحجہ کا قائم مقام ۶، + تاریخ ۹ = ۳۰

پھر ۱۵۱۲ – ۱۰ = ۱۵۰۲ ÷ ۱۲۶ = ۱۱ + ۳۰ = ۴۱ ÷ ۷ باقی ۶ = یوم جمعہ

محسن اعظم صلی اللہ علیہ وسلم کی تاریخ ولادت:

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر مبارک بوقت ہجرت ۵۳ سال تھی، اس سے آپ کی تاریخ ولادت کا حساب یوں ہوگا: ۵۳ (–) ÷ ۸ باقی ۵ (–) = ۳ یعنی قمر کے ہشت سالہ دور سے منفی سال پانچواں ہوا تو مثبت چوتھا ہوگا، ۴ کا قائم مقام عدد ۳ + ربیع الاول کا قائم مقام عدد ۳ + تاریخ ۱ + ۲۹ سالہ دور مجبور سے تقدم: = ۸ ÷ ۷ باقی ۱ = یکشنبہ۔ ولادت مبارکہ بالاتفاق دوشنبہ ہے ۲ یا ۹ ربیع الاول۔ مغلطائی نے اول کو ترجیح دی ہے مگر حضرت عبداللہ ابن عباس و جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے ۸ ربیع الاول منقول ہے اور جمہور محدثین و مؤرخین کا یہی مختار ہے، حسابی قاعدہ میں ایک دن کا فرق معمولی بات ہے۔

تاریخ وفات:

کسی روایت میں تاریخ کا ذکر نہیں تھا، صرف اوائل ربیع الاول اور دوشنبہ کا دن ثابت ہے۔ حساب مذکور کی رو سے یکم ربیع الاول سنہ ۱۱ھ بروز سہ شنبہ قرار پاتی ہے۔ ۱۱ ÷ ۸ باقی ۳، اس کا قائم مقام عدد ۶ + ربیع الاول کا قائم مقام عدد ۳ + تاریخ ۱ = ۱۰ ÷ ۷ باقی ۳ = سہ شنبہ، پس دوشنبہ ۷ یا ۱۴ ہوا، اہل سیر کا قول ۱ اور ۲ ربیع الاول بھی حساب کے مطابق درست ہے۔ اکثر نے ۲ کو اختیار کیا ہے، ۱۲ ربیع الاول کا خیال بدیہی البطلان ہے اس لئے کہ اس سے پہلے ۹ ذوالحجہ سنہ ۱۰ھ بروز جمعہ تھی پس دوشنبہ کے دن ۱۲ ربیع الاول کا حساب کسی صورت بھی صحیح نہیں ہو سکتا۔ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ثانی شہر ربیع الاول کو ثانی عشر پڑھ لیا گیا اس لئے ۱۲ ربیع الاول مشہور ہو گیا۔

(۲) تاریخ ماہ شمسی کا دن معلوم کرنے کا قاعدہ:

(۱) سن عیسوی کی صدیوں کو چار پر تقسیم کریں۔ باقی کا قائم مقام عدد اور سالوں اور مہینوں کے قائم مقام اعداد آئندہ جدولوں سے لیکر ان کے مجموعہ پر تاریخ مطلوب کا اضافہ کرکے سات پر تقسیم کریں۔ اگر ایک بچے تو یکشنبہ، دو بچیں تو دوشنبہ، تین بچیں تو سہ شنبہ ہوگا۔

مثال:

۲ فروری ۱۹۵۸ء کا دن معلوم کرنا ہو تو ۱۹ ÷ ۴ باقی ۳، اس کا قائم مقام عدد ۲، ۵۸ کا

قائم مقام ۴، فروری کا قائم مقام ۴، تاریخ مطلوب ۲، ۶+۴+۴+۲=۱۶÷۷ باقی ۲ ثابت
ہوا کہ ۲ فروری بروز دوشنبہ ہے

قائم مقام	ماہ
جنوری	۱/۰
فروری	۴/۳
مارچ	۴
اپریل	۰
مئی	۲
جون	۵
جولائی	۰
اگست	۳
ستمبر	۶
اکتوبر	۱
نومبر	۴
دسمبر	۶

لیپ کے سال یعنی جنوری کا قائم مقام صفر اور فروری کا تین لیا جائے گا جو صدی کہ چار پر برابر تقسیم ہو اس کا آخری سال لیپ
کا ہوگا ورنہ نہیں، جیسے ۱۶ سو چار پر تقسیم ہو جاتا ہے اور صدی ۱۷، ۱۸، ۱۹ تقسیم نہیں ہو سکتے باوجودیکہ ۲۰ سو لیپ کا ہوگا۔

صدی کو ۴ پر تقسیم کرنے کے بعد باقی	۱	۲	۳	۰
باقی کا قائم مقام	۳	۱	۶	۵

سنین							
	۰	۱	۲	۳	—	۴	۵
	۶	۷	—	۸	۹	۱۰	۱۱
	—	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	—	۱۶
	۱۷	۱۸	۱۹	—	۲۰	۲۱	۲۲
	۲۳	—	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	—
	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	—	۳۲	۳۳
	۳۴	۳۵	—	۳۶	۳۷	۳۸	۳۹
	—	۴۰	۴۱	۴۲	۴۳	—	۴۴
	۴۵	۴۶	۴۷	—	۴۸	۴۹	۵۰
	۵۱	—	۵۲	۵۳	۵۴	۵۵	—
	۵۶	۵۷	۵۸	۵۹	—	۶۰	۶۱
	۶۲	۶۳	—	۶۴	۶۵	۶۶	۶۷
	—	۶۸	۶۹	۷۰	۷۱	—	۷۲
	۷۳	۷۴	۷۵	—	۷۶	۷۷	۷۸
	۷۹	—	۸۰	۸۱	۸۲	۸۳	—
	۸۴	۸۵	۸۶	۸۷	—	۸۸	۸۹
	۹۰	۹۱	—	۹۲	۹۳	۹۴	۹۵
	—	۹۶	۹۷	۹۸	۹۹		—
قائم مقام	۱	۲	۳	۴	۵	۶	

(۲) بہت آسان قاعدہ۔

سن عیسوی سے پچھلے سال میں اس کا ¼ بحذف کسر جمع کر کے اس میں سال کے گزشتہ ایام بشمول تاریخ مطلوب جمع کریں، پھر اس سے صدی کا ¾ بتکمیل کسر تفریق کر کے باقی کو سات پر تقسیم کریں، ایک بچے تو دوشنبہ، دو تو سہ شنبہ، تین تو چہار شنبہ ہوگا۔

مثال:

۳ مارچ ۱۹۷۹ء کا دن اس طرح نکالیں، ۱۹۷۸ + ۴۹۴ + ۶۲ = ۲۵۳۴،
۱۹ × ¾ = ۱۴¼ بتکمیل کسر ۱۵، ۲۵۳۴ − ۱۵ = ۲۵۱۹ ÷ ۷ باقی ۶ = شنبہ،

تنبیہ: سن ۲۱۰۰ء لیپ کا نہیں، اس لئے ۲۰۹۹ء کے بعد حساب کرنے سے ایک دن کم ہوگا۔

(۳) سن ہجری کے مطابق سن عیسوی معلوم کرنے کا قاعدہ:

ہجری اور عیسوی سالوں اور تاریخوں کا صحیح تقابل دو امور پر موقوف ہے۔ ایک یہ کہ یکم محرم سنہ ۱ھ میں عیسوی سن اور تاریخ کیا تھی، دوسرا یہ کہ دور شمسی اور دور قمری کی صحیح مقدار کیا ہے تاکہ اس کے مطابق دونوں سالوں کی باہم نسبت ظاہر ہو مگر ان دونوں امور میں اختلاف ہونے کی وجہ سے قمری اور شمسی تاریخوں میں بالکل صحیح تطبیق مشکل ہے۔ راجح یہ معلوم ہوتا ہے کہ یکم محرم سنہ ۱ھ مطابق ۱۶ جولائی ۶۲۲ء بروز پنجشنبہ ہے اسی لئے اس قاعدہ میں اس کو اختیار کیا ہے، منجد میں مندرج تقابلی جدول اور بعض دوسری تقاویم میں یکم محرم سنہ ۱ھ مطابق ۱۹ جولائی ۶۲۲ء بروز جمعہ تحریر ہے۔ قمری تاریخ میں ایک دن کا فرق معمولی بات ہے اور شمسی تاریخ میں تین دن فرق کی وجہ یہ ہے کہ ہر چوتھا سال ۳۶۶ دن کا قرار دینے کے بعد سولہویں صدی عیسوی تک ۱۰ دن کا اضافہ ہو گیا تھا اس لئے پوپ گریگوری نے ۱۵۸۲ء میں دس دن کم کر کے ۵ اکتوبر کو ۱۵ اکتوبر قرار دینے کا اعلان کیا اور آئندہ کے لئے حساب درست رکھنے کی غرض سے ہر ایسی صدی جو ۴۰۰ پر تقسیم نہ ہو اس کے آخری سال کو ۳۶۵ دن کا قرار دیا، منجد وغیرہ میں ایک تسامح تو یہ ہوا ہے کہ اکتوبر ۱۵۸۲ء میں دس روز کم کرنے کے بعد اس کے ماقبل کی تقویم کو اس کے مطابق نہیں بنایا، دوسرا تسامح یہ کہ سن مذکور سے ماقبل کی وہ صدی جو ۴۰۰ پر تقسیم نہیں ہوتی اس کے بھی آخری سال کو ۳۶۶ دن کا لے لیا ہے یوں ۶۲۲ء سے ۱۵۸۲ء تک سات روز کا اضافہ ہو گیا، پس ۱۰ (−) + ۷ = ۳ (−) یعنی ان تقاویم میں دس تاریخیں اصل حساب سے کم لی گئی ہیں اور سات زیادہ، نتیجۃً تین تاریخیں کم ہو گئیں اس لئے ۱۹ جولائی کی

بجائے ۲۰ جولائی ہوگئی تاریخ شمسی کا دن معلوم کرنے کے مندرجہ بالا دونوں قاعدوں کے مطابق بھی بروز جمعہ ۱۹ جولائی اور بروز پنجشنبہ ۲۰ جولائی ہے۔

قمری اور شمسی سال کی مقدار میں مختلف اقوال میں سے اس کو ترجیح معلوم ہوتی ہے کہ قمری سال ۳۵۴.۳۶۷۰۵ دن اور شمسی سال ۳۶۵.۲۴۲۲۰ دن ہے اس لئے قمری سال کی شمسی سال سے قریب تر نسبت ۰.۹۷۰۲۲۴ ہے، ذیل کا قاعدہ اسی پر مبنی ہے: سن ہجری سے پہلے سن کو ۰.۹۷۰۲۲۴ میں ضرب دیکر حاصل ضرب میں ۶۲۱.۵۴۴۲۵۷ جمع کرنے سے جو صحیح عدد حاصل ہوگا اس کے مطابق عیسوی سال گزر کر اس کے بعد والا سال چل رہا ہوگا، اور کسر کو ۳۶۵ میں ضرب دینے سے اس سال رواں کے گزشتہ ایام ظاہر ہوں گے۔ اگر یہ سال لیپ کا ہے تو کسر کو ۳۶۶ میں ضرب دیں۔

مثال:

سنہ ۱۳۹۰ھ کے مطابق سن عیسوی یوں معلوم کریں گے:

۱۳۸۹ × ۰.۹۷۰۲۲۴ = ۱۳۴۷.۶۴۲۲۳۹ + ۶۲۱.۵۴۴۲۵۷ = ۱۹۶۹.۱۸۶۴۹۶، پس سنہ ۱۹۶۹ء ظاہر ہوا، اور ۰.۱۸۶۴۹۶ × ۳۶۵ = ۶۸.۰۷۱، معلوم ہوا کہ یکم محرم سنہ ۱۳۹۰ھ سے قبل سنہ ۱۹۷۰ء کے ۶۸ دن گزر چکے ہوں گے یعنی ۹ مارچ کو یکم محرم ہوگی۔

② سن عیسوی کے مطابق سن ہجری معلوم کرنے کا قاعدہ

گزشتہ سن عیسوی سے ۶۲۱.۵۴۴۲۵۷ تفریق کرکے حاصل تفریق کو ۰.۹۷۰۲۲۴ پر تقسیم کریں جواب تقسیم میں صحیح عدد سن ہجری ہوگا پھر اعشاریہ کو ۳۵۴ میں ضرب دیں تو ہجری سال کے گزشتہ ایام نکل آئیں گے۔

مثال:

سنہ ۲۰۰۰ء کے مطابق سن ہجری کی تخریج، (اس پر اشکال و جواب تتمہ "مسائل شتّٰی" میں ہے)

۱۹۹۹ − ۶۲۱.۵۴۴۲۵۷ = ۱۳۷۷.۴۵۵۷۴۳ ÷ ۰.۹۷۰۲۲۴ = ۱۴۱۹.۷۲۶۸۰۰۰۰۰۰۰، معلوم ہوا کہ سنہ ۲۰۰۰ء کا آغاز سنہ ۱۴۲۰ھ میں ہوا ہے، اور ۰.۷۲۶۸ × ۳۵۴ = ۲۵۷.۲۸۷۲ یعنی یکم جنوری سنہ ۲۰۰۰ء سے قبل سنہ ۱۴۲۰ھ کے ۲۵۷ دن گزر چکے تھے، جن کے شمار کا قاعدہ یہ ہے کہ محرم کے ۳۰ دن اور صفر کے ۲۹، پھر ربیع الاول کے ۳۰، اسی طرح بالترتیب جمع کرتے جائیں گے تو ثابت ہوگا کہ شوال کے ۲۱ دن گزرنے کے بعد ۲۲ شوال کو یکم جنوری تھی۔

مکہ مکرمہ زادہا اللہ تعالیٰ شرفاً۔ طول ۳۹ ۔ ۴۹ ۔ ۵۴، عرض ۲۱ ۔ ۲۱

وہ مقامات جن کا قبلہ مائل بجنوب ہے

نام شہر	طول		عرض		سمت قبلہ	
	درجہ	دقیقہ	درجہ	دقیقہ	درجہ	دقیقہ
اسلام آباد	۷۳	۸	۳۳	۴۲	۱۳	۱۳
اسلام آباد کشمیر	۷۵	۱۳	۳۳	۴۲	۱۳	۳۵
اٹک	۷۲	۲۲	۳۳	۴۶	۱۵	۰
ایبٹ آباد	۷۳	۱۳	۳۳	۷	۱۳	۳۵
انور	۷۶	۳۳	۲۷	۳۷	۲	۲۷
اجمیر	۷۴	۳۷	۲۶	۲۸	۱	۲۹
انبالہ	۷۶	۴۷	۳۰	۲۳	۶	۲۵
امرتسر	۷۴	۴۸	۳۱	۳۷	۹	۲۸
الموڑہ	۷۹	۳۷	۲۹	۳۶	۳	۳۳
آگرہ	۷۷	۵۹	۲۷	۱۰	۱	۳
احمد پور لمہ	۷۱	۱۵	۲۹	۱۰	۸	۱۱
اسکردو	۷۵	۳۳	۳۵	۸	۱۳	۱۵
اٹاوہ	۷۹	۲	۲۶	۴۶	۰	۲
بجنور	۷۸	۸	۲۹	۲۲	۳	۹
بدین	۶۸	۵۱	۲۴	۳۷	۱	۵
بیکانیر	۷۳	۱۸	۲۸	۱	۳	۵۳
بیلا	۶۶	۲۰	۲۶	۱۳	۵	۳۵
بھرت پور	۷۷	۱۶	۲۷	۳۰	۱	۳۹
جموں	۷۰	۳۵	۳۲	۵۹	۱۵	۲۲
بہاول نگر	۷۳	۱۳	۲۹	۵۸	۸	۸

نام شہر	طول		عرض		سمت قبلہ	
	درجہ	دقیقہ	درجہ	دقیقہ	درجہ	دقیقہ
بہاول پور	۷۱	۴۱	۲۹	۲۳	۸	۱۷
بہرائچ	۸۱	۳۶	۲۷	۳۳	۰	۶
بوشہر	۵۰	۵۳	۲۹	۰	۳۵	۷
بریلی	۷۹	۲۳	۲۸	۳۱	۱	۵۶
پشاور	۷۱	۳۰	۳۳	۵۹	۱۶	۱۰
پیلی بھیت	۷۹	۴۸	۲۸	۳۸	۲	۱۲
پٹیالہ	۷۶	۲۳	۳۰	۱۷	۲	۳۰
تربت	۶۳	۵	۲۵	۵۶	۷	۱۹
تھانہ بھون	۷۷	۲۳	۲۹	۲۳	۳	۵۰
ٹونک	۷۵	۵۳	۲۶	۸	۰	۳۳
ٹھٹھہ	۶۷	۵۳	۲۴	۳۵	۱	۳۷
جے پور	۷۵	۵۲	۲۶	۵۶	۱	۳۶
جودھپور	۷۲	۵۸	۲۶	۲۶	۲	۲۶
جیسلمیر	۷۰	۵۲	۲۶	۵۳	۳	۲۱
جھیل سانبھر	۷۵	۲۱	۲۷	۰	۲	۸
جھنگ	۷۲	۱۸	۳۱	۱۷	۱۱	۳
جہلم	۷۳	۴۱	۳۲	۵۶	۱۲	۳۲
جالندھر	۷۵	۲۸	۳۱	۱۹	۸	۳۱
جیکب آباد	۶۸	۲۷	۲۸	۱۵	۸	۳۱
جلال آباد	۷۰	۲۸	۳۴	۲۷	۱۷	۴۷

نام شہر	طول		عرض		سمت قبلہ	
	درجہ	دقیقہ	درجہ	دقیقہ	درجہ	دقیقہ
جلال پور	۷۳	۳۱	۳۲	۴۴	۱۲	۸
جموں	۷۵	۰	۳۲	۴۴	۱۱	۱۰
چاغی	۶۴	۴۳	۲۹	۱۹	۱۳	۵۲
چتوڑگڑھ	۷۴	۳۸	۲۴	۵۴	۰	۵۳
چترال	۷۱	۴۵	۳۵	۵۰	۱۸	۵۴
حیدرآباد سندھ	۶۸	۲۳	۲۵	۲۳	۳	۵۱
حصار	۷۵	۴۳	۲۹	۹	۵	۱۲
خاران	۶۵	۲۷	۲۸	۳۳	۱۱	۳۰
خیرپور	۶۸	۴۷	۲۷	۳۳	۶	۵۱
خیبر	۷۱	۰	۳۴	۱۴	۱۷	۴
دھولپور	۷۷	۵۳	۲۶	۴۰	۰	۴۴
دادو	۶۷	۴۶	۲۶	۴۶	۵	۵۸
دہلی	۷۷	۱۲	۲۸	۳۷	۳	۳۵
دیوبند	۷۷	۴۱	۲۹	۴۲	۴	۵۱
دھرم سالہ	۷۶	۳۰	۳۲	۱۷	۹	۲۹
دیر	۷۱	۴۹	۳۵	۱۰	۱۷	۴۵
دہرہ دون	۷۸	۱	۳۰	۱۸	۵	۳۰
ڈیرہ اسمٰعیل خاں	۷۰	۵۲	۳۱	۴۹	۱۳	۶
ڈیرہ غازیخاں	۷۰	۲۷	۳۰	۵	۱۰	۱۹
راولپنڈی	۷۳	۳	۳۳	۳۶	۱۳	۸
رحیم یارخاں	۷۰	۱۸	۲۸	۲۳	۷	۳۶
رہتک	۷۶	۳۵	۲۸	۵۳	۴	۱۹
زاہدان	۶۰	۵۵	۲۹	۲۷	۱۸	۱۸

نام شہر	طول		عرض		سمت قبلہ	
	درجہ	دقیقہ	درجہ	دقیقہ	درجہ	دقیقہ
سکھر	۶۸	۳۸	۲۷	۳۸	۷	۳۲
سانگھڑ	۶۸	۵۸	۲۶	۲	۳	۳۸
سرینگر	۷۴	۵۵	۳۴	۰	۱۳	۸
ساہیوال	۷۳	۵	۳۰	۳۸	۹	۳۱
سبی	۶۷	۵۳	۲۹	۳۱	۱۱	۲۵
سیالکوٹ	۷۴	۳۶	۳۲	۳۱	۱۱	۹
سراوان	۶۲	۱۹	۲۷	۲۵	۱۱	۳۸
سہارنپور	۷۷	۳۳	۲۹	۵۸	۵	۱۸
سرگودھا	۷۲	۴۰	۳۲	۵	۱۲	۲
سرہند	۷۶	۲۵	۳۰	۳۶	۶	۵۸
سبھراؤں	۷۴	۳۹	۳۱	۶	۸	۵۰
سیتاپور	۸۰	۴۱	۲۷	۳۳	۰	۳۰
شاہ پور	۷۲	۳۲	۳۲	۱۸	۱۲	۳۰
شیخوپورہ	۷۳	۵۸	۳۱	۴۳	۱۰	۳۶
شملہ	۷۷	۸	۳۱	۷	۷	۱۴
شاہجہانپور	۷۹	۵۳	۲۷	۵۲	۱	۷
شکارپور	۶۸	۳۸	۲۷	۵۶	۷	۴۴
صادق آباد	۷۰	۷	۲۸	۱۱	۷	۱۳
علیگڑھ	۷۸	۵	۲۷	۵۳	۳	۲
غزنی	۶۸	۱۷	۳۳	۳۳	۱۸	۴۱
فریدکوٹ	۷۴	۴۷	۳۰	۴۲	۸	۱۳
فیروزپور	۷۴	۳۶	۳۰	۵۵	۸	۴۱
فیصل آباد	۷۳	۲	۳۱	۲۸	۱۰	۴۴

نام شہر	طول درجہ	طول دقیقہ	عرض درجہ	عرض دقیقہ	سمت قبلہ درجہ	سمت قبلہ دقیقہ	نام شہر	طول درجہ	طول دقیقہ	عرض درجہ	عرض دقیقہ	سمت قبلہ درجہ	سمت قبلہ دقیقہ
فرخ آباد	۹	۳۳	۲۷	۲۳	۰	۳۸	مری	۷۳	۲۳	۳۳	۵۱	۱۳	۱۳
قلات	۶۶	۳۳	۲۹	۲۰	۱۱	۳۳	مالاکنڈ	۷۱	۵۳	۳۴	۳۶	۱۶	۳۶
گندھاوا	۶۵	۳۲	۳۱	۳۶	۱۷	۳۲	میانوالی	۷۱	۳۳	۳۲	۳۵	۱۳	۳۸
کراچی	۶۷	۰	۲۴	۵۱	۲	۲۵	مردان	۷۲	۱	۳۴	۲۱	۱۶	۱۵
کوئٹہ	۶۷	۴	۳۰	۱۲	۱۳	۳۳	میرپور خاص	۶۹	۲	۲۵	۳۰	۳	۳۳
کوہاٹ	۷۱	۳۳	۳۳	۳۳	۱۵	۳۴	ملتان	۷۱	۲۹	۳۰	۱۳	۹	۵۳
کرنال	۷۶	۵۷	۲۹	۳۹	۵	۱۳	مظفر آباد	۷۳	۲۸	۳۴	۲۳	۱۴	۵۹
کابل	۶۹	۱۱	۳۴	۳۱	۱۹	۲۱	مظفر گڑھ	۷۱	۱۲	۳۰	۴	۹	۳۸
کرولی	۷۷	۳	۲۶	۲۷	۰	۲۸	مظفر نگر	۷۷	۴۱	۲۹	۱۸	۴	۳۱
گلگت	۷۴	۱۸	۳۵	۵۳	۱۹	۲۸	مین پوری	۷۹	۱	۲۶	۱۳	۰	۳۹
گوجرانوالہ	۷۴	۸	۳۲	۵	۱۰	۵۱	میرٹھ	۷۷	۴۱	۲۹	۰	۳	۵۱
گوادر	۶۲	۲۰	۲۵	۸	۵	۲۹	مراد آباد	۷۸	۴۳	۲۸	۵۰	۳	۷
گجرات	۷۴	۸	۳۲	۳۹	۱۱	۲۴	متھرا	۷۷	۴۱	۲۷	۲۸	۱	۳۹
گورداسپور	۷۵	۳۲	۳۲	۲	۹	۳۱	نابھہ	۷۶	۱۷	۳۰	۳۵	۷	۱۶
گوڑگانوہ	۷۷	۳	۲۸	۳۰	۳	۲۸	نواب شاہ	۶۸	۲۶	۲۶	۱۴	۳	۳۱
لاڑکانہ	۶۸	۱۳	۲۷	۳۲	۷	۱۳	نصیر آباد	۷۴	۴۳	۲۶	۲۰	۱	۳۳
لوہارو	۷۵	۵۰	۲۸	۲۳	۳	-	ہوشیار پور	۷۵	۵۴	۳۱	۳۰	۸	۳۵
لکھیم پور کھیری	۸۰	۵۰	۲۷	۵۷	۰	۲۵	ہانسی	۷۵	۵۹	۲۹	۴	۴	۵۶
لاہور	۷۴	۱۶	۳۱	۳۳	۹	۵۵	ہردوئی	۸۰	۷	۲۷	۲۵	۰	۲۳
لدھیانہ	۷۵	۵۵	۳۰	۵۲	۷	۳۱	ہردوار	۷۸	۱۵	۲۹	۵۵	۴	۳۸
لورالائی	۶۸	۳۶	۳۰	۳۰	۱۲	۳۴	یارقند	۷۶	۲۰	۳۸	۲۰	۱۷	۵۷
		وہ مقامات جنکا قبلہ مائل بشمال ہے											
احمد آباد	۷۲	۳۲	۲۳	۲	۳	۱۳	انڈمان	۹۳	۰	۱۲	۰	۱۷	۵۲

نام شہر	طول		عرض		سمت قبلہ		نام شہر	طول		عرض		سمت قبلہ	
	درجہ	دقیقہ	درجہ	دقیقہ	درجہ	دقیقہ		درجہ	دقیقہ	درجہ	دقیقہ	درجہ	دقیقہ
اکیاب	۹۲	۳۸	۲۰	۸	۱۱	۱۸	بنکورا	۸۷	۲۰	۲۳	۱۱	۷	۱۳
ارکان	۹۳	۲۷	۲۰	۳۸	۱۱	۱	بوگرا	۸۹	۲۳	۲۳	۵۲	۶	۷
ایمرسٹ	۹۷	۳۳	۱۶	۳	۱۵	۵	بردوان	۸۷	۵۳	۲۳	۱۳	۷	۲۰
اندور	۷۵	۴۶	۲۲	۴۱	۳	۱۰	بھاگلپور	۸۶	۵۹	۲۵	۱۳	۴	۵۸
امراؤتی	۷۷	۴۶	۲۰	۵۵	۷	۲۴	بالاپور	۸۶	۵۴	۲۱	۳۰	۸	۵۰
اٹلام	۷۴	۵۶	۲۳	۱۷	۳	۳۱	بڑودہ	۷۳	۱۴	۲۲	۱۶	۴	۴۳
اجین	۷۵	۴۳	۲۳	۹	۳	۵۸	بلگام	۷۴	۳۱	۱۵	۵۰	۱۴	۵۷
اگرتلہ	۹۱	۱۸	۲۳	۴۷	۷	۴۴	بیجاپور	۷۵	۴۴	۱۶	۴۸	۱۳	۲۷
اودےپور (ریاست)	۷۳	۴۳	۲۴	۳۷	۰	۵۸	بمبئی	۷۲	۵۱	۱۸	۵۷	۱۰	۸
اودےپور	۸۳	۲۱	۲۲	۴۰	۶	۴۳	بڑوچ	۷۲	۵۸	۲۱	۴۴	۵	۳۱
انگلش بازار	۸۸	۱۳	۲۵	۰	۵	۳۶	بانسدہ	۷۳	۲۳	۲۰	۴۶	۷	۱۳
ارکاٹ	۷۹	۲۱	۱۲	۵۳	۱۸	۱۳	بھوج	۶۹	۴۳	۲۳	۱۸	۱	۴۹
الہ آباد	۸۰	۴۳	۲۵	۴۳	۲	۵	بسین	۹۴	۴۳	۱۶	۴۵	۱۴	۱۷
اعظم گڑھ	۸۳	۱۱	۲۶	۳	۲	۳۶	〃	۷۳	۴۹	۱۹	۳۰	۹	۳۶
اورنگ آباد	۷۵	۲۰	۱۹	۵۳	۸	۵۴	〃	۷۷	۱۱	۲۰	۵	۸	۴۹
ایلچ پور	۷۷	۳۰	۲۱	۱۶	۷	۱۳	بھوپال	۷۷	۲۰	۲۳	۱۴	۴	۲۰
ایورسٹ	۸۶	۵۶	۲۷	۵۷	۲	۱	بونڈی	۷۵	۳۷	۲۵	۲۶	۰	۲۷
اڑیسہ (ضلع)	۸۶	۲۰	۲۰	۳۰	۹	۷۴	بنسواڑہ	۷۴	۱۵	۲۳	۲۸	۳	۳
احمدنگر	۷۴	۴۳	۱۹	۸	۹	۵۸	بلاری	۷۶	۵۷	۱۵	۵	۱۵	۴۳
اکولا	۷۷	۳	۲۰	۴۰	۷	۵۸	برہم پور	۸۸	۱۳	۲۴	۵	۶	۳۲
اُسائی	۷۵	۵۷	۲۰	۱۳	۸	۲۷	بنگلور	۷۷	۳۵	۱۲	۵۷	۱۸	۲۵
اگنسور	۸۰	۲۷	۱۶	۱۵	۱۴	۴	باندھ	۸۰	۲۱	۲۵	۲۷	۲	۱۷
پری سال	۹۰	۱۸	۲۲	۴۶	۸	۲۳	بنارس	۸۳	۰	۲۵	۲۰	۳	۲۶

نام شہر	طول درجہ	طول دقیقہ	عرض درجہ	عرض دقیقہ	سمت قبلہ درجہ	سمت قبلہ دقیقہ
بیدر	۷۷	۳۰	۱۷	۵۳	۱۱	۵۵
بارگنج	۹۰	۱۸	۲۲	۲۹	۸	۳۰
بندیلکھنڈ	۷۹	۰	۲۵	۳۰	۱	۲۸
بنکاک	۱۰۰	۳۷	۱۳	۳۸	۱۲	۵۲
برہان پور	۷۶	۱۷	۲۱	۱۸	۶	۵۳
بستی	۸۲	۴۳	۲۶	۳۸	۱	۳۲
پرتاب گڑھ	۸۲	۰	۲۵	۵۵	۲	۳۰
پٹنہ	۸۵	۱۴	۲۳	۳	۲	۵۲
پٹواکھالی	۹۰	۱۹	۲۲	۲۳	۸	۳۶
پٹیالا	۸۹	۵۲	۳۷	۲۹	۳	۲۳
پورنیا	۸۷	۳۱	۲۵	۲۶	۴	۳۲
پوری (جگن ناتھ)	۸۵	۵۰	۱۹	۳۶	۱۰	۲۷
پرومِ	۹۵	۱۷	۱۸	۲۷	۱۲	۴۹
پیگو	۹۶	۱۸	۱۷	۲۶	۱۲	۵۹
پانڈیچری	۷۹	۴۸	۱۱	۵۶	۱۹	۱۲
پلاسی	۸۸	۱۰	۲۳	۴۶	۶	۵۰
پونا	۷۳	۵۳	۱۸	۲۹	۱۰	۵۲
پشنہ	۸۵	۱۱	۲۵	۲۳	۳	۵۸
-	۸۳	۳	۲۰	۳۳	۹	۹
پل آدم	۷۹	۳۵	۹	۵	۲۱	۳۰
پالمراس	۸۷	۳۰	۲۰	۳۷	۹	۵۱
ٹنگیل	۸۹	۵۵	۲۳	۱۸	۲	۵۰
ٹیچوکلپاپانیا	۹۲	۲۰	۲۳	۳۰	۸	۱۴

نام شہر	طول درجہ	طول دقیقہ	عرض درجہ	عرض دقیقہ	سمت قبلہ درجہ	سمت قبلہ دقیقہ
ترچناپلی	۷۸	۴۳	۱۰	۴۷	۲۰	۴۹
توتیکورن	۷۸	۸	۸	۴۷	۲۳	۱۸
تناسرم	۸۹	۵۵	۱۲	۲	۱۷	۵۸
تنجور	۷۹	۷	۱۰	۴۵	۲۰	۴۴
ٹونگو	۹۶	۲۲	۱۸	۵۷	۱۲	۵۲
تراونڈرم	۷۶	۵۹	۸	۳۰	۲۴	۳
ٹیٹول	۷۷	۴۲	۸	۵۲	۲۳	۲
ٹراونکور	۷۶	۵۰	۹	۱۰	۲۳	۱۸
جالون	۷۹	۲۱	۲۶	۹	۰	۵۷
جیسور	۸۹	۸	۲۳	۸	۷	۴۳
جیباسا	۸۵	۳۲	۲۲	۳۸	۷	۲۱
جلپائی گوڑی	۸۸	۵۰	۲۶	۲۸	۳	۲۰
جبلپور	۸۰	۵	۲۳	۹	۵	۱۴
جھانسی	۷۸	۳۵	۲۷	۱۳	-	۵۳
جوناگڑھ	۷۰	۲۲	۲۱	۲۹	۵	۲۶
جونپور	۸۲	۴۱	۲۵	۴۳	۲	۵۰
جزیرہ کولمب	۷۲	۳۰	۱۱	۲۰	۲۲	۱
جعفرآباد	۷۶	-	۳۰	۵۰	۷	۳۲
جزیرہ قمر	۱۲۵	۰	۹	۰	۲۰	۳۰
چاٹگام	۹۱	۵۰	۲۲	۲۱	۹	۱۱
چھپرا	۸۴	۳۰	۲۵	۳۵	۳	۲۹
چانڈا	۷۹	۱۸	۱۹	۵۵	۹	۲۰
چانڈپور	۹۰	۴۲	۲۳	۱۵	۸	۳

نام شہر	طول		عرض		سمت قبلہ		نام شہر	طول		عرض		سمت قبلہ	
	درجہ	دقیقہ	درجہ	دقیقہ	درجہ	دقیقہ		درجہ	دقیقہ	درجہ	دقیقہ	درجہ	دقیقہ
چنگل پٹ	۷۹	۵۹	۱۳	۳۱	۱۸	۳۰	رنگ پور	۸۹	۱۲	۲۵	۳۱	۵	۱۵
چتوڑ	۷۹	۶	۱۳	۱۰	۱۷	۵۳	ریوا	۸۱	۱۸	۲۴	۳۲	۳	۵۰
حیدرآباد دکن	۷۸	۳۰	۱۷	۱۸	۱۲	۴۴	سراج گنج	۸۹	۴۲	۲۴	۲۸	۶	۳۶
حسن	۷۶	۱۵	۱۳	۵۵	۱۸	۴۴	سلہٹ	۹۱	۵۰	۲۴	۵۳	۶	۵۴
خاندیس	۷۴	۳۰	۲۱	۳	۶	۵۶	سنبل پور	۸۳	۵۷	۲۱	۳۱	۸	۱۱
دارجلنگ	۸۸	۱۸	۲۷	۳	۳	۳۳	ستارا	۷۴	۱	۱۷	۴۱	۱۲	۹
دیناجپور	۸۸	۳۳	۲۵	۲۵	۵	۸	سولاپور	۷۵	۵۴	۱۷	۳۹	۱۲	۱۲
دموہ	۷۹	۳۷	۲۳	۴۷	۳	۱۵	سورت	۷۲	۵۰	۲۱	۱۰	۶	۲۴
دہوبری	۸۹	۵۸	۲۶	۲	۵	۱۰	سیلون	۸۰	۵۰	۷	۴۰	۲۳	۳۹
دہاروار	۷۵	۲	۱۵	۲۶	۱۵	۲۸	سلیم	۷۸	۱۰	۱۱	۳۷	۱۹	۵۷
دریائے کرشنا	۷۷	۱۰	۱۷	۲۰	۱۳	۴۰	سلطان پور	۸۲	۴	۲۶	۱۶	۱	۵۶
دریائے گوداوری	۸۰	۲۵	۱۸	۳۰	۱۱	۱۷	سکندرآباد	۷۸	۳۱	۱۷	۲۴	۱۲	۳۶
ڈھاکہ	۹۰	۲۳	۲۳	۳۵	۷	۳۰	سنگاپور	۱۰۳	۵۱	۱	۱۵	۲۳	۰
راجشاہی	۸۸	۲۶	۲۴	۲۳	۶	۱۸	سیاک	۱۰۲	۴	۰	۴۰	۲۳	۳۳
رانچی	۸۵	۳۰	۲۳	۱۲	۶	۴۱	شیلونگ	۹۰	۵۸	۲۵	۳۱	۶	۱
رتنا گرہی	۷۳	۱۹	۱۷	۰	۱۳	۱۶	شاہ آباد	۷۹	۵۶	۲۶	۳۶	۰	۳۶
راجکوٹ	۷۰	۴۶	۲۲	۲۰	۳	۵۷	عدن	۴۵	۴	۱۲	۵۲	۹۰	۳۲
رنگون	۹۶	۴	۱۶	۳۵	۱۳	۴۳	غازی پور	۸۳	۴۴	۲۵	۳۵	۳	۲۰
رنگامتی	۹۳	۱۱	۲۳	۴۰	۸	۵۹	فتحپور ہسوا	۸۰	۴۸	۲۵	۵۵	۱	۵۲
رائے پور	۸۱	۳۳	۲۱	۱۱	۸	۶	فتح پور	۸۱	۱۷	۲۷	۱۲	۰	۲۴
راجہ مندری	۸۱	۳۹	۱۷	۸	۱۳	۱	فرید پور	۸۹	۴۵	۲۳	۴۴	۷	۳۰
رام ند	۷۸	۴۸	۹	۲۲	۲۲	۲۵	فینی	۹۱	۲۲	۲۳	۱	۸	۲۷
رائے بریلی	۸۱	۱۳	۲۶	۱۲	۱	۴۰	فیض آباد	۸۲	۸	۲۶	۴۷	۱	۱۹

نام شہر	طول درجہ	طول دقیقہ	عرض درجہ	عرض دقیقہ	سمت قبلہ درجہ	سمت قبلہ دقیقہ
کوئمبٹور	۷۶	۵۷	۱۰	۵۸	۲۱	۳
کاکس بازار	۹۲	۱	۲۱	۲۸	۱۰	۷
کلکتہ	۸۸	۳۳	۲۲	۳۶	۸	۷
کرشنا نگر	۸۸	۲۷	۲۳	۲۳	۷	۱۸
کشن گنج	۸۸	۰	۲۶	۷	۳	۲۳
کوچ بہار	۸۹	۴۹	۲۶	۱۶	۴	۵۴
کشتیا	۸۹	۶	۲۳	۵۶	۴	۵۷
کٹک	۸۵	۵۳	۲۰	۲۸	۹	۴۳
کشور گنج	۹۰	۴۶	۲۴	۲۵	۷	۰
کاٹھیاواڑ	۷۱	۰	۲۱	۳۰	۵	۱۲
کومیلا	۹۱	۱۱	۲۳	۲۸	۷	۵۹
کچھ	۶۹	۲۹	۲۲	۳۰	۳	۳۶
کولہاپور	۷۴	۱۳	۱۹	۴۳	۱۳	۳۹
کنارا ضلع	۷۵	۰	۱۳	۰	۱۸	۵۵
کیوک پیو	۹۳	۳۰	۱۹	۲۲	۱۲	۴
کوٹہ	۷۵	۴۷	۲۵	۸	۰	۵۷
کالی کٹ	۷۵	۴۸	۱۱	۱۲	۲۱	۶
کوچین	۷۶	۱۵	۹	۵۶	۲۲	۲۳
کڈالور	۷۹	۳۶	۱۱	۴۳	۱۹	۲۹
کوٹاپا	۷۸	۵۱	۱۳	۲۶	۱۶	۲۲
کیرنول	۷۸	۵	۱۵	۴۷	۱۳	۴۳
کانپور	۸۰	۱۹	۲۶	۲۸	۰	۵۶
کوہ ارولی	۷۳	۲۰	۲۵	۰	۰	۱۰

نام شہر	طول درجہ	طول دقیقہ	عرض درجہ	عرض دقیقہ	سمت قبلہ درجہ	سمت قبلہ دقیقہ
کالپی	۷۹	۴۵	۲۶	۶	۱	۲۳
کٹھمنڈو	۸۵	۱۷	۲۷	۴۳	۱	۴۳
کھلنا	۸۹	۳۳	۲۲	۴۸	۸	۱۱
گونڈا	۸۱	۵۹	۲۷	۸	۰	۴۷
گوہاٹی	۹۱	۴۱	۲۶	۸	۵	۴۳
گارو کی پہاڑیاں	۹۰	۳۰	۲۵	۳۵	۵	۴۸
گوالپاڑہ	۹۰	۳۵	۲۶	۹	۵	۱۷
گیا	۸۴	۴۷	۲۴	۴۶	۴	۴۳
گورکھپور	۸۳	۲۳	۲۶	۴۳	۱	۵۳
گوا	۷۳	۵۳	۱۵	۲۷	۱۵	۳۳
گری	۹۳	۳۶	۱۷	۳۳	۱۳	۳۹
گوالیار	۷۸	۱۵	۲۶	۱۲	۰	۳۶
گنجام	۸۵	۷	۱۹	۲۳	۱۰	۴۴
لکھنؤ	۸۰	۵۶	۲۶	۵۱	۰	۴۳
لکھیم پور	۹۳	۰	۲۷	۱۳	۵	۳۶
مستی پور	۹۳	۳	۲۳	۴۳	۷	۴۴
مالوہ	۸۸	۸	۲۵	۱	۵	۴۳
مولوی بازار	۹۱	۳۳	۲۴	۳۶	۷	۳
مونگیر	۸۶	۳۰	۲۵	۲۳	۳	۳۸
مظفر پور	۸۵	۲۳	۲۶	۵	۳	۲۷
مانڈلے	۹۶	۹	۲۲	۱	۱۰	۳۰
مے انکٹیلا	۸۸	۳۸	۲۳	۳۰	۸	۲۵
مولمین	۹۷	۳۶	۱۶	۲۳	۱۳	۵۲

نام شہر	طول درجہ	طول دقیقہ	عرض درجہ	عرض دقیقہ	سمت قبلہ درجہ	سمت قبلہ دقیقہ
مدراس	۸۰	۱۷	۱۳	۵	۱۷	۵۰
سدورا	۷۶	۷	۹	۵۶	۲۱	۱۱
مچھلی پٹم	۸۰	۱۰	۱۴	۱۰	۱۴	۰
میسور	۷۶	۴۰	۱۲	۱۸	۱۴	۲۷
سیکدی	۹۱	۵	۲۲	۵۴	۸	۲۹
مرزا پور	۸۲	۳۳	۲۵	۷	۳	۳۲
منگلا پور	۷۳	۵۰	۱۲	۵۲	۱۹	۸
سیتا پور	۸۶	۶	۲۲	۳۷	۷	۵۳
مغلسرائے	۸۳	۷	۲۵	۱۸	۳	۳۱
نرنگ	۹۲	۴۸	۲۶	۱۶	۵	۵۹
نوشانی ضلع	۹۳	۰	۲۳	۰	۸	۲
ناسک	۷۳	۳۲	۲۰	۰	۸	۲۷
ٹمکور	۷۴	۳۹	۱۳	۲۷	۱	۳۸
ناگپور	۷۹	۵	۲۱	۸	۷	۳۱
نیلگری	۷۶	۳۵	۱۱	۲۵	۲۰	۳۲
نیگاپٹم	۷۹	۵۲	۱۰	۴۳	۲۰	۳۶
ٹانڈہ	۷۷	۲۱	۱۹	۸	۱۰	۱۰
نصیر آباد	۷۵	۳۷	۲۰	۵۸	۷	۳۷
نصیر آباد	۹۰	۲۳	۲۴	۳۷	۶	۳۱
نیلور	۷۹	۵۸	۱۳	۲۵	۱۲	۱۸
ہگلی	۸۸	۱۹	۲۲	۵۷	۷	۳۲
ہزاری باغ	۸۵	۳۰	۲۴	۳۵	۶	۵
ہوشنگ آباد	۷۷	۳۹	۲۳	۳۲	۵	۱۱
ہوڑا	۸۸	۸	۲۲	۳۰	۷	۵۷

سعودیہ عربیہ

نام شہر	طول درجہ	طول دقیقہ	عرض درجہ	عرض دقیقہ	سمت قبلہ درجہ	سمت قبلہ دقیقہ	
مدینہ منورہ	۳۹	۵۸	۲۴	۳۱	۱	۲	جنوب سے مغرب کی طرف
جدہ	۳۹	۲	۲۱	۳۰	۱۲	۵۰	مشرق سے شمال ”
رابغ	۳۹	۱	۲۲	۳۸	۲۹	۳۱	جنوب سے مشرق ”
ریاض	۴۶	۴۳	۲۴	۳۸	۲۶	۱۳	مغرب سے جنوب ”
طائف	۴۰	۲۳	۲۱	۱۶	۱۰	۱۳	مغرب سے شمال ”

فقط والحمد للہ اولاً وآخراً والصلوٰۃ والسلام علی نبی الرحمۃ الی یوم القیام

رشید احمد

یوم العرفۃ سنہ ۱۳۸۹ ہجری

سایہ سے سمت قبلہ معلوم کرنے کے اوقات کا نقشہ

عام طور پر قطب ستارہ یا قطب نما کے ذریعہ سمت قبلہ قائم کیجاتی ہے مگر اس میں چند مشکلات ہیں۔

(۱) قطب ستارہ کے ٹھیک شمال میں ہونیکا وقت معلوم کرنا پڑتا ہے یا قطب نما کی ضرورت پڑتی ہے۔

(۲) جغرافیائی قطب سے مقناطیسی قطب کے درجات انحراف کا علم ضروری ہے۔

(۳) زاویہ سمت قبلہ کے درجات معلوم ہوں۔

(۴) زاویہ بنانے کے لئے درجات کے نشان لگا ہوا کافی بڑا نصف دائرہ یا سمت قائم کرنیکا خودکار والا بڑا قطب نما ہو یا بطریق علم المثلث لکڑی بذریعہ پیمائش زاویہ بنایا جائے۔

سایہ کے ذریعہ سمت قبلہ قائم کرنے میں ان چیزوں کی ضرورت نہیں۔ اس طریقہ کی افادیت اور سہولت کے پیش نظر کئی بار خیال آتا رہا کہ پاکستان کے ہر بڑے شہر میں بذریعہ سایہ سمت قبلہ دریافت کرنے کے اوقات کا نقشہ مرتب کر کے ارشاد الحاسب کے ساتھ لگا دیا جائے مگر اس کام کی طوالت اور عدیم الفرصتی کی وجہ سے ہمت نہ ہوتی تھی ایک بار میں نے اپنے مخلص دوست ملک بشیر احمد صاحب بگوی ایکسین انجینیئر (چیف برانچ جنرل ہیڈ کوارٹر راولپنڈی) سے اسکا تذکرہ کیا، اللہ تعالیٰ نے ان کے قلب میں اس کام کی ایسی دھن لگا دی کہ انھوں نے مختلف اداروں میں چار حسابی مشینوں (کمپیوٹروں) کے ذریعہ ۵۰ شہروں کے اوقات مرتب کروا کر چاروں کے نتائج کا مقابلہ اور تسلی بخش پڑتال کر کے میرے سپرد کر دیئے میں نے بھی مزید اطمینان کے لئے چند اوقات کا امتحان کیا اور سرسری نظر سے سب کو دیکھا بعض مواضع میں کچھ سقم نظر آیا جسے درست کر دیا۔ اللہ تعالیٰ اس محنت کو قبول فرمائیں اور نافع بنائیں۔ آمین۔

ہدایات:

(۱) کوئی لکڑی وغیرہ یا تکلہ سیدھی کھڑی کیجائے تو صبح وشام کے خانے میں دیئے ہوئے اوقات میں اسکا سایہ سمت قبلہ پر ہوگا اور عمود والے خانہ کے وقت میں سایہ خط سمت قبلہ پر عمود واقع ہوگا۔

(۲) گرمیوں کی دوپہر میں سایہ جلدی گھومتا ہے اسلئے عمودی وقت کی بنسبت صبح وشام کے اوقات کا نتیجہ زیادہ صحیح نکلتا ہے خصوصاً ۳۰ سے کم عرض والے مقامات پر گرمیوں میں عمودی وقت سے کام لینا بہتر نہیں۔

رشید احمد

۲۰ ربیع الاول سنہ ۹۵ ہجری

اسلام آباد

طول ۷۳ر۱ — عرض ۳۳ر۷

زاویہ سمت قبلہ از شمال: حقیقی ۲ر۱۰۳ — مقناطیسی ۹ر۱۰۵

تاریخ	جنوری						فروری						مارچ					
	صبح		عمود		شام		صبح		عمود		شام		صبح		عمود		شام	
	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ
۱	✧		۱۱	۱۸	✧		✧		۱۱	۳۵	✧		✧		۱۱	۴۱	۵	۲۳
۵	✧			۲۱	✧		✧			۳۶	✧		✧			۴۳		۱۴
۱۰	✧			۲۳	✧		✧			۳۷	✧		✧			۴۲		۱
۱۵	✧			۲۶	✧		✧			۳۹	✧		✧			۴۳	۴	۴۹
۲۰	✧			۲۹	✧		✧			۴۰	۵	۳۶	✧			۴۳		۳۶
۲۵	✧			۳۱	✧		✧			۴۱		۳۳	✧			۴۳		۲۵

تاریخ	اپریل						مئی						جون					
	صبح		عمود		شام		صبح		عمود		شام		صبح		عمود		شام	
	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ
۱	✧		۱۱	۴۴	۴	۸	۵	۵۳	۱۱	۴۶	۳	۵۹	۶	۴۲	۱۱	۵۳	۳	۱۳
۵	✧			۴۴	۳	۵۸	۶	۱		۴۷		۵۲		۴۶		۵۴		۹
۱۰	✧			۴۳		۴۶		۹		۴۷		۴۲		۵۰		۵۵		۷
۱۵	✧			۴۴		۳۴		۱۷		۴۸		۳۴		۵۳		۵۶		۶
۲۰	۵	۳۴		۴۴		۲۳		۲۵		۴۹		۲۶		۵۵		۵۷		۶
۲۵		۴۳		۴۵		۱۲		۳۳		۵۱		۲۰		۵۷		۵۹		۸

تاریخ	جولائی						اگست						ستمبر					
	صبح		عمود		شام		صبح		عمود		شام		صبح		عمود		شام	
	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ
۱	۶	۵۶	۱۲	۰	۳	۱۱	۶	۳۰	۱۱	۵۷	۳	۵۱	✧		۱۱	۴۳	۳	۴۴
۵		۵۴		۰		۱۴		۱۴		۵۶		۵۸	✧			۴۰		۵۲
۱۰		۵۰		۰		۱۹		۴		۵۴	۳	۶	✧			۳۷	۴	۰
۱۵		۴۶		۰		۲۵	۵	۵۳		۵۲		۱۴	✧			۳۳		۹
۲۰		۳۹		۰		۳۲		۴۲		۴۹		۲۳	✧			۳۰		۱۷
۲۵		۳۲	۱۱	۵۹		۳۹	✧			۴۷		۳۲	✧			۲۷		۲۷

تاریخ	اکتوبر						نومبر						دسمبر					
	صبح		عمود		شام		صبح		عمود		شام		صبح		عمود		شام	
	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ
۱	✧		۱۱	۲۳	۳	۳۸	✧		۱۱	۷	✧		✧		۱۱	۵	✧	
۵	✧			۲۰		۴۴	✧			۶	✧		✧			۷	✧	
۱۰	✧			۱۷		۵۳	✧			۵	✧		✧			۸	✧	
۱۵	✧			۱۴	۵	۳	✧			۵	✧		✧			۱۰	✧	
۲۰	✧			۱۲		۱۳	✧			۴	✧		✧			۱۳	✧	
۲۵	✧			۹		۲۲	✧			۵	✧		✧			۱۵	✧	

طول	عرض	اٹک	زاویہ سمت قبلہ از شمال
۷۲ ، ۲۰	۳۳ ، ۸		حقیقی ق ۱۰۱ مقناطیسی ۵ ، ۱۰۶

تاریخ	جنوری صبح (گھنٹہ منٹ)	جنوری ظہر (گھنٹہ منٹ)	جنوری شام (گھنٹہ منٹ)	فروری صبح (گھنٹہ منٹ)	فروری ظہر (گھنٹہ منٹ)	فروری شام (گھنٹہ منٹ)	مارچ صبح (گھنٹہ منٹ)	مارچ ظہر (گھنٹہ منٹ)	مارچ شام (گھنٹہ منٹ)
۱	÷	۱۱ ۱۸	÷	÷	۱۱ ۳۵	÷	÷	۱۱ ۳۴	۵ ۳۰
۵	÷	۲۰	÷	÷	۳۶	÷	÷	۳۳	۱۱
۱۰	÷	۲۳	÷	÷	۳۷	÷	÷	۳۳	۴ ۵۹
۱۵	÷	۲۶	÷	÷	۳۹	÷	÷	۳۳	۴۷
۲۰	÷	۲۹	÷	÷	۳۸	۵ ۴۳	÷	۳۳	۴۳
۲۵	÷	۳۱	÷	÷	۳۶	۳۱	÷	۳۲	۴۳

تاریخ	اپریل صبح	اپریل ظہر	اپریل شام	مئی صبح	مئی ظہر	مئی شام	جون صبح	جون ظہر	جون شام
۱	÷	۱۱ ۲۵	۴ ۴	۵ ۵۰	۱۱ ۴۷	۳ ۵۹	۶ ۳۸	۱۱ ۵۵	۲ ۱۳
۵	÷	۲۵	۳ ۵۶	۵۸	۴۸	۵۱	۴۲	۵۶	۹
۱۰	÷	۲۵	۴۳	۶ ۵	۴۹	۴۲	۴۴	۵۷	۷
۱۵	÷	۲۵	۳۳	۱۳	۵۰	۳۳	۴۹	۵۸	۶
۲۰	÷	۲۶	۲۲	۲۲	۵۱	۲۵	۵۱	۵۹	۶
۲۵	۵ ۳۰	۲۶	۱۱	۲۹	۵۳	۲۰	۵۳	۱۲ ۱	۸

تاریخ	جولائی صبح	جولائی ظہر	جولائی شام	اگست صبح	اگست ظہر	اگست شام	ستمبر صبح	ستمبر ظہر	ستمبر شام
۱	۶ ۵۲	۱۲ ۲	۲ ۱۱	۶ ۱۷	۱۱ ۵۹	۳ ۵۰	÷	۱۱ ۴۴	۳ ۴۳
۵	۴۹	۲	۱۳	۱۰	۵۸	۵۷	÷	۴۱	۵۰
۱۰	۴۶	۲	۱۹	۰	۵۶	۴ ۵	÷	۳۸	۵۹
۱۵	۴۲	۲	۲۵	۵۰	۵۳	۱۴	÷	۳۴	۷
۲۰	۳۵	۱	۳۲	۳۹	۵۱	۲۳	÷	۳۰	۱۵
۲۵	۲۸	۰	۳۹	÷	۴۸	۳۱	÷	۲۸	۲۵

تاریخ	اکتوبر صبح	اکتوبر ظہر	اکتوبر شام	نومبر صبح	نومبر ظہر	نومبر شام	دسمبر صبح	دسمبر ظہر	دسمبر شام
۱	÷	۱۱ ۲۴	۴ ۳۵	÷	۱۱ ۷	÷	÷	۱۱ ۵	÷
۵	÷	۲۰	۴۳	÷	۶	÷	÷	۷	÷
۱۰	÷	۱۸	۵۱	÷	۵	÷	÷	۸	÷
۱۵	÷	۱۵	۵ ۰	÷	۵	÷	÷	۱۰	÷
۲۰	÷	۱۳	۱۰	÷	۳	÷	÷	۱۳	÷
۲۵	÷	۱۰	۱۹	÷	۳	÷	÷	۱۵	÷

طول ۷۳/۲ عرض ۳۴/۱۰

ایبٹ آباد

زاویۂ سمت قبلہ از شمال حقیقی ۱۰۳/۶ مقناطیسی ۱۰۶/۵

تاریخ	جنوری						فروری						مارچ					
	صبح		عمود		شام		صبح		عمود		شام		صبح		عمود		شام	
	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ
۱	÷		۱۱	۱۹	÷		÷		۱۱	۳۲	÷		÷		۱۱	۳۹	۵	۱۹
۵	÷			۱۸	÷		÷			۳۳	÷		÷			۴۱		۱۱
۱۰	÷			۲۱	÷		÷			۳۵	÷		÷			۴۰	۴	۵۸
۱۵	÷			۲۳	÷		÷			۳۶	÷		÷			۴۱		۴۷
۲۰	÷			۲۷	÷		÷			۳۸	۵	۴۲	÷			۴۱		۳۳
۲۵	÷			۲۹	÷		÷			۳۹		۳۰	÷			۴۱		۲۳

تاریخ	اپریل						مئی						جون					
۱	÷		۱۱	۴۲	۴	۶	۵	۳۹	۱۱	۴۳	۳	۵۹	۶	۳۷	۱۱	۵۲	۳	۱۳
۵	÷			۴۲	۳	۵۶		۵۷		۴۵		۵۱		۴۰		۵۲		۹
۱۰	÷			۴۲		۴۳	۶	۴		۴۵		۴۲		۴۴		۵۴		۷
۱۵	÷			۴۲		۳۳		۱۲		۴۷		۳۳		۴۸		۵۵		۶
۲۰	۵	۳۲		۴۳		۲۳		۳۰		۴۸		۳۶		۴۹		۵۶		۶
۲۵		۳۹		۴۳		۱۱		۳۸		۵۰		۳۰		۵۱		۵۸		۸

تاریخ	جولائی						اگست						ستمبر					
۱	۶	۵۰	۱۱	۵۹	۳	۱۲	۶	۱۵	۱۱	۵۶	۳	۵۰	÷		۱۱	۴۱	۳	۴۳
۵		۴۸		۵۸		۱۳		۹		۵۵		۵۷	÷			۳۹		۵۰
۱۰		۴۳		۵۹		۱۹	۵	۵۹		۵۲	۴	۵	÷			۳۵		۵۸
۱۵		۴۰		۵۹		۲۶		۴۹		۵۰		۱۳	÷			۳۱	۴	۶
۲۰		۳۴		۵۸		۳۳		۳۸		۴۸		۲۳	÷			۲۸		۱۳
۲۵		۲۷		۵۷		۳۹	÷			۴۵		۳۱	÷			۲۵		۲۳

تاریخ	اکتوبر						نومبر						دسمبر					
۱	÷		۱۱	۲۱	۴	۳۵	÷		۱۱	۵	÷		÷		۱۱	۳	÷	
۵	÷			۱۸		۴۱	÷			۴	÷		÷			۴	÷	
۱۰	÷			۱۵		۵۱	÷			۳	÷		÷			۶	÷	
۱۵	÷			۱۳	۵	۰	÷			۳	÷		÷			۸	÷	
۲۰	÷			۱۰		۹	÷			۲	÷		÷			۱۰	÷	
۲۵	÷			۷		۱۸	÷			۲	÷		÷			۱۳	÷	

طول	عرض		زاویہ سمت قبلہ از شمال
۶۱	۲۷ ۱۲	ایرانشہر (ایران)	حقیقی ۲۰۲ ۱۰۲ مقناطیسی ۲ ۱۰۳

تاریخ	جنوری صبح	جنوری ظہر	جنوری شام	فروری صبح	فروری ظہر	فروری شام	مارچ صبح	مارچ ظہر	مارچ شام
	گھنٹہ منٹ	گھنٹہ منٹ	گھنٹہ منٹ	گھنٹہ منٹ	گھنٹہ منٹ	گھنٹہ منٹ	گھنٹہ منٹ	گھنٹہ منٹ	گھنٹہ منٹ
۱	÷	۱۲ ۴۵	÷	÷	۱۲ ۴۱	÷	÷	۱۲ ۴۶	۶ ۲۸
۵	÷	۳۷	÷	÷	۴۲	÷	÷	۴۸	۱۵
۱۰	÷	۳۰	÷	÷	۴۳	÷	÷	۴۸	۵ ۵۹
۱۵	÷	۳۳	÷	÷	۴۵	÷	÷	۴۹	۴۲
۲۰	÷	۳۶	÷	÷	۴۶	۶ ۵۹	÷	۴۸	۲۸
۲۵	÷	۳۸	÷	÷	۴۸	۴۱	÷	۴۹	۱۴

تاریخ	اپریل صبح	اپریل ظہر	اپریل شام	مئی صبح	مئی ظہر	مئی شام	جون صبح	جون ظہر	جون شام
۱	÷	۱۲ ۴۹	۴ ۵۲	۷ ۱۳	۱۲ ۵۰	۳ ۲۴	۸ ۲۱	۱۲ ۵۶	۲ ۱۸
۵	÷	۴۹	۴۰	۲۳	۵۱	۱۳	۲۶	۵۸	۱۲
۱۰	÷	۴۸	۲۲	۳۳	۵۱	۱	۳۳	۵۹	۸
۱۵	÷	۴۹	۱۰	۴۵	۵۲	۲ ۵۰	۳۶	۰	۵
۲۰	۶ ۴۵	۴۹	۳ ۵۹	۵۶	۵۳	۳۸	۳۰	۱	۵
۲۵	۵۷	۵۰	۴۱	۸ ۸	۵۵	۲۹	۳۲	۳	۶

تاریخ	جولائی صبح	جولائی ظہر	جولائی شام	اگست صبح	اگست ظہر	اگست شام	ستمبر صبح	ستمبر ظہر	ستمبر شام
۱	۸ ۳۹	۱ ۳	۲ ۱۲	۷ ۴۵	۱ ۱	۳ ۹	÷	۱۲ ۴۷	۴ ۲۲
۵	۲۵	۴	۱۵	۳۶	۱	۱۸	÷	۴۵	۳۳
۱۰	۲۹	۳	۲۳	۲۳	۱۲ ۵۸	۳۰	÷	۴۲	۴۲
۱۵	۲۲	۵	۳۲	۹	۵۶	۴۱	÷	۳۸	۵۲
۲۰	۱۲	۳	۴۲	۶ ۵۳	۵۳	۵۲	÷	۳۵	۵ ۴
۲۵	۲	۳	۵۳	÷	۵۱	۴ ۶	÷	۳۲	۱۰

تاریخ	اکتوبر صبح	اکتوبر ظہر	اکتوبر شام	نومبر صبح	نومبر ظہر	نومبر شام	دسمبر صبح	دسمبر ظہر	دسمبر شام
۱	÷	۱۲ ۲۹	۵ ۲۳	÷	۱۲ ۱۳	÷	÷	۱۲ ۱۲	÷
۵	÷	۲۵	۳۴	÷	۱۲	÷	÷	۱۳	÷
۱۰	÷	۲۳	۵۹	÷	۱۱	÷	÷	۱۵	÷
۱۵	÷	۲۰	۶ ۹	÷	۱۱	÷	÷	۱۶	÷
۲۰	÷	۱۸	۲۳	÷	۱۱	÷	÷	۲۰	÷
۲۵	÷	۱۵	÷	÷	۱۱	÷	÷	۲۲	÷

طول	عرض		زاویہ سمت قبلہ از شمال
۷۰/۹	۳۳	**بنّوں**	حقیقی ۱۰۵/۴۰ مقناطیسی ۱۰۴

تاریخ	جنوری						فروری						مارچ					
	صبح		عمود		شام		صبح		عمود		شام		صبح		عمود		شام	
	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ
۱	÷		۱۱	۳۳	÷		÷		۱۱	۳۱	÷		÷		۱۱	۳۹	۵	۲۳
۵	÷			۲۸	÷		÷			۳۳	÷		÷			۵۰		۱۵
۱۰	÷			۲۹	÷		÷			۳۳	÷		÷			۵۰		۳
۱۵	÷			۳۲	÷		÷			۳۹	۵	۵۸	÷			۵۱	۴	۵۰
۲۰	÷			۳۵	÷		÷			۳۷		۴۷	÷			۵۱		۳۷
۲۵	÷			۳۷	÷		÷			۳۸		۳۵	÷			۵۱		۲۶

تاریخ	اپریل						مئی						جون					
۱	÷		۱۱	۵۳	۴	۸	۵	۵۵	۱۱	۵۵	۳	-	۶	۴۳	۱۲	۳	۲	۱۳
۵	÷			۵۲	۳	۵۹	۶	۳		۵۶	۲	۵۲		۴۸		۳		۹
۱۰	÷			۵۲		۴۶		۱۰		۵۶		۴۲		۵۳		۵		۷
۱۵	÷			۵۳		۳۵		۱۹		۵۷		۳۴		۵۵		۶		۵
۲۰	÷			۵۳		۲۴		۲۷		۵۹		۲۵		۵۷		۷		۵
۲۵	۵	۴۳		۵۳		۱۳		۳۵	۱۲	۱		۲۰		۵۹		۹		۷

تاریخ	جولائی						اگست						ستمبر					
۱	۶	۵۸	۱۲	۱۰	۲	۱۱	۶	۲۳	۱۲	۶	۲	۵۱	÷		۱۱	۵۱	۳	۳۵
۵		۵۵		۱۰		۱۳		۱۵		۵		۵۸	÷			۴۹		۵۲
۱۰		۵۲		۱۰		۱۹		۵		۳	۳	۶	÷			۴۵	۴	۱
۱۵		۴۷		۱۰		۲۵	۵	۵۴		۱		۱۳	÷			۴۱		۹
۲۰		۴۱		۹		۳۲	÷		۱۱	۵۸		۲۳	÷			۳۷		۱۸
۲۵		۳۳		۸		۳۹	÷			۵۵		۳۳	÷			۳۵		۲۸

تاریخ	اکتوبر						نومبر						دسمبر					
۱	÷		۱۱	۳۰	۳	۳۸	÷		۱۱	۱۴	÷		÷		۱۱	۱۱	÷	
۵	÷			۲۷		۴۵	÷			۱۳	÷		÷			۱۳	÷	
۱۰	÷			۲۳		۵۵	÷			۱۱	÷		÷			۱۴	÷	
۱۵	÷			۲۳	۵	۴	÷			۱۱	÷		÷			۱۶	÷	
۲۰	÷			۱۹		۱۴	÷			۱۱	÷		÷			۱۹	÷	
۲۵	÷			۲		۲۳	÷			۱۱	÷		÷			۲۱	÷	

طول	عرض	بہاولنگر	زاویہ سمت قبلہ از شمال
۷ ر ۳ ر ۴	۳۰		حقیقی ۹۸ ر ۱ مقناطیسی ۹۸ ر ۷

تاریخ	جنوری						فروری						مارچ					
	صبح		عمود		شام		صبح		عمود		شام		صبح		عمود		شام	
	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ
۱	÷		۱۱	۴۲	÷		÷		۱۱	۵۶	÷		÷		۱۱	۵۹	÷	
۵	÷			۴۳	÷		÷			۵۷	÷		÷		۱۲	۰	۵	۵۵
۱۰	÷			۴۷	÷		÷			۵۸	÷		÷		۱۱	۵۹		۳۰
۱۵	÷			۴۹	÷		÷			۵۹	÷		÷			۵۹		۳۶
۲۰	÷			۵۲	÷		÷			۵۹	÷		÷			۵۸		۱۱
۲۵	÷			۵۳	÷		÷			۵۹	÷		÷			۵۸	۳	۵۷
	اپریل						مئی						جون					
۱	÷		۱۱	۵۷	۳	۳۶	۶	۳۸	۱۱	۵۶	۳	۱۳	۷	۵۳	۱۲	۰	۳	۱۱
۵	÷			۵۷		۳۵		۵۸		۵۶		۳		۵۷		۱		۶
۱۰	۶	۰		۵۶		۱۰	۷	۸		۵۶	۲	۵۱	۸	۳		۲		۳
۱۵		۱۱		۵۶	۳	۵۶		۱۹		۵۷		۳۰		۷		۳		۰
۲۰		۳۳		۵۶		۳۳		۳۰		۵۷		۳۹		۹		۳		۰
۲۵		۳۳		۵۶		۲۹		۳۰		۵۹		۲۳		۱۱		۶		۳
	جولائی						اگست						ستمبر					
۱	۸	۹	۱۲	۷	۳	۶	۷	۳۰	۱۲	۶	۳	۵۹	۵	۵۹	۱۱	۵۵	۳	۸
۵		۶		۷		۱۰		۱۱		۵	۳	۸		۳۸		۵۳		۱۴
۱۰		۰		۷		۱۴	۶	۵۹		۴		۱۹	÷			۵۰		۳۸
۱۵	۷	۵۳		۸		۲۶		۲۶		۳		۲۹	÷			۴۷		۳۹
۲۰		۳۵		۸		۳۵		۳۳		۰		۳۱	÷			۴۳		۵۰
۲۵		۳۵		۷		۴۳		۱۸	۱۱	۵۸		۵۳	÷			۴۲		۳
	اکتوبر						نومبر						دسمبر					
۱	÷		۱۱	۳۹	۵	۱۶	÷		۱۱	۲۸	÷		÷		۱۱	۳۵	÷	
۵	÷			۳۷		۲۳	÷			۲۷	÷		÷			۳۰	÷	
۱۰	÷			۳۵		۳۶	÷			۲۶	÷		÷			۳۲	÷	
۱۵	÷			۳۳	÷		÷			۲۶	÷		÷			۳۳	÷	
۲۰	÷			۳۱	÷		÷			۲۷	÷		÷			۳۷	÷	
۲۵	÷			۲۹	÷		÷			۲۷	÷		÷			۳۹	÷	

بہاولپور

طول ۷۱/۴۱ — عرض ۲۹/۲۳

زاویہ سمتِ قبلہ از شمال: حقیقی ۹۸/۳ — مقناطیسی ۹۹/۰

تاریخ	جنوری صبح گھنٹہ	جنوری صبح منٹ	جنوری عمود گھنٹہ	جنوری عمود منٹ	جنوری شام گھنٹہ	جنوری شام منٹ	فروری صبح گھنٹہ	فروری صبح منٹ	فروری عمود گھنٹہ	فروری عمود منٹ	فروری شام گھنٹہ	فروری شام منٹ	مارچ صبح گھنٹہ	مارچ صبح منٹ	مارچ عمود گھنٹہ	مارچ عمود منٹ	مارچ شام گھنٹہ	مارچ شام منٹ
۱	÷		۱۱	۴۸	÷		÷		۱۲	۲	÷		÷		۱۳	۵	۶	۱۱
۵	÷			۵۰	÷		÷			۲	÷		÷			۴	۵	۵۹
۱۰	÷			۵۲	÷		÷			۳	÷		÷			۵		۴۳
۱۵	÷			۵۵	÷		÷			۴	÷		÷			۵		۳۰
۲۰	÷			۵۷	÷		÷			۵	÷		÷			۳		۱۳
۲۵	÷			۵۹	÷		÷			۵	÷		÷			۴		۰

تاریخ	اپریل صبح گھنٹہ	اپریل صبح منٹ	اپریل عمود گھنٹہ	اپریل عمود منٹ	اپریل شام گھنٹہ	اپریل شام منٹ	مئی صبح گھنٹہ	مئی صبح منٹ	مئی عمود گھنٹہ	مئی عمود منٹ	مئی شام گھنٹہ	مئی شام منٹ	جون صبح گھنٹہ	جون صبح منٹ	جون عمود گھنٹہ	جون عمود منٹ	جون شام گھنٹہ	جون شام منٹ
۱	÷		۱۲	۳	۴	۳۹	۶	۵۳	۱۲	۲	۳	۱۴	۸	۰	۱۲	۷	۲	۱۰
۵	÷			۳		۳۷	۷	۳		۳		۴		۵		۷		۵
۱۰	۶	۳		۲		۱۲		۱۵		۲	۳	۵۱		۱۱		۸		۱
۱۵		۱۶		۲	۳	۵۸		۲۶		۳		۳۰		۱۶		۹	۱	۵۹
۲۰		۲۸		۲		۴۴		۳۷		۳		۲۹		۱۸		۱۰		۵۸
۲۵		۴۰		۲		۳۰		۴۷		۵		۲۱		۲۰		۱۲	۲	۰

تاریخ	جولائی صبح گھنٹہ	جولائی صبح منٹ	جولائی عمود گھنٹہ	جولائی عمود منٹ	جولائی شام گھنٹہ	جولائی شام منٹ	اگست صبح گھنٹہ	اگست صبح منٹ	اگست عمود گھنٹہ	اگست عمود منٹ	اگست شام گھنٹہ	اگست شام منٹ	ستمبر صبح گھنٹہ	ستمبر صبح منٹ	ستمبر عمود گھنٹہ	ستمبر عمود منٹ	ستمبر شام گھنٹہ	ستمبر شام منٹ
۱	۸	۱۷	۱۲	۱۳	۲	۵	۷	۳۶	۱۲	۱۳	۳	۰	۶	۴	۱۲	۱	۴	۱۰
۵		۱۴		۱۳		۸		۱۸		۱۳		۸	÷		۱۱	۵۹		۲۰
۱۰		۸		۱۳		۱۶		۵		۱۰		۱۹	÷			۵۶		۳۱
۱۵		۱		۱۳		۲۵	۶	۵۱		۸		۳۱	÷			۵۳		۴۲
۲۰	۷	۵۲		۱۳		۳۳		۳۷		۹		۴۳	÷			۵۰		۵۳
۲۵		۴۲		۱۳		۴۴		۲۳		۴		۵۵	÷			۴۸	۵	۶

تاریخ	اکتوبر صبح گھنٹہ	اکتوبر صبح منٹ	اکتوبر عمود گھنٹہ	اکتوبر عمود منٹ	اکتوبر شام گھنٹہ	اکتوبر شام منٹ	نومبر صبح گھنٹہ	نومبر صبح منٹ	نومبر عمود گھنٹہ	نومبر عمود منٹ	نومبر شام گھنٹہ	نومبر شام منٹ	دسمبر صبح گھنٹہ	دسمبر صبح منٹ	دسمبر عمود گھنٹہ	دسمبر عمود منٹ	دسمبر شام گھنٹہ	دسمبر شام منٹ
۱	÷		۱۱	۳۵	۵	۱۹	÷		۱۱	۳۳	÷		÷		۱۱	۳۳	÷	
۵	÷			۳۲		۲۸	÷			۳۳	÷		÷			۳۶	÷	
۱۰	÷			۳۰		۲۱	÷			۳۲	÷		÷			۳۸	÷	
۱۵	÷			۲۸	÷		÷			۳۲	÷		÷			۳۹	÷	
۲۰	÷			۲۶	÷		÷			۳۲	÷		÷			۴۲	÷	
۲۵	÷			۲۵	÷		÷			۳۳	÷		÷			۴۴	÷	

طول	عرض	بیلا	زاویہ سمت قبلہ از شمال
۶۶/۳	۲۶/۲		حقیقی ۹۵/۸ مقناطیسی ۹۶/۱

تاریخ	جنوری						فروری						مارچ					
	صبح		عمود		شام		صبح		عمود		شام		صبح		عمود		شام	
	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ
۱	÷		۱۲	۱۹	÷		÷		۱۲	۳۲	÷		÷		۱۲	۳۳	÷	
۵	÷			۲۱	÷		÷			۳۳	÷		÷			۳۵	÷	
۱۰	÷			۲۳	÷		÷			۳۳	÷		÷			۳۳	۹	۲۶
۱۵	÷			۲۶	÷		÷			۳۳	÷		÷			۳۳		۹
۲۰	÷			۲۸	÷		÷			۳۵	÷		÷			۳۲	۵	۵۱
۲۵	÷			۳۰	÷		÷			۳۳	÷		÷			۳۱		۳۵
	اپریل						مئی						جون					
۱	÷		۱۲	۳۰	۵	۱۰	۷	۵۱	۱۲	۲۷	۳	۳۰	۹	۱۶	۱۲	۳۱	۳	۷
۵	۶	۳۷		۳۰	۴	۵۷	۸	۳		۲۸		۱۸		۲۳		۳۱	۱	۵۹
۱۰		۵۰		۲۹		۳۹		۱۷		۲۷		۳		۳۲		۳۳		۵۳
۱۵	۷	۵		۲۸		۲۳		۳۱		۲۸	۳	۲۹		۳۸		۳۴		۴۹
۲۰		۱۹		۲۸		۷		۳۹		۲۸		۳۳		۴۱		۳۵		۴۹
۲۵		۳۳		۲۸	۳	۵۰		۵۹		۳۰		۲۳		۴۳		۳۷		۵۱
	جولائی						اگست						ستمبر					
۱	۹	۳۹	۱۲	۳۷	۱	۵۷	۸	۲۹	۱۲	۳۷	۳	۱۱	۶	۵۰	۱۲	۲۸	۴	۳۷
۵		۳۳		۳۷	۲	۳		۱۸		۳۷		۲۲		۳۷		۲۶		۳۹
۱۰		۲۵		۳۸		۱۳		۳		۳۵		۳۵		۱۹		۲۳	۵	۲
۱۵		۱۵		۳۹		۲۳	۷	۳۶		۳۳		۴۹	÷			۲۱		۱۶
۲۰		۳		۳۸		۳۷		۲۵		۳۳	۳	۳	÷			۱۸		۲۹
۲۵	۸	۵۰		۳۸		۵۰		۱۳		۳۱		۱۹	÷			۱۶		۴۳
	اکتوبر						نومبر						دسمبر					
۱	÷		۱۲	۱۳	۶	۰	÷		۱۲	۳	÷		÷		۱۲	۶	÷	
۵	÷			۱۱		۱۱	÷			۳	÷		÷			۷	÷	
۱۰	÷			۹	÷		÷			۲	÷		÷			۹	÷	
۱۵	÷			۸	÷		÷			۳	÷		÷			۱۱	÷	
۲۰	÷			۶	÷		÷			۳	÷		÷			۱۳	÷	
۲۵	÷			۳	÷		÷			۴	÷		÷			۱۶	÷	

طول	عرض		زاویہ سمت قبلہ از شمال
۶۳ر۵	۲۵ر۲	پسنی	حقیقی ۹۵ر۵ مقناطیسی ۹۵ر۹

تاریخ	جنوری						فروری						مارچ					
	صبح		عصر		شام		صبح		عصر		شام		صبح		عصر		شام	
	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ
۱		÷	۱۲	۳۱		÷		÷	۱۲	۴۳		÷		÷	۱۲	۴۶		÷
۵		÷		۳۳		÷		÷		۴۵		÷		÷		۴۷		÷
۱۰		÷		۳۶		÷		÷		۴۵		÷		÷		۴۵	۶	۳۸
۱۵		÷		۳۸		÷		÷		۴۶		÷		÷		۴۵		۴۱
۲۰		÷		۴۰		÷		÷		۴۷		÷		÷		۴۴		۴
۲۵		÷		۴۳		÷		÷		۴۶		÷		÷		۴۳	۵	۳۵

تاریخ	اپریل						مئی						جون					
	صبح		عصر		شام		صبح		عصر		شام		صبح		عصر		شام	
	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ
۱	۶	۲۸	۱۲	۴۲	۵	۳۰	۸	۹	۱۲	۳۹	۳	۳۵	۹	۴۳	۱۲	۴۳	۴	۳
۵		۵۰		۴۲		۶		۴۳		۳۹		۲۳		۵۲		۴۳	۱	۵۴
۱۰	۵	۵		۴۰	۲	۳۷		۳۷		۳۹		۵	۱۰	۱		۴۴		۴۷
۱۵		۴۰		۴۰		۳۰		۵۴		۳۹	۴	۵۰		۸		۴۵		۴۳
۲۰		۲۵		۴۰		۱۳	۹	۸		۴۰		۳۳		۱۱		۴۶		۴۱
۲۵		۵۰		۳۹	۳	۵۶		۲۳		۴۱		۳۱		۱۳		۴۸		۴۴

تاریخ	جولائی						اگست						ستمبر					
	صبح		عصر		شام		صبح		عصر		شام		صبح		عصر		شام	
	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ
۱	۱۰	۸	۱۲	۴۹	۶	۵۰	۸	۴۹	۱۲	۴۹	۳	۱۲	۷	۵	۱۲	۴۰	۴	۲۵
۵		۲		۴۹		۵۶		۳۶		۴۹		۲۵	۶	۵۰		۳۸		۵۸
۱۰	۹	۵۱		۵۰	۴	۹		۲۰		۴۶		۴۰		۳۲		۳۵	۵	۱۲
۱۵		۴۰		۵۰		۴۲		۳		۴۶		۵۳		÷		۳۳		۲۶
۲۰		۲۹		۵۰		۳۹	۷	۴۶		۴۴	۴	۱۰		÷		۳۰		۴۰
۲۵		۱۱		۵۰		۵۱		۲۸		۴۲		۲۶		÷		۲۸		۵۵

تاریخ	اکتوبر						نومبر						دسمبر					
	صبح		عصر		شام		صبح		عصر		شام		صبح		عصر		شام	
	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ
۱		÷	۱۲	۲۵	۶	۱۲		÷	۱۲	۱۵		÷		÷	۱۲	۱۸		÷
۵		÷		۲۳		۲۲		÷		۱۵		÷		÷		۱۹		÷
۱۰		÷		۲۱		÷		÷		۱۳		÷		÷		۲۱		÷
۱۵		÷		۲۰		÷		÷		۱۵		÷		÷		۲۳		÷
۲۰		÷		۱۸		÷		÷		۱۵		÷		÷		۲۶		÷
۲۵		÷		۱۶		÷		÷		۱۶		÷		÷		۲۸		÷

طول	عرض	پنجگور	زاویہ سمت قبلہ از شمال
۶۴/۱	۲۶/۹		حقیقی ۹۹/۱ مقناطیسی ۹۹/۸

تاریخ	جنوری صبح	جنوری عمود	جنوری شام	فروری صبح	فروری عمود	فروری شام	مارچ صبح	مارچ عمود	مارچ شام
	گھنٹہ منٹ	گھنٹہ منٹ	گھنٹہ منٹ	گھنٹہ منٹ	گھنٹہ منٹ	گھنٹہ منٹ	گھنٹہ منٹ	گھنٹہ منٹ	گھنٹہ منٹ
۱	÷	۱۲ ۱۶	÷	÷	۱۲ ۳۱	÷	÷	۱۳ ۳۵	۶ ۳۳
۵	÷	۱۸	÷	÷	۳۲	÷	÷	۳۶	۲۳
۱۰	÷	۲۱	÷	÷	۳۳	÷	÷	۳۵	۵
۱۵	÷	۲۳	÷	÷	۳۴	÷	÷	۳۵	۵ ۴۹
۲۰	÷	۲۶	÷	÷	۳۵	÷	÷	۳۴	۳۳
۲۵	÷	۲۸	÷	÷	۳۵	÷	÷	۳۴	۱۷

تاریخ	اپریل صبح	اپریل عمود	اپریل شام	مئی صبح	مئی عمود	مئی شام	جون صبح	جون عمود	جون شام
۱	÷	۱۲ ۳۴	۳ ۵۳	۷ ۲۳	۱۲ ۳۳	۳ ۲۱	۸ ۳۰	۱۲ ۳۸	۲ ۸
۵	÷	۳۴	۴۲	۳۵	۳۳	۱۰	۴۲	۳۹	۱
۱۰	۶ ۲۸	۳۳	۲۵	۴۷	۳۳	۲ ۵۶	۵۳	۳۰	۱ ۵۶
۱۵	۳۱	۳۳	۱۰	۸ ۰	۳۳	۴۳	۵۸	۳۱	۵۳
۲۰	۵۴	۳۳	۳ ۵۵	۱۳	۳۵	۳۰	۹ ۱	۳۲	۵۲
۲۵	۷ ۸	۳۳	۳۹	۲۵	۳۷	۲۱	۳	۳۳	۵۳

تاریخ	جولائی صبح	جولائی عمود	جولائی شام	اگست صبح	اگست عمود	اگست شام	ستمبر صبح	ستمبر عمود	ستمبر شام
۱	۸ ۵۹	۱۲ ۳۵	۳ ۰	۷ ۵۹	۱۲ ۴۴	۳ ۳	۶ ۲۸	۱۲ ۳۳	۴ ۲۳
۵	۵۵	۳۵	۴	۴۹	۴۳	۱۳	÷	۳۰	۳۳
۱۰	۴۸	۳۵	۱۳	۳۵	۴۱	۲۶	÷	۲۷	۴۷
۱۵	۴۰	۳۶	۲۳	۲۰	۳۹	۳۹	÷	۲۳	۵۹
۲۰	۲۹	۳۵	۳۳	۳	۳۷	۵۳	÷	۲۱	۵ ۱۱
۲۵	۱۷	۳۵	۳۶	۶ ۴۹	۳۵	۴ ۶	÷	۱۸	۲۵

تاریخ	اکتوبر صبح	اکتوبر عمود	اکتوبر شام	نومبر صبح	نومبر عمود	نومبر شام	دسمبر صبح	دسمبر عمود	دسمبر شام
۱	÷	۱۲ ۱۵	۵ ۳۰	÷	۱۲ ۳	÷	÷	۱۲ ۳	÷
۵	÷	۱۳	۵۰	÷	۲	÷	÷	۵	÷
۱۰	÷	۱۰	۶ ۴	÷	۱	÷	÷	۷	÷
۱۵	÷	۸	÷	÷	۱	÷	÷	۸	÷
۲۰	÷	۶	÷	÷	۱	÷	÷	۱۱	÷
۲۵	÷	۴	÷	÷	۲	÷	÷	۱۳	÷

طول	عرض		زاویہ سمت قبلہ از شمال
۸ ٫ ۲ ٫ ۴۱	۱ ٫ ۳۶	**پشین (ایران)**	حقیقی ۰ ر ۲ ر ۹ مقناطیسی ۹۹ ر ۵

تاریخ	جنوری صبح گھنٹہ	منٹ	جنوری عمود گھنٹہ	منٹ	جنوری شام گھنٹہ	منٹ	فروری صبح گھنٹہ	منٹ	فروری عمود گھنٹہ	منٹ	فروری شام گھنٹہ	منٹ	مارچ صبح گھنٹہ	منٹ	مارچ عمود گھنٹہ	منٹ	مارچ شام گھنٹہ	منٹ
۱	÷		۱۲	۴۱	÷		÷		۱۲	۵۶	÷		÷		۱۲	۵۹	۷	-
۵	÷			۴۳	÷		÷			۵۶	÷		÷		۱	-	۶	۳۸
۱۰	÷			۴۹	÷		÷			۵۷	÷		÷			۰		۳۱
۱۵	÷			۴۸	÷		÷			۵۸	÷		÷			۰		۱۴
۲۰	÷			۵۱	÷		÷			۵۹	÷		÷		۱۲	۵۹	۵	۵۷
۲۵	÷			۵۳	÷		÷			۵۹	÷		÷			۵۹		۴۱

تاریخ	اپریل صبح گھنٹہ	منٹ	اپریل عمود گھنٹہ	منٹ	اپریل شام گھنٹہ	منٹ	مئی صبح گھنٹہ	منٹ	مئی عمود گھنٹہ	منٹ	مئی شام گھنٹہ	منٹ	جون صبح گھنٹہ	منٹ	جون عمود گھنٹہ	منٹ	جون شام گھنٹہ	منٹ
۱	÷		۱۲	۵۸	۵	۱۷	-	۵۳	۱۲	۵۷	۳	۴۰	۹	۱۳	۱	۳	۲	۳۳
۵	÷			۵۸		۳	۸	۵		۵۸		۲۹		۲۱		۳		۲۵
۱۰	۶	۵۳		۵۷	۴	۳۷		۱۷		۵۸		۱۳		۲۸		۴		۹
۱۵	۷	۸		۵۶		۳۱		۳۱		۵۹		۱		۳۳		۵		۶
۲۰		۲۳		۵۶		۱۵		۴۵		۵۹	۲	۴۶		۳۶		۶		۵
۲۵		۳۹		۵۶	۳	۵۹		۵۷	۱	۱		۳۶		۳۸		۸		۷

تاریخ	جولائی صبح گھنٹہ	منٹ	جولائی عمود گھنٹہ	منٹ	جولائی شام گھنٹہ	منٹ	اگست صبح گھنٹہ	منٹ	اگست عمود گھنٹہ	منٹ	اگست شام گھنٹہ	منٹ	ستمبر صبح گھنٹہ	منٹ	ستمبر عمود گھنٹہ	منٹ	ستمبر شام گھنٹہ	منٹ
۱	۹	۳۵	۱	۹	۲	۱۳	۸	۳۰	۱	۸	۳	۲۳	۶	۴۲	۱۲	۵۶	۴	۴۵
۵		۳۰		۹		۱۷		۱۹		۷		۳۲	÷			۵۳		۵۹
۱۰		۲۲		۱۰		۲۷		۳		۵		۴۵	÷			۵۱	۵	۹
۱۵		۱۳		۱۰		۳۸	۷	۴۸		۳		۵۹	÷			۴۸		۲۲
۲۰		۱		۱۰		۵۰		۳۲		۲	۴	۱۳	÷			۴۵		۳۵
۲۵	۸	۴۹		۹	۳	۲		۱۶		۰		۲۷	÷			۴۳		۴۹

تاریخ	اکتوبر صبح گھنٹہ	منٹ	اکتوبر عمود گھنٹہ	منٹ	اکتوبر شام گھنٹہ	منٹ	نومبر صبح گھنٹہ	منٹ	نومبر عمود گھنٹہ	منٹ	نومبر شام گھنٹہ	منٹ	دسمبر صبح گھنٹہ	منٹ	دسمبر عمود گھنٹہ	منٹ	دسمبر شام گھنٹہ	منٹ
۱	÷		۱۲	۴۰	۶	۵	÷		۱۲	۲۷	÷		÷		۱۲	۳۸	÷	
۵	÷			۳۸		۱۹	÷			۲۷	÷		÷			۳۰	÷	
۱۰	÷			۳۵		۳۰	÷			۲۶	÷		÷			۳۱	÷	
۱۵	÷			۳۳	÷		÷			۲۹	÷		÷			۳۳	÷	
۲۰	÷			۳۱	÷		÷			۲۹	÷		÷			۳۶	÷	
۲۵	÷		۱۲	۲۹	÷		÷			۳۲	÷		÷			۳۸	÷	

پشاور

طول: ۷۱/۳۵ — عرض: ۳۴°

زاویہ سمت قبلہ از شمال: حقیقی ۱۰۶/۲۳ — مقناطیسی ۱۰۸°

تاریخ	جنوری صبح گھنٹے	منٹ	جنوری عمود گھنٹے	منٹ	جنوری شام گھنٹے	منٹ	فروری صبح گھنٹے	منٹ	فروری عمود گھنٹے	منٹ	فروری شام گھنٹے	منٹ	مارچ صبح گھنٹے	منٹ	مارچ عمود گھنٹے	منٹ	مارچ شام گھنٹے	منٹ
۱	÷		۱۱	۱۷	÷		÷		۱۱	۳۳	÷		÷		۱۱	۴۳	۵	۱۶
۵	÷			۱۹	÷		÷			۳۵	÷		÷			۴۴		۷
۱۰	÷			۲۲	÷		÷			۳۷	÷		÷			۴۳	۳	۵۵
۱۵	÷			۲۵	÷		÷			۳۹	۵	۳۸	÷			۴۴		۴۳
۲۰	÷			۲۸	÷		÷			۴۰		۳۹	÷			۴۴		۳۱
۲۵	÷			۳۰	÷		÷			۴۱		۲۷	÷			۴۵		۳۰

تاریخ	اپریل صبح گھنٹے	منٹ	اپریل عمود گھنٹے	منٹ	اپریل شام گھنٹے	منٹ	مئی صبح گھنٹے	منٹ	مئی عمود گھنٹے	منٹ	مئی شام گھنٹے	منٹ	جون صبح گھنٹے	منٹ	جون عمود گھنٹے	منٹ	جون شام گھنٹے	منٹ
۱	÷		۱۱	۴۶	۴	۳	۵	۳۵	۱۱	۴۹	۲	۵۶	۶	۳۱	۱۱	۵۷	۲	۱۳
۵	÷			۴۶	۳	۵۴		۵۲		۵۰		۵۰		۳۵		۵۸		۹
۱۰	÷			۴۶		۴۲	۶	۰		۵۱		۴۱		۳۹		۵۹		۷
۱۵	÷			۴۷		۳۱		۷		۵۲		۳۳		۴۲	۱۲	۱		۶
۲۰	÷			۴۷		۲۰		۱۵		۵۳		۲۵		۴۳		۳		۶
۲۵	۵	۳۵		۴۸		۱۰		۲۳		۵۵		۲۰		۴۶		۴		۸

تاریخ	جولائی صبح گھنٹے	منٹ	جولائی عمود گھنٹے	منٹ	جولائی شام گھنٹے	منٹ	اگست صبح گھنٹے	منٹ	اگست عمود گھنٹے	منٹ	اگست شام گھنٹے	منٹ	ستمبر صبح گھنٹے	منٹ	ستمبر عمود گھنٹے	منٹ	ستمبر شام گھنٹے	منٹ
۱	۶	۴۵	۱۲	۴	۲	۱۲	۶	۱۱	۱۲	۱	۲	۵۰	÷		۱۱	۴۵	۳	۴۰
۵		۴۳		۴		۱۳		۳		۰		۵۶	÷			۴۳		۴۸
۱۰		۳۹		۴		۱۹	۵	۵۵	۱۱	۵۷	۳	۳	÷			۳۹		۵۶
۱۵		۳۵		۵		۲۵		۴۵		۵۵		۱۳	÷			۳۵	۴	۴
۲۰		۲۹		۴		۳۲	÷			۵۲		۲۰	÷			۳۱		۱۳
۲۵		۲۲		۳		۳۸	÷			۴۹		۲۹	÷			۲۸		۲۱

تاریخ	اکتوبر صبح گھنٹے	منٹ	اکتوبر عمود گھنٹے	منٹ	اکتوبر شام گھنٹے	منٹ	نومبر صبح گھنٹے	منٹ	نومبر عمود گھنٹے	منٹ	نومبر شام گھنٹے	منٹ	دسمبر صبح گھنٹے	منٹ	دسمبر عمود گھنٹے	منٹ	دسمبر شام گھنٹے	منٹ
۱	÷		۱۱	۲۴	۴	۳۲	÷		۱۱	۷	÷		÷		۱۱	۴	÷	
۵	÷			۲۰		۳۸	÷			۶	÷		÷			۶	÷	
۱۰	÷			۱۸		۴۷	÷			۴	÷		÷			۷	÷	
۱۵	÷			۱۵		۵۶	÷			۴	÷		÷			۹	÷	
۲۰	÷			۱۳	۵	۶	÷			۴	÷		÷			۱۳	÷	
۲۵	÷			۹		۱۳	÷			۳	÷		÷			۱۴	÷	

تربت

طول ۶۳ ۱ — عرض ۲۵ ۹

زاویہ سمت قبلہ از شمال
حقیقی ۲۹۷ ۳ مقناطیسی ۲۹۷ ۹

تاریخ	جنوری صبح گھنٹہ	منٹ	جنوری عمود گھنٹہ	منٹ	جنوری شام گھنٹہ	منٹ	فروری صبح گھنٹہ	منٹ	فروری عمود گھنٹہ	منٹ	فروری شام گھنٹہ	منٹ	مارچ صبح گھنٹہ	منٹ	مارچ عمود گھنٹہ	منٹ	مارچ شام گھنٹہ	منٹ
۱	÷		۱۳	۲۷	÷		÷		۱۳	۳۱	÷		÷		۱۳	۴۳	÷	
۵	÷			۲۹	÷		÷			۳۱	÷		÷			۴۳	۶	۳۱
۱۰	÷			۳۱	÷		÷			۳۲	÷		÷			۴۳		۳۴
۱۵	÷			۳۳	÷		÷			۳۳	÷		÷			۴۳		۷
۲۰	÷			۳۶	÷		÷			۳۴	÷		÷			۴۳	۵	۳۹
۲۵	÷			۳۸	÷		÷			۳۴	÷		÷			۴۲		۳۳

تاریخ	اپریل صبح گھنٹہ	منٹ	اپریل عمود گھنٹہ	منٹ	اپریل شام گھنٹہ	منٹ	مئی صبح گھنٹہ	منٹ	مئی عمود گھنٹہ	منٹ	مئی شام گھنٹہ	منٹ	جون صبح گھنٹہ	منٹ	جون عمود گھنٹہ	منٹ	جون شام گھنٹہ	منٹ
۱	÷		۱۳	۳۱	۵	۹	۷	۴۹	۱۳	۳۹	۳	۳۹	۹	۱۳	۱۳	۴۳	۲	۷
۵	÷			۳۱	۳	۵۶	۸	۳		۴۰		۱۷		۲۲		۴۳	۱	۵۹
۱۰	۶	۴۹		۴۰		۳۸		۱۵		۳۹		۲		۲۹		۴۵		۵۳
۱۵	۷	۳		۳۹		۲۱		۲۹		۴۰	۲	۴۸		۳۶		۴۶		۴۹
۲۰		۱۷		۳۹		۵		۴۴		۴۰		۳۳		۳۸		۴۷		۳۸
۲۵		۳۲		۳۹	۳	۳۹		۵۷		۴۲		۲۲		۴۰		۴۹		۵۰

تاریخ	جولائی صبح گھنٹہ	منٹ	جولائی عمود گھنٹہ	منٹ	جولائی شام گھنٹہ	منٹ	اگست صبح گھنٹہ	منٹ	اگست عمود گھنٹہ	منٹ	اگست شام گھنٹہ	منٹ	ستمبر صبح گھنٹہ	منٹ	ستمبر عمود گھنٹہ	منٹ	ستمبر شام گھنٹہ	منٹ
۱	۹	۳۶	۱۳	۵۰	۱	۵۶	۸	۲۷	۱۳	۴۹	۳	۱۰	۹	۴۸	۱۳	۳۹	۳	۳۶
۵		۳۱		۵۰	۲	۱		۱۶		۴۹		۳۱		۳۵		۳۷		۳۷
۱۰		۲۲		۵۱		۱۳		۰		۴۰		۳۳	÷			۳۴	۵	۱
۱۵		۱۳		۵۱		۲۴	۷	۴۳		۴۵		۴۸	÷			۳۱		۱۳
۲۰		۰		۵۱		۳۶		۲۷		۴۳	۴	۳	÷			۲۸		۲۷
۲۵	۸	۴۷		۵۰		۴۹		۱۱		۴۳		۱۷	÷			۲۶		۴۳

تاریخ	اکتوبر صبح گھنٹہ	منٹ	اکتوبر عمود گھنٹہ	منٹ	اکتوبر شام گھنٹہ	منٹ	نومبر صبح گھنٹہ	منٹ	نومبر عمود گھنٹہ	منٹ	نومبر شام گھنٹہ	منٹ	دسمبر صبح گھنٹہ	منٹ	دسمبر عمود گھنٹہ	منٹ	دسمبر شام گھنٹہ	منٹ
۱	÷		۱۳	۲۳	۵	۵۸	÷		۱۲	۱۳	÷		÷		۱۲	۱۳	÷	
۵	÷			۲۱	۶	۹	÷			۱۱	÷		÷			۱۵	÷	
۱۰	÷			۱۹		۲۳	÷			۱۱	÷		÷			۱۷	÷	
۱۵	÷			۱۷	÷		÷			۱۱	÷		÷			۱۸	÷	
۲۰	÷			۱۵	÷		÷			۱۱	÷		÷			۲۱	÷	
۲۵	÷			۱۳	÷		÷			۱۳	÷		÷			۲۳	÷	

طول	عرض	ٹھٹہ	زاویہ سمت قبلہ از شمال
۶۷، ۹	۲۴، ۷		حقیقی ۸، ۹۱ مقناطیسی ۲، ۹۱

تاریخ	جنوری صبح (گھنٹہ منٹ)	جنوری عمود (گھنٹہ منٹ)	جنوری شام (گھنٹہ منٹ)	فروری صبح (گھنٹہ منٹ)	فروری عمود (گھنٹہ منٹ)	فروری شام (گھنٹہ منٹ)	مارچ صبح (گھنٹہ منٹ)	مارچ عمود (گھنٹہ منٹ)	مارچ شام (گھنٹہ منٹ)
۱	÷	۱۲ ۳۶	÷	÷	۱۲ ۳۷	÷	÷	۱۲ ۳۷	÷
۵	÷	۲۸	÷	÷	۳۸	÷	÷	۳۷	÷
۱۰	÷	۳۰	÷	÷	۳۸	÷	÷	۳۵	÷
۱۵	÷	۳۳	÷	÷	۳۸	÷	÷	۳۴	÷
۲۰	÷	۳۴	÷	÷	۳۸	÷	÷	۳۲	۹ ۱۸
۲۵	÷	۳۵	÷	÷	۳۷	÷	۹ ۳۳	۳۲	۱
	اپریل			**مئی**			**جون**		
۱	۶ ۵۶	۱۲ ۲۰	۵ ۳۴	۸ ۳۳	۱۲ ۲۲	۳ ۳۴	۱۰ ۱۹	۱۲ ۲۶	۲ ۲
۵	۷ ۹	۲۹	۳۰	۴۷	۲۲	۳۰	۳۷	۲۶	۱ ۵۱
۱۰	۲۴	۲۷	۰	۹ ۳	۲۳	۱۳	۳۸	۲۷	۴۲
۱۵	۳۰	۲۷	۴ ۴۳	۱۹	۲۳	۲ ۵۵	۴۷	۲۸	۳۵
۲۰	۵۶	۲۶	۲۳	۳۷	۲۲	۳۷	۵۱	۲۹	۳۳
۲۵	۸ ۱۳	۲۵	۶	۵۴	۲۵	۲۳	۵۳	۳۱	۳۵
	جولائی			**اگست**			**ستمبر**		
۱	۱۰ ۳۶	۱۲ ۳۳	۱ ۲۵	۹ ۱۵	۱۲ ۳۴	۳ ۱۹	۷ ۲۴	۱۲ ۲۶	۳ ۵۸
۵	۳۸	۳۴	۵۳	۲	۳۳	۳۲	۹	۲۵	۵ ۱۱
۱۰	۲۵	۳۳	۲ ۷	۸ ۴۴	۳۳	۳۸	۶ ۵۰	۲۳	۳۶
۱۵	۱۲	۳۴	۲۳	۲۶	۳۱	۳ ۴	۳۱	۲۱	۳۱
۲۰	۹ ۵۶	۳۴	۳۹	۷	۳۰	۳۱	÷	۱۹	۵۵
۲۵	۳۹	۳۴	۵۵	۷ ۲۹	۲۹	۳۷	÷	۱۷	۹ ۱۳
	اکتوبر			**نومبر**			**دسمبر**		
۱	÷	۱۲ ۱۵	÷	÷	۱۲ ۸	÷	÷	۱۲ ۱۳	÷
۵	÷	۱۳	÷	÷	۸	÷	÷	۱۳	÷
۱۰	÷	۱۲	÷	÷	۷	÷	÷	۱۶	÷
۱۵	÷	۱۰	÷	÷	۸	÷	÷	۱۸	÷
۲۰	÷	۹	÷	÷	۹	÷	÷	۲۱	÷
۲۵	÷	۸	÷	÷	۱۰	÷	÷	۲۳	÷

طول	عرض		زاویہ سمت قبلہ از شمال
۶۸/۲۸	۲۸/۲	**جیکب آباد**	حقیقی ۹۸/۵ مقناطیسی ۹۸/۸

تاریخ	جنوری						فروری						مارچ					
	صبح		عمود		شام		صبح		عمود		شام		صبح		عمود		شام	
	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ
۱		÷	۱۲	۰		÷		÷	۱۲	۱۵		÷		÷	۱۲	۱۸	۶	۲۳
۵		÷		۳		÷		÷		۱۶		÷		÷		۱۹		۱۱
۱۰		÷		۵		÷		÷		۱۶		÷		÷		۱۸	۵	۵۵
۱۵		÷		۸		÷		÷		۱۷		÷		÷		۱۸		۳۹
۲۰		÷		۱۰		÷		÷		۱۸		÷		÷		۱۷		۲۳
۲۵		÷		۱۳		÷		÷		۱۸		÷		÷		۱۷		۹

تاریخ	اپریل						مئی						جون					
۱		÷	۱۲	۱۷	۳	۳۷	۷	۹	۱۲	۱۵	۳	۱۸	۸	۱	۱۲	۲۰	۲	۹
۵		÷		۱۷		۳۵		۱۹		۱۶		۷		۲۵		۲۱		۳
۱۰	۶	۱۶		۱۶		۱۹		۳۱		۱۶	۲	۵۳		۳۱		۲۲	۱	۵۹
۱۵		۲۹		۱۶		۳		۴۲		۱۷		۳۳		۳۶		۲۳		۵۶
۲۰		۴۱		۱۵	۲	۵۰		۵۵		۱۷		۳۰		۳۹		۲۴		۵۶
۲۵		۵۳		۱۵		۳۵	۸	۵		۱۹		۳۱		۴۱		۲۶		۵۸

تاریخ	جولائی						اگست						ستمبر					
۱	۸	۳۸	۱۲	۲۷	۳	۳	۷	۴۲	۱۲	۲۶	۳	۳	۶	۱۶	۱۲	۱۵	۴	۱۷
۵		۳۴		۲۷		۷		۳۳		۲۵		۱۱		÷		۱۳		۲۷
۱۰		۲۷		۲۸		۱۵		۱۹		۲۴		۲۳		÷		۱۰		۳۹
۱۵		۲۰		۲۸		۲۴		۶		۲۲		۳۵		÷		۷		۵۰
۲۰		۱۰		۲۸		۳۴	۶	۵۱		۲۰		۴۸		÷		۴	۵	۲
۲۵	۷	۵۹		۲۷		۴۵		۳۶		۱۸	۴			÷		۲		۱۵

تاریخ	اکتوبر						نومبر						دسمبر					
۱		÷	۱۱	۵۹	۵	۳۰		÷	۱۱	۴۶		÷		÷	۱۱	۴۷		÷
۵		÷		۵۶		۳۹		÷		۴۶		÷		÷		۴۹		÷
۱۰		÷		۵۳		۵۲		÷		۴۵		÷		÷		۵۱		÷
۱۵		÷		۵۲		÷		÷		۴۵		÷		÷		۵۳		÷
۲۰		÷		۵۰		÷		÷		۴۵		÷		÷		۵۵		÷
۲۵		÷		۴۸		÷		÷		۴۶		÷		÷		۵۷		÷

طول	عرض	چاغی	زاویہ سمت قبلہ از شمال
۶۴/۴	۲۹/۳		حقیقی ۱۰۳/۹　مقناطیسی ۱۰۳/۸

تاریخ	جنوری صبح گھنٹہ	منٹ	جنوری عمود گھنٹہ	منٹ	جنوری شام گھنٹہ	منٹ	فروری صبح گھنٹہ	منٹ	فروری عمود گھنٹہ	منٹ	فروری شام گھنٹہ	منٹ	مارچ صبح گھنٹہ	منٹ	مارچ عمود گھنٹہ	منٹ	مارچ شام گھنٹہ	منٹ
۱	÷		۱۱	۵۶	÷		÷		۱۲	۱۲	÷		÷		۱۲	۱۹	۵	۵۳
۵	÷			۵۸	÷		÷			۱۳	÷		÷			۲۱		۴۴
۱۰	÷		۱۲	۱	÷		÷			۱۵	÷		÷			۲۰		۲۹
۱۵	÷			۴	÷		÷			۱۶	÷		÷			۲۱		۱۶
۲۰	÷			۶	÷		÷			۱۸	۶	۳۱	÷			۲۱		۱
۲۵	÷			۹	÷		÷			۱۹		۷	÷			۲۱	۴	۳۸

تاریخ	اپریل صبح گھنٹہ	منٹ	اپریل عمود گھنٹہ	منٹ	اپریل شام گھنٹہ	منٹ	مئی صبح گھنٹہ	منٹ	مئی عمود گھنٹہ	منٹ	مئی شام گھنٹہ	منٹ	جون صبح گھنٹہ	منٹ	جون عمود گھنٹہ	منٹ	جون شام گھنٹہ	منٹ
۱	÷		۱۲	۲۲	۴	۲۸	۶	۳۳	۱۲	۲۳	۳	۸	۷	۳۳	۱۲	۳۳	۲	۱۱
۵	÷			۲۲		۱۷		۴۳		۲۵	۲	۵۹		۳۸		۳۳		۶
۱۰	÷			۲۲		۳		۵۳		۲۵		۴۸		۴۳		۳۳		۳
۱۵	÷			۲۲	۳	۳۹	۷	۳		۲۶		۳۸		۴۷		۳۵		۱
۲۰	۶	۱۲		۲۳		۳۷		۱۴		۲۸		۲۸		۴۹		۳۶		۱
۲۵		۳۰		۲۳		۲۴		۲۱		۲۹		۲۰		۵۱		۳۸		۳

تاریخ	جولائی صبح گھنٹہ	منٹ	جولائی عمود گھنٹہ	منٹ	جولائی شام گھنٹہ	منٹ	اگست صبح گھنٹہ	منٹ	اگست عمود گھنٹہ	منٹ	اگست شام گھنٹہ	منٹ	ستمبر صبح گھنٹہ	منٹ	ستمبر عمود گھنٹہ	منٹ	ستمبر شام گھنٹہ	منٹ
۱	۷	۴۹	۱۲	۳۹	۲	۷	۷	۴	۱۲	۳۵	۲	۵۶	÷		۱۲	۲۱	۴	۱
۵		۴۶		۳۸		۱۰	۶	۵۶		۳۵	۳	۴	÷			۱۸		۱۰
۱۰		۴۱		۳۹		۱۷		۴۳		۳۳		۱۴	÷			۱۵		۲۰
۱۵		۳۵		۳۹		۲۵		۳۱		۳۰		۲۴	÷			۱۱		۳۰
۲۰		۲۷		۳۸		۳۳		۱۸		۲۷		۳۶	÷			۷		۴۰
۲۵		۱۸		۳۷		۴۲	÷			۲۵		۴۷	÷			۵		۵۲

تاریخ	اکتوبر صبح گھنٹہ	منٹ	اکتوبر عمود گھنٹہ	منٹ	اکتوبر شام گھنٹہ	منٹ	نومبر صبح گھنٹہ	منٹ	نومبر عمود گھنٹہ	منٹ	نومبر شام گھنٹہ	منٹ	دسمبر صبح گھنٹہ	منٹ	دسمبر عمود گھنٹہ	منٹ	دسمبر شام گھنٹہ	منٹ
۱	÷		۱۲	۱	۵	۵	÷		۱۱	۴۵	÷		÷		۱۱	۴۳	÷	
۵	÷		۱۱	۵۷		۱۳	÷			۴۴	÷		÷			۴۳	÷	
۱۰	÷			۵۵		۲۵	÷			۴۳	÷		÷			۴۶	÷	
۱۵	÷			۵۲		۳۶	÷			۴۳	÷		÷			۴۷	÷	
۲۰	÷			۵۰		۴۷	÷			۴۲	÷		÷			۵۰	÷	
۲۵	÷			۴۷		۵۸	÷			۴۳	÷		÷			۵۳	÷	

طول ۷۱/۴۷ عرض ۳۵/۸

چترال

زاویہ سمت قبلہ از شمال
حقیقی ۱۰۸/۹ مقناطیسی ۱۱۱/۳

تاریخ	جنوری						فروری						مارچ					
	صبح		عمود		شام		صبح		عمود		شام		صبح		عمود		شام	
	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ
۱	÷		۱۱	۴	÷		÷		۱۱	۲۳	÷		÷		۱۱	۳۲	۵	۰
۵	÷			۷	÷		÷			۲۴	÷		÷			۳۳	۴	۵۳
۱۰	÷			۱۰	÷		÷			۲۶	۵	۳۸	÷			۳۴		۴۱
۱۵	÷			۱۳	÷		÷			۲۸		۴۹	÷			۳۵		۳۰
۲۰	÷			۱۶	÷		÷			۳۰		۲۱	÷			۳۵		۱۹
۲۵	÷			۱۸	÷		÷			۳۱		۱۰	÷			۳۶		۹

تاریخ	اپریل						مئی						جون					
	صبح		عمود		شام		صبح		عمود		شام		صبح		عمود		شام	
	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ
۱	÷		۱۱	۳۷	۳	۵۳	۵	۲۵	۱۱	۴۳	۲	۵۳	۶	۶	۱۱	۵۱	۲	۱۳
۵	÷			۳۸		۴۵		۳۱		۴۳		۴۶		۹		۵۲		۱۰
۱۰	÷			۳۸		۳۴		۳۸		۴۴		۳۸		۱۳		۵۳		۹
۱۵	÷			۳۹		۲۴		۴۵		۴۵		۳۱		۱۶		۵۵		۸
۲۰	÷			۴۰		۱۴		۵۲		۴۷		۲۴		۱۸		۵۶		۸
۲۵	÷			۴۱		۴		۵۸		۴۹		۱۹		۲۰		۵۸		۱۰

تاریخ	جولائی						اگست						ستمبر					
	صبح		عمود		شام		صبح		عمود		شام		صبح		عمود		شام	
	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ
۱	۶	۱۹	۱۱	۵۹	۲	۱۳	۵	۴۹	۱۱	۵۴	۲	۴۷	÷		۱۱	۳۷	۳	۳۲
۵		۱۷		۵۸		۱۵		۴۳		۵۳		۵۳	÷			۳۴		۳۸
۱۰		۱۳		۵۸		۲۰		۳۴		۵۰		۵۹	÷			۳۰		۴۶
۱۵		۱۰		۵۸		۲۵	÷			۴۷	۳	۶	÷			۲۶		۵۳
۲۰		۵		۵۷		۳۱	÷			۴۵		۱۳	÷			۲۲	۴	۰
۲۵	۵	۵۹		۵۶		۳۷	÷			۴۲		۲۲	÷			۱۹		۹

تاریخ	اکتوبر						نومبر						دسمبر					
	صبح		عمود		شام		صبح		عمود		شام		صبح		عمود		شام	
	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ
۱	÷		۱۱	۱۳	۴	۱۸	÷		۱۰	۵۶	۵	۸	÷		۱۰	۵۲	÷	
۵	÷			۱۱		۲۳	÷			۵۴	÷		÷			۵۳	÷	
۱۰	÷			۸		۳۲	÷			۵۳	÷		÷			۵۵	÷	
۱۵	÷			۵		۳۹	÷			۵۲	÷		÷			۵۶	÷	
۲۰	÷			۱		۴۸	÷			۵۱	÷		÷			۵۹	÷	
۲۵	÷		۱۰	۵۸		۵۶	÷			۵۱	÷		÷		۱۱	۱	÷	

طول ۷۸/۲۸　　عرض ۱۷/۲۵　　**حیدرآباد**　　زاویہ سمت قبلہ از شمال حقیقی ۲۹۲/۸ مقناطیسی ۲۹۲/۸

تاریخ	جنوری صبح گھنٹہ	منٹ	عمود گھنٹہ	منٹ	شام گھنٹہ	منٹ	فروری صبح گھنٹہ	منٹ	عمود گھنٹہ	منٹ	شام گھنٹہ	منٹ	مارچ صبح گھنٹہ	منٹ	عمود گھنٹہ	منٹ	شام گھنٹہ	منٹ
۱	÷		۱۲	۲۰	÷		÷		۱۲	۳۲	÷		÷		۱۲	۳۳	÷	
۵	÷			۲۲	÷		÷			۳۳	÷		÷			۳۲	÷	
۱۰	÷			۲۵	÷		÷			۳۳	÷		÷			۳۱	÷	
۱۵	÷			۲۷	÷		÷			۳۳	÷		÷			۳۰	۶	۳۶
۲۰	÷			۲۹	÷		÷			۳۳	÷		÷			۲۹		۷
۲۵	÷			۳۰	÷		÷			۳۳	÷		÷			۲۸	۵	۵۰

تاریخ	اپریل صبح گھنٹہ	منٹ	عمود گھنٹہ	منٹ	شام گھنٹہ	منٹ	مئی صبح گھنٹہ	منٹ	عمود گھنٹہ	منٹ	شام گھنٹہ	منٹ	جون صبح گھنٹہ	منٹ	عمود گھنٹہ	منٹ	شام گھنٹہ	منٹ
۱	۶	۴۳	۱۲	۳۶	۵	۲۵	۸	۱۳	۱۲	۲۶	۳	۴۹	۹	۵۱	۱۲	۲۴	۲	۶
۵		۵۶		۳۶		۱۱		۳۰		۲۳		۳۵	۱۰	۱		۲۴	۱	۵۹
۱۰	۷	۱۱		۳۴	۴	۵۲		۴۴		۲۱		۹		۱۰		۲۵		۴۹
۱۵		۲۶		۳۳		۳۵		۵۹		۲۱	۲	۵۳		۱۸		۲۷		۴۳
۲۰		۴۱		۳۳		۱۸	۹	۱۶		۲۱		۳۹		۲۶		۲۷		۴۲
۲۵		۵۷		۳۲		۰		۳۱		۲۳		۲۳		۳۳		۲۹		۴۴

تاریخ	جولائی صبح گھنٹہ	منٹ	عمود گھنٹہ	منٹ	شام گھنٹہ	منٹ	اگست صبح گھنٹہ	منٹ	عمود گھنٹہ	منٹ	شام گھنٹہ	منٹ	ستمبر صبح گھنٹہ	منٹ	عمود گھنٹہ	منٹ	شام گھنٹہ	منٹ
۱	۱۰	۱۷	۱۲	۳۰	۱	۵۲	۸	۵۷	۱۲	۴۱	۳	۱۶	۷	۱۱	۱۲	۳۳	۴	۵۰
۵		۱۱		۳۰		۵۸		۴۴		۴۱		۲۸	۶	۵۶		۲۲	۵	۲
۱۰		۰		۳۱	۲	۱۱		۲۶		۳۹		۴۳		۳۸		۱۹		۱۸
۱۵	۹	۴۸		۳۲		۲۲		۱۰		۳۸		۵۹		۲۰		۱۷		۳۱
۲۰		۳۲		۳۱		۳۹	۷	۵۲		۳۷	۴	۱۵	÷			۱۵		۴۵
۲۵		۱۹		۳۱		۵۴		۳۵		۳۶		۳۰	÷			۱۳	۶	۱

تاریخ	اکتوبر صبح گھنٹہ	منٹ	عمود گھنٹہ	منٹ	شام گھنٹہ	منٹ	نومبر صبح گھنٹہ	منٹ	عمود گھنٹہ	منٹ	شام گھنٹہ	منٹ	دسمبر صبح گھنٹہ	منٹ	عمود گھنٹہ	منٹ	شام گھنٹہ	منٹ
۱	÷		۱۲	۱۱	÷		÷		۱۲	۳	÷		÷		۱۲	۷	÷	
۵	÷			۹	÷		÷			۳	÷		÷			۸	÷	
۱۰	÷			۷	÷		÷			۳	÷		÷			۱۰	÷	
۱۵	÷			۶	÷		÷			۳	÷		÷			۱۳	÷	
۲۰	÷			۵	÷		÷			۴	÷		÷			۱۵	÷	
۲۵	÷			۳	÷		÷			۵	÷		÷			۱۷	÷	

طول	عرض		زاویہ سمت قبلہ از شمال
۶۶/۶°	۲۷/۸°	**خضدار**	حقیقی ۹۹° مقناطیسی ۹۹/۲°

تاریخ	جنوری صبح گھنٹہ	جنوری صبح منٹ	جنوری عمود گھنٹہ	جنوری عمود منٹ	جنوری شام گھنٹہ	جنوری شام منٹ	فروری صبح گھنٹہ	فروری صبح منٹ	فروری عمود گھنٹہ	فروری عمود منٹ	فروری شام گھنٹہ	فروری شام منٹ	مارچ صبح گھنٹہ	مارچ صبح منٹ	مارچ عمود گھنٹہ	مارچ عمود منٹ	مارچ شام گھنٹہ	مارچ شام منٹ
۱	÷		۱۲	۶	÷		÷		۱۲	۲۱	÷		÷		۱۲	۲۵	۶	۲۵
۵	÷			۸	÷		÷			۲۲	÷		÷			۲۵		۱۳
۱۰	÷			۱۱	÷		÷			۲۲	÷		÷			۲۳	۵	۵۷
۱۵	÷			۱۳	÷		÷			۲۳	÷		÷			۲۵		۴۲
۲۰	÷			۱۶	÷		÷			۲۳	÷		÷			۲۳		۳۶
۲۵	÷			۱۸	÷		÷			۲۳	÷		÷			۲۳		۱۱

تاریخ	اپریل صبح گھنٹہ	اپریل صبح منٹ	اپریل عمود گھنٹہ	اپریل عمود منٹ	اپریل شام گھنٹہ	اپریل شام منٹ	مئی صبح گھنٹہ	مئی صبح منٹ	مئی عمود گھنٹہ	مئی عمود منٹ	مئی شام گھنٹہ	مئی شام منٹ	جون صبح گھنٹہ	جون صبح منٹ	جون عمود گھنٹہ	جون عمود منٹ	جون شام گھنٹہ	جون شام منٹ
۱	÷		۱۲	۲۳	۴	۴۹	۷	۱۳	۱۲	۲۳	۳	۱۹	۸	۲۳	۱۲	۲۸	۳	۹
۵	÷			۲۳		۳۷		۲۳		۲۳		۸		۳۰		۲۸		۳
۱۰	۶	۱۹		۲۲		۲۰		۳۵		۲۳	۲	۵۵		۳۶		۲۹	۱	۵۹
۱۵		۳۲		۲۲		۵		۴۶		۲۳		۴۳		۴۱		۳۱		۵۶
۲۰		۴۳		۲۲	۳	۵۱		۵۹		۲۳		۳۰		۴۴		۳۲		۵۶
۲۵		۵۷		۲۲		۳۶	۸	۱۰		۲۶		۲۱		۴۶		۳۳		۵۸

تاریخ	جولائی صبح گھنٹہ	جولائی صبح منٹ	جولائی عمود گھنٹہ	جولائی عمود منٹ	جولائی شام گھنٹہ	جولائی شام منٹ	اگست صبح گھنٹہ	اگست صبح منٹ	اگست عمود گھنٹہ	اگست عمود منٹ	اگست شام گھنٹہ	اگست شام منٹ	ستمبر صبح گھنٹہ	ستمبر صبح منٹ	ستمبر عمود گھنٹہ	ستمبر عمود منٹ	ستمبر شام گھنٹہ	ستمبر شام منٹ
۱	۸	۴۳	۱۲	۳۴	۳	۳	۷	۴۶	۱۲	۳۳	۳	۳	۶	۱۹	۱۲	۳۱	۴	۱۹
۵		۴۹		۳۴		۶		۴۷		۳۲		۱۳	÷			۱۹		۳۹
۱۰		۳۲		۳۵		۱۵		۲۳		۳۱		۲۴	÷			۱۶		۳۱
۱۵		۲۵		۳۵		۲۴		۹		۲۹		۳۶	÷			۱۳		۵۳
۲۰		۱۴		۳۵		۳۵	۶	۵۳		۲۷		۴۹	÷			۱۰	۵	۴
۲۵		۴		۳۴		۳۵		۳۹		۲۵	۴	۲	÷			۸		۱۸

تاریخ	اکتوبر صبح گھنٹہ	اکتوبر صبح منٹ	اکتوبر عمود گھنٹہ	اکتوبر عمود منٹ	اکتوبر شام گھنٹہ	اکتوبر شام منٹ	نومبر صبح گھنٹہ	نومبر صبح منٹ	نومبر عمود گھنٹہ	نومبر عمود منٹ	نومبر شام گھنٹہ	نومبر شام منٹ	دسمبر صبح گھنٹہ	دسمبر صبح منٹ	دسمبر عمود گھنٹہ	دسمبر عمود منٹ	دسمبر شام گھنٹہ	دسمبر شام منٹ
۱	÷		۱۲	۵	۵	۳۲	÷		۱۱	۵۲	÷		÷		۱۱	۵۳	÷	
۵	÷			۲		۳۳	÷			۵۲	÷		÷			۵۵	÷	
۱۰	÷			۰		۵۵	÷			۵۱	÷		÷			۵۶	÷	
۱۵	÷		۱۱	۵۸	÷		÷			۵۱	÷		÷			۵۸	÷	
۲۰	÷			۵۶	÷		÷			۵۱	÷		÷		۱۲	۱	÷	
۲۵	÷			۵۴	÷		÷			۵۲	÷		÷			۳	÷	

طول ۶۰/۳ عرض ۲۸/۳ **رشت (ایران)** زاویہ سمت قبلہ از شمال حقیقی ۱۰۰/۲۸ مقناطیسی ۱۰۶/۱

تاریخ	جنوری صبح گھنٹہ	منٹ	جنوری دوپہر گھنٹہ	منٹ	جنوری شام گھنٹہ	منٹ	فروری صبح گھنٹہ	منٹ	فروری دوپہر گھنٹہ	منٹ	فروری شام گھنٹہ	منٹ	مارچ صبح گھنٹہ	منٹ	مارچ دوپہر گھنٹہ	منٹ	مارچ شام گھنٹہ	منٹ
۱	÷		۱۲	۶	÷		÷		۱۲	۳۴	÷		÷		۱۲	۴۲	۶	۱۰
۵	÷			۳۰	÷		÷			۳۵	÷		÷			۴۳	۵	۵۹
۱۰	÷			۳۲	÷		÷			۳۶	÷		÷			۴۴		۳۳
۱۵	÷			۳۵	÷		÷			۳۹	۶	۵۰	÷			۴۴		۳۰
۲۰	÷			۳۸	÷		÷			۴۰		۴۸	÷			۴۳		۱۵
۲۵	÷			۳۰	÷		÷			۴۱		۲۳	÷			۴۵		۲

تاریخ	اپریل صبح گھنٹہ	منٹ	اپریل دوپہر گھنٹہ	منٹ	اپریل شام گھنٹہ	منٹ	مئی صبح گھنٹہ	منٹ	مئی دوپہر گھنٹہ	منٹ	مئی شام گھنٹہ	منٹ	جون صبح گھنٹہ	منٹ	جون دوپہر گھنٹہ	منٹ	جون شام گھنٹہ	منٹ
۱	÷		۱۲	۳۵	۳	۴۲	۶	۵۰	۱۲	۴۸	۳	۳۰	۸	۵۳	۱۲	۵۶	۲	۲۱
۵	÷			۳۶		۳۱	۷	۰		۴۹		۱۱		۵۷		۵۷		۱۶
۱۰	÷			۳۵		۱۶		۱۰		۵۰	۲	۵۹	۸	۲		۵۸		۱۲
۱۵	÷			۳۶		۲		۲۰		۵۱		۴۹		۶	۱	۰		۱۰
۲۰	÷			۳۷	۲	۴۹	۰	۳۹		۵۲		۳۸		۹		۱		۱۰
۲۵	۶	۳۵		۳۷		۳۶		۳۰		۵۴		۳۱		۱۱		۳		۱۲

تاریخ	جولائی صبح گھنٹہ	منٹ	جولائی دوپہر گھنٹہ	منٹ	جولائی شام گھنٹہ	منٹ	اگست صبح گھنٹہ	منٹ	اگست دوپہر گھنٹہ	منٹ	اگست شام گھنٹہ	منٹ	ستمبر صبح گھنٹہ	منٹ	ستمبر دوپہر گھنٹہ	منٹ	ستمبر شام گھنٹہ	منٹ
۱	۸	۸	۱	۳	۲	۱۶	۷	۲۱	۱	۰	۳	۷	÷		۱۲	۴۴	۳	۱۳
۵		۵		۳		۲۰		۱۳	۱۲	۵۹		۱۹	÷			۴۲		۲۳
۱۰		۰		۳		۲۶		۱		۵۶		۲۹	÷			۳۸		۳۴
۱۵	۷	۵۳		۳		۳۵	۶	۴۸		۵۴		۳۷	÷			۳۳		۴۴
۲۰		۴۵		۳		۴۳	÷			۵۱		۴۸	÷			۳۱		۵۵
۲۵		۳۶		۳		۵۳	÷			۴۹		۵۹	÷			۲۸	۵	۷

تاریخ	اکتوبر صبح گھنٹہ	منٹ	اکتوبر دوپہر گھنٹہ	منٹ	اکتوبر شام گھنٹہ	منٹ	نومبر صبح گھنٹہ	منٹ	نومبر دوپہر گھنٹہ	منٹ	نومبر شام گھنٹہ	منٹ	دسمبر صبح گھنٹہ	منٹ	دسمبر دوپہر گھنٹہ	منٹ	دسمبر شام گھنٹہ	منٹ
۱	÷		۱۲	۲۴	۵	۳۱	÷		۱۲	۷	÷		÷		۱۲	۳	÷	
۵	÷			۲۰		۲۸	÷			۶	÷		÷			۶	÷	
۱۰	÷			۱۷		۴۰	÷			۴	÷		÷			۷	÷	
۱۵	÷			۱۵		۵۱	÷			۴	÷		÷			۹	÷	
۲۰	÷			۱۲	۴	۴	÷			۴	÷		÷			۱۰	÷	
۲۵	÷			۹		۱۵	÷			۳	÷		÷			۱۳	÷	

طول ۷۰ ۲۸ ۵ — عرض ۳۰ ۲ ۵ — **ڈیرہ** — زاویہ سمت قبلہ از شمال: حقیقی ۱۰۷ ۲۸ مقناطیسی ۱۰۹ ۵

تاریخ	جنوری صبح	جنوری عمود	جنوری شام	فروری صبح	فروری عمود	فروری شام	مارچ صبح	مارچ عمود	مارچ شام
	گھنٹہ منٹ	گھنٹہ منٹ	گھنٹہ منٹ	گھنٹہ منٹ	گھنٹہ منٹ	گھنٹہ منٹ	گھنٹہ منٹ	گھنٹہ منٹ	گھنٹہ منٹ
۱	÷	۱۱ ۹	÷	÷	۱۱ ۲۷	÷	÷	۱۱ ۳۵	۵ ۶
۵	÷	۱۲	÷	÷	۲۸	÷	÷	۳۶	۴ ۵۸
۱۰	÷	۱۳	÷	÷	۳۰	۵ ۲۹	÷	۳۷	۴۷
۱۵	÷	۱۷	÷	÷	۳۲	۳۷	÷	۳۸	۳۶
۲۰	÷	۲۰	÷	÷	۳۳	۲۸	÷	۳۸	۲۳
۲۵	÷	۲۳	÷	÷	۳۵	۱۷	÷	۳۹	۱۳

تاریخ	اپریل صبح	اپریل عمود	اپریل شام	مئی صبح	مئی عمود	مئی شام	جون صبح	جون عمود	جون شام
۱	÷	۱۱ ۴۰	۳ ۵۷	۸ ۲۲	۱۱ ۴۴	۲ ۵۵	۹ ۱۹	۱۱ ۵۲	۲ ۱۴
۵	÷	۴۱	۴۹	۴۰	۴۵	۴۸	۱۹	۵۳	۱۱
۱۰	÷	۴۱	۳۷	۴۶	۴۶	۴۰	۲۳	۵۵	۹
۱۵	÷	۴۱	۲۶	۵۲	۴۷	۳۲	۲۶	۵۶	۸
۲۰	÷	۴۲	۱۷	۹ ۱	۴۹	۲۵	۲۸	۵۸	۸
۲۵	÷	۴۳	۷	۸	۵۱	۲۰	۳۰	۱۲ -	۲

تاریخ	جولائی صبح	جولائی عمود	جولائی شام	اگست صبح	اگست عمود	اگست شام	ستمبر صبح	ستمبر عمود	ستمبر شام
۱	۹ ۲۹	۱۲ -	۲ ۱۳	۸ ۵۰	۱۱ ۵۶	۲ ۴۸	÷	۱۱ ۴۰	۳ ۳۹
۵	۳۷	-	۱۵	۵۲	۵۵	۵۳	÷	۳۶	۴۴
۱۰	۲۴	-	۲۰	۴۲	۵۳	۳ ۱	÷	۳۲	۵۰
۱۵	۲۰	-	۲۶	۳۳	۵۰	۹	÷	۲۹	۵۷
۲۰	۱۳	۱۱ ۵۹	۳۳	÷	۴۷	۱۷	÷	۲۵	۴ ۵
۲۵	۸	۵۸	۳۸	÷	۴۴	۲۵	÷	۲۲	۱۳

تاریخ	اکتوبر صبح	اکتوبر عمود	اکتوبر شام	نومبر صبح	نومبر عمود	نومبر شام	دسمبر صبح	دسمبر عمود	دسمبر شام
۱	÷	۱۱ ۱۸	۳ ۲۳	÷	۱۱ -	۵ ۱۶	÷	۱۰ ۵۶	÷
۵	÷	۱۳	۲۹	÷	۱۰ ۵۹	÷	÷	۵۸	÷
۱۰	÷	۱۱	۳۸	÷	۵۷	÷	÷	۵۹	÷
۱۵	÷	۸	۴۶	÷	۵۶	÷	÷	۱۱ ۱	÷
۲۰	÷	۵	۵۵	÷	۵۶	÷	÷	۳	÷
۲۵	÷	۲	۵ ۳	÷	۵۶	÷	÷	۶	÷

طول	عرض		زاویہ سمت قبلہ از شمال
ق ۲ ۷۰	ڈ ۲ ۳۱	**ڈیرہ اسمٰعیل خان**	حقیقی ۱۰۳ ا مقناطیسی ۲ ۱۰۴

تاریخ	جنوری صبح	جنوری عمود	جنوری شام	فروری صبح	فروری عمود	فروری شام	مارچ صبح	مارچ عمود	مارچ شام
	گھنٹا منٹ	گھنٹا منٹ	گھنٹا منٹ	گھنٹا منٹ	گھنٹا منٹ	گھنٹا منٹ	گھنٹا منٹ	گھنٹا منٹ	گھنٹا منٹ
۱	÷	۱۱ ۳۲	÷	÷	۱۱ ۴۸	÷	÷	۱۱ ۵۵	۵ ۳۸
۵	÷	۳۵	÷	÷	۴۹	÷	÷	۵۶	۴۸
۱۰	÷	۳۷	÷	÷	۵۱	÷	÷	۵۵	۱۵
۱۵	÷	۴۰	÷	÷	۵۲	÷	÷	۵۶	۲
۲۰	÷	۴۳	÷	÷	۵۳	۶ ۳	÷	۵۵	۴ ۲۸
۲۵	÷	۴۵	÷	÷	۵۴	۵ ۵۰	÷	۵۶	۳۹

تاریخ	اپریل صبح	اپریل عمود	اپریل شام	مئی صبح	مئی عمود	مئی شام	جون صبح	جون عمود	جون شام
۱	÷	۱۱ ۵۹	۷ ۱۶	۹ ۱۳	۱۱ ۵۸	۳ ۱۴	۱۰ ۶	۱۲ ۵	۲ ۴۲
۵	÷	۵۹	۶	۳۱	۵۹	۲ ۵۵	۱۱	۵	۷
۱۰	÷	۵۹	۴ ۵۴	۳۰	۵۹	۴۵	۱۵	۷	۶
۱۵	÷	۵۹	۴۱	۳۹	۱۲ -	۳۹	۱۹	۸	۳
۲۰	۵ ۵۱	۵۶	۴۰	۴۸	۱	۲۹	۲۱	۹	۲
۲۵	۶ ۱	۵۶	۱۶	۵۹	۳	۲۰	۲۳	۱۱	۵

تاریخ	جولائی صبح	جولائی عمود	جولائی شام	اگست صبح	اگست عمود	اگست شام	ستمبر صبح	ستمبر عمود	ستمبر شام
۱	۷ ۲۱	۱۲ ۱۳	۲ ۹	۶ ۴۱	۱۲ ۹	۲ ۵۳	÷	۱۱ ۵۵	۳ ۵۲
۵	۱۸	۱۱	۱۲	۳۳	۸	۳ ۱	÷	۵۳	۴ -
۱۰	۱۴	۱۲	۱۸	۲۳	۶	۹	÷	۴۹	۰
۱۵	۹	۱۲	۲۵	۱۱	۴	۱۹	÷	۴۶	۱۹
۲۰	۲	۱۱	۳۲	۵ ۵۹	۱	۲۹	÷	۴۲	۲۸
۲۵	۶ ۵۳	۱۰	۴۰	۵	۱۱ ۵۸	۳۹	÷	۴۰	۳۹

تاریخ	اکتوبر صبح	اکتوبر عمود	اکتوبر شام	نومبر صبح	نومبر عمود	نومبر شام	دسمبر صبح	دسمبر عمود	دسمبر شام
۱	÷	۱۱ ۳۹	۴ ۵۱	÷	۱۱ ۴۱	÷	÷	۱۱ ۱۹	÷
۵	÷	۳۳	۵۸	÷	۳۰	÷	÷	۲۱	÷
۱۰	÷	۳۰	۵ ۹	÷	۱۹	÷	÷	۲۲	÷
۱۵	÷	۲۸	۱۹	÷	۱۸	÷	÷	۲۳	÷
۲۰	÷	۲۵	۳۰	÷	۱۸	÷	÷	۲۶	÷
۲۵	÷	۲۳	÷	÷	۱۸	÷	÷	۲۹	÷

طول ۷۳ عرض ۳۳ ۳۶

راولپنڈی

زاویہ سمت قبلہ از شمال حقیقی ۱ ر ۲۳۰ مقناطیسی ۲۵۴ ۱

تاریخ انگریزی	جنوری صبح گھنٹہ	جنوری صبح منٹ	جنوری عمود گھنٹہ	جنوری عمود منٹ	جنوری شام گھنٹہ	جنوری شام منٹ	فروری صبح گھنٹہ	فروری صبح منٹ	فروری عمود گھنٹہ	فروری عمود منٹ	فروری شام گھنٹہ	فروری شام منٹ	مارچ صبح گھنٹہ	مارچ صبح منٹ	مارچ عمود گھنٹہ	مارچ عمود منٹ	مارچ شام گھنٹہ	مارچ شام منٹ
۱	÷		۱۱	۱۹	÷		÷		۱۱	۳۶	÷		÷		۱۱	۴۲	۵	۲۳
۵	÷			۲۲	÷		÷			۳۴	÷		÷			۴۳		۱۵
۱۰	÷			۲۴	÷		÷			۲۸	÷		÷			۴۳		۲
۱۵	÷			۲۷	÷		÷			۳۰	÷		÷			۴۴	۴	۵۰
۲۰	÷			۳۰	÷		÷			۳۱	۵	۳۶	÷			۴۳		۳۶
۲۵	÷			۳۲	÷		÷			۳۳		۳۵	÷			۳۷		۲۶

تاریخ انگریزی	اپریل صبح گھنٹہ	اپریل صبح منٹ	اپریل عمود گھنٹہ	اپریل عمود منٹ	اپریل شام گھنٹہ	اپریل شام منٹ	مئی صبح گھنٹہ	مئی صبح منٹ	مئی عمود گھنٹہ	مئی عمود منٹ	مئی شام گھنٹہ	مئی شام منٹ	جون صبح گھنٹہ	جون صبح منٹ	جون عمود گھنٹہ	جون عمود منٹ	جون شام گھنٹہ	جون شام منٹ
۱	÷		۱۱	۴۴	۴	۸	۵	۵۵	۱۱	۳۹	۳	۰	۶	۲۳	۱۱	۵۴	۲	۴۳
۵	÷			۴۵	۳	۵۹	۶	۳		۴۱	۲	۵۲		۴۸		۵۴		۹
۱۰	÷			۴۳		۴۶		۱۰		۴۸		۴۳		۵۲		۵۶		۷
۱۵	÷			۴۵		۳۵		۱۸		۴۹		۳۳		۵۵		۵۷		۶
۲۰	۵	۳۵		۴۵		۲۴		۲۷		۵۱		۲۶		۵۷		۵۸		۶
۲۵		۴۴		۴۶		۱۳		۳۳		۵۲		۲۰		۵۹	۱۲	۱		۸

تاریخ انگریزی	جولائی صبح گھنٹہ	جولائی صبح منٹ	جولائی عمود گھنٹہ	جولائی عمود منٹ	جولائی شام گھنٹہ	جولائی شام منٹ	اگست صبح گھنٹہ	اگست صبح منٹ	اگست عمود گھنٹہ	اگست عمود منٹ	اگست شام گھنٹہ	اگست شام منٹ	ستمبر صبح گھنٹہ	ستمبر صبح منٹ	ستمبر عمود گھنٹہ	ستمبر عمود منٹ	ستمبر شام گھنٹہ	ستمبر شام منٹ
۱	۶	۵۸	۱۲	۱	۲	۱۱	۶	۲۲	۱۱	۵۸	۲	۵۱	÷		۱۱	۴۳	۲	۳۵
۵		۵۵		۰		۱۴		۱۵		۵۷		۵۸	÷			۴۱		۵۲
۱۰		۵۱		۱		۱۹		۵		۵۵	۳	۶	÷			۳۷	۳	۱
۱۵		۴۷		۱		۲۶	۵	۴۳		۵۳		۱۴	÷			۳۴		۹
۲۰		۴۰		۰		۳۲		۴۳		۵۰		۲۳	÷			۳۰		۱۸
۲۵		۳۳	۱۱	۵۹		۳۹	÷			۴۷		۳۳	÷			۲۸		۲۸

تاریخ انگریزی	اکتوبر صبح گھنٹہ	اکتوبر صبح منٹ	اکتوبر عمود گھنٹہ	اکتوبر عمود منٹ	اکتوبر شام گھنٹہ	اکتوبر شام منٹ	نومبر صبح گھنٹہ	نومبر صبح منٹ	نومبر عمود گھنٹہ	نومبر عمود منٹ	نومبر شام گھنٹہ	نومبر شام منٹ	دسمبر صبح گھنٹہ	دسمبر صبح منٹ	دسمبر عمود گھنٹہ	دسمبر عمود منٹ	دسمبر شام گھنٹہ	دسمبر شام منٹ
۱	÷		۱۱	۲۳	۳	۳۸	÷		۱۱	۸	÷		÷		۱۱	۹	÷	
۵	÷			۲۰		۴۵	÷			۷	÷		÷			۸	÷	
۱۰	÷			۱۸		۵۵	÷			۶	÷		÷			۹	÷	
۱۵	÷			۱۵	۵	۳	÷			۵	÷		÷			۱۱	÷	
۲۰	÷			۱۳		۱۳	÷			۵	÷		÷			۱۳	÷	
۲۵	÷			۱۰	÷		÷			۵	÷		÷			۱۶	÷	

طول ۷۳ ر ۸							عرض ۳۳ ر ۸					راولاکوٹ				زاویہ سمت قبلہ از شمال حقیقی ۸ ر ۱۰۳ ۱ مقناطیسی ۶ ر ۱۰۵		
تاریخ	جنوری						فروری						مارچ					
	صبح		عمود		شام		صبح		عمود		شام		صبح		عمود		شام	
	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ
۱	÷		۱۱	۱۷	÷		÷		۱۱	۳۳	÷		÷		۱۱	۳۰	۵	۲۳
۵	÷			۱۹	÷		÷			۳۳	÷		÷			۳۱		۱۳
۱۰	÷			۲۲	÷		÷			۳۶	÷		÷			۳۰		۱
۱۵	÷			۲۵	÷		÷			۳۷	÷		÷			۳۱	۴	۴۹
۲۰	÷			۲۸	÷		÷			۳۹	۵	۳۶	÷			۳۱		۳۶
۲۵	÷			۳۰	÷		÷			۳۹		۳۳	÷			۳۱		۲۵
	اپریل						مئی						جون					
۱	÷		۱۱	۳۲	۴	۷	۵	۵۳	۱۱	۴۳	۲	۵۹	۶	۴۲	۱۱	۵۱	۲	۱۳
۵	÷			۳۲	۳	۵۸	۶	۱		۴۳		۵۳		۴۶		۵۱		۹
۱۰	÷			۳۱		۴۶		۹		۴۳		۴۲		۵۰		۵۲		۷
۱۵	÷			۳۳		۳۳		۱۷		۴۶		۳۳		۵۳		۵۳		۵
۲۰	۵	۳۳		۳۲		۲۳		۲۲		۴۷		۲۵		۵۷		۵۵		۵
۲۵		۲۳		۳۳		۱۲		۳۳		۴۹		۲۰		۵۸		۵۶		۷
	جولائی						اگست						ستمبر					
۱	۶	۵۹	۱۱	۵۷	۲	۱۲	۶	۲۰	۱۱	۵۵	۲	۵۱	÷		۱۱	۴۰	۳	۴۳
۵		۵۳		۵۷		۱۳		۱۳		۵۳		۵۷	÷			۳۸		۵۱
۱۰		۵۰		۵۸		۱۹		۳		۵۳	۳	۸	÷			۳۵	۴	۰
۱۵		۴۶		۵۸		۲۵	۵	۵۳		۴۹		۱۳	÷			۳۱		۹
۲۰		۳۹		۵۷		۳۲		۴۳		۴۷		۲۳	÷			۲۸		۱۷
۲۵		۳۲		۵۶		۳۹	÷			۴۳		۳۲	÷			۲۵		۲۷
	اکتوبر						نومبر						دسمبر					
۱	÷		۱۱	۲۱	۴	۳۸	÷		۱۱	۶	÷		÷		۱۱	۴	÷	
۵	÷			۱۸		۴۳	÷			۵	÷		÷			۶	÷	
۱۰	÷			۱۵		۵۳	÷			۳	÷		÷			۷	÷	
۱۵	÷			۱۳	۵	۲	÷			۳	÷		÷			۹	÷	
۲۰	÷			۱۰		۱۳	÷			۳	÷		÷			۱۲	÷	
۲۵	÷			۸	÷		÷			۳	÷		÷			۱۳	÷	

ارشاد العابد ـــــــ ۷۰

طول ۷۰ ر ۳ عرض ۲۸ ر ۲۸

رحیم یار خاں

زاویہ سمت قبلہ از شمال حقیقی ۹۷/۳ مقناطیسی ۹۷ر۵

تاریخ	جنوری صبح گھنٹہ	منٹ	ضحوہ گھنٹہ	منٹ	شام گھنٹہ	منٹ	فروری صبح گھنٹہ	منٹ	ضحوہ گھنٹہ	منٹ	شام گھنٹہ	منٹ	مارچ صبح گھنٹہ	منٹ	ضحوہ گھنٹہ	منٹ	شام گھنٹہ	منٹ
۱	÷		۱۱	۵۷	÷		÷		۱۲	۱۱	÷		÷		۱۲	۱۳	÷	
۵	÷			۵۹	÷		÷			۱۱	÷		÷			۱۳	۶	۱۲
۱۰	÷		۱۲	۱	÷		÷			۱۲	÷		÷			۱۳	۵	۵۹
۱۵	÷			۴	÷		÷			۱۳	÷		÷			۱۳		۴۱
۲۰	÷			۶	÷		÷			۱۳	÷		÷			۱۲		۲۵
۲۵	÷			۸	÷		÷			۱۳	÷		÷			۱۲		۱۰

تاریخ	اپریل صبح گھنٹہ	منٹ	ضحوہ گھنٹہ	منٹ	شام گھنٹہ	منٹ	مئی صبح گھنٹہ	منٹ	ضحوہ گھنٹہ	منٹ	شام گھنٹہ	منٹ	جون صبح گھنٹہ	منٹ	ضحوہ گھنٹہ	منٹ	شام گھنٹہ	منٹ
۱	÷		۱۲	۱۱	۴	۲۸	۷	۱۲	۱۲	۹	۳	۱۹	۸	۲۹	۱۲	۱۳	۲	۱۰
۵	۶	۵		۱۱		۲۶		۲۱		۹		۸		۲۸		۱۳		۴
۱۰		۱۸		۹		۲۰		۳۳		۹	۲	۵۵		۳۳		۱۵		۰
۱۵		۳۰		۹		۵		۴۲		۱۰		۴۳		۳۹		۱۶	۱	۵۷
۲۰		۴۳		۹	۳	۵۱		۵۴		۱۰		۳۱		۴۱		۱۷		۵۶
۲۵		۵۶		۹		۳۶	۸	۸		۱۲		۲۲		۴۳		۱۹		۵۸

تاریخ	جولائی صبح گھنٹہ	منٹ	ضحوہ گھنٹہ	منٹ	شام گھنٹہ	منٹ	اگست صبح گھنٹہ	منٹ	ضحوہ گھنٹہ	منٹ	شام گھنٹہ	منٹ	ستمبر صبح گھنٹہ	منٹ	ضحوہ گھنٹہ	منٹ	شام گھنٹہ	منٹ
۱	۸	۴۰	۱۲	۲۰	۲	۳	۷	۳۵	۱۲	۱۹	۳	۳	۶	۱۷	۱۲	۸	۴	۱۸
۵		۳۴		۲۰		۷		۳۵		۱۹		۱۰		۵		۷		۲۸
۱۰		۳۰		۲۰		۱۶		۲۱		۱۷		۲۳	÷			۴		۴۰
۱۵		۲۳		۲۱		۲۵		۷		۱۵		۳۶	÷			۱		۵۲
۲۰		۱۲		۲۰		۳۵	۶	۵۲		۱۳		۴۹	÷		۱۱	۵۸	۵	۴
۲۵		۳		۲۰		۴۶		۳۸		۱۲	۴	۲	÷			۵۶		۱۶

تاریخ	اکتوبر صبح گھنٹہ	منٹ	ضحوہ گھنٹہ	منٹ	شام گھنٹہ	منٹ	نومبر صبح گھنٹہ	منٹ	ضحوہ گھنٹہ	منٹ	شام گھنٹہ	منٹ	دسمبر صبح گھنٹہ	منٹ	ضحوہ گھنٹہ	منٹ	شام گھنٹہ	منٹ
۱	÷		۱۱	۵۳	۵	۳۱	÷		۱۱	۳۱	÷		÷		۱۱	۴۳	÷	
۵	÷			۵۰		۲۱	÷			۳۱	÷		÷			۴۵	÷	
۱۰	÷			۴۹		۵۳	÷			۳۱	÷		÷			۴۷	÷	
۱۵	÷			۴۷	÷		÷			۳۱	÷		÷			۴۸	÷	
۲۰	÷			۴۵	÷		÷			۳۱	÷		÷			۵۱	÷	
۲۵	÷			۴۳	÷		÷			۳۲	÷		÷			۵۳	÷	

طول	عرض	زاہدان (ایران)	زاویہ سمت قبلہ از شمال
۶۰/۹	۲۹/۳		حقیقی ۱۰۸/۲ مقناطیسی ۱۰۹/۹

تاریخ	جنوری						فروری						مارچ					
	صبح		عمود		شام		صبح		عمود		شام		صبح		عمود		شام	
	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ
۱	⁘		۱۲	۳	⁘		⁘		۱۲	۲۰	⁘		⁘		۱۲	۳۰	۵	۴۳
۵	⁘			۴	⁘		⁘			۲۲	۶	۴۳	⁘			۳۲		۳۵
۱۰	⁘			۷	⁘		⁘			۲۴		۳۳	⁘			۳۲		۲۱
۱۵	⁘			۱۰	⁘		⁘			۲۶		۳۰	⁘			۳۳		۸
۲۰	⁘			۱۳	⁘		⁘			۲۸		۹	⁘			۳۴	۴	۵۵
۲۵	⁘			۱۶	⁘		⁘			۲۹	۵	۵۹	⁘			۳۵		۴۲
	اپریل						مئی						جون					
۱	⁘		۱۲	۳۶	۴	۲۳	⁘		۱۲	۴۱	۳	۱۰	۷	۱۳	۱۲	۵۱	۲	۱۹
۵	⁘			۳۷		۱۳	۶	۴۷		۴۳		۳		۱۷		۵۲		۱۵
۱۰	⁘			۳۷		۰		۳۶		۴۴	۲	۵۴		۲۱		۵۳		۱۳
۱۵	⁘			۳۸	۳	۳۸		۳۵		۴۵		۴۳		۲۵		۵۵		۱۰
۲۰	⁘			۳۹		۳۶		۵۴		۴۷		۳۳		۲۷		۵۶		۱۰
۲۵	⁘			۴۰		۲۴	۷	۳		۴۹		۲۷		۲۹		۵۸		۱۳
	جولائی						اگست						ستمبر					
۱	۷	۲۷	۱۲	۵۹	۲	۱۶	۶	۴۷	۱۲	۵۳	۳	۰	⁘		۱۲	۳۶	۳	۵۹
۵		۲۵		۵۸		۱۹		۳۰		۵۳		۷	⁘			۳۳	۴	۷
۱۰		۲۰		۵۸		۲۵		۲۹		۵۰		۱۶	⁘			۲۹		۱۶
۱۵		۱۶		۵۸		۳۲	⁘			۴۷		۳۶	⁘			۲۵		۳۶
۲۰		۸		۵۷		۳۹	⁘			۴۳		۳۶	⁘			۲۱		۳۵
۲۵		۰		۵۶		۴۷	⁘			۳۱		۴۶	⁘			۱۸		۴۶
	اکتوبر						نومبر						دسمبر					
۱	⁘		۱۲	۱۳	۳	۵۷	⁘		۱۱	۵۳	۶	۱	⁘		۱۱	۵۰	⁘	
۵	⁘			۹	۵	۵	⁘			۵۲		۱۰	⁘			۵۱	⁘	
۱۰	⁘			۶		۱۵	⁘			۵۱	⁘		⁘			۵۲	⁘	
۱۵	⁘			۳		۲۵	⁘			۵۰	⁘		⁘			۵۳	⁘	
۲۰	⁘			۰		۳۶	⁘			۴۹	⁘		⁘			۵۶	⁘	
۲۵	⁘		۱۱	۵۷		۴۶	⁘			۴۹	⁘		⁘			۵۸	⁘	

طول ۶۹ — عرض ۲۶ — **سانگھڑ** — زاویہ سمت قبلہ از شمال: حقیقی ۹۳٫۲۸ — مقناطیسی ۹۳٫۲

تاریخ	جنوری صبح	جنوری ظہر	جنوری شام	فروری صبح	فروری ظہر	فروری شام	مارچ صبح	مارچ ظہر	مارچ شام
	گھنٹہ منٹ	گھنٹہ منٹ	گھنٹہ منٹ	گھنٹہ منٹ	گھنٹہ منٹ	گھنٹہ منٹ	گھنٹہ منٹ	گھنٹہ منٹ	گھنٹہ منٹ
۱	÷	۱۲ ۱۵	÷	÷	۱۲ ۲۷	÷	÷	۱۲ ۲۸	÷
۵	÷	۱۶	÷	÷	۲۷	÷	÷	۲۸	÷
۱۰	÷	۱۹	÷	÷	۲۸	÷	÷	۲۹	÷
۱۵	÷	۲۱	÷	÷	۲۸	÷	÷	۲۹	۹ ۱۵
۲۰	÷	۲۳	÷	÷	۲۹	÷	÷	۳۲	۵ ۵۹
۲۵	÷	۲۵	÷	÷	۲۸	÷	÷	۳۳	۴۰

تاریخ	اپریل صبح	اپریل ظہر	اپریل شام	مئی صبح	مئی ظہر	مئی شام	جون صبح	جون ظہر	جون شام
۱	۹ ۲۳	۱۲ ۲۳	۵ ۱۵	۸ ۰	۱۲ ۸	۳ ۳۳	۹ ۲۶	۱۲ ۲۱	۲ ۶
۵	۴۳	۲۲	۳	۱۳	۱۸	۳۰	۳۸	۲۱	۱ ۵۵
۱۰	۵۸	۲۰	۳ ۴۳	۲۷	۱۸	۴	۴۶	۲۲	۵۱
۱۵	۸ ۱۲	۲۰	۲۶	۳۱	۸	۳ ۵۰	۵۳	۲۳	۴۶
۲۰	۲۷	۱۹	۱۰	۵۷	۱۸	۳۴	۵۹	۲۴	۴۵
۲۵	۴۲	۱۹	۲ ۵۳	۹ ۱۱	۲۰	۴۲	۵۸	۲۶	۴۷

تاریخ	جولائی صبح	جولائی ظہر	جولائی شام	اگست صبح	اگست ظہر	اگست شام	ستمبر صبح	ستمبر ظہر	ستمبر شام
۱	۹ ۵۳	۱۲ ۲۶	۱ ۵۴	۸ ۳۹	۱۲ ۲۸	۳ ۱۲	۹ ۵۸	۱۲ ۱۹	۴ ۳۲
۵	۴۷	۲۷	۲ ۰	۲۸	۲۷	۲۳	۴۴	۱۸	۵۳
۱۰	۳۸	۲۸	۱۱	۱۱	۲۶	۳۸	۲۹	۱۶	۵ ۷
۱۵	۲۸	۲۹	۲۲	۷ ۵۵	۲۵	۵۲	÷	۱۳	۲۱
۲۰	۱۴	۲۸	۳۷	۳۸	۲۳	۴ ۸	÷	۱۰	۳۳
۲۵	۰	۲۸	۵۰	۲۱	۲۰	۲۲	÷	۹	۵۰

تاریخ	اکتوبر صبح	اکتوبر ظہر	اکتوبر شام	نومبر صبح	نومبر ظہر	نومبر شام	دسمبر صبح	دسمبر ظہر	دسمبر شام
۱	÷	۱۲ ۷	۶ ۹	÷	۱۱ ۵۸	÷	÷	۱۲ ۱	÷
۵	÷	۳	÷	÷	۵۸	÷	÷	۳	÷
۱۰	÷	۳	÷	÷	۵۷	÷	÷	۵	÷
۱۵	÷	۱	÷	÷	۵۸	÷	÷	۶	÷
۲۰	÷	۰	÷	÷	۵۸	÷	÷	۸	÷
۲۵	÷	۱۱ ۵۸	÷	÷	۵۹	÷	÷	۱۱	÷

طول	عرض	ساہیوال	زاویہ سمتِ قبلہ از شمال
۷۳/۱°	۳۰ر۶°		حقیقی ۹۹ر۳° مقناطیسی ۱۰۰/۱

تاریخ	جنوری						فروری						مارچ					
	صبح		عمود		شام		صبح		عمود		شام		صبح		عمود		شام	
	گھنٹے	منٹ	گھنٹے	منٹ	گھنٹے	منٹ	گھنٹے	منٹ	گھنٹے	منٹ	گھنٹے	منٹ	گھنٹے	منٹ	گھنٹے	منٹ	گھنٹے	منٹ
۱	÷		۱۱	۳۸	÷		÷		۱۱	۵۳	÷		÷		۱۱	۵۶	۵	۵۷
۵	÷			۴۰	÷		÷			۵۳	÷		÷			۵۷		۴۷
۱۰	÷			۴۳	÷		÷			۵۳	÷		÷			۵۶		۳۳
۱۵	÷			۴۵	÷		÷			۵۵	÷		÷			۵۶		۱۸
۲۰	÷			۴۸	÷		÷			۵۶	÷		÷			۵۶		۳
۲۵	÷			۴۹	÷		÷			۵۶	÷		÷			۵۶	۴	۵۰
	اپریل						مئی						جون					
۱	÷		۱۱	۵۵	۴	۳۰	۶	۳۷	۱۱	۵۴	۳	۹	۷	۳۸	۱۲	۰	۲	۱۱
۵	÷			۵۵		۱۹		۴۶		۵۵		-		۴۳		۰		۶
۱۰	۵	۵۰		۵۴		۴		۵۶		۵۵	۲	۴۹		۴۸		۱		۳
۱۵	۶	۲		۵۴	۳	۵۱	۷	۶		۵۶		۳۸		۵۳		۲		۱
۲۰		۱۳		۵۴		۳۸		۱۷		۵۶		۲۸		۵۴		۳		۱
۲۵		۲۳		۵۴		۲۵		۲۶		۵۸		۲۱		۵۶		۵		۳
	جولائی						اگست						ستمبر					
۱	۷	۵۴	۱۲	۶	۲	۷	۷	۸	۱۲	۵	۲	۵۷	۵	۵۰	۱۱	۵۳	۴	۳
۵		۵۱		۶		۱۰	۶	۵۹		۴	۳	۵	÷			۵۱		۱۳
۱۰		۴۶		۷		۱۷		۴۷		۳		۱۵	÷			۴۸		۲۴
۱۵		۴۰		۷		۲۵		۳۵		۱		۲۶	÷			۴۵		۳۴
۲۰		۳۱		۷		۳۳		۲۲	۱۱	۵۹		۳۷	÷			۴۲		۴۴
۲۵		۲۲		۶		۴۲		۸		۵۷		۴۸	÷			۴۰		۵۵
	اکتوبر						نومبر						دسمبر					
۱	÷		۱۱	۳۷	۵	۸	÷		۱۱	۲۳	÷		÷		۱۱	۲۵	÷	
۵	÷			۳۴		۱۶	÷			۲۳	÷		÷			۲۶	÷	
۱۰	÷			۳۲		۲۷	÷			۲۳	÷		÷			۲۸	÷	
۱۵	÷			۳۰	÷		÷			۲۳	÷		÷			۳۰	÷	
۲۰	÷			۲۸	÷		÷			۲۳	÷		÷			۳۳	÷	
۲۵	÷			۲۶	÷		÷			۲۳	÷		÷			۳۵	÷	

طول	عرض	سرگودھا	زاویہ سمت قبلہ از شمال
۷۲ ۴۲	۳۲ ۳ ۱	سرگودھا	حقیقی ۲۰۲° ۱۰′ مقناطیسی ۲۰۳° ۱۰′

تاریخ	جنوری صبح	جنوری عمود	جنوری شام	فروری صبح	فروری عمود	فروری شام	مارچ صبح	مارچ عمود	مارچ شام
	گھنٹہ منٹ	گھنٹہ منٹ	گھنٹہ منٹ	گھنٹہ منٹ	گھنٹہ منٹ	گھنٹہ منٹ	گھنٹہ منٹ	گھنٹہ منٹ	گھنٹہ منٹ
۱	÷	۱۱ ۳۹	÷	÷	۱۱ ۴۵	÷	÷	۱۱ ۵۰	۵ ۳۹
۵	÷	۳۱	÷	÷	۴۶	÷	÷	۵۱	۲۹
۱۰	÷	۳۳	÷	÷	۴۷	÷	÷	۵۱	۱۹
۱۵	÷	۳۷	÷	÷	۴۸	÷	÷	۵۱	۳
۲۰	÷	۳۹	÷	÷	۴۹	÷	÷	۵۰	۴ ۴۹
۲۵	÷	۴۱	÷	÷	۵۰	۵ ۵۱	÷	۵۱	۳۷

تاریخ	اپریل صبح	اپریل عمود	اپریل شام	مئی صبح	مئی عمود	مئی شام	جون صبح	جون عمود	جون شام
۱	÷	۱۱ ۵۱	۳ [illegible]	۴ ۱۳	۱۱ ۵۳	۳ ۳	۴ ۲	۱۱ ۵۸	۴ ۱۳
۵	÷	۵۱	۸	۳۲	۵۳	۴ ۵۹	۱۲	۵۹	۸
۱۰	÷	۵۰	۳ ۵۳	۳۱	۵۳	۴۵	۱۷	۱۲ ۰	۵
۱۵	۵ ۴۲	۵۱	۴۲	۴۰	۵۳	۳۹	۲۰	۱	۴
۲۰	۵۲	۵۱	۳۰	۴۹	۵۳	۴۷	۲۲	۲	۳
۲۵	۶ ۲	۵۱	۱۸	۵۸	۵۶	۲۰	۲۴	۳	۹

تاریخ	جولائی صبح	جولائی عمود	جولائی شام	اگست صبح	اگست عمود	اگست شام	ستمبر صبح	ستمبر عمود	ستمبر شام
۱	۶ ۲۳	۱۲ ۵	۴ ۹	۶ ۴۲	۱۲ ۳	۲ ۵۳	÷	۱۱ ۴۹	۳ ۵۳
۵	۲۰	۵	۱۲	۳۵	۲	۳ ۱	÷	۴۷	۴ ۱
۱۰	۱۳	۵	۱۸	۲۳	۰	۱۰	÷	۴۴	۱۰
۱۵	۱۱	۶	۲۵	۱۳	۱۱ ۵۸	۱۹	÷	۴۱	۲۰
۲۰	۳	۵	۳۳	۰	۵۵	۳۰	÷	۳۷	۲۹
۲۵	۶ ۵۵	۴	۴۱	۵ ۴۸	۵۳	۴۰	÷	۳۵	۴۰

تاریخ	اکتوبر صبح	اکتوبر عمود	اکتوبر شام	نومبر صبح	نومبر عمود	نومبر شام	دسمبر صبح	دسمبر عمود	دسمبر شام
۱	÷	۱۱ ۳۲	۴ ۵۲	÷	۱۱ ۱۶	÷	÷	۱۱ ۱۹	÷
۵	÷	۲۸	۵۹	÷	۱۳	÷	÷	۱۸	÷
۱۰	÷	۲۴	۵ ۱۰	÷	۱۵	÷	÷	۱۹	÷
۱۵	÷	۲۳	۲۰	÷	۱۵	÷	÷	۲۱	÷
۲۰	÷	۲۱	۳۰	÷	۱۵	÷	÷	۲۳	÷
۲۵	÷	۱۹	÷	÷	۱۶	÷	÷	۲۶	÷

طول	عرض		زاویہ سمت قبلہ از شمال
۶۲/۳	۲۷/۴	سراوان (ایران)	حقیقی ۱۰۱/۹ مقناطیسی ۱۰۳/۵

تاریخ	جنوری						فروری						مارچ					
	صبح		عمود		شام		صبح		عمود		شام		صبح		عمود		شام	
	گھنٹا	منٹ	گھنٹا	منٹ	گھنٹا	منٹ	گھنٹا	منٹ	گھنٹا	منٹ	گھنٹا	منٹ	گھنٹا	منٹ	گھنٹا	منٹ	گھنٹا	منٹ
۱	⁘		۱۲	۳۳	⁘		⁘		۱۲	۳۹	⁘		⁘		۱۲	۵۳	۶	۳۹
۵	⁘			۳۵	⁘		⁘			۵۰	⁘		⁘			۵۵	۶	۲۷
۱۰	⁘			۳۸	⁘		⁘			۵۱	⁘		⁘			۵۵		۱۱
۱۵	⁘			۴۱	⁘		⁘			۵۲	⁘		⁘			۵۵	۵	۵۶
۲۰	⁘			۴۳	⁘		⁘			۵۳	⁘		⁘			۵۵		۳۰
۲۵	⁘			۴۵	⁘		⁘			۵۳	۶	۵۳	⁘			۵۵	۵	۳۶

تاریخ	اپریل						مئی						جون					
	صبح		عمود		شام		صبح		عمود		شام		صبح		عمود		شام	
	گھنٹا	منٹ	گھنٹا	منٹ	گھنٹا	منٹ	گھنٹا	منٹ	گھنٹا	منٹ	گھنٹا	منٹ	گھنٹا	منٹ	گھنٹا	منٹ	گھنٹا	منٹ
۱	⁘		۱۲	۵۵	۵	۴	۷	۲۴	۱۲	۵۶	۳	۳۶	۸	۳۴	۱	۳	۲	۲۸
۵	⁘			۵۵	۳	۵۲		۳۵		۵۷		۳۵		۴۰		۳		۲۳
۱۰	⁘			۵۵		۳۶		۴۶		۵۷		۱۳		۴۶		۴		۱۸
۱۵	⁘			۵۵		۲۱		۵۸		۵۸		۱		۵۱		۶		۱۶
۲۰	۶	۵۷		۵۵		۷	۸	۱۰		۵۹	۲	۳۸		۵۳		۷		۱۵
۲۵	۷	۱۰		۵۵	۳	۵۳		۲۰	۱	۱		۳۰		۵۵		۹		۱۴

تاریخ	جولائی						اگست						ستمبر					
	صبح		عمود		شام		صبح		عمود		شام		صبح		عمود		شام	
	گھنٹا	منٹ	گھنٹا	منٹ	گھنٹا	منٹ	گھنٹا	منٹ	گھنٹا	منٹ	گھنٹا	منٹ	گھنٹا	منٹ	گھنٹا	منٹ	گھنٹا	منٹ
۱	۸	۵۲	۱	۹	۲	۲۲	۷	۵۸	۱	۷	۳	۲۰	⁘		۱۲	۵۳	۴	۳۳
۵		۴۸		۹		۲۶		۴۹		۶		۳۰	⁘			۵۲		۴۴
۱۰		۴۲		۱۰		۳۳		۳۵		۴		۴۱	⁘			۴۸		۵۶
۱۵		۳۵		۱۰		۴۳		۲۱		۲		۵۳	⁘			۴۵	۵	۸
۲۰		۲۵		۹		۵۳		۶		۰	۴	۶	⁘			۴۱		۱۹
۲۵		۱۵		۸	۳	۴	۶	۵۲	۱۲	۵۷		۱۸	⁘			۳۹		۳۲

تاریخ	اکتوبر						نومبر						دسمبر					
	صبح		عمود		شام		صبح		عمود		شام		صبح		عمود		شام	
	گھنٹا	منٹ	گھنٹا	منٹ	گھنٹا	منٹ	گھنٹا	منٹ	گھنٹا	منٹ	گھنٹا	منٹ	گھنٹا	منٹ	گھنٹا	منٹ	گھنٹا	منٹ
۱	⁘		۱۲	۳۵	۵	۴۶	⁘		۱۲	۲۱	⁘		⁘		۱۲	۲۰	⁘	
۵	⁘			۳۳		۵۶	⁘			۲۰	⁘		⁘			۲۲	⁘	
۱۰	⁘			۳۰	۶	۹	⁘			۱۹	⁘		⁘			۲۳	⁘	
۱۵	⁘			۲۷		۲۱	⁘			۱۹	⁘		⁘			۲۵	⁘	
۲۰	⁘			۲۵		۳۳	⁘			۱۹	⁘		⁘			۲۸	⁘	
۲۵	⁘			۲۳	⁘		⁘			۱۹	⁘		⁘			۳۰	⁘	

	طول		عرض		سکھر		زاویہ سمت قبلہ از شمال											
	۶۸/۸		۲۷/۸				حقیقی ۹۷/۳ مقناطیسی ۹۷/۸											
تاریخ	جنوری						فروری						مارچ					
	صبح		عمود		شام		صبح		عمود		شام		صبح		عمود		شام	
	گھنٹے	منٹ	گھنٹے	منٹ	گھنٹے	منٹ	گھنٹے	منٹ	گھنٹے	منٹ	گھنٹے	منٹ	گھنٹے	منٹ	گھنٹے	منٹ	گھنٹے	منٹ
۱	÷		۱۳	۳	÷		÷		۱۳	۱۴	÷		÷		۱۳	۳۰	÷	
۵	÷			۵	÷		÷			۱۷	÷		÷			۳۰	۶	۱۸
۱۰	÷			۷	÷		÷			۱۸	÷		÷			۱۹		۳
۱۵	÷			۱۰	÷		÷			۱۵	÷		÷			۱۹	۵	۳۶
۲۰	÷			۱۲	÷		÷			۳۰	÷		÷			۱۸		۳۰
۲۵	÷			۱۳	÷		÷			۳۰	÷		÷			۱۸		۱۵
	اپریل						مئی						جون					
۱	÷		۱۳	۱۷	۴	۵۲	۷	۱۹	۱۳	۱۵	۳	۳۰	۸	۳۳	۱۳	۳۰	۳	۹
۵	۶	۱۱		۱۷		۴۰		۳۰		۱۶		۹		۳۹		۳۰		۳
۱۰		۳۳		۱۶		۳۳		۴۱		۱۵	۲	۵۶		۴۵		۳۱	۱	۵۸
۱۵		۳۷		۱۶		۸		۵۴		۱۶		۴۴		۵۰		۳۲		۵۵
۲۰		۵۰		۱۵	۳	۵۳	۸	۶		۱۷		۳۱		۵۳		۳۳		۵۵
۲۵	۷	۳		۱۵		۳۸		۱۸		۱۸		۲۱		۵۵		۳۵		۵۷
	جولائی						اگست						ستمبر					
۱	۸	۵۱	۱۳	۳۶	۳	۳	۷	۵۳	۱۳	۳۵	۳	۳	۶	۳۳	۱۳	۱۵	۳	۳۱
۵		۴۷		۳۶		۶		۴۳		۳۵		۱۳		۱۱		۱۳		۳۳
۱۰		۴۰		۳۷		۱۵		۳۹		۳۳		۲۹	÷			۱۰		۴۳
۱۵		۳۳		۳۷		۲۴		۱۵		۳۳		۳۸	÷			۷		۵۶
۲۰		۳۲		۳۷		۳۵		۰		۳۰		۵۲	÷			۴	۵	۸
۲۵		۱۱		۳۶		۳۶	۶	۴۵		۱۸	۴	۵	÷			۳		۳۲
	اکتوبر						نومبر						دسمبر					
۱	÷		۱۱	۵۹	۵	۳۷	÷		۱۱	۴۸	÷		÷		۱۲	۴۹	÷	
۵	÷			۵۷		۴۷	÷			۴۸	÷		÷			۵۱	÷	
۱۰	÷			۵۵	۶	۰	÷			۴۷	÷		÷			۵۳	÷	
۱۵	÷			۵۳	÷		÷			۴۷	÷		÷			۵۵	÷	
۲۰	÷			۵۱	÷		÷			۴۸	÷		÷			۵۸	÷	
۲۵	÷			۴۹	÷		÷			۴۸	÷		÷			۰	÷	

طول ۷۴ ، ۳۲ ، ۶ — عرض ۳۲ ، ۵

سیالکوٹ

زاویہ سمت قبلہ از شمال: حقیقی ۱۰۱ ، ۱ — مقناطیسی ۱۰۲ ، ۲

تاریخ	جنوری صبح گھنٹہ	منٹ	جنوری عمود گھنٹہ	منٹ	جنوری شام گھنٹہ	منٹ	فروری صبح گھنٹہ	منٹ	فروری عمود گھنٹہ	منٹ	فروری شام گھنٹہ	منٹ	مارچ صبح گھنٹہ	منٹ	مارچ عمود گھنٹہ	منٹ	مارچ شام گھنٹہ	منٹ
۱	〃		۱۱	۲۳	〃		〃		۱۱	۴۰	〃		〃		۱۲	۴۸	۵	۳۸
۵	〃			۲۸	〃		〃			۴۱	〃		〃			۴۶		۲۸
۱۰	〃			۲۹	〃		〃			۴۲	〃		〃			۴۵		۱۵
۱۵	〃			۳۱	〃		〃			۴۳	〃		〃			۴۵		۲
۲۰	〃			۳۴	〃		〃			۴۴	〃		〃			۴۵	۴	۳۸
۲۵	〃			۳۶	〃		〃			۴۴	۵	۵۰	〃			۴۵		۲۹

تاریخ	اپریل صبح گھنٹہ	منٹ	اپریل عمود گھنٹہ	منٹ	اپریل شام گھنٹہ	منٹ	مئی صبح گھنٹہ	منٹ	مئی عمود گھنٹہ	منٹ	مئی شام گھنٹہ	منٹ	جون صبح گھنٹہ	منٹ	جون عمود گھنٹہ	منٹ	جون شام گھنٹہ	منٹ
۱	〃		۱۱	۴۵	۳	۱۷	۹	۱۳	۱۱	۴۵	۳	۳	۷	۸	۱۱	۵۱	۲	۱۳
۵	〃			۳۵		۷		۲۱		۴۶	۲	۵۵		۱۱		۵۱		۸
۱۰	〃			۲۳	۲	۵۴		۳۰		۳۹		۴۵		۱۵		۵۲		۵
۱۵	۵	۴۱		۳۳		۴۲		۳۹		۳۱		۳۶		۱۹		۵۳		۳
۲۰		۵۱		۳۳		۳۰		۴۸		۲۷		۲۷		۲۱		۵۵		۳
۲۵	۶	۱		۲۳		۱۸		۵۶		۲۹		۲۰		۲۳		۵۷		۶

تاریخ	جولائی صبح گھنٹہ	منٹ	جولائی عمود گھنٹہ	منٹ	جولائی شام گھنٹہ	منٹ	اگست صبح گھنٹہ	منٹ	اگست عمود گھنٹہ	منٹ	اگست شام گھنٹہ	منٹ	ستمبر صبح گھنٹہ	منٹ	ستمبر عمود گھنٹہ	منٹ	ستمبر شام گھنٹہ	منٹ
۱	۷	۳۱	۱۱	۵۸	۲	۹	۶	۴۱	۱۱	۵۶	۲	۵۳	〃		۱۱	۴۳	۳	۵۳
۵		۱۹		۵۷		۱۳		۳۴		۵۵	۳	۱	〃			۴۱	۴	۰
۱۰		۱۳		۵۸		۱۸		۲۳		۵۳		۱۰	〃			۳۸		۱۰
۱۵		۹		۵۸		۲۵		۱۲		۵۱		۱۹	〃			۳۳		۱۹
۲۰		۲		۵۸		۳۳	۵	۵۹		۴۹		۲۹	〃			۳		۲۸
۲۵	۶	۵۳		۵۷		۴۱		۴۶		۴۷		۳۹	〃			۲۹		۳۹

تاریخ	اکتوبر صبح گھنٹہ	منٹ	اکتوبر عمود گھنٹہ	منٹ	اکتوبر شام گھنٹہ	منٹ	نومبر صبح گھنٹہ	منٹ	نومبر عمود گھنٹہ	منٹ	نومبر شام گھنٹہ	منٹ	دسمبر صبح گھنٹہ	منٹ	دسمبر عمود گھنٹہ	منٹ	دسمبر شام گھنٹہ	منٹ
۱	〃		۱۱	۲۵	۳	۵۱	〃		۱۱	۱۲	〃		〃		۱۱	۱۱	〃	
۵	〃			۲۲		۴۸	〃			۱۱	〃		〃			۱۳	〃	
۱۰	〃			۲۰	۵	۹	〃			۱۰	〃		〃			۱۵	〃	
۱۵	〃			[illegible]		۰۹	〃			۱۰	〃		〃			۱۷	〃	
۲۰	〃			۱۷	〃		〃			۱۰	〃		〃			۱۹	〃	
۲۵	〃			۱۳	〃		〃			۱۰	〃		〃			۲۱	〃	

شیخوپورہ

طول ۷۴ — عرض ۳۱ر۴۲ — زاویہ سمت قبلہ از شمال: حقیقی ۱۰۰ر۲۰ مقناطیسی ۱۰۱ر۳۴

تاریخ	جنوری صبح گھنٹا	جنوری صبح منٹ	جنوری عمود گھنٹا	جنوری عمود منٹ	جنوری شام گھنٹا	جنوری شام منٹ	فروری صبح گھنٹا	فروری صبح منٹ	فروری عمود گھنٹا	فروری عمود منٹ	فروری شام گھنٹا	فروری شام منٹ	مارچ صبح گھنٹا	مارچ صبح منٹ	مارچ عمود گھنٹا	مارچ عمود منٹ	مارچ شام گھنٹا	مارچ شام منٹ
۱	÷		۱۱	۳۰	÷		÷		۱۱	۴۵	÷		÷		۱۱	۴۹	۵	۳۵
۵	÷			۳۳	÷		÷			۴۶	÷		÷			۵۰		۳۵
۱۰	÷			۳۵	÷		÷			۴۷	÷		÷			۵۰		۳۱
۱۵	÷			۳۷	÷		÷			۴۸	÷		÷			۵۰		۸
۲۰	÷			۴۰	÷		÷			۴۹	÷		÷			۴۹	۴	۵۳
۲۵	÷			۴۲	÷		÷			۴۹	÷		÷			۴۹		۴۱

تاریخ	اپریل صبح گھنٹا	اپریل صبح منٹ	اپریل عمود گھنٹا	اپریل عمود منٹ	اپریل شام گھنٹا	اپریل شام منٹ	مئی صبح گھنٹا	مئی صبح منٹ	مئی عمود گھنٹا	مئی عمود منٹ	مئی شام گھنٹا	مئی شام منٹ	جون صبح گھنٹا	جون صبح منٹ	جون عمود گھنٹا	جون عمود منٹ	جون شام گھنٹا	جون شام منٹ
۱	÷		۱۱	۴۹	۴	۲۳	۶	۴۳	۱۱	۴۹	۳	۹	۷	۱۹	۱۱	۵۳	۲	۱۱
۵	÷			۴۹		۱۳		۳۱		۴۹	۲	۵۷		۲۳		۵۵		۷
۱۰	÷			۴۸	۳	۵۸		۳۰		۴۹		۴۶		۲۸		۵۶		۳
۱۵	۵	۴۹		۴۸		۴۵		۴۹		۵۰		۳۷		۳۲		۵۷		۲
۲۰		۵۹		۴۸		۳۳		۵۹		۵۱		۲۷		۳۳		۵۸		۳
۲۵	۶	۱۰		۴۸		۳۰	۷	۸		۵۳		۲۰		۳۶	۱۲	۰		۳

تاریخ	جولائی صبح گھنٹا	جولائی صبح منٹ	جولائی عمود گھنٹا	جولائی عمود منٹ	جولائی شام گھنٹا	جولائی شام منٹ	اگست صبح گھنٹا	اگست صبح منٹ	اگست عمود گھنٹا	اگست عمود منٹ	اگست شام گھنٹا	اگست شام منٹ	ستمبر صبح گھنٹا	ستمبر صبح منٹ	ستمبر عمود گھنٹا	ستمبر عمود منٹ	ستمبر شام گھنٹا	ستمبر شام منٹ
۱	۷	۳۳	۱۲	۱	۲	۸	۶	۵۱	۱۱	۵۹	۲	۵۵	÷		۱۱	۴۷	۳	۵۶
۵		۳۱		۱		۱۱		۴۴		۵۹	۳	۲	÷			۴۵	۴	۵
۱۰		۲۶		۳		۱۸		۳۲		۵۷		۱۳	÷			۴۲		۱۴
۱۵		۲۱		۳		۲۵		۲۱		۵۵		۲۱	÷			۳۹		۲۴
۲۰		۱۳		۱		۳۳		۸		۵۳		۳۲	÷			۳۶		۳۴
۲۵		۵		۱		۴۱	۵	۵۶		۵۱		۴۳	÷			۳۳		۴۵

تاریخ	اکتوبر صبح گھنٹا	اکتوبر صبح منٹ	اکتوبر عمود گھنٹا	اکتوبر عمود منٹ	اکتوبر شام گھنٹا	اکتوبر شام منٹ	نومبر صبح گھنٹا	نومبر صبح منٹ	نومبر عمود گھنٹا	نومبر عمود منٹ	نومبر شام گھنٹا	نومبر شام منٹ	دسمبر صبح گھنٹا	دسمبر صبح منٹ	دسمبر عمود گھنٹا	دسمبر عمود منٹ	دسمبر شام گھنٹا	دسمبر شام منٹ
۱	÷		۱۱	۳۰	۴	۵۷	÷		۱۱	۱۷	÷		÷		۱۱	۱۷	÷	
۵	÷			۲۷	۵	۵	÷			۱۶	÷		÷			۱۸	÷	
۱۰	÷			۲۵		۱۶	÷			۱۵	÷		÷			۲۰	÷	
۱۵	÷			۲۳		۲۶	÷			۱۵	÷		÷			۲۲	÷	
۲۰	÷			۲۰	÷		÷			۱۵	÷		÷			۲۵	÷	
۲۵	÷			۱۸	÷		÷			۱۵	÷		÷			۲۷	÷	

طول	عرض	فیصل آباد	زاویہ سمت قبلہ از شمال
۷۳	۳۱ر۵		حقیقی ۶ر۱۰۰ ، مقناطیسی ۶ر۱۰۱

تاریخ	جنوری						فروری						مارچ					
	صبح		عمود		شام		صبح		عمود		شام		صبح		عمود		شام	
	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ
۱	÷		۱۱	۳۳	÷		÷		۱۱	۳۸	÷		÷		۱۱	۵۳	۵	۴۷
۵	÷			۳۵	÷		÷			۴۹	÷		÷			۵۳		۴۷
۱۰	÷			۳۸	÷		÷			۵۰	÷		÷			۵۳		۴۳
۱۵	÷			۴۰	÷		÷			۵۱	÷		÷			۵۳		۱۰
۲۰	÷			۴۳	÷		÷			۵۲	÷		÷			۵۲	۳	۵۵
۲۵	÷			۴۵	÷		÷			۵۲	۶		÷			۵۳		۴۳

تاریخ	اپریل						مئی						جون					
	صبح		عمود		شام		صبح		عمود		شام		صبح		عمود		شام	
	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ
۱	÷		۱۱	۵۲	۳	۲۳	۶	۴۳	۱۱	۵۲	۳	۷	۷	۲۱	۱۱	۵۸	۲	۱۲
۵	÷			۵۲		۱۳		۳۳		۵۳	۲	۵۸		۲۵		۵۹		۸
۱۰	÷			۵۲	۳	۵۹		۳۲		۵۳		۴۷		۳۰	۱۲	۰		۵
۱۵	۵	۵۱		۵۲		۴۶		۵۱		۵۳		۳۸		۳۳		۱		۳
۲۰	۶	۱		۵۲		۳۴	۷	۱		۵۵		۲۸		۳۶		۲		۳
۲۵		۱۲		۵۲		۲۱		۱۰		۵۷		۲۱		۳۸		۳		۵

تاریخ	جولائی						اگست						ستمبر					
	صبح		عمود		شام		صبح		عمود		شام		صبح		عمود		شام	
	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ
۱	۷	۳۶	۱۲	۵	۲	۹	۶	۵۳	۱۲	۳	۲	۵۹	÷		۱۱	۵۱	۳	۵۷
۵		۳۳		۵		۱۳		۴۶		۳	۳	۳	÷			۴۹	۴	۶
۱۰		۲۹		۵		۱۸		۳۴		۱		۱۳	÷			۴۶		۱۶
۱۵		۲۳		۶		۲۶		۲۳	۱۱	۵۹		۲۳	÷			۴۳		۲۶
۲۰		۱۵		۵		۳۴		۱۰		۵۶		۳۳	÷			۳۹		۳۵
۲۵		۷		۵		۴۳	۵	۵۷		۵۳		۴۳	÷			۳۷		۴۷

تاریخ	اکتوبر						نومبر						دسمبر					
	صبح		عمود		شام		صبح		عمود		شام		صبح		عمود		شام	
	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ
۱	÷		۱۱	۳۴	۳	۵۹	÷		۱۱	۲۰	÷		÷		۱۱	۲۰	÷	
۵	÷			۳۰	۵	۷	÷			۱۹	÷		÷			۲۱	÷	
۱۰	÷			۲۸		۱۸	÷			۱۸	÷		÷			۲۳	÷	
۱۵	÷			۲۶		۲۸	÷			۱۸	÷		÷			۲۵	÷	
۲۰	÷			۲۳	÷		÷			۱۸	÷		÷			۲۸	÷	
۲۵	÷			۲۲	÷		÷			۱۹	÷		÷			۳۰	÷	

طول	عرض	کوئٹہ	زاویہ سمت قبلہ از شمال
۶۷ر۱°	۳۰ر۲°		حقیقی ۱۰۳ر۵° مقناطیسی ۱۰۳ر۷°

تاریخ	جنوری صبح گھنٹہ	منٹ	جنوری عمود گھنٹہ	منٹ	جنوری شام گھنٹہ	منٹ	فروری صبح گھنٹہ	منٹ	فروری عمود گھنٹہ	منٹ	فروری شام گھنٹہ	منٹ	مارچ صبح گھنٹہ	منٹ	مارچ عمود گھنٹہ	منٹ	مارچ شام گھنٹہ	منٹ
۱	÷		۱۱	۴۷	÷		÷		۱۲	۳	÷		÷		۱۲	۱۰	۵	۴۹
۵	÷			۴۹	÷		÷			۳	÷		÷			۱۱		۳۸
۱۰	÷			۵۲	÷		÷			[illegible]	÷		÷			۱۱		۲۳
۱۵	÷			۵۵	÷		÷			۷	÷		÷			۱۱		۱۱
۲۰	÷			۵۸	÷		÷			۹	۶	۱۵	÷			۱۱	۴	۵۶
۲۵	÷		۱۲	۰	÷		÷			۹		۱	÷			۱۳		۴۳

تاریخ	اپریل صبح گھنٹہ	منٹ	اپریل عمود گھنٹہ	منٹ	اپریل شام گھنٹہ	منٹ	مئی صبح گھنٹہ	منٹ	مئی عمود گھنٹہ	منٹ	مئی شام گھنٹہ	منٹ	جون صبح گھنٹہ	منٹ	جون عمود گھنٹہ	منٹ	جون شام گھنٹہ	منٹ
۱	÷		۱۲	۱۳	۴	۳۳	۶	۳۶	۱۲	۱۳	۳	۷	۷	۲۳	۱۲	۳۱	۳	۱۱
۵	÷			۱۳		۱۳		۳۵		۱۵	۲	۵۸		۲۸		۳۲		۷
۱۰	÷			۱۳	۳	۵۹		۴۳		۱۵		۴۷		۳۳		۳۳		۳
۱۵	÷			۱۳		۴۷		۵۳		۱۶		۳۷		۳۷		۳۴		۳
۲۰	۶	۳		۱۳		۳۳	۷	۳		۱۷		۳۷		۳۹		۳۶		۳
۲۵		۱۳		۱۳		۲۱		۱۳		۱۹		۳۰		۴۱		۳۸		۴

تاریخ	جولائی صبح گھنٹہ	منٹ	جولائی عمود گھنٹہ	منٹ	جولائی شام گھنٹہ	منٹ	اگست صبح گھنٹہ	منٹ	اگست عمود گھنٹہ	منٹ	اگست شام گھنٹہ	منٹ	ستمبر صبح گھنٹہ	منٹ	ستمبر عمود گھنٹہ	منٹ	ستمبر شام گھنٹہ	منٹ
۱	۷	۳۹	۱۲	۲۸	۳	۸	۶	۵۶	۱۲	۲۵	۳	۵۵	÷		۱۲	۱۱	۳	۵۸
۵		۳۶		۲۸		۱۱		۴۸		۲۳	۴	۳	÷			۹	۴	۷
۱۰		۳۳		۲۸		۱۷		۳۶		۲۳		۱۳	÷			۵		۱۷
۱۵		۲۶		۲۹		۲۵		۲۵		۲۰		۲۳	÷			۱		۲۶
۲۰		۱۸		۲۸		۳۳		۱۲		۱۷		۳۳	÷		۱۱	۵۸		۳۶
۲۵		۱۰		۲۷		۴۱	÷			۱۵		۴۳	÷			۵۵		۳۸

تاریخ	اکتوبر صبح گھنٹہ	منٹ	اکتوبر عمود گھنٹہ	منٹ	اکتوبر شام گھنٹہ	منٹ	نومبر صبح گھنٹہ	منٹ	نومبر عمود گھنٹہ	منٹ	نومبر شام گھنٹہ	منٹ	دسمبر صبح گھنٹہ	منٹ	دسمبر عمود گھنٹہ	منٹ	دسمبر شام گھنٹہ	منٹ
۱	÷		۱۱	۵۱	۵	۰	÷		۱۱	۳۶	÷		÷		۱۱	۳۳	÷	
۵	÷			۴۸		۸	÷			۳۵	÷		÷			۳۶	÷	
۱۰	÷			۴۵		۱۹	÷			۳۳	÷		÷			۳۷	÷	
۱۵	÷			۴۳		۳۰	÷			۳۳	÷		÷			۳۹	÷	
۲۰	÷			۴۰		۴۱	÷			۳۳	÷		÷			۴۲	÷	
۲۵	÷			۳۸	÷		÷			۳۳	÷		÷			۴۴	÷	

طول	عرض	گجرات	زاویہ سمت قبلہ از شمال
۷۴/۵	۳۲/۳۴		حقیقی ۱۰۱/۶/۵ مقناطیس ۱۰۲/۷/۶

تاریخ	جنوری صبح گھنٹہ	منٹ	جنوری عمود گھنٹہ	منٹ	جنوری شام گھنٹہ	منٹ	فروری صبح گھنٹہ	منٹ	فروری عمود گھنٹہ	منٹ	فروری شام گھنٹہ	منٹ	مارچ صبح گھنٹہ	منٹ	مارچ عمود گھنٹہ	منٹ	مارچ شام گھنٹہ	منٹ
۱		÷	۱۱	۲۳		÷		÷	۱۱	۴۰		÷		÷	۱۱	۴۵	۵	۴۹
۵		÷		۲۷		÷		÷		۴۱		÷		÷		۴۶		۳۰
۱۰		÷		۲۹		÷		÷		۴۲		÷		÷		۴۵		۱۳
۱۵		÷		۳۲		÷		÷		۴۳		÷		÷		۴۶		۰
۲۰		÷		۳۳		÷		÷		۴۴		÷		÷		۴۵	۴	۴۹
۲۵		÷		۳۶		÷		÷		۴۵	۵	۴۸		÷		۴۵		۴۲

تاریخ	اپریل صبح گھنٹہ	منٹ	اپریل عمود گھنٹہ	منٹ	اپریل شام گھنٹہ	منٹ	مئی صبح گھنٹہ	منٹ	مئی عمود گھنٹہ	منٹ	مئی شام گھنٹہ	منٹ	جون صبح گھنٹہ	منٹ	جون عمود گھنٹہ	منٹ	جون شام گھنٹہ	منٹ
۱		÷	۱۱	۴۵	۴	۶	۶	۱۰	۱۱	۴۸	۳	۳	۷	۳	۱۱	۵۲	۲	۱۴
۵		÷		۳۵		۹		۱۸		۴۷	۲	۵۵		۷		۵۳		۸
۱۰		÷		۳۵	۳	۵۲		۲۷		۴۷		۴۳		۱۲		۵۴		۵
۱۵	۵	۳۹		۴۵		۴۰		۳۵		۴۸		۳۴		۱۵		۵۵		۴
۲۰		۴۸		۳۵		۲۹		۴۵		۴۹		۲۶		۱۷		۵۶		۳
۲۵		۵۸		۳۶		۱۷		۵۳		۵۰		۲۰		۱۹		۵۸		۴

تاریخ	جولائی صبح گھنٹہ	منٹ	جولائی عمود گھنٹہ	منٹ	جولائی شام گھنٹہ	منٹ	اگست صبح گھنٹہ	منٹ	اگست عمود گھنٹہ	منٹ	اگست شام گھنٹہ	منٹ	ستمبر صبح گھنٹہ	منٹ	ستمبر عمود گھنٹہ	منٹ	ستمبر شام گھنٹہ	منٹ
۱	۷	۱۸	۱۱	۵۹	۲	۵	۶	۳۸	۱۱	۵۷	۲	۵۳		÷	۱۱	۴۴	۳	۵۱
۵		۱۵		۵۹		۱۲		۳۱		۵۶	۳	۰		÷		۴۲		۵۹
۱۰		۱۱		۵۹		۱۸		۲۰		۵۳		۹		÷		۳۹	۴	۸
۱۵		۶	۱۲	۰		۲۵		۹		۵۲		۱۸		÷		۳۵		۱۷
۲۰	۶	۵۹	۱۱	۵۹		۳۲	۵	۵۷		۵۰		۲۸		÷		۳۳		۲۶
۲۵		۵۱		۵۸		۴۰		۴۵		۴۸		۳۸		÷		۲۹		۳۷

تاریخ	اکتوبر صبح گھنٹہ	منٹ	اکتوبر عمود گھنٹہ	منٹ	اکتوبر شام گھنٹہ	منٹ	نومبر صبح گھنٹہ	منٹ	نومبر عمود گھنٹہ	منٹ	نومبر شام گھنٹہ	منٹ	دسمبر صبح گھنٹہ	منٹ	دسمبر عمود گھنٹہ	منٹ	دسمبر شام گھنٹہ	منٹ
۱		÷	۱۱	۲۶	۴	۴۹		÷	۱۱	۱۲		÷		÷	۱۱	۱۱		÷
۵		÷		۲۳		۵۹		÷		۱۱		÷		÷		۱۳		÷
۱۰		÷		۲۱	۵	۷		÷		۱۰		÷		÷		۱۴		÷
۱۵		÷		۱۸		۱۶		÷		۱۰		÷		÷		۱۶		÷
۲۰		÷		۱۶		÷		÷		۱۰		÷		÷		۱۹		÷
۲۵		÷		۱۴		÷		÷		۱۰		÷		÷		۲۱		÷

طول آر۳ر۷۴ عرض آر۳۲

گجرانوالہ

زاویہ سمت قبلہ از شمال
حقیقی ۸ر۱۰۰ر مقناطیسی ۸ر۱۰۱

تاریخ	جنوری						فروری						مارچ					
	صبح		عمود		شام		صبح		عمود		شام		صبح		عمود		شام	
	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ
۱	÷		۱۱	۲۸	÷		÷		۱۱	۴۳	÷		÷		۱۱	۳۸	۵	۳۲
۵	÷			۳۰	÷		÷			۴۳	÷		÷			۳۹		۳۲
۱۰	÷			۳۳	÷		÷			۴۵	÷		÷			۳۸		۱۹
۱۵	÷			۳۵	÷		÷			۴۶	÷		÷			۳۸		۶
۲۰	÷			۳۸	÷		÷			۴۷	÷		÷			۳۷	۳	۵۳
۲۵	÷			۴۰	÷		÷			۴۷	۵	۵۳	÷			۳۸		۳۹

تاریخ	اپریل						مئی						جون					
	صبح		عمود		شام		صبح		عمود		شام		صبح		عمود		شام	
	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ
۱	÷		۱۱	۴۸	۴	۲۰	۶	۱۸	۱۱	۴۷	۳	۵	۷	۱۳	۱۱	۵۳	۲	۱۳
۵	÷			۴۷		۱۰		۳۶		۴۸		۵۷		۱۷		۵۳		۸
۱۰	÷			۴۷	۳	۵۶		۳۵		۴۸		۴۶		۲۲		۵۵		۵
۱۵	۵	۳۵		۴۷		۴۳		۴۳		۴۹		۳۷		۲۶		۵۶		۳
۲۰		۵۵		۴۷		۳۲		۵۳		۵۰		۲۷		۲۸		۵۷		۳
۲۵	۶	۶		۴۷		۱۹	۷	۳		۵۲		۲۱		۳۰		۵۹		۶

تاریخ	جولائی						اگست						ستمبر					
	صبح		عمود		شام		صبح		عمود		شام		صبح		عمود		شام	
	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ
۱	۷	۳۸	۱۲	۰	۳	۹	۶	۴۷	۱۱	۵۸	۳	۵۵	÷		۱۱	۴۶	۳	۵۵
۵		۳۵		۰		۱۲		۳۹		۵۸	۳	۳	÷			۴۳	۴	۳
۱۰		۳۱		۱		۱۱		۳۸		۵۶		۱۱	÷			۴۱		۱۳
۱۵		۱۹		۱		۲۶		۱۷		۵۳		۲۱	÷			۳۷		۲۲
۲۰		۸		۰		۳۳		۳		۵۲		۳۱	÷			۳۳		۳۲
۲۵		۰		۰		۴۱	۵	۵۲		۴۹		۴۱	÷			۳۲		۴۳

تاریخ	اکتوبر						نومبر						دسمبر					
	صبح		عمود		شام		صبح		عمود		شام		صبح		عمود		شام	
	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ
۱	÷		۱۱	۲۸	۴	۵۳	÷		۱۱	۱۵	÷		÷		۱۱	۱۵	÷	
۵	÷			۲۵	۵	۲	÷			۱۴	÷		÷			۱۶	÷	
۱۰	÷			۲۳		۱۳	÷			۱۳	÷		÷			۱۸	÷	
۱۵	÷			۲۱		۲۳	÷			۱۳	÷		÷			۲۰	÷	
۲۰	÷			۱۹	÷		÷			۱۳	÷		÷			۲۳	÷	
۲۵	÷			۱۷	÷		÷			۱۳	÷		÷			۲۵	÷	

گوادر

طول ۶۲/۳° — عرض ۲۵/۱ — زاویہ سمت قبلہ از شمال: حقیقی ۹۵/۰° مقناطیسی ۹۶/۴°

تاریخ	جنوری صبح گھنٹہ	منٹ	جنوری عمود گھنٹہ	منٹ	جنوری شام گھنٹہ	منٹ	فروری صبح گھنٹہ	منٹ	فروری عمود گھنٹہ	منٹ	فروری شام گھنٹہ	منٹ	مارچ صبح گھنٹہ	منٹ	مارچ عمود گھنٹہ	منٹ	مارچ شام گھنٹہ	منٹ
۱	÷		۱۲	۳۵	÷		÷		۱۲	۴۸	÷		÷		۱۲	۵۰	÷	
۵	÷			۳۷	÷		÷			۴۹	÷		÷			۵۱	÷	
۱۰	÷			۳۹	÷		÷			۴۹	÷		÷			۴۹	۶	۳۰
۱۵	÷			۴۲	÷		÷			۵۰	÷		÷			۴۹		۲۳
۲۰	÷			۴۴	÷		÷			۵۱	÷		÷			۴۸		۴
۲۵	÷			۴۶	÷		÷			۵۱	÷		÷			۴۸	۵	۴۷

تاریخ	اپریل صبح گھنٹہ	منٹ	اپریل عمود گھنٹہ	منٹ	اپریل شام گھنٹہ	منٹ	مئی صبح گھنٹہ	منٹ	مئی عمود گھنٹہ	منٹ	مئی شام گھنٹہ	منٹ	جون صبح گھنٹہ	منٹ	جون عمود گھنٹہ	منٹ	جون شام گھنٹہ	منٹ
۱	÷		۱۲	۳۷	۵	۲۳	۸	۱۱	۱۲	۳۳	۳	۳۷	۹	۴۵	۱۲	۳۷	۳	۵
۵	۶	۵۲		۳۶		۸		۲۵		۳۳		۲۳		۵۴		۳۸	۱	۵۶
۱۰	۷	۷		۳۵	۴	۴۹		۳۹		۳۳		۷	۱۰	۳		۳۹		۴۹
۱۵		۲۲		۳۵		۳۳		۵۳		۳۳	۲	۵۳		۱۱		۵۰		۴۳
۲۰		۳۷		۳۴		۱۵	۹	۱۱		۳۵		۳۵		۱۳		۵۱		۴۲
۲۵		۵۳		۳۴	۳	۵۷		۲۵		۳۶		۲۳		۱۶		۵۳		۴۳

تاریخ	جولائی صبح گھنٹہ	منٹ	جولائی عمود گھنٹہ	منٹ	جولائی شام گھنٹہ	منٹ	اگست صبح گھنٹہ	منٹ	اگست عمود گھنٹہ	منٹ	اگست شام گھنٹہ	منٹ	ستمبر صبح گھنٹہ	منٹ	ستمبر عمود گھنٹہ	منٹ	ستمبر شام گھنٹہ	منٹ
۱	۱۰	۱۰	۱۲	۵۳	۱	۵۳	۸	۵۱	۱۲	۵۳	۳	۱۳	۷	۷	۱۲	۴۴	۴	۳۷
۵		۳		۵۴		۵۸		۳۹		۵۳		۳۶	۶	۵۲		۴۳		۵۹
۱۰	۹	۵۳		۵۵	۲	۱۰		۲۳		۵۲		۳۱	÷			۴۰	۵	۱۳
۱۵		۴۲		۵۵		۲۳		۶		۵۰		۵۶	÷			۳۷		۲۸
۲۰		۲۸		۵۵		۳۸	۷	۴۸		۴۹	۴	۱۲	÷			۳۳		۴۳
۲۵		۱۴		۵۴		۵۳		۳۰		۴۷		۲۷	÷			۳۳		۵۷

تاریخ	اکتوبر صبح گھنٹہ	منٹ	اکتوبر عمود گھنٹہ	منٹ	اکتوبر شام گھنٹہ	منٹ	نومبر صبح گھنٹہ	منٹ	نومبر عمود گھنٹہ	منٹ	نومبر شام گھنٹہ	منٹ	دسمبر صبح گھنٹہ	منٹ	دسمبر عمود گھنٹہ	منٹ	دسمبر شام گھنٹہ	منٹ
۱	÷		۱۲	۳۰	۶	۱۴	÷		۱۲	۲۰	÷		÷		۱۲	۲۲	÷	
۵	÷			۲۷		۳۶	÷			۱۹	÷		÷			۲۳	÷	
۱۰	÷			۲۵	÷		÷			۱۸	÷		÷			۲۵	÷	
۱۵	÷			۲۳	÷		÷			۱۹	÷		÷			۲۷	÷	
۲۰	÷			۲۲	÷		÷			۱۹	÷		÷			۳۰	÷	
۲۸	÷			۲۰	÷		÷			۲۰	÷		÷			۳۲	÷	

طول	عرض		زاویہ سمت قبلہ از شمال
۶۱/۹°	۲۷/۸°	گشت (ایران)	حقیقی ۱۰۳/۳° مقناطیسی ۱۰۳/۴°

تاریخ	جنوری صبح گھنٹا	منٹ	جنوری عمود گھنٹا	منٹ	جنوری شام گھنٹا	منٹ	فروری صبح گھنٹا	منٹ	فروری عمود گھنٹا	منٹ	فروری شام گھنٹا	منٹ	مارچ صبح گھنٹا	منٹ	مارچ عمود گھنٹا	منٹ	مارچ شام گھنٹا	منٹ
۱	÷		۱۲	۲۵	÷		÷		۱۲	۳۲	÷		÷		۱۲	۳۸	۶	۲۳
۵	÷			۲۸	÷		÷			۳۳	÷		÷			۵۰		۱۳
۱۰	÷			۳۰	÷		÷			۳۳	÷		÷			۴۹	۵	۵۸
۱۵	÷			۳۳	÷		÷			۳۶	÷		÷			۵۰		۴۳
۲۰	÷			۳۶	÷		÷			۳۷	۶	۵۳	÷			۵۰		۲۸
۲۵	÷			۳۸	÷		÷			۳۸		۳۸	÷			۵۰		۱۳

تاریخ	اپریل صبح گھنٹا	منٹ	اپریل عمود گھنٹا	منٹ	اپریل شام گھنٹا	منٹ	مئی صبح گھنٹا	منٹ	مئی عمود گھنٹا	منٹ	مئی شام گھنٹا	منٹ	جون صبح گھنٹا	منٹ	جون عمود گھنٹا	منٹ	جون شام گھنٹا	منٹ
۱	÷		۱۲	۵۱	۳	۵۳	۷	۸	۱۲	۵۲	۳	۲۸	۸	۱۳	۱	۰	۳	۲۵
۵	÷			۵۱		۳۱		۱۸		۵۳		۱۸		۱۸		۰		۱۹
۱۰	÷			۵۰		۳۶		۲۸		۵۳		۹		۲۳		۲		۱۶
۱۵	÷			۵۱		۱۲		۳۹		۵۵	۳	۵۵		۲۸		۳		۱۳
۲۰	۶	۴۱		۵۱	۳	۵۸		۵۰		۵۶		۴۳		۳۱		۳		۱۳
۲۵		۵۳		۵۲		۴۲	۸	۰		۵۸		۳۵		۳۳		۶		۱۵

تاریخ	جولائی صبح گھنٹا	منٹ	جولائی عمود گھنٹا	منٹ	جولائی شام گھنٹا	منٹ	اگست صبح گھنٹا	منٹ	اگست عمود گھنٹا	منٹ	اگست شام گھنٹا	منٹ	ستمبر صبح گھنٹا	منٹ	ستمبر عمود گھنٹا	منٹ	ستمبر شام گھنٹا	منٹ
۱	۸	۳۰	۱	۷	۳	۴۰	۷	۳۰	۱	۲	۳	۱۳	÷		۱۲	۳۹	۳	۲۳
۵		۲۷		۷		۴۳		۳۱		۳		۲۳	÷			۴۷		۳۳
۱۰		۲۱		۷		۳۱		۱۸		۱		۳۳	÷			۴۳		۲۵
۱۵		۱۲		۷		۳۹		۵	۱۲	۵۸		۳۵	÷			۴۰		۵۶
۲۰		۵		۶		۳۹	۶	۵۱		۵۶		۵۸	÷			۳۶	۵	۷
۲۵	۷	۵۵		۵		۵۸	÷			۵۳	۳	۹	÷			۳۳		۳۰

تاریخ	اکتوبر صبح گھنٹا	منٹ	اکتوبر عمود گھنٹا	منٹ	اکتوبر شام گھنٹا	منٹ	نومبر صبح گھنٹا	منٹ	نومبر عمود گھنٹا	منٹ	نومبر شام گھنٹا	منٹ	دسمبر صبح گھنٹا	منٹ	دسمبر عمود گھنٹا	منٹ	دسمبر شام گھنٹا	منٹ
۱	÷		۱۲	۳۰	۵	۳۳	÷		۱۲	۱۳	÷		÷		۱۲	۱۳	÷	
۵	÷			۲۷		۲۲	÷			۱۳	÷		÷			۱۳	÷	
۱۰	÷			۲۳		۵۳	÷			۱۲	÷		÷			۱۶	÷	
۱۵	÷			۲۳	۶	۶	÷			۱۳	÷		÷			۱۷	÷	
۲۰	÷			۱۹		۱۹	÷			۱۳	÷		÷			۲۰	÷	
۲۵	÷			۱۶	÷		÷			۱۲	÷		÷			۲۲	÷	

طول ۷۴/۳ | عرض ۳۱/۶ | **لاہور** | زاویہ سمت قبلہ از شمال: حقیقی ۹۹/۴ — مقناطیسی ۱۰۰/۸

تاریخ	جنوری صبح	جنوری عمود	جنوری شام	فروری صبح	فروری عمود	فروری شام	مارچ صبح	مارچ عمود	مارچ شام
	گھنٹہ منٹ	گھنٹہ منٹ	گھنٹہ منٹ	گھنٹہ منٹ	گھنٹہ منٹ	گھنٹہ منٹ	گھنٹہ منٹ	گھنٹہ منٹ	گھنٹہ منٹ
۱	÷	۱۱ ۳۰	÷	÷	۱۱ ۳۵	÷	÷	۱۱ ۴۹	۵ ۳۸
۵	÷	۳۳	÷	÷	۳۶	÷	÷	۵۰	۳۸
۱۰	÷	۳۵	÷	÷	۴۷	÷	÷	۵۰	۴۴
۱۵	÷	۳۸	÷	÷	۴۸	÷	÷	۵۰	۱۰
۲۰	÷	۴۰	÷	÷	۴۹	÷	÷	۴۹	۴ ۵۶
۲۵	÷	۴۲	÷	÷	۴۹	÷	÷	۴۹	۴۳
	اپریل			**مئی**			**جون**		
۱	÷	۱۱ ۴۹	۴ ۳۳	۶ ۳۵	۱۱ ۴۸	۳ ۷	۷ ۲۲	۱۱ ۵۴	۲ ۱۳
۵	÷	۴۹	۱۳	۴۴	۴۹	۲ ۵۸	۲۷	۵۴	۷
۱۰	۵ ۳۱	۴۸	۳ ۵۹	۴۳	۴۹	۴۷	۳۳	۵۵	۴
۱۵	۵۲	۴۸	۴۷	۵۳	۵۰	۳۸	۳۶	۵۷	۳
۲۰	۶ ۲	۴۸	۳۴	۷ ۳	۵۰	۲۸	۳۸	۵۸	۳
۲۵	۱۳	۴۸	۲۲	۱۱	۵۲	۲۱	۴۰	۱۲ ۰	۵
	جولائی			**اگست**			**ستمبر**		
۱	۷ ۳۸	۱۲ ۰	۲ ۹	۶ ۵۵	۱۱ ۵۹	۲ ۵۶	۵ ۴۱	۱۱ ۴۷	۳ ۵۸
۵	۳۵	۰	۱۱	۴۷	۵۸	۳ ۳	÷	۴۵	۴ ۶
۱۰	۳۰	۱	۱۸	۳۵	۵۶	۱۳	÷	۴۲	۱۶
۱۵	۲۵	۱	۲۵	۲۴	۵۴	۲۳	÷	۳۹	۲۶
۲۰	۱۷	۱	۳۳	۱۱	۵۲	۳۳	÷	۳۶	۳۶
۲۵	۸	۰	۴۲	۵ ۵۸	۵۰	۴۳	÷	۳۳	۴۷
	اکتوبر			**نومبر**			**دسمبر**		
۱	÷	۱۱ ۳۰	۴ ۵۹	÷	۱۱ ۱۷	÷	÷	۱۱ ۱۷	÷
۵	÷	۲۷	۵ ۷	÷	۱۶	÷	÷	۱۹	÷
۱۰	÷	۲۵	۱۸	÷	۱۵	÷	÷	۲۱	÷
۱۵	÷	۲۳	۲۹	÷	۱۶	÷	÷	۲۲	÷
۲۰	÷	۲۱	÷	÷	۱۶	÷	÷	۲۵	÷
۲۵	÷	۱۹	÷	÷	۱۶	÷	÷	۲۷	÷

طول	عرض		زاویہ سمت قبلہ از شمال
۶۸/۲	۲۷/۵	**لاڑکانہ**	حقیقی ۹۷/۲ مقناطیسی ۹۷/۷

تاریخ	جنوری						فروری						مارچ					
	صبح		عمود		شام		صبح		عمود		شام		صبح		عمود		شام	
	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ
۱	⁘		۱۳	۶	⁘		⁘		۱۳	۳۰	⁘		⁘		۱۳	۳۳	⁘	
۵	⁘			۸	⁘		⁘			۳۰	⁘		⁘			۳۳	۶	۳۲
۱۰	⁘			۱۰	⁘		⁘			۳۱	⁘		⁘			۳۳		۶
۱۵	⁘			۱۳	⁘		⁘			۳۲	⁘		⁘			۳۲	۵	۵۰
۲۰	⁘			۱۵	⁘		⁘			۳۳	⁘		⁘			۳۱		۳۳
۲۵	⁘			۱۷	⁘		⁘			۳۳	⁘		⁘			۳۱		۱۸

تاریخ	اپریل						مئی						جون					
	صبح		عمود		شام		صبح		عمود		شام		صبح		عمود		شام	
	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ
۱	⁘		۱۳	۳۰	۳	۵۵	۷	۳۳	۱۳	۱۸	۳	۳۲	۸	۳۹	۱۳	۲۲	۲	۹
۵	۶	۱۵		۳۰		۴۲		۳۵		۱۸		۱۱		۴۶		۲۳		۲
۱۰		۲۸		۱۹		۲۶		۴۷		۱۸	۳	۵۷		۵۳		۲۳	۱	۵۸
۱۵		۴۳		۱۸		۱۰	۸	۰		۱۹		۴۴		۵۸		۲۵		۵۳
۲۰		۵۳		۱۸	۳	۵۶		۱۳		۱۹		۳۱	۹	۰		۲۶		۵۳
۲۵	۷	۸		۱۸		۴۰		۲۳		۲۱		۲۲		۳		۲۸		۵۶

تاریخ	جولائی						اگست						ستمبر					
	صبح		عمود		شام		صبح		عمود		شام		صبح		عمود		شام	
	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ
۱	۸	۵۹	۱۳	۲۹	۲	۱	۷	۵۹	۱۳	۲۸	۳	۵	۶	۳۸	۱۳	۱۸	۳	۲۴
۵		۵۵		۲۹		۵		۴۹		۲۸		۱۵		۱۵		۱۶		۳۵
۱۰		۳۸		۲۹		۱۳		۳۵		۲۶		۲۶	⁘			۱۳		۴۷
۱۵		۲۰		۳۰		۲۳		۲۰		۲۳		۴۰	⁘			۱۰		۵۹
۲۰		۲۹		۲۹		۳۵		۳		۲۲		۵۳	⁘			۷	۵	۱۲
۲۵		۱۷		۲۹		۴۷	۶	۴۹		۲۱	۳	۷	⁘			۵		۳۵

تاریخ	اکتوبر						نومبر						دسمبر					
	صبح		عمود		شام		صبح		عمود		شام		صبح		عمود		شام	
	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ
۱	⁘		۱۳	۲	۵	۴۰	⁘		۱۱	۵۱	⁘		⁘		۱۱	۵۳	⁘	
۵	⁘			۰		۵۱	⁘			۵۱	⁘		⁘			۵۳	⁘	
۱۰	⁘		۱۱	۵۸	⁘		⁘			۵۰	⁘		⁘			۵۶	⁘	
۱۵	⁘			۵۶	⁘		⁘			۵۰	⁘		⁘			۵۸	⁘	
۲۰	⁘			۵۳	⁘		⁘			۵۱	⁘		⁘		۱۲	۱	⁘	
۲۵	⁘			۵۲	⁘		⁘			۵۱	⁘		⁘			۳	⁘	

طول	عرض	مالاکنڈ	زاویہ سمت قبلہ از شمال
۷۱٫۹	۳۴٫۶		حقیقی ۱۰۶٫۸ مقناطیسی ۱۰۹٫۱

تاریخ	جنوری						فروری						مارچ					
	صبح		عمود		شام		صبح		عمود		شام		صبح		عمود		شام	
	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ
۱		⁘	۱۱	۱۳		⁘		⁘	۱۱	۳۰		⁘		⁘	۱۱	۳۸	۵	۱۱
۵		⁘		۱۵		⁘		⁘		۳۱		⁘		⁘		۳۰		۳
۱۰		⁘		۱۸		⁘		⁘		۳۳		⁘		⁘		۳۰	۳	۵۱
۱۵		⁘		۲۱		⁘		⁘		۳۵	۵	۳۳		⁘		۳۱		۴۰
۲۰		⁘		۲۳		⁘		⁘		۳۶		۳۳		⁘		۳۱		۲۷
۲۵		⁘		۲۶		⁘		⁘		۳۷		۳۳		⁘		۳۱		۱۷

تاریخ	اپریل						مئی						جون					
	صبح		عمود		شام		صبح		عمود		شام		صبح		عمود		شام	
	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ
۱		⁘	۱۱	۴۲	۳	۰	۵	۳۹	۱۱	۴۱	۳	۵۶	۶	۲۳	۱۱	۵۲	۲	۱۳
۵		⁘		۴۳	۳	۵۱		۴۶		۴۷		۴۹		۲۷		۵۵		۱۰
۱۰		⁘		۴۳		۳۹		۵۳		۴۷		۴۰		۳۱		۵۶		۸
۱۵		⁘		۴۳		۲۹	۶	۰		۴۹		۳۲		۳۴		۵۸		۷
۲۰		⁘		۴۴		۱۸		۸		۵۰		۲۵		۳۶		۵۹		۷
۲۵	۵	۲۹		۴۵		۸		۱۵		۵۲		۲۰		۳۸	۱۲	۱		۹

تاریخ	جولائی						اگست						ستمبر					
	صبح		عمود		شام		صبح		عمود		شام		صبح		عمود		شام	
	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ
۱	۶	۳۷	۱۲	۱	۲	۱۲	۶	۳	۱۱	۵۸	۲	۴۹		⁘	۱۱	۴۳	۳	۳۸
۵		۳۵		۱		۱۳	۵	۵۸		۵۷		۵۵		⁘		۳۹		۲۵
۱۰		۳۱		۱		۱۹		۴۹		۵۳	۳	۳		⁘		۳۵		۵۳
۱۵		۲۸		۳		۲۵		۳۹		۵۳		۱۰		⁘		۳۱	۴	۰
۲۰		۲۱		۱		۳۱		⁘		۴۹		۱۹		⁘		۲۸		۸
۲۵		۱۵		۰		۳۸		⁘		۳۶		۲۷		⁘		۲۵		۱۴

تاریخ	اکتوبر						نومبر						دسمبر					
	صبح		عمود		شام		صبح		عمود		شام		صبح		عمود		شام	
	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ
۱		⁘	۱۱	۲۰	۴	۲۷		⁘	۱۱	۳		⁘		⁘	۱۱	۰		⁘
۵		⁘		۱۷		۳۴		⁘		۲		⁘		⁘		۱		⁘
۱۰		⁘		۱۳		۴۲		⁘				⁘		⁘		۳		⁘
۱۵		⁘		۱۱		۵۱		⁘		۰		⁘		⁘		۴		⁘
۲۰		⁘		۸	۵	۰		⁘	۱۰	۵۹		⁘		⁘		۷		⁘
۲۵		⁘		۵		۹		⁘		۵۹		⁘		⁘		۹		⁘

طول ۶ر۷۱ عرض ۱ر۳۰ **مظفرگڑھ** زاویہ سمت قبلہ از شمال حقیقی ۸ر۹۹ مقناطیسی ۹ر۱۰۰

تاریخ	جنوری						فروری						مارچ					
	صبح		عمود		شام		صبح		عمود		شام		صبح		عمود		شام	
	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ
۱	÷		۱۱	۴۴	÷		÷		۱۱	۵۹	÷		÷		۱۲	۳	۶	۱
۵	÷			۳۶	÷		÷		۱۲	۰	÷		÷			۴	۵	۵۰
۱۰	÷			۳۹	÷		÷			۱	÷		÷			۳		۳۵
۱۵	÷			۵۱	÷		÷			۳	÷		÷			۳		۲۱
۲۰	÷			۵۳	÷		÷			۳	÷		÷			۳		۶
۲۵	÷			۵۶	÷		÷				÷		÷			۳	۴	۵۳

تاریخ	اپریل						مئی						جون					
۱	÷		۱۲	۳	۴	۳۲	۶	۴۱	۱۱	۳	۳	۱۱	۷	۴۳	۱۲	۷	۳	۱۱
۵	÷			۳		۲۱		۵۱		۲		۱		۳۸		۸		۶
۱۰	۵	۵۳		۱		۹	۷	۱		۲	۳	۵۰		۵۳		۹		۳
۱۵	۶	۵		۱	۳	۵۳		۱۱		۳		۳۹		۵۸		۱۰		۱
۲۰		۱۶		۱		۳۰		۲۳		۳		۲۹	۸	۰		۱۱		۱
۲۵		۲۸		۱		۲۹		۳۱		۹		۲۱		۲		۱۳		۳

تاریخ	جولائی						اگست						ستمبر					
۱	۸	۰	۱۲	۱۴	۲	۷	۷	۱۴	۱۳	۱۴	۳	۵۸	۵	۵۳	۱۲	۰	۳	۵
۵	۷	۵۶		۱۴		۱۰		۴		۱۲	۳	۶	÷		۱۱	۵۸		۱۳
۱۰		۵۱		۱۳		۱۷	۶	۵۲		۱۰		۱۷	÷			۵۵		۲۵
۱۵		۴۵		۱۵		۲۷		۳۵		۸		۲۷	÷			۵۳		۳۵
۲۰		۳۶		۱۳		۳۳		۲۹		۶		۳۹	÷			۴۹		۴۶
۲۵		۲۷		۱۳		۴۳		۱۲		۴		۵۰	÷			۴۷		۵۸

تاریخ	اکتوبر						نومبر						دسمبر					
۱	÷		۱۱	۴۳	۵	۱۱	÷		۱۱	۳۱	÷		÷		۱۱	۳۱	÷	
۵	÷			۴۱		۱۹	÷			۳۰	÷		÷			۳۳	÷	
۱۰	÷			۳۸		۳۱	÷			۲۹	÷		÷			۳۳	÷	
۱۵	÷			۳۶		۴۳	÷			۲۹	÷		÷			۳۶	÷	
۲۰	÷			۳۴	÷		÷			۲۹	÷		÷			۳۹	÷	
۲۵	÷			۳۳	÷		÷			۲۹	÷		÷			۴۱	÷	

طول	عرض	مظفر آباد	زاویہ سمت قبلہ از شمال
۷۳ر۵	۳۴ر۳۷		حقیقی ۱۰۵ر۵ مقناطیسی ۱۰۷ر۸

تاریخ	جنوری صبح گھنٹہ	منٹ	جنوری عمود گھنٹہ	منٹ	جنوری شام گھنٹہ	منٹ	فروری صبح گھنٹہ	منٹ	فروری عمود گھنٹہ	منٹ	فروری شام گھنٹہ	منٹ	مارچ صبح گھنٹہ	منٹ	مارچ عمود گھنٹہ	منٹ	مارچ شام گھنٹہ	منٹ
۱	÷		۱۲	۱۳	÷		÷		۱۱	۳۰	÷		÷		۱۱	۳۷	۵	۱۶
۵	÷			۱۶	÷		÷			۳۱	÷		÷			۳۸		۸
۱۰	÷			۱۸	÷		÷			۳۳	÷		÷			۳۸	۳	۵۶
۱۵	÷			۲۱	÷		÷			۳۴	÷		÷			۳۹		۴۴
۲۰	÷			۲۴	÷		÷			۳۶	۵	۳۹	÷			۳۹		۳۱
۲۵	÷			۲۶	÷		÷			۳۶		۴۷	÷			۳۹		۲۰
	اپریل						مئی						جون					
۱	÷		۱۱	۳۰	۴	۴	۵	۳۶	۱۱	۴۴	۳	۵۷	۶	۳۴	۱۱	۵۰	۲	۱۳
۵	÷			۳۰	۳	۵۳		۵۳		۴۳		۵۰		۳۶		۵۰		۹
۱۰	÷			۳۰		۴۲	۶	۰		۴۴		۴۱		۴۰		۵۲		۷
۱۵	÷			۳۰		۳۱		۸		۴۵		۳۳		۴۳		۵۳		۶
۲۰	÷			۳۱		۲۱		۱۶		۴۶		۲۵		۴۵		۵۴		۶
۲۵	۵	۳۵		۳۱		۱۰		۲۳		۴۸		۲۰		۴۷		۵۶		۸
	جولائی						اگست						ستمبر					
۱	۶	۲۶	۱۱	۵۷	۲	۱۱	۶	۱۱	۱۱	۵۳	۲	۵۰	÷		۱۱	۳۹	۳	۳۱
۵		۳۳		۵۷		۱۳		۵		۵۳		۵۶	÷			۳۶		۳۸
۱۰		۳۰		۵۷		۱۹	۵	۵۵		۵۰	۳	۴	÷			۳۳		۵۶
۱۵		۳۶		۵۷		۲۵		۴۵		۴۸		۱۳	÷			۲۹	۳	۴
۲۰		۳۰		۵۶		۳۳		۳۴		۴۶		۲۱	÷			۲۵		۱۲
۲۵		۲۳		۵۵		۳۸	÷			۴۳		۲۹	÷			۲۳		۲۲
	اکتوبر						نومبر						دسمبر					
۱	÷		۱۱	۱۹	۴	۳۳	÷		۱۱	۳	÷		÷		۱۱	۰	÷	
۵	÷			۱۵		۳۸	÷			۱	÷		÷			۳	÷	
۱۰	÷			۱۳		۲۸	÷			۰	÷		÷			۳	÷	
۱۵	÷			۱۰		۱۶	÷			۰	÷		÷			۵	÷	
۲۰	÷			۷	۵	۶	÷			۰	÷		÷			۸	÷	
۲۵	÷			۵		۱۵	÷				÷		÷			۱۰	÷	

طول	عرض		زاویہ سمت قبلہ از شمال
۶۲	۲۶/۱	منڈ	حقیقی ۲۰ر ۵۸ مقناطیسی ۴ر ۵۹

تاریخ	جنوری						فروری						مارچ					
	صبح		عمود		شام		صبح		عمود		شام		صبح		عمود		شام	
	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ
۱	÷		۱۴	۲۶	÷		÷		۱۴	۲۱	÷		÷		۱۴	۴۳	۶	۳۶
۵	÷			۲۸	÷		÷			۳۲	÷		÷			۴۵		۳۳
۱۰	÷			۳۱	÷		÷			۳۳	÷		÷			۴۴		۱۹
۱۵	÷			۳۳	÷		÷			۴۳	÷		÷			۴۵		۰
۲۰	÷			۳۶	÷		÷			۴۴	÷		÷			۴۴	۵	۴۲
۲۵	÷			۳۸	÷		÷			۴۴	÷		÷			۴۳		۲۰

تاریخ	اپریل						مئی						جون					
	صبح		عمود		شام		صبح		عمود		شام		صبح		عمود		شام	
	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ
۱	÷		۱۴	۴۳	۵	۳	۷	۳۹	۱۴	۴۲	۳	۲۹	۸	۵۵	۱۴	۴۷	۲	۷
۵	÷			۴۳	۴	۵۰		۵۱		۴۳		۱۴	۹	۷		۴۸		۰
۱۰	۶	۲۰		۴۲		۳۲	۸	۳		۴۴	۲	۵۹		۱۴		۴۹	۱	۵۵
۱۵		۵۴		۴۲		۱۷		۱۷		۴۳		۳۹		۳۰		۵۰		۵۱
۲۰	۷	۸		۴۰		۱		۳۱		۴۴		۳۳		۴۳		۵۱		۵۰
۲۵		۲۴		۴۲	۳	۳۵		۴۳		۴۹		۲۱		۲۵		۵۳		۵۲

تاریخ	جولائی						اگست						ستمبر					
	صبح		عمود		شام		صبح		عمود		شام		صبح		عمود		شام	
	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ
۱	۹	۲۱	۱۴	۵۳	۱	۵۸	۸	۱۵	۱۴	۵۳	۳	۶	۹	۳۰	۱۴	۳۱	۳	۳۱
۵		۱۹		۵۴	۲	۳		۵		۵۴		۱۸	÷			۳۹		۳۲
۱۰		۸		۵۴		۱۳	۷	۵۰		۵۰		۳۱	÷			۳۶		۵۵
۱۵	۸	۵۹		۵۵		۲۷		۴۴		۴۸		۴۴	÷			۴۳	۵	۸
۲۰		۴۷		۵۴		۳۵		۱۸		۴۶		۵۹	÷			۴۰		۴۱
۲۵		۳۵		۵۴		۳۸		۲		۴۴	۴	۱۳	÷			۲۸		۳۵

تاریخ	اکتوبر						نومبر						دسمبر					
	صبح		عمود		شام		صبح		عمود		شام		صبح		عمود		شام	
	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ
۱	÷		۱۴	۲۵	۵	۵۱	÷		۱۴	۱۳	÷		÷		۱۴	۱۳	÷	
۵	÷			۲۲	۶	۱	÷			۱۲	÷		÷			۱۵	÷	
۱۰	÷			۲۰		۱۵	÷			۱۱	÷		÷			۱۹	÷	
۱۵	÷			۱۸	÷		÷			۱۱	÷		÷			۱۸	÷	
۲۰	÷			۱۶	÷		÷			۱۱	÷		÷			۲۱	÷	
۲۵	÷			۱۳	÷		÷			۱۲	÷		÷			۲۳	÷	

طول	عرض		زاویہ سمت قبلہ از شمال
۸ر۷۳	۲ر۳۳	**میرپور**	حقیقی ۹ر۱۰۳ مقناطیسی ۴ر۱۰۳

تاریخ	جنوری						فروری						مارچ					
	صبح		عمود		شام		صبح		عمود		شام		صبح		عمود		شام	
	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ
۱	÷		۱۱	۲۱	÷		÷		۱۱	۳۷	÷		÷		۱۱	۴۳	۵	۳۹
۵	÷			۲۳	÷		÷			۳۸	÷		÷			۴۳		۱۹
۱۰	÷			۲۶	÷		÷			۳۹	÷		÷			۴۳		۷
۱۵	÷			۲۸	÷		÷			۴۰	÷		÷			۴۴	۴	۵۲
۲۰	÷			۳۱	÷		÷			۴۲	۵	۵۳	÷			۴۳		۳۱
۲۵	÷			۳۳	÷		÷			۴۲		۳۰	÷			۴۳		۲۹

تاریخ	اپریل						مئی						جون					
۱	÷		۱۱	۴۳	۳	۱۱	۶	۱	۱۱	۳۵	۳	۱	۶	۵۳	۱۱	۵۲	۳	۱۲
۵	÷			۴۳		۲		۹		۳۶	۳	۵۳		۵۶		۵۲		۸
۱۰	÷			۴۳	۳	۴۹		۱۷		۳۶		۴۳	۷	۰		۵۴		۶
۱۵	÷			۴۳		۳۷		۲۶		۳۷		۳۵		۳		۵۵		۳
۲۰	۵	۳۰		۴۳		۲۶		۳۳		۳۸		۲۶		۵		۵۶		۵
۲۵		۵۰		۴۵		۱۳		۴۲		۵۰		۲۰		۷		۵۸		۷

تاریخ	جولائی						اگست						ستمبر					
۱	۷	۹	۱۱	۵۹	۳	۱۰	۶	۲۸	۱۱	۵۶	۳	۵۲	÷		۱۱	۴۳	۳	۴۷
۵		۳		۵۹		۱۳		۲۲		۵۵		۵۹	÷			۴۰		۵۵
۱۰		۰		۵۹		۱۸		۱۱		۵۳	۴	۸	÷			۳۷	۴	۳
۱۵	۶	۵۵		۵۹		۲۵		۰		۵۱		۱۶	÷			۳۳		۱۳
۲۰		۴۸		۵۹		۳۲	۵	۴۹		۴۹		۲۵	÷			۳۰		۲۱
۲۵		۴۱		۵۸		۳۹		۳۷		۴۶		۳۵	÷			۲۷		۳۲

تاریخ	اکتوبر						نومبر						دسمبر					
۱	÷		۱۱	۲۳	۴	۴۳	÷		۱۱	۹	÷		÷		۱۱	۸	÷	
۵	÷			۲۱		۵۰	÷			۸	÷		÷			۹	÷	
۱۰	÷			۱۸	۵	۰	÷			۷	÷		÷			۱۱	÷	
۱۵	÷			۱۶		۹	÷			۷	÷		÷			۱۳	÷	
۲۰	÷			۱۳		۲۰	÷			۷	÷		÷			۱۵	÷	
۲۵	÷			۱۱	÷		÷			۷	÷		÷			۱۷	÷	

طول ۶۹°　　عرض ۲۵/۵°

میرپورخاص

زاویہ سمت قبلہ از شمال
حقیقی ۲/۹۲° مقناطیسی ۸/۹۲°

تاریخ	جنوری						فروری						مارچ					
	صبح		عمود		شام		صبح		عمود		شام		صبح		عمود		شام	
	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ
۱	//		۱۲	۱۸	//		//		۱۲	۳۰	//		//		۱۲	۳۰	//	
۵	//			۳۰	//		//			۳۱	//		//			۳۰	//	
۱۰	//			۳۲	//		//			۳۱	//		//			۲۹	//	
۱۵	//			۳۵	//		//			۳۱	//		//			۲۸	۶	۳۵
۲۰	//			۳۶	//		//			۳۱	//		//			۲۶		۹
۲۵	//			۳۸	//		//			۳۱	//		//			۲۴	۵	۳۹

تاریخ	اپریل						مئی						جون					
	صبح		عمود		شام		صبح		عمود		شام		صبح		عمود		شام	
	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ
۱	۹	۴۳	۱۲	۲۲	۳	۲۳	۸	۱۲	۱۲	۱۹	۳	۳۸	۹	۳۸	۱۲	۲۱	۲	۹
۵		۵۳		۲۳		۱۰		۳۷		۱۹		۲۵		۵۸		۲۱	۱	۵۶
۱۰	۷	۹		۲۲	۲	۵۱		۳۳		۱۸		۸	۱۰	۷		۲۳		۴۹
۱۵		۲۳		۲۱		۳۳		۵۷		۱۹	۲	۵۳		۱۳		۲۴		۴۳
۲۰		۳۹		۲۰		۱۷	۹	۱۳		۱۹		۳۶		۱۸		۲۵		۴۳
۲۵		۵۵		۲۰	۲	۵۹		۳۹		۲۰		۲۳		۲۰		۲۷		۴۴

تاریخ	جولائی						اگست						ستمبر					
	صبح		عمود		شام		صبح		عمود		شام		صبح		عمود		شام	
	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ
۱	۱۰	۱۳	۱۲	۲۸	۱	۵۲	۸	۵۳	۱۲	۲۹	۳	۱۶	۷	۹	۱۲	۲۱	۴	۳۹
۵		۸		۲۷		۵۸		۳۲		۲۸		۲۸	۶	۵۵		۲۰	۵	۱
۱۰	۹	۵۷		۲۸	۲	۱۱		۲۵		۲۷		۴۳		۳۶		۱۷		۱۶
۱۵		۳۶		۲۹		۲۲		۸		۲۶		۵۸		۱۸		۱۵		۳۰
۲۰		۳۱		۲۹		۳۹	۷	۵۰		۲۳	۴	۱۳	//			۱۳		۴۳
۲۵		۱۷		۲۹		۵۲		۳۳		۲۳		۲۹	//			۱۱		۵۹

تاریخ	اکتوبر						نومبر						دسمبر					
	صبح		عمود		شام		صبح		عمود		شام		صبح		عمود		شام	
	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ
۱	//		۱۲	۹	//		//		۱۲	۱	//		//		۱۲	۳	//	
۵	//			۷	//		//			۱	//		//			۶	//	
۱۰	//			۵	//		//			۰	//		//			۸	//	
۱۵	//			۳	//		//			۱	//		//			۱۰	//	
۲۰	//			۳	//		//			۳	//		//			۱۳	//	
۲۵	//			۱	//		//			۳	//		//			۱۵	//	

طول	عرض		
۷۱/۹	۳۲/۹	**میانوالی**	زاویہ سمت قبلہ از شمال حقیقی ۸/۱۰۳ مقناطیسی ۱/۱۰۵

تاریخ	جنوری						فروری						مارچ					
	صبح		عمود		شام		صبح		عمود		شام		صبح		عمود		شام	
	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ
۱	٭		۱۱	۲۶	٭		٭		۱۱	۴۳	٭		٭		۱۱	۴۹	۵	۳۱
۵	٭			۲۹	٭		٭			۴۴	٭		٭			۵۱		۲۱
۱۰	٭			۳۱	٭		٭			۴۵	٭		٭			۵۰		۸
۱۵	٭			۳۳	٭		٭			۴۷	٭		٭			۵۱	۴	۵۶
۲۰	٭			۳۷	٭		٭			۴۸	۵	۵۵	٭			۵۰		۴۳
۲۵	٭			۳۹	٭		٭			۴۹		۴۲	٭			۵۱		۳۱
	اپریل						مئی						جون					
۱	٭		۱۱	۵۱	۴	۱۳	۶	۴	۱۱	۵۳	۳	۳	۶	۵۵	۱۲	۱	۲	۱۲
۵	٭			۵۲		۳		۱۲		۵۴	۲	۵۳		۵۹		۱		۸
۱۰	٭			۵۱	۳	۵۰		۲۰		۵۳		۴۳	۷	۳		۳		۶
۱۵	٭			۵۲		۳۸		۲۸		۵۶		۳۵		۷		۴		۴
۲۰	۵	۴۳		۵۳		۲۷		۳۷		۵۷		۲۶		۹		۵		۵
۲۵		۵۴		۵۳		۱۵		۴۵		۵۹		۲۰		۱۱		۷		۷
	جولائی						اگست						ستمبر					
۱	۷	۹	۱۲	۸	۲	۱۰	۶	۳۱	۱۲	۵	۲	۵۲	٭		۱۱	۵۰	۳	۴۸
۵		۷		۷		۱۳		۲۲		۴		۵۹	٭			۴۸		۵۶
۱۰		۳		۸		۱۹		۱۴		۲	۳	۸	٭			۴۴	۴	۵
۱۵	۶	۵۸		۸		۲۵		۳	۱۱	۵۹		۱۶	٭			۴۱		۱۴
۲۰		۵۱		۷		۳۲	۵	۵۱		۵۷		۲۶	٭			۳۷		۲۳
۲۵		۴۳		۶		۴۰	٭			۵۴		۳۶	٭			۳۵		۳۳
	اکتوبر						نومبر						دسمبر					
۱	٭		۱۱	۳۱	۴	۴۳	٭		۱۱	۱۵	٭		٭		۱۱	۱۴	٭	
۵	٭			۲۷		۵۳	٭			۱۴	٭		٭			۱۵	٭	
۱۰	٭			۲۵	۵	۳	٭			۱۴	٭		٭			۱۷	٭	
۱۵	٭			۲۳		۱۱	٭			۱۴	٭		٭			۱۸	٭	
۲۰	٭			۲۰		۲۳	٭			۱۴	٭		٭			۲۱	٭	
۲۵	٭			۱۷	٭		٭			۱۴	٭		٭			۲۳	٭	

طول ۶۸/۲	عرض ۲۶/۲	**نواب شاہ**	زاویہ سمت قبلہ از شمال حقیقی ۵ر۹۳ مقناطیسی ۹ر۹۳

تاریخ	جنوری صبح گھنٹہ	منٹ	عمود گھنٹہ	منٹ	شام گھنٹہ	منٹ	فروری صبح گھنٹہ	منٹ	عمود گھنٹہ	منٹ	شام گھنٹہ	منٹ	مارچ صبح گھنٹہ	منٹ	عمود گھنٹہ	منٹ	شام گھنٹہ	منٹ
۱		⁘	۱۲	۱۵		⁘		⁘	۱۲	۲۷		⁘		⁘	۱۲	۳۸		⁘
۵		⁘		۱۶		⁘		⁘		۲۸		⁘		⁘		۳۹		⁘
۱۰		⁘		۱۹		⁘		⁘		۲۸		⁘		⁘		۳۷	۶	۲۸
۱۵		⁘		۲۱		⁘		⁘		۲۹		⁘		⁘		۳۷		۱۱
۲۰		⁘		۲۳		⁘		⁘		۲۹		⁘		⁘		۳۵	۵	۵۳
۲۵		⁘		۲۵		⁘		⁘		۲۹		⁘		⁘		۳۵		۳۷

تاریخ	اپریل صبح گھنٹہ	منٹ	عمود گھنٹہ	منٹ	شام گھنٹہ	منٹ	مئی صبح گھنٹہ	منٹ	عمود گھنٹہ	منٹ	شام گھنٹہ	منٹ	جون صبح گھنٹہ	منٹ	عمود گھنٹہ	منٹ	شام گھنٹہ	منٹ
۱	۶	۲۸	۱۲	۲۲	۵	۱۳	۷	۵۵	۱۲	۳۰	۳	۳۱	۹	۲۱	۱۲	۳۳	۳	۷
۵		۳۹		۲۳	۴	۵۹	۸	۷		۳۰		۱۹		۳۰		۳۳	۱	۵۸
۱۰		۵۳		۲۲		۳۱		۲۱		۳۰		۳		۳۸		۳۳		۵۳
۱۵	۷	۸		۲۱		۲۳		۳۵		۳۰	۲	۳۹		۴۳		۳۵		۴۸
۲۰		۲۲		۲۱		۸		۵۰		۳۰		۳۳		۴۷		۳۶		۴۷
۲۵		۳۷		۲۰	۳	۵۱	۹	۴		۲۲		۲۳		۴۹		۳۸		۳۹

تاریخ	جولائی صبح گھنٹہ	منٹ	عمود گھنٹہ	منٹ	شام گھنٹہ	منٹ	اگست صبح گھنٹہ	منٹ	عمود گھنٹہ	منٹ	شام گھنٹہ	منٹ	ستمبر صبح گھنٹہ	منٹ	عمود گھنٹہ	منٹ	شام گھنٹہ	منٹ
۱	۹	۴۳	۱۲	۲۹	۱	۵۶	۸	۳۳	۱۲	۳۰	۳	۱۱	۶	۵۳	۱۲	۲۱	۴	۳۹
۵		۳۹		۲۹	۲	۱		۲۲		۲۹		۲۲		۳۹		۱۹		۵۱
۱۰		۳۰		۳۰		۱۳		۶		۲۸		۳۶		۲۲		۱۷	۵	۳
۱۵		۲۰		۳۱		۲۳	۷	۵۰		۲۶		۵۰		⁘		۱۳		۱۸
۲۰		۷		۳۱		۳۷		۳۲		۲۵	۴	۵		⁘		۱۲		۳۱
۲۵	۸	۵۳		۳۰		۵۰		۱۶		۲۳		۲۰		⁘		۱۰		۴۶

تاریخ	اکتوبر صبح گھنٹہ	منٹ	عمود گھنٹہ	منٹ	شام گھنٹہ	منٹ	نومبر صبح گھنٹہ	منٹ	عمود گھنٹہ	منٹ	شام گھنٹہ	منٹ	دسمبر صبح گھنٹہ	منٹ	عمود گھنٹہ	منٹ	شام گھنٹہ	منٹ
۱		⁘	۱۲	۸	۶	۳		⁘	۱۱	۵۸		⁘		⁘	۱۲	۱		⁘
۵		⁘		۵		⁘		⁘		۵۸		⁘		⁘		۳		⁘
۱۰		⁘		۳		⁘		⁘		۵۷		⁘		⁘		۵		⁘
۱۵		⁘		۳		⁘		⁘		۵۸		⁘		⁘		۷		⁘
۲۰		⁘		۰		⁘		⁘		۵۹		⁘		⁘		۹		⁘
۲۵		⁘	۱۱	۵۹		⁘		⁘		۵۹		⁘		⁘		۱۱		⁘

طول	عرض		زاویہ سمت قبلہ از شمال
۶۶	۲۹/۵	**نوشکی**	حقیقی ۱۰۳/۱ مقناطیسی ۱۰۳/۸

تاریخ	جنوری						فروری						مارچ					
	صبح		عمود		شام		صبح		عمود		شام		صبح		عمود		شام	
	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ
۱	〃		۱۱	۵۳	〃		〃		۱۲	۱۰	〃		〃		۱۲	۱۶	۵	۵۵
۵	〃			۵۶	〃		〃			۱۱	〃		〃			۱۷		۳۵
۱۰	〃			۵۸	〃		〃			۱۳	〃		〃			۱۷		۳۰
۱۵	〃		۱۲	۱	〃		〃			۱۳	〃		〃			۱۷		۱۸
۲۰	〃			۳	〃		〃			۱۵	۶	۳۳	〃			۱۷		۲
۲۵	〃			۶	〃		〃			۱۵		۸	〃			۱۷	۴	۴۹

تاریخ	اپریل						مئی						جون					
	صبح		عمود		شام		صبح		عمود		شام		صبح		عمود		شام	
	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ
۱	〃		۱۲	۱۸	۴	۲۹	۶	۳۵	۱۲	۱۹	۳	۹	۷	۳۵	۱۲	۲۷	۲	۱۱
۵	〃			۱۸		۱۸		۴۴		۲۰				۴۰		۲۷		۶
۱۰	〃			۱۷		۳		۵۳		۲۱	۲	۴۸		۴۵		۲۸		۳
۱۵	〃			۱۸	۳	۵۰	۷	۳		۲۳		۳۸		۴۹		۳۰		۱
۲۰	۶	۱۰		۱۸		۳۷		۱۲		۲۳		۲۸		۵۱		۳۱		۱
۲۵		۲۲		۱۹		۲۳		۲۳		۲۵		۲۰		۵۳		۳۳		۳

تاریخ	جولائی						اگست						ستمبر					
	صبح		عمود		شام		صبح		عمود		شام		صبح		عمود		شام	
	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ
۱	۷	۵۱	۱۲	۳۳	۲	۷	۷	۵	۱۲	۳۱	۲	۵۶	〃		۱۲	۱۷	۴	۳
۵		۴۸		۳۳		۱۰	۶	۵۷		۳۰	۳	۵	〃			۱۳		۱۰
۱۰		۴۳		۳۴		۱۷		۴۵		۲۸		۱۵	〃			۱۱		۲۱
۱۵		۳۷		۳۴		۲۵		۳۳		۲۵		۲۵	〃			۷		۳۱
۲۰		۲۹		۳۳		۳۳		۱۹		۲۳		۳۶	〃			۴		۴۱
۲۵		۲۰		۳۲		۴۳	〃			۲۱		۴۷	〃			۱		۵۳

تاریخ	اکتوبر						نومبر						دسمبر					
	صبح		عمود		شام		صبح		عمود		شام		صبح		عمود		شام	
	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ
۱	〃		۱۱	۵۷	۵	۹	〃		۱۱	۴۳	〃		〃		۱۱	۴۰	〃	
۵	〃			۵۴		۱۳	〃			۴۱	〃		〃			۴۲	〃	
۱۰	〃			۵۱		۲۶	〃			۴۰	〃		〃			۴۳	〃	
۱۵	〃			۴۹		۳۷	〃			۳۹	〃		〃			۴۵	〃	
۲۰	〃			۴۶		۴۹	〃			۳۹	〃		〃			۴۸	〃	
۲۵	〃			۴۳	〃		〃			۳۹	〃		〃			۵۰	〃	

۱۶۰
۱۵۰
۱۳۰
۱۳۰
۱۳۰
۱۴۰

۹
۵۰ مش
۴۰ مش
۲۰ مش
۳۰ مش

۱۴
مش ۱۸۰
مش ۱۷۰
مش ۱۶۰
مغ ۱۰۰
مغ ۹۰
مغ ۸۰

ارشاد العابد ——— ۱۳۵

۱۴
خ
۱۲۰

۷۰
۱۹۰ مغ
۱۷۰ مغ
۱۸۰ مغ
۱۲۰ مغ
۱۱۰ مغ
۱۰۰ مغ

۷۱

مش ۱۳۰
مش ۱۵۰
مش ۱۷۰

۲۳
مش ۱۰۰
مش ۱۱۰
مغ ۳۰
مغ ۳۰
مغ ۳۰
۳۰
۴۵
۶۰

۳۶
۱۱۰
۱۰۵
۱۰۰
۹۵
۹۰
۸۵
۸۰
۷۵
۷۰
۶۵
۶۰
۵۵
۵۰
۴۵
۴۰
۳۵
۳۰

۲۱

١٣٠ مش
١٣٠ مش
١٣٠ مش
٣٠ مخ
٥٠ مخ

۳۹
۴۰ مش
۵۰ مش
۳۰ مش
۳۰ مش
۳۰ مش
۳۰ مش
ارشاد العابد ـــــــ ۱۳۵

۱۰۰
۱۴۰
۱۶۰
۸۰
۹۰
۱۰۰

۳۰
مش ۱۶۰
مش ۱۵۰
مش ۱۳۰
مغ ۸۰
مغ ۷۰
مغ ۶۰

مش ۱۰۰
مش ۱۱۰
مش ۱۲۰
مغ ۲۰
مغ ۳۰
مغ ۴۰

باب استقبال القبلة
۹۹ ہ
احسن الفتاوی جلد ۲
مش
مخ
۸۰
۹۰
۱۰۰
ارشاد العابد ـــــــ ۱۵۷

۳۵
۱۹۰
۱۵۰
۱۳۰
مش
۸۵
۹۰
۹۵
۱۰۰
۱۰۵
۱۱۰
۱۱۵
۸۰
مغ
۶۰
۴۰
۲۰

باب مقابل القبلہ
۵۳

۴۰ مش
۵۰ مش
۳۰ مش
۳۰ مش
۳۰ مش
۳۰ مش

Prayer Schedule Computation

```
C  C1,C2 = COEFFICIENTS IN EQUATION OF CENTER
      DOUBLE PRECISION DMOD,DATAN
      DOUBLE PRECISION T,DPI,DDEG,SEC,DRAD,DEGREE,DLONG,DPGLNG,DX
      COMMON /MATH/PI
      COMMON /ASTR/OBL,DRANOM,DMLONG,ANOMO,SMLNGO,C1,C2,DELSID,SIDTMO
      DRAD(DEGREE)=DMOD(DEGREE,360.0D0)*DPI/180.0D0
      DDEG(IDEG,MIN,SEC)=IDEG+MIN/60.0D0+SEC/3600.0D0
      DHOUR(IHOUR,MIN,SEC)=DDEG(IHOUR,MIN,SEC)
      DPI=DATAN(1.0D0)*4.0D0
      PI=DPI
      NDAYS=(NYEAR-1900)*365+(NYEAR-1901)/4
      T=(NDAYS-0.5D0)/36525.0D0
      OBL=DRAD(DDEG(23,27,8.26D0)-DDEG(0,0,46.845D0)*T)
      DRANOM=DRAD(DDEG(35999,2,59.10D0)/36525.0D0)
      DMLONG=DRAD(DDEG(36000,46,8.13D0)/36525.0D0)
      DX=DRAD(DDEG(279,41,48.04D0)+DDEG(0,0,1.089D0)*T*T)+
     1   DRAD(DDEG(36000,46,8.13D0)*T)
      SMLNGO=DMOD(DX,2.0D0*DPI)
      DX=DRAD(DDEG(358,28,33.0D0)-DDEG(0,0,.54D0)*T*T)+
     1    DRAD(DDEG(35999,2,59.10D0)*T)
      ANOMO=DMOD(DX,2.0D0*DPI)
      DELSID=DHOUR(2400,3,4.542D0)/36525.0D0
      DX=DHOUR(6,38,45.836D0)+DMOD(DHOUR(2400,3,4.542D0)*T,24.0D0)
      SIDTMO=DMOD(DX,24.0D0)
      C1=DRAD(DDEG(1,55,10.057D0)-DDEG(0,0,17.24D0)*T-
     1      DDEG(0,0,0.052D0)*T*T)
      C2=DRAD(DDEG(0,1,12.339D0)-DDEG(0,0,0.361D0)*T)
      RETURN
      END
C
C
      SUBROUTINE DAYLIT(YEAR,LEAP,IDST,BEGIN,FINISH)
C  FINDS WHETHER YEAR IS LEAP (LEAP = 1 IF YES, 0 IF NO).
C  IF IDST IS NON-ZERO, THEY ALSO
C  COMPUTES DAY NOS. FOR DAYLIGHT SAVINGS TIME START AND END
C  DAY NO. OF LAST SUNDAY OF APRIL (BEGIN) AND
C  DAY NO. OF LAST SATURDAY OF OCTOBER
      INTEGER YEAR,BEGIN,FINISH,APR30,OCT31
      LEAP=0
      M4=MOD(YEAR,400)
      M1=MOD(YEAR,100)
      IF (M4.EQ.0 .OR. M1.NE.0 .AND. MOD(YEAR,4).EQ.0) LEAP=1
      IF (IDST.NE.0) GO TO 5
C  NO ADJUSTMENT FOR DAYLIGHT SAVING TIME (YEAR ZERO FOR PERPETUAL)
      BEGIN=367
      FINISH=0
      RETURN
    5 IF (YEAR.NE.0) GO TO 10
C  DAYLIGHT SAVING TIME IN PERPETUAL CALENDAR. MAY 1 THRU OCT 31
      BEGIN=31+29+31+30+1
      FINISH=BEGIN-1+31+30+31+31+30+31
      RETURN
C  NON-ZERO YEAR. FOR ANNUAL CALENDAR
C  JAN0,APR30,OCT31 = DAY OF WEEK ON THOSE DATES (FRI=0,SAT=1,SUN=2,...)
C  NAPR30,NOCT31 = NO. OF DAY IN YEAR ON THOSE DATES
   10 JAN0=MOD(M4/100*124+1+M1+M1/4-LEAP,7)
      NAPR30=31+28+LEAP+31+30
      NOCT31=365+LEAP-31-30
      APR30=MOD(NAPR30+JAN0,7)
      OCT31=MOD(NOCT31+JAN0,7)
      BEGIN=NAPR30+2-APR30
      IF (BEGIN.GT.NAPR30) BEGIN=BEGIN-7
      FINISH=NOCT31+1-OCT31
      IF(FINISH.GT.NOCT31) FINISH=FINISH-7
      RETURN
      END


      FUNCTION QIBLA(T)
```

Prediction of Crescent's Visibility

```
C
C  INPUT DATA TO DESCRIBE TIME SHOULD BE ON UNIT 5, AS FOLLOWS.
C
C    A CARD GIVING THE DATE AND THE GREENWICH MEAN TIME OF THE MOST
C    RECENT ASTRONOMICAL "NEW MOON" WHICH HAS OCCURED BEFORE THE
C    EVENING FOR WHICH THE CRESCENT OBSERVATION DATA IS DESIRED.
C      COL.  1 -  4: YEAR A.D. (1900 THRU 2100)
C      COL.  5 -  8: MONTH (1 THRU 12)
C      COL.  9 - 12: DAY (0 THRU 31)
C      COL. 13 - 16: HOUR (0 THRU 23)
C      COL. 17 - 20: MINUTES (0 THRU 59)
C
C    ONE OR MORE CARDS EACH GIVING THE DATE(S) OF THE EVENING(S) FOR
C    WHICH THE CRESCENT OBSERVATION DATA IS DESIRED USING THE ABOVE
C    "NEW MOON" TIME.
C      COL.  1 -  4: YEAR A.D.
C      COL.  5 -  8: MONTH
C      COL.  9 - 12: DAY
C      COL. 15 - 34: TITLE WHICH WILL BE PRINTED ON DATA
C                    (E.G. "END OF MUHARRAM 1401")
C
C    A CARD CONTAINING A ZERO IN COLUMN 1 TO TERMINATE COMPUTATIONS
C    USING THE ABOVE "NEW MOON" TIME.
C    THE DATA ON LOGICAL UNIT 5 MAY HAVE MORE THAN ONE SET, EACH
C    OF WHICH CONTAINS FIRST A "NEW MOON" TIME, THEN SEVERAL DATES
C    FOR WHICH THE CRESCENT OBSERVATION DATA IS REQUIRED, AND
C    FINALLY A CARD CONTAINING A ZERO IN COLUMN 1. THE PROGRAM
C    EXECUTION TERMINATES WHEN AN END-OF-FILE IS ENCOUNTERED ON
C    UNIT 5.
C
C
C  INPUT DATA ABOUT LOCATIONS SHOULD BE PROVIDED ON LOGICAL UNIT 7,
C    WHICH SHOULD BE A TAPE OR DISK FILE CAPABLE OF BEING REWOUND.
C    FOR EACH LOCATION DESIRED, THE INPUT SHOULD INCLUDE THREE CARD
C    IMAGES WITH THE FOLLOWING DATA LAYOUT:
C
C    CARD 1:
C      COL.  1 - 20: NAME OF PLACE.
C
C    CARD 2:
C      COL.  1 -  4: DEGREES IN LATITUDE OF PLACE.
C      COL.  5 -  8: MINUTES IN LATITUDE OF PLACE.
C      COL.  9 - 12: DEGREES IN LONGITUDE OF PLACE.
C      COL. 13 - 16: MINUTES IN LONGITUDE OF PLACE.
C      COL. 17 - 20: DEGREES IN LONGITUDE OF STANDARD TIME.
C      COL. 21 - 24: MINUTES IN LONGITUDE OF STANDARD TIME.
C
C      (N O T E : IF A LATITUDE OR LONGITUDE IS NEGATIVE, ONLY ITS
C                 DEGREES PART SHOULD BE PRECEDED BY A MINUS SIGN.)
C
C    CARD 3:
C      COL.  1 -  4: IGNORED
C      COL.  5 -  8: 1, IF DAYLIGHT SAVING TIME ADJUSTMENT REQUIRED,
C                    0, OTHERWISE.
C      (N O T E : THIS ADJUSTMENT IS DONE BY ADDING ONE HOUR TO ALL
C                 TIMES FROM THE LAST SUNDAY IN APRIL TO THE LAST
C                 SUNDAY IN OCTOBER.
C
C  (N O T E : THE DATA ON CARDS 2 AND 3 ARE ALL INTEGER. THEY
C       SHOULD BE RIGHT-JUSTIFIED IN THEIR RESPECTIVE FIELDS.)
C
C C C C C C C C C C C C C C C C C C C C C C C C C C C C C C C C C C C C C
C
C  THE PROGRAM PRODUCES THE OUTPUT ON LOGICAL UNIT 6.
C
C C C C C C C C C C C C C C C C C C C C C C C C C C C C C C C C C C C C C
C
C
```

Prediction of Crescent's Visibility

```
      REAL LAT,LONG,LONGD,LSTDH
      REAL MGHA,MLHA,MDCL,MAZIM,MALT,MAZIM1,MALT1
      COMMON /MATH/ PI
      COMMON/POSN/LAT,LATD,LATM,LONG,LONGD,LONGM,LSTDH
      COMMON /TIMES/ NDAY,STSUN,UTSUN,STMON,STCVL,UTCVL
      COMMON /COORD/ SDCL,SLHA,SAZIM,MGHA,MDCL,MLHA,MALT,MAZIM,
     1    DAZIM,ANGDST,MAZIM1,MALT1
      INTEGER NAME(5),NEWMON(5),SGNLAT,SGNLNG,SGNDAZ,BEGDST,FINDST
      INTEGER ARPM,HIJDAT(5)
      INTEGER STM(6)/1HN,1HS,1HE,1HW,1HA,1HP/
      INTEGER MONTH(12)/3HJAN,3HFEB,3HMAR,3HAPR,3HMAY,3HJUN,3HJUL,
     1  3HAUG,3HSEP,3HOCT,3HNOV,3HDEC /
      REAL*8 POOR/'  POOR  '/,SOME/' SOME   '/,
     1   HIGH/'HIGH    '/,VSBLTY
      RADIAN(X)=X*PI/180.0
      DEGREE(IDEG,MINUTE)=ISIGN(MINUTE,IDEG)/60.0+IDEG
   10 REWIND 7
C  READ DATE AND TIME OF ASTRONOMICAL "NEW MOON".
      READ (5,20,END=260) NEWMON
   20 FORMAT(5I4)
C  READ DATE FOR WHICH CRESCENT OBSERVATION DATA IS TO BE COMPUTED
  100 READ (5,105,END=260) IYEAR IMONTH,IDATE,HIJDAT
  105 FORMAT(3I4,2X,5A4)
C  TEST IF END OF SET OF DATES FOR WHICH PRESENT "NEW MOON" TIME
C  IS APPLICABLE. END SENTINEL HAS YEAR = 0 IN DATE.
      IF (IYEAR.EQ.0) GO TO 10
C  NOT A SENTINEL BUT A GOOD DATE. PRINT TABLE HEADING AND COMPUTE.
      WRITE (6,108) HIJDAT,MONTH(IMONTH),IDATE,IYEAR
  108 FORMAT(1H1,40X,'DATA  FOR  CRESCENT  OBSERVATION'/,
     1  1H0,'END OF ',5A4/1X,A3,I3,',',I4)
      WRITE(6,110)
  110 FORMAT(1H0,43X,'MOON',1H','S POSITION AT SUNSET',4X,
     1 'AT CVL TWILT'/60X,32('-'),1X,12('-')/24X,'LAT',5X,
     2  'LONG',2X,'SUNSET',1X,'MOONSET',1X,'CVTWLT',2X,'AGE',
     3  2X,'AZIMTH',1X,'DEP DG',1X,'ALTIT',2X,
     4  'ANGLE',1X,'AZIMTH',1X,'ALTIT',1X,'VSBLITY',2X,'CRIT'
     5  /1X,'PLACE',17X,'DG MN',3X,'DG MN',2X,'HR MN',3X,'HR MN',2X,
     6  'HR MN',2X,'HOURS',1X,'FROM N',1X,'FR SUN',2X,'DEG',
     7  2X,'FR SUN',1X,'FROM N',2X,'DEG',2X,'CHANCES',2X,'DIFF'
     8  /1X,20('-'),2X,6('-'),1X,7('-'),1X,6('-'),1X,7('-'),
     9  1X,6('-'),1X,5('-'),1X,6('-'),1X,6('-'),1X,5('-'),
     A  1X,6('-'),1X,6('-'),1X,5('-'),1X,7('-'),2X,4('-'))
  115 READ (7,120,END=250) NAME,LATD,LATM,LONGD,LONGM,LSTD,LSTM,IDST
  120 FORMAT(5A4/6I4/4X,I4)
      CALL CONST(IYEAR)
      LAT=RADIAN(DEGREE(LATD,LATM))
      LONG=RADIAN(DEGREE(LONGD,LONGM))
      LSTDH=DEGREE(LSTD,LSTM)/15.0
C  FIND BEGINNING AND END OF DAYLIGHT SAVING PERIOD
      CALL DAYLIT(IYEAR,LEAP,IDST,BEGDST,FINDST)
C  FIND DAY NUMBER OF GIVEN DATE.
      NDAY=NUMDAY(IYEAR,IMONTH,IDATE,LEAP)
C  FIND SUNSET TIME, CIVIL TWILIGHT TIME, MOON'S POSITION AT
C  SUNSET AND AT CIVIL TWILIGHT, AND MOONSET TIME.
      CALL SUNSET
      CALL CIVIL
      CALL MPOSIT
      CALL MPOS1
      CALL MUNSET
C  PREPARE FOR PRINTING THE OBSERVATIONAL DATA
      LATABS=IABS(LATD)
      SGNLAT=STM(1)
      IF(LATD.LT.0) SGNLAT=STM(2)
      LATM1=LATM/10
      LATM2=MOD(LATM,10)
      LNGABS=IABS(LONGD)
      SGNLNG=STM(4)
      IF (LONGD.LT.0) SGNLNG=STM(3)
      LONGM1=LONGM/10
```

Prediction of Crescent's Visibility 7

```
      DOUBLE PRECISION GO,AO,CO,NO,DO,EO,RO,WO,GMST0,DG,DA,DC,DN,DD,
     1  DR,DE,DW,DGMST
      REAL G,A,C,N,D,E,R,W,GMST,MRA
      DRAD(DEGREE)=DMOD(DEGREE,360.0D0)*DPI/180.0D0
      DDEG(IDEG,MIN,SEC)=SEC/3600.0D0+MIN/60.0D0+IDEG
      DHOUR(IHOUR,MIN,SEC)=DDEG(IHOUR,MIN,SEC)
      DAYS=NDAY+UT/24.0
      G=DRAD(GO+DAYS*DG)
      A=DRAD(AO+DAYS*DA)
      C=DRAD(CO+DAYS*DC)
      N=DRAD(NO+DAYS*DN)
      D=DRAD(DO+DAYS*DD)
      R=DRAD(RO+DAYS*DR)
      E=DRAD(EO+DAYS*DE)
      W=DRAD(WO+DAYS*DW)
      GMST=DRAD(GMST0+15.04106864395D0*(T+SLAT*DGMST)
      THETA=-0.01434*SIN(G+R-2*D+N)-0.01652*SIN(A+G+R-2*D+N)
     1 -0.01369*SIN(2*A+R-2*D+N)+0.027*SIN(2*A+R+N)-0.02994*SIN(A-R-2*D)
     2 -0.03759*SIN(G+R+N)-0.03982*SIN(G-R-N)+0.04732*SIN(R+2*D+N)
     3 -0.04771*SIN(R-N)-0.06505*SIN(A+R-2*D)+0.13622*SIN(A+R)
     4 -0.14511*SIN(A-R-2*D-N)-0.18354*SIN(R-2*D)-0.20017*SIN(R-2*D+N)
     5 -0.38899*SIN(A+R-2*D+N)+0.40248*SIN(A-R)+0.65973*SIN(A+R+N)
     6 +1.96763*SIN(A-R-N)+4.95372*SIN(R)+23.89684*SIN(R+N)
      RHO=1.50534*COS(A-2*R)-1.67417*COS(A+2*D)+1.99463*COS(A+G)
     1 +2.07579*COS(D)-2.455*COS(A-G)-2.74067*COS(A+G-2*D)
     2 -3.83002*COS(G-2*D)-5.37817*COS(2*A)+6.60763*COS(2*A-2*D)
     3 -53.97626*COS(2*D)-68.62152*COS(A-2*D)-395.1367*COS(A)+3649.337
      PHI=0.01122*SIN(A+2*D)+0.01410*SIN(A-2*R-N)
     1 +0.0141*SIN(A+2*R-2*D+N)+0.01424*SIN(A-2*E)
     2 +0.01506*SIN(A-2*R-2*D-2*N)-0.01567*SIN(2*R-2*D)
     3 +0.02077*SIN(2*R-2*D+2*N)-0.02527*SIN(A+G)-0.02952*SIN(A-N)
     4 -0.02952*SIN(A+2*R+N)-0.03887*SIN(G)+0.03684*SIN(A-G)
     5 -0.03983*SIN(2*D+N)+0.03983*SIN(2*R-2*D+N)
     6 +0.04017*SIN(A+2*R-2*D+2*N)+0.04221*SIN(2*A)-0.04273*SIN(G-2*D)
     7 -0.05566*SIN(2*A-2*D)-0.05657*SIN(A+G-2*D)-0.06986*SIN(A+2*R+2*N)
     8 -0.08724*SIN(A-2*D-N)-0.09724*SIN(A+N)-0.11463*SIN(2*R)
     9 -0.18647*SIN(G)-3.20817*SIN(A-2*R-2*N)+0.59616*SIN(2*D)
     A +1.07142*SIN(N)-1.07847*SIN(2*R+N)-1.28458*SIN(A-2*D)
     B -2.47970*SIN(2*D+2*N)+6.32962*SIN(A)
      MRA=C+ARSIN(PHI/SQRT(RHO-THETA*THETA))
      MDCL=ARSIN(THETA/SQRT(RHO))
      MGHA=AMOD(GMST-MRA+2.0*PI,2.0*PI)
      RETURN
C
C
      ENTRY CONST(NYEAR)
C
C COMPUTES ASTRO CONSTANTS FOR JAN 0 OF GIVEN YEAR
C  NDAYS = TIME FROM 12 HR(NOON), JAN 0, 1900 TO 0 HR, JAN 0 OF NYEAR
C  T = SAME IN JULIAN CENTURIES(UNITS OF 36525 DAYS)
      DPI=DATAN(1.0D0)*4.0D0
      PI=DPI
      NDAYS=(NYEAR-1900)*365+(NYEAR-1901)/4
      T=(NDAYS-0.5D0)/36525.0D0
      GO=DMOD(-1.5D-4*T*T+358.47583D0+35999.04975D0*T,360.0D0)
      AO=DMOD(9.192D-3*T*T+296.10460800+477198.84910800*T,360.0D0)
      CO=DMOD(-1.133D-3*T*T+270.434164DC+481267.8831420D0*T,360.0D0)
      NO=DMOD(2.078D-3*T*T+259.18327500-1934.1420D0*T,360.0D0)
      DO=DMOD(-1.436D-3*T*T+350.737486DC+445267.1142175D0*T,360.0D0)
      RO=DMOD(-3.211D-3*T*T+11.25088900+483202.0251500*T,360.0D0)
      EO=DMOD(99.69875D0+35999.372886D0*T,360.0D0)
      WO=DMOD(3.1D-4*T*T+182.767053D0+58519.2119110D0*T,360.0D0)
      GMST0=DMOD(3.83D-4*T*T+99.690983D0+36000.7689200*T,360.0D0)
      DG=35999.0497500/36525.0D0
      DA=477198.8491080D0/36525.0D0
      DC=481267.8831420D0/36525.0D0
      DN=-1934.142009D0/36525.0D0
      DD=445267.1142170D0/36525.0D0
      DR=483202.0251500/36525.0D0
```

اجتماع شمس وقمر کا گرنج نامہ

سال	ماہ	تاریخ	گھنٹہ	منٹ	سال	ماہ	تاریخ	گھنٹہ	منٹ
۱۹۸۰	جنوری	۱۷	۲۱	۲۱	۱۹۸۱	اکتوبر	۲۷	۲۰	۱۴
	فروری	۱۶	۸	۵۱		نومبر	۲۶	۱۴	۳۹
	مارچ	۱۷	۱۸	۵۷		دسمبر	۲۶	۱۰	۱۱
	اپریل	۱۵	۳	۴۷	۱۹۸۲	جنوری	۲۵	۴	۵۷
	مئی	۱۴	۱۲	۱		فروری	۲۳	۲۱	۱۴
	جون	۱۲	۲۰	۳۹		مارچ	۲۵	۱۰	۱۸
	جولائی	۱۲	۶	۴۶		اپریل	۲۳	۲۰	۲۹
	اگست	۱۰	۱۹	۱۰		مئی	۲۳	۴	۴۱
	ستمبر	۹	۱۰	۱		جون	۲۱	۱۱	۵۳
	اکتوبر	۹	۲	۵۱		جولائی	۲۰	۱۸	۵۸
	نومبر	۷	۲۰	۴۳		اگست	۱۹	۲	۴۶
	دسمبر	۷	۱۴	۳۶		ستمبر	۱۷	۱۲	۱۰
۱۹۸۱	جنوری	۶	۷	۳۵		اکتوبر	۱۷	۰	۵
	فروری	۴	۲۲	۱۵		نومبر	۱۵	۱۵	۱۱
	مارچ	۶	۱۰	۳۲		دسمبر	۱۵	۹	۱۹
	اپریل	۴	۲۰	۲۰	۱۹۸۳	جنوری	۱۴	۵	۹
	مئی	۴	۴	۲۰		فروری	۱۳	۰	۳۲
	جون	۲	۱۱	۳۳		مارچ	۱۴	۱۷	۴۵
	جولائی	۱	۱۹	۴		اپریل	۱۳	۷	۵۹
	جولائی	۳۱	۴	۵۳		مئی	۱۲	۱۹	۲۶
	اگست	۲۹	۱۴	۴۵		جون	۱۱	۴	۳۸
	ستمبر	۲۸	۳	۸		جولائی	۱۰	۱۲	۱۹

اجتماع شمس وقمر کا گرینج ٹائم

سال	ماہ	تاریخ	گھنٹہ	منٹ	سال	ماہ	تاریخ	گھنٹہ	منٹ
۱۹۸۳	اگست	۸	۱۹	۱۹	۱۹۸۵	مئی	۱۹	۲۱	۴۱
	ستمبر	۷	۲	۳۲		جون	۱۸	۱۱	۵۹
	اکتوبر	۶	۱۱	۱۷		جولائی	۱۷	۲۲	۵۸
	نومبر	۴	۲۲	۲۳		اگست	۱۶	۱۰	۷
	دسمبر	۳	۱۳	۴۷		ستمبر	۱۴	۱۹	۲۱
۱۹۸۴	جنوری	۳	۵	۱۲		اکتوبر	۱۴	۴	۳۳
	فروری	۱	۲۳	۴۷		نومبر	۱۲	۱۴	۲۱
	مارچ	۲	۱۸	۳۲		دسمبر	۱۲	۰	۵۵
	اپریل	۱	۱۲	۱۱	۱۹۸۶	جنوری	۱۰	۱۲	۲۳
	مئی	۱	۳	۴۲		فروری	۹	-	۵۷
	مئی	۳۰	۱۶	۴۹		مارچ	۱۰	۱۴	۵۲
	جون	۲۹	۳	۲۰		اپریل	۹	۶	۹
	جولائی	۲۸	۱۱	۵۲		مئی	۸	۲۲	۱۰
	اگست	۲۶	۱۹	۲۶		جون	۷	۱۴	۱
	ستمبر	۲۵	۳	۱۲		جولائی	۷	۳	۵۹
	اکتوبر	۲۴	۱۲	۹		اگست	۵	۱۸	۳۶
	نومبر	۲۲	۲۲	۵۰		ستمبر	۴	۷	۱۱
	دسمبر	۲۲	۱۱	۴۸		اکتوبر	۳	۱۸	۵۵
۱۹۸۵	جنوری	۲۱	۲	۳۰		نومبر	۲	۶	۳
	فروری	۱۹	۱۸	۴۳		دسمبر	۱	۱۶	۴۴
	مارچ	۲۱	۱۱	۵۹		دسمبر	۳۱	۳	۱۱
	اپریل	۲۰	۵	۲۲	۱۹۸۷	جنوری	۲۹	۱۴	۴۴

اجتماع شمس وقمر کا گرینچ ٹائم

سال	ماہ	تاریخ	گھنٹہ	منٹ	سال	ماہ	تاریخ	گھنٹہ	منٹ
۱۹۸۷	فروری	۲۸	۰	۵۱	۱۹۸۸	دسمبر	۹	۵	۳۷
	مارچ	۲۹	۱۲	۴۷	۱۹۸۹	جنوری	۷	۱۹	۲۳
	اپریل	۲۸	۱	۳۶		فروری	۶	۷	۳۸
	مئی	۲۷	۱۵	۱۳		مارچ	۷	۱۸	۲۰
	جون	۲۶	۵	۳۷		اپریل	۶	۳	۳۴
	جولائی	۲۵	۲۰	۳۸		مئی	۵	۱۱	۴۸
	اگست	۲۴	۱۲	۰		جون	۳	۱۹	۵۴
	ستمبر	۲۳	۳	۹		جولائی	۳	۵	۰
	اکتوبر	۲۲	۱۷	۲۹		اگست	۱	۱۶	۶
	نومبر	۲۱	۶	۳۳		اگست	۳۱	۵	۴۵
	دسمبر	۲۰	۱۸	۲۶		ستمبر	۲۹	۲۱	۴۸
۱۹۸۸	جنوری	۱۹	۵	۲۷		اکتوبر	۲۹	۱۵	۲۹
	فروری	۱۷	۱۵	۵۶		نومبر	۲۸	۹	۴۲
	مارچ	۱۸	۲	۳		دسمبر	۲۸	۳	۲۱
	اپریل	۱۶	۱۲	۱	۱۹۹۰	جنوری	۲۶	۱۹	۲۱
	مئی	۱۵	۲۲	۱۱		فروری	۲۵	۸	۵۵
	جون	۱۴	۹	۱۵		مارچ	۲۶	۱۹	۴۹
	جولائی	۱۳	۲۱	۵۳		اپریل	۲۵	۴	۲۸
	اگست	۱۲	۱۲	۳۲		مئی	۲۴	۱۱	۴۸
	ستمبر	۱۱	۴	۵۱		جون	۲۲	۱۸	۵۶
	اکتوبر	۱۰	۲۱	۵۰		جولائی	۲۲	۲	۵۵
	نومبر	۹	۱۴	۲۱		اگست	۲۰	۱۲	۴۰

اجتماع شمس وقمر کا گرنج ٹائم

سال	ماہ	تاریخ	گھنٹہ	منٹ
۱۹۹۰ء	ستمبر	۱۹	-	۴۷
	اکتوبر	۱۸	۱۵	۳۸
	نومبر	۱۷	۹	۵
	دسمبر	۱۷	۴	۲۳
۱۹۹۱	جنوری	۱۵	۲۳	۵۱
	فروری	۱۴	۱۷	۳۳
	مارچ	۱۶	۸	۱۱
	اپریل	۱۵	۱۹	۳۸
	مئی	۱۴	۴	۳۷
	جون	۱۲	۱۳	۷
	جولائی	۱۱	۱۹	۷
	اگست	۱۰	۳	۲۸
	ستمبر	۹	۱۱	۲
	اکتوبر	۷	۲۱	۳۹
	نومبر	۶	۱۱	۱۲
	دسمبر	۶	۳	۵۶
۱۹۹۲	جنوری	۴	۲۳	۱۱
	فروری	۳	۱۹	۰
	مارچ	۴	۱۳	۲۳
	اپریل	۳	۵	۲
	مئی	۲	۱۷	۳۰
	جون	۱	۳	۵۷

سال	ماہ	تاریخ	گھنٹہ	منٹ
۱۹۹۲	جون	۳۰	۱۲	۱۹
	جولائی	۲۹	۱۹	۳۶
	اگست	۲۸	۲	۴۲
	ستمبر	۲۶	۱۰	۴۱
	اکتوبر	۲۵	۲۰	۳۵
	نومبر	۲۴	۹	۱۲
	دسمبر	۲۴	۰	۴۳
۱۹۹۳	جنوری	۲۲	۱۸	۲۸
	فروری	۲۱	۱۳	۶
	مارچ	۲۳	۴	۱۴
	اپریل	۲۱	۲۳	۴۹
	مئی	۲۱	۱۳	۸
	جون	۲۰	۱	۵۲
	جولائی	۱۹	۱۱	۲۵
	اگست	۱۷	۱۵	۲۹
	ستمبر	۱۶	۳	۱۰
	اکتوبر	۱۵	۱۱	۳۷
	نومبر	۱۳	۲۱	۳۵
	دسمبر	۱۳	۹	۲۸
۱۹۹۴	جنوری	۱۱	۲۳	۱۱
	فروری	۱۰	۱۳	۲۱
	مارچ	۱۲	۷	۶

اجتماع شمس و قمر کا گرینچ ٹائم

سال	ماہ	تاریخ	گھنٹہ	منٹ	سال	ماہ	تاریخ	گھنٹہ	منٹ
۱۹۹۴	اپریل	۱۱	۰	۱۸	۱۹۹۶	جنوری	۲۰	۱۲	۵۱
	مئی	۱۰	۱۷	۸		فروری	۱۸	۲۳	۳۱
	جون	۹	۸	۲۸		مارچ	۱۹	۱۰	۴۶
	جولائی	۸	۲۱	۳۹		اپریل	۱۷	۲۲	۵۰
	اگست	۷	۸	۴۶		مئی	۱۷	۱۱	۴۷
	ستمبر	۵	۱۸	۳۴		جون	۱۶	۱	۳۷
	اکتوبر	۵	۳	۵۶		جولائی	۱۵	۱۶	۱۶
	نومبر	۳	۱۳	۳۷		اگست	۱۴	۷	۳۵
	دسمبر	۲	۲۳	۵۵		ستمبر	۱۲	۲۳	۹
۱۹۹۵	جنوری	۱	۱۰	۵۷		اکتوبر	۱۲	۱۴	۱۴
	جنوری	۳۰	۲۲	۴۸		نومبر	۱۱	۴	۱۷
	مارچ	۱	۱۱	۴۹		دسمبر	۱۰	۱۶	۵۸
	مارچ	۳۱	۲	۹	۱۹۹۷	جنوری	۹	۴	۲۶
	اپریل	۲۹	۱۷	۳۷		فروری	۷	۱۵	۸
	مئی	۲۹	۹	۲۸		مارچ	۹	۱	۱۵
	جون	۲۸	۰	۵۱		اپریل	۷	۱۱	۳
	جولائی	۲۷	۱۵	۱۵		مئی	۶	۲۰	۴۸
	اگست	۲۶	۴	۳۳		جون	۵	۷	۵
	ستمبر	۲۴	۱۶	۵۶		جولائی	۴	۱۸	۴۱
	اکتوبر	۲۴	۴	۳۷		اگست	۳	۸	۱۵
	نومبر	۲۲	۱۵	۴۴		ستمبر	۱	۲۳	۵۳
	دسمبر	۲۲	۲	۲۴		اکتوبر	۱	۱۶	۵۳

اجتماع شمس وقمر کا گرینج ٹائم

سال	ماہ	تاریخ	گھنٹہ	منٹ	سال	ماہ	تاریخ	گھنٹہ	منٹ
۱۹۹۷	اکتوبر	۳۱	۱۰	۲	۱۹۹۹	اگست	۱۱	۱۱	۹
	نومبر	۳۰	۲	۱۵		ستمبر	۹	۲۲	۳
	دسمبر	۲۹	۱۶	۵۸		اکتوبر	۹	۱۱	۳۶
۱۹۹۸	جنوری	۲۸	۶	۲		نومبر	۸	۳	۵۴
	فروری	۲۶	۱۷	۲۷		دسمبر	۷	۲۲	۳۲
	مارچ	۲۸	۳	۱۵	۲۰۰۰	جنوری	۶	۱۸	۱۴
	اپریل	۲۶	۱۱	۴۳		فروری	۵	۱۳	۴
	مئی	۲۵	۱۹	۳۴		مارچ	۶	۵	۱۸
	جون	۲۴	۳	۵۲		اپریل	۴	۱۸	۱۴
	جولائی	۲۳	۱۳	۴۵		مئی	۴	۴	۱۳
	اگست	۲۲	۲	۴		جون	۲	۱۲	۱۶
	ستمبر	۲۰	۱۷	۲		جولائی	۱	۱۹	۲۱
	اکتوبر	۲۰	۱۰	۱۰		جولائی	۳۱	۲	۲۶
	نومبر	۱۹	۴	۲۸		اگست	۲۹	۱۰	۲۰
	دسمبر	۱۸	۲۲	۴۴		ستمبر	۲۷	۱۹	۵۴
۱۹۹۹	جنوری	۱۷	۱۵	۴۷		اکتوبر	۲۷	۷	۵۹
	فروری	۱۶	۶	۴۰		نومبر	۲۵	۲۳	۱۳
	مارچ	۱۷	۱۸	۴۹		دسمبر	۲۵	۱۷	۲۲
	اپریل	۱۶	۴	۲۳	۲۰۰۱	جنوری	۲۴	۱۳	۸
	مئی	۱۵	۱۲	۶		فروری	۲۳	۸	۲۲
	جون	۱۳	۱۹	۴		مارچ	۲۵	۱	۲۲
	جولائی	۱۳	۲	۲۵		اپریل	۲۳	۱۵	۲۷

اجتماع شمس وقمر کا گرینچ ٹائم

سال	ماہ	تاریخ	گھنٹہ	منٹ	سال	ماہ	تاریخ	گھنٹہ	منٹ
۲۰۰۱	مئی	۲۳	۳	۴۷	۲۰۰۲	ستمبر	۷	۳	۱۱
	جون	۲۱	۱۱	۵۹		اکتوبر	۶	۱۱	۱۹
	جولائی	۲۰	۱۹	۴۴		نومبر	۴	۲۰	۳۶
	اگست	۱۹	۲	۵۷		دسمبر	۴	۷	۳۵
	ستمبر	۱۷	۱۰	۲۸	۲۰۰۳	جنوری	۲	۲۰	۲۳
	اکتوبر	۱۶	۱۹	۲۳		فروری	۱	۱۰	۵۰
	نومبر	۱۵	۶	۴۱		مارچ	۳	۲	۳۶
	دسمبر	۱۴	۲۰	۴۸		اپریل	۱	۱۹	۱۹
۲۰۰۲	جنوری	۱۳	۱۳	۳۰		مئی	۱	۱۲	۱۵
	فروری	۱۲	۷	۴۱		مئی	۳۱	۴	۲۰
	مارچ	۱۳	۲	۳		جون	۲۹	۱۸	۳۰
	اپریل	۱۲	۱۹	۲۲		جولائی	۲۹	۶	۵۳
	مئی	۱۲	۱۰	۴۷		اگست	۲۷	۱۷	۲۶
	جون	۱۰	۲۳	۴۷		ستمبر	۲۶	۳	۱۰
	جولائی	۱۰	۱۰	۲۷		اکتوبر	۲۵	۱۲	۵۱
	اگست	۸	۱۹	۱۶		نومبر	۲۳	۲۳	۱
۲۰۰۳	دسمبر	۲۳	۹	۴۵					

۳۴۳

LOGARITHMS OF NUMBERS

x	0	1	2	3	4	5	6	7	8	9	ل	ADD 1	2	3	4	5	6	7	8	9
10	·0000	0043	0086	0128	0170	0212					43	4	8	13	17	21	25	29	34	38
						0212	0253	0294	0334	0374	40	4	8	12	16	20	24	28	32	36
11	·0414	0453	0492	0531	0569	0607					39	4	8	12	16	19	23	27	31	35
						0607	0645	0682	0719	0755	37	4	7	11	15	18	22	26	30	33
12	·0792	0828	0864	0899	0934	0969					35	4	7	11	14	18	21	25	28	32
						0969	1004	1038	1072	1106	34	3	7	10	14	17	20	24	27	31
13	·1139	1173	1206	1239	1271	1303					33	3	7	10	13	16	20	23	26	30
						1303	1335	1367	1399	1430	32	3	6	10	13	16	19	22	26	29
14	·1461	1492	1523	1553	1584	1614	1644	1673	1703	1732	30	3	6	9	12	15	18	21	24	27
15	·1761	1790	1818	1847	1875	1903	1931	1959	1987	2014	28	3	6	8	11	14	17	20	22	25
16	·2041	2068	2095	2122	2148	2175	2201	2227	2253	2279	26	3	5	8	10	13	16	18	21	23
17	·2304	2330	2355	2380	2405	2430	2455	2480	2504	2529	25	2	5	7	10	12	15	17	20	22
18	·2553	2577	2601	2625	2648	2672	2695	2718	2742	2765	23	2	5	7	9	12	14	16	19	21
19	·2788	2810	2833	2856	2878	2900	2923	2945	2967	2989	22	2	4	7	9	11	13	15	18	20
20	·3010	3032	3054	3075	3096	3118	3139	3160	3181	3201	21	2	4	6	8	11	13	15	17	19
21	·3222	3243	3263	3284	3304	3324	3345	3365	3385	3404	20	2	4	6	8	10	12	14	16	18
22	·3424	3444	3464	3483	3502	3522	3541	3560	3579	3598	19	2	4	6	8	10	11	13	15	17
23	·3617	3636	3655	3674	3692	3711	3729	3747	3766	3784		2	4	6	7	9	11	13	15	17
24	·3802	3820	3838	3856	3874	3892	3909	3927	3945	3962	18	2	4	5	7	9	11	13	14	16
25	·3979	3997	4014	4031	4048	4065	4082	4099	4116	4133	17	2	3	5	7	9	10	12	14	15
26	·4150	4166	4183	4200	4216	4232	4249	4265	4281	4298		2	3	5	6	8	10	11	13	14
27	·4314	4330	4346	4362	4378	4393	4409	4425	4440	4456	16	2	3	5	6	8	9	11	13	14
28	·4472	4487	4502	4518	4533	4548	4564	4579	4594	4609	15	2	3	5	6	8	9	11	12	14
29	·4624	4639	4654	4669	4683	4698	4713	4728	4742	4757		1	3	4	6	7	9	10	12	13
30	·4771	4786	4800	4814	4829	4843	4857	4871	4886	4900	14	1	3	4	6	7	8	10	11	13
31	·4914	4928	4942	4955	4969	4983	4997	5011	5024	5038		1	3	4	5	7	8	10	11	12
32	·5051	5065	5079	5092	5105	5119	5132	5145	5159	5172		1	3	4	5	7	8	9	11	12
33	·5185	5198	5211	5224	5237	5250	5263	5276	5289	5302	13	1	3	4	5	7	8	9	10	12
34	·5315	5328	5340	5353	5366	5378	5391	5403	5416	5428		1	3	4	5	6	8	9	10	11
35	·5441	5453	5465	5478	5490	5502	5514	5527	5539	5551		1	2	4	5	6	7	9	10	11
36	·5563	5575	5587	5599	5611	5623	5635	5647	5658	5670	12	1	2	4	5	6	7	8	10	11
37	·5682	5694	5705	5717	5729	5740	5752	5763	5775	5786		1	2	3	5	6	7	8	9	10
38	·5798	5809	5821	5832	5843	5855	5866	5877	5888	5899		1	2	3	5	6	7	8	9	10
39	·5911	5922	5933	5944	5955	5966	5977	5988	5999	6010	11	1	2	3	4	5	7	8	9	10
40	·6021	6031	6042	6053	6064	6075	6085	6096	6107	6117		1	2	3	4	5	6	8	9	10
41	·6128	6138	6149	6160	6170	6180	6191	6201	6212	6222		1	2	3	4	5	6	7	8	9
42	·6232	6243	6253	6263	6274	6284	6294	6304	6314	6325		1	2	3	4	5	6	7	8	9
43	·6335	6345	6355	6365	6375	6385	6395	6405	6415	6425	10	1	2	3	4	5	6	7	8	9
44	·6435	6444	6454	6464	6474	6484	6493	6503	6513	6522		1	2	3	4	5	6	7	8	9
45	·6532	6542	6551	6561	6571	6580	6590	6599	6609	6618		1	2	3	4	5	6	7	8	9
46	·6628	6637	6646	6656	6665	6675	6684	6693	6702	6712		1	2	3	4	5	6	7	7	8
47	·6721	6730	6739	6749	6758	6767	6776	6785	6794	6803		1	2	3	4	5	5	6	7	8
48	·6812	6821	6830	6839	6848	6857	6866	6875	6884	6893	9	1	2	3	4	5	5	6	7	8
49	·6902	6911	6920	6928	6937	6946	6955	6964	6972	6981		1	2	3	4	4	5	6	7	8

USEFUL CONSTANTS WITH THEIR LOGARITHMS

	No.	Log.		No.	Log.		No.	Log.
π	3·14159	0·4971	1 radian	57°·296	1·7581	e	2·71828	0·4343
$\frac{1}{\pi}$	0·3183	$\bar{1}$·5029		3437'·7	3·5363	M	0·4343	$\bar{1}$·6378
π^2	9·8696	0·9943		206265"	5·3144	$\frac{1}{M}$	2·3026	0·3622
$\sqrt{\pi}$	1·7725	0·2486	arc 1°	0·017 453 293	$\bar{2}$·2419			
$\frac{4}{3}\pi$	4·1888	0·6721	arc 1'	0·000 290 888	$\bar{4}$·4637			
			arc 1"	0·000 004 848	$\bar{6}$·6856			

$\log_{e} x = \frac{1}{M}\log_{10} x$

$\log_{10} x = M\log_{e} x$

LOGARITHMS OF NUMBERS

N	0	1	2	3	4	5	6	7	8	9	ل	ADD 1	2	3	4	5	6	7	8	9
50	·6990	6998	7007	7016	7024	7033	7042	7050	7059	7067		1	2	3	3	4	5	6	7	8
51	·7076	7084	7093	7101	7110	7118	7126	7135	7143	7152		1	2	3	3	4	5	6	7	8
52	·7160	7168	7177	7185	7193	7202	7210	7218	7226	7235		1	2	2	3	4	5	6	7	7
53	·7243	7251	7259	7267	7275	7284	7292	7300	7308	7316		1	2	2	3	4	5	6	6	7
54	·7324	7332	7340	7348	7356	7364	7372	7380	7388	7396	8	1	2	2	3	4	5	6	6	7
55	·7404	7412	7419	7427	7435	7443	7451	7459	7466	7474		1	2	2	3	4	5	5	6	7
56	·7482	7490	7497	7505	7513	7520	7528	7536	7543	7551		1	2	2	3	4	5	5	6	7
57	·7559	7566	7574	7582	7589	7597	7604	7612	7619	7627		1	2	2	3	4	5	5	6	7
58	·7634	7642	7649	7657	7664	7672	7679	7686	7694	7701		1	2	2	3	4	4	5	6	7
59	·7709	7716	7723	7731	7738	7745	7752	7760	7767	7774		1	1	2	3	4	4	5	6	7
60	·7782	7789	7796	7803	7810	7818	7825	7832	7839	7846	7	1	1	2	3	4	4	5	6	6
61	·7853	7860	7868	7875	7882	7889	7896	7903	7910	7917		1	1	2	3	4	4	5	6	6
62	·7924	7931	7938	7945	7952	7959	7966	7973	7980	7987		1	1	2	3	3	4	5	6	6
63	·7993	8000	8007	8014	8021	8028	8035	8041	8048	8055		1	1	2	3	3	4	5	6	6
64	·8062	8069	8075	8082	8089	8096	8102	8109	8116	8122		1	1	2	3	3	4	5	5	6
65	·8129	8136	8142	8149	8156	8162	8169	8176	8182	8189		1	1	2	3	3	4	5	5	6
66	·8195	8202	8209	8215	8222	8228	8235	8241	8248	8254		1	1	2	3	3	4	5	5	6
67	·8261	8267	8274	8280	8287	8293	8299	8306	8312	8319		1	1	2	3	3	4	4	5	6
68	·8325	8331	8338	8344	8351	8357	8363	8370	8376	8382		1	1	2	3	3	4	4	5	6
69	·8388	8395	8401	8407	8414	8420	8426	8432	8439	8445		1	1	2	3	3	4	4	5	6
70	·8451	8457	8463	8470	8476	8482	8488	8494	8500	8506		1	1	2	2	3	4	4	5	6
71	·8513	8519	8525	8531	8537	8543	8549	8555	8561	8567	6	1	1	2	2	3	4	4	5	5
72	·8573	8579	8585	8591	8597	8603	8609	8615	8621	8627		1	1	2	2	3	4	4	5	5
73	·8633	8639	8645	8651	8657	8663	8669	8675	8681	8686		1	1	2	2	3	4	4	5	5
74	·8692	8698	8704	8710	8716	8722	8727	8733	8739	8745		1	1	2	2	3	4	4	5	5
75	·8751	8756	8762	8768	8774	8779	8785	8791	8797	8802		1	1	2	2	3	3	4	5	5
76	·8808	8814	8820	8825	8831	8837	8842	8848	8854	8859		1	1	2	2	3	3	4	5	5
77	·8865	8871	8876	8882	8887	8893	8899	8904	8910	8915		1	1	2	2	3	3	4	4	5
78	·8921	8927	8932	8938	8943	8949	8954	8960	8965	8971		1	1	2	2	3	3	4	4	5
79	·8976	8982	8987	8993	8998	9004	9009	9015	9020	9025		1	1	2	2	3	3	4	4	5
80	·9031	9036	9042	9047	9053	9058	9063	9069	9074	9079		1	1	2	2	3	3	4	4	5
81	·9085	9090	9096	9101	9106	9112	9117	9122	9128	9133		1	1	2	2	3	3	4	4	5
82	·9138	9143	9149	9154	9159	9165	9170	9175	9180	9186		1	1	2	2	3	3	4	4	5
83	·9191	9196	9201	9206	9212	9217	9222	9227	9232	9238		1	1	2	2	3	3	4	4	5
84	·9243	9248	9253	9258	9263	9269	9274	9279	9284	9289		1	1	2	2	3	3	4	4	5
85	·9294	9299	9304	9309	9315	9320	9325	9330	9335	9340		1	1	2	2	3	3	4	4	5
86	·9345	9350	9355	9360	9365	9370	9375	9380	9385	9390	5	1	1	2	2	3	3	4	4	5
87	·9395	9400	9405	9410	9415	9420	9425	9430	9435	9440		0	1	1	2	2	3	3	4	4
88	·9445	9450	9455	9460	9465	9469	9474	9479	9484	9489		0	1	1	2	2	3	3	4	4
89	·9494	9499	9504	9509	9513	9518	9523	9528	9533	9538		0	1	1	2	2	3	3	4	4
90	·9542	3547	9552	9557	9562	9566	9571	9576	9581	9586		0	1	1	2	2	3	3	4	4
91	·9590	9595	9600	9605	9609	9614	9619	9624	9628	9633		0	1	1	2	2	3	3	4	4
92	·9638	9643	9647	9652	9657	9661	9666	9671	9675	9680		0	1	1	2	2	3	3	4	4
93	·9685	9689	9694	9699	9703	9708	9713	9717	9722	9727		0	1	1	2	2	3	3	4	4
94	·9731	9736	9741	9745	9750	9754	9759	9763	9768	9773		0	1	1	2	2	3	3	4	4
95	·9777	9782	9786	9791	9795	9800	9805	9809	9814	9818		0	1	1	2	2	3	3	4	4
96	·9823	9827	9832	9836	9841	9845	9850	9854	9859	9863		0	1	1	2	2	3	3	4	4
97	·9868	9872	9877	9881	9886	9890	9894	9899	9903	9908		0	1	1	2	2	3	3	4	4
98	·9912	9917	9921	9926	9930	9934	9939	9943	9948	9952		0	1	1	2	2	3	3	4	4
99	·9956	9961	9965	996	9974	9978	9983	9987	9991	9996	4	0	1	1	2	2	2	3	3	4

Only the decimal portion (mantissa) of each logarithm is shown in this table
The integral portion (characteristic) must be determined independently

ANTILOGARITHMS

x	0	1	2	3	4	5	6	7	8	9		ADD 1	2	3	4	5	6	7	8	9
·00	1000	1002	1005	1007	1009	1012	1014	1016	1019	1021	2	0	0	1	1	1	1	1	2	2
·01	1023	1026	1028	1030	1033	1035	1038	1040	1042	1045		0	0	1	1	1	1	2	2	2
·02	1047	1050	1052	1054	1057	1059	1062	1064	1067	1069		0	0	1	1	1	1	2	2	2
·03	1072	1074	1076	1079	1081	1084	1086	1089	1091	1094		0	0	1	1	1	1	2	2	2
·04	1096	1099	1102	1104	1107	1109	1112	1114	1117	1119		0	1	1	1	1	2	2	2	2
·05	1122	1125	1127	1130	1132	1135	1138	1140	1143	1146		0	1	1	1	1	2	2	2	2
·06	1148	1151	1153	1156	1159	1161	1164	1167	1169	1172		0	1	1	1	1	2	2	2	2
·07	1175	1178	1180	1183	1186	1189	1191	1194	1197	1199		0	1	1	1	1	2	2	2	2
·08	1202	1205	1208	1211	1213	1216	1219	1222	1225	1227		0	1	1	1	1	2	2	2	3
·09	1230	1233	1236	1239	1242	1245	1247	1250	1253	1256		0	1	1	1	1	2	2	2	3
·10	1259	1262	1265	1268	1271	1274	1276	1279	1282	1285		0	1	1	1	1	2	2	2	3
·11	1288	1291	1294	1297	1300	1303	1306	1309	1312	1315	3	0	1	1	1	2	2	2	2	3
·12	1318	1321	1324	1327	1330	1334	1337	1340	1343	1346		0	1	1	1	2	2	2	2	3
·13	1349	1352	1355	1358	1361	1365	1368	1371	1374	1377		0	1	1	1	2	2	2	3	3
·14	1380	1384	1387	1390	1393	1396	1400	1403	1406	1409		0	1	1	1	2	2	2	3	3
·15	1413	1416	1419	1422	1426	1429	1432	1435	1439	1442		0	1	1	1	2	2	2	3	3
·16	1445	1449	1452	1455	1459	1462	1466	1469	1472	1476		0	1	1	1	2	2	2	3	3
·17	1479	1483	1486	1489	1493	1496	1500	1503	1507	1510		0	1	1	1	2	2	2	3	3
·18	1514	1517	1521	1524	1528	1531	1535	1538	1542	1545		0	1	1	1	2	2	2	3	3
·19	1549	1552	1556	1560	1563	1567	1570	1574	1578	1581		0	1	1	1	2	2	3	3	3
·20	1585	1589	1592	1596	1600	1603	1607	1611	1614	1618		0	1	1	1	2	2	3	3	3
·21	1622	1626	1629	1633	1637	1641	1644	1648	1652	1656		0	1	1	2	2	2	3	3	3
·22	1660	1663	1667	1671	1675	1679	1683	1687	1690	1694		0	1	1	2	2	2	3	3	3
·23	1698	1702	1706	1710	1714	1718	1722	1726	1730	1734	4	0	1	1	2	2	2	3	3	4
·24	1738	1742	1746	1750	1754	1758	1762	1766	1770	1774		0	1	1	2	2	2	3	3	4
·25	1778	1782	1786	1791	1795	1799	1803	1807	1811	1816		0	1	1	2	2	2	3	3	4
·26	1820	1824	1828	1832	1837	1841	1845	1849	1854	1858		0	1	1	2	2	3	3	3	4
·27	1862	1866	1871	1875	1879	1884	1888	1892	1897	1901		0	1	1	2	2	3	3	3	4
·28	1905	1910	1914	1919	1923	1928	1932	1936	1941	1945		0	1	1	2	2	3	3	4	4
·29	1950	1954	1959	1963	1968	1972	1977	1982	1986	1991		0	1	1	2	2	3	3	4	4
·30	1995	2000	2004	2009	2014	2018	2023	2028	2032	2037		0	1	1	2	2	3	3	4	4
·31	2042	2046	2051	2056	2061	2065	2070	2075	2080	2084		0	1	1	2	2	3	3	4	4
·32	2089	2094	2099	2104	2109	2113	2118	2123	2128	2133		0	1	1	2	2	3	3	4	4
·33	2138	2143	2148	2153	2158	2163	2168	2173	2178	2183	5	1	1	2	2	3	3	4	4	5
·34	2188	2193	2198	2203	2208	2213	2218	2223	2228	2234		1	1	2	2	3	3	4	4	5
·35	2239	2244	2249	2254	2259	2265	2270	2275	2280	2286		1	1	2	2	3	3	4	4	5
·36	2291	2296	2301	2307	2312	2317	2323	2328	2333	2339		1	1	2	2	3	3	4	4	5
·37	2344	2350	2355	2360	2366	2371	2377	2382	2388	2393		1	1	2	2	3	3	4	4	5
·38	2399	2404	2410	2415	2421	2427	2432	2438	2443	2449		1	1	2	2	3	3	4	4	5
·39	2455	2460	2466	2472	2477	2483	2489	2495	2500	2506		1	1	2	2	3	3	4	5	5
·40	2512	2518	2523	2529	2535	2541	2547	2553	2559	2564		1	1	2	2	3	4	4	5	5
·41	2570	2576	2582	2588	2594	2600	2606	2612	2618	2624	6	1	1	2	2	3	4	4	5	5
·42	2630	2636	2642	2649	2655	2661	2667	2673	2679	2685		1	1	2	2	3	4	4	5	6
·43	2692	2698	2704	2710	2716	2723	2729	2735	2742	2748		1	1	2	3	3	4	4	5	6
·44	2754	2761	2767	2773	2780	2786	2793	2799	2805	2812		1	1	2	3	3	4	4	5	6
·45	2818	2825	2831	2838	2844	2851	2858	2864	2871	2877		1	1	2	3	3	4	5	5	6
·46	2884	2891	2897	2904	2911	2917	2924	2931	2938	2944		1	1	2	3	3	4	5	5	6
·47	2951	2958	2965	2972	2979	2985	2992	2999	3006	3013		1	1	2	3	3	4	5	5	6
·48	3020	3027	3034	3041	3048	3055	3062	3069	3076	3083	7	1	1	2	3	4	4	5	6	6
·49	3090	3097	3105	3112	3119	3126	3133	3141	3148	3155		1	1	2	3	4	4	5	6	6

ANTILOGARITHMS

x	0	1	2	3	4	5	6	7	8	9	ق	ADD								
												1	2	3	4	5	6	7	8	9
·50	3162	3170	3177	3184	3192	3199	3206	3214	3221	3228		1	1	2	3	4	4	5	6	7
·51	3236	3243	3251	3258	3266	3273	3281	3289	3296	3304		1	2	2	3	4	5	5	6	7
·52	3311	3319	3327	3334	3342	3350	3357	3365	3373	3381		1	2	2	3	4	5	5	6	7
·53	3388	3396	3404	3412	3420	3428	3436	3443	3451	3459		1	2	2	3	4	5	6	6	7
·54	3467	3475	3483	3491	3499	3508	3516	3524	3532	3540	8	1	2	2	3	4	5	6	6	7
·55	3548	3556	3565	3573	3581	3589	3597	3606	3614	3622		1	2	2	3	4	5	6	7	7
·56	3631	3639	3648	3656	3664	3673	3681	3690	3698	3707		1	2	3	3	4	5	6	7	8
·57	3715	3724	3733	3741	3750	3758	3767	3776	3784	3793		1	2	3	3	4	5	6	7	8
·58	3802	3811	3819	3828	3837	3846	3855	3864	3873	3882		1	2	3	4	4	5	6	7	8
·59	3890	3899	3908	3917	3926	3936	3945	3954	3963	3972	9	1	2	3	4	5	5	6	7	8
·60	3981	3990	3999	4009	4018	4027	4036	4046	4055	4064		1	2	3	4	5	6	6	7	8
·61	4074	4083	4093	4102	4111	4121	4130	4140	4150	4159		1	2	3	4	5	6	7	8	9
·62	4169	4178	4188	4198	4207	4217	4227	4236	4246	4256		1	2	3	4	5	6	7	8	9
·63	4266	4276	4285	4295	4305	4315	4325	4335	4345	4355	10	1	2	3	4	5	6	7	8	9
·64	4365	4375	4385	4395	4406	4416	4426	4436	4446	4457		1	2	3	4	5	6	7	8	9
·65	4467	4477	4487	4498	4508	4519	4529	4539	4550	4560		1	2	3	4	5	6	7	8	9
·66	4571	4581	4592	4603	4613	4624	4634	4645	4656	4667		1	2	3	4	5	6	7	9	10
·67	4677	4688	4699	4710	4721	4732	4742	4753	4764	4775	11	1	2	3	4	5	7	8	9	10
·68	4786	4797	4808	4819	4831	4842	4853	4864	4875	4887		1	2	3	4	6	7	8	9	10
·69	4898	4909	4920	4932	4943	4955	4966	4977	4989	5000		1	2	3	5	6	7	8	9	10
·70	5012	5023	5035	5047	5058	5070	5082	5093	5105	5117		1	2	4	5	6	7	8	9	11
·71	5129	5140	5152	5164	5176	5188	5200	5212	5224	5236	12	1	2	4	5	6	7	8	10	11
·72	5248	5260	5272	5284	5297	5309	5321	5333	5346	5358		1	2	4	5	6	7	9	10	11
·73	5370	5383	5395	5408	5420	5433	5445	5458	5470	5483		1	3	4	5	6	8	9	10	11
·74	5495	5508	5521	5534	5546	5559	5572	5585	5598	5610		1	3	4	5	6	8	9	10	12
·75	5623	5636	5649	5662	5675	5689	5702	5715	5728	5741	13	1	3	4	5	7	8	9	10	12
·76	5754	5768	5781	5794	5808	5821	5834	5848	5861	5875		1	3	4	5	7	8	9	11	12
·77	5888	5902	5916	5929	5943	5957	5970	5984	5998	6012		1	3	4	5	7	8	10	11	12
·78	6026	6039	6053	6067	6081	6095	6109	6124	6138	6152	14	1	3	4	6	7	8	10	11	13
·79	6166	6180	6194	6209	6223	6237	6252	6266	6281	6295		1	3	4	6	7	9	10	11	13
·80	6310	6324	6339	6353	6368	6383	6397	6412	6427	6442		1	3	4	6	7	9	10	12	13
·81	6457	6471	6486	6501	6516	6531	6546	6561	6577	6592	15	2	3	5	6	8	9	11	12	14
·82	6607	6622	6637	6653	6668	6683	6699	6714	6730	6745		2	3	5	6	8	9	11	12	14
·83	6761	6776	6792	6808	6823	6839	6855	6871	6887	6902		2	3	5	6	8	9	11	13	14
·84	6918	6934	6950	6966	6982	6998	7015	7031	7047	7063	16	2	3	5	6	8	10	11	13	14
·85	7079	7096	7112	7129	7145	7161	7178	7194	7211	7228		2	3	5	7	8	10	12	13	15
·86	7244	7261	7278	7295	7311	7328	7345	7362	7379	7396	17	2	3	5	7	9	10	12	14	15
·87	7413	7430	7447	7464	7482	7499	7516	7534	7551	7568		2	3	5	7	9	10	12	14	16
·88	7586	7603	7621	7638	7656	7674	7691	7709	7727	7745		2	4	5	7	9	11	12	14	16
·89	7762	7780	7798	7816	7834	7852	7870	7889	7907	7925	18	2	4	5	7	9	11	13	14	16
·90	7943	7962	7980	7998	8017	8035	8054	8072	8091	8110		2	4	6	7	9	11	13	15	17
·91	8128	8147	8166	8185	8204	8222	8241	8260	8279	8299	19	2	4	6	8	10	11	13	15	17
·92	8318	8337	8356	8375	8395	8414	8433	8453	8472	8492		2	4	6	8	10	12	14	15	17
·93	8511	8531	8551	8570	8590	8610	8630	8650	8670	8690		2	4	6	8	10	12	14	16	18
·94	8710	8730	8750	8770	8790	8810	8831	8851	8872	8892	20	2	4	6	8	10	12	14	16	18
·95	8913	8933	8954	8974	8995	9016	9036	9057	9078	9099		2	4	6	8	10	12	15	17	19
·96	9120	9141	9162	9183	9204	9226	9247	9268	9290	9311	21	2	4	6	8	11	13	15	17	19
·97	9333	9354	9376	9397	9419	9441	9462	9484	9506	9528		2	4	7	9	11	13	15	17	20
·98	9550	9572	9594	9616	9638	9661	9683	9705	9727	9750	22	2	4		9	11	13	15	18	20
·99	9772	9795	9817	9840	9863	9886	9908	9931	9954	9977	23	2	5	7	9	11	14	16	18	21

LOGARITHMS OF SINES

x	0' 0°·0	6' 0°·1	12' 0°·2	18' 0°·3	24' 0°·4	30' 0°·5	36' 0°·6	42' 0°·7	48' 0°·8	54' 0°·9	Δ	ADD 1'	2'	3'	4'	5'
0°	−∞	$\bar{3}$·242	$\bar{3}$·543	$\bar{3}$·719	$\bar{3}$·844	$\bar{3}$·941	$\bar{2}$·020	$\bar{2}$·087	$\bar{2}$·145	$\bar{2}$·196		Differences here vary too rapidly for interpolation by P.P.s. See Table on page 10.				
1	$\bar{2}$·2419	2832	3210	3558	3880	4179	4459	4723	4971	5206						
2	·5428	5640	5842	6035	6220	6397	6567	6731	6889	7041						
3	·7188	7330	7468	7602	7731	7857	7979	8098	8213	8326						
4	·8436	8543	8647	8749	8849	8946	9042	9135	9226	9315						
5	$\bar{2}$·9403	9489	9573	9655	9736	9816	9894	$\bar{2}$·9970	$\bar{1}$·0046	$\bar{1}$·0120						
6	$\bar{1}$·0192	0264	0334	0403	0472	0539	0605	0670	0734	0797						
7	·0859	0920	0981	1040	1099	1157	1214	1271	1326	1381						
8	·1436	1489	1542	1594	1646	1697					52	9	17	26	35	43
						1697	1747	1797	1847	1895	49	8	16	25	33	41
9	·1943	1991	2038	2085	2131	2176					47	8	16	23	31	39
						2176	2221	2266	2310	2353	44	7	15	22	29	37
10	$\bar{1}$·2397	2439	2482	2524	2565	2606					42	7	14	21	28	35
						2606	2647	2687	2727	2767	40	7	13	20	27	33
11	·2806	2845	2883	2921	2959	2997					38	6	13	19	25	32
						2997	3034	3070	3107	3143	36	6	12	18	24	30
12	·3179	3214	3250	3284	3319	3353					35	6	12	17	23	29
						3353	3387	3421	3455	3488	34	6	11	17	23	28
13	·3521	3554	3586	3618	3650	3682					32	5	11	16	21	27
						3682	3713	3745	3775	3806	31	5	10	16	21	26
14	·3837	3867	3897	3927	3957	3986	4015	4044	4073	4102	29	5	10	15	19	24
15	$\bar{1}$·4130	4158	4186	4214	4242	4269	4296	4323	4350	4377	27	5	9	14	18	23
16	·4403	4430	4456	4482	4508	4533	4559	4584	4609	4634	26	4	9	13	17	22
17	·4659	4684	4709	4733	4757	4781	4805	4829	4853	4876	24	4	8	12	16	20
18	·4900	4923	4946	4969	4992	5015	5037	5060	5082	5104	23	4	8	11	15	19
19	·5126	5148	5170	5192	5213	5235	5256	5278	5299	5320	21	4	7	11	14	18
20	$\bar{1}$·5341	5361	5382	5402	5423	5443	5463	5484	5504	5523	20	3	7	10	13	17
21	·5543	5563	5583	5602	5621	5641	5660	5679	5698	5717	19	3	6	10	13	16
22	·5736	5754	5773	5792	5810	5828	5847	5865	5883	5901	18	3	6	9	12	15
23	·5919	5937	5954	5972	5990	6007	6024	6042	6059	6076	17	3	6	9	11	14
24	·6093	6110	6127	6144	6161	6177	6194	6210	6227	6243		3	6	8	11	14
25	$\bar{1}$·6259	6276	6292	6308	6324	6340	6356	6371	6387	6403	16	3	5	8	11	13
26	·6418	6434	6449	6465	6480	6495	6510	6526	6541	6556	15	3	5	8	10	13
27	·6570	6585	6600	6615	6629	6644	6659	6673	6687	6702		2	5	7	10	12
28	·6716	6730	6744	6759	6773	6787	6801	6814	6828	6842	14	2	5	7	9	12
29	·6856	6869	6883	6896	6910	6923	6937	6950	6963	6977		2	4	7	9	11
30	$\bar{1}$·6990	7003	7016	7029	7042	7055	7068	7080	7093	7106	13	2	4	6	9	11
31	·7118	7131	7144	7156	7168	7181	7193	7205	7218	7230		2	4	6	8	10
32	·7242	7254	7266	7278	7290	7302	7314	7326	7338	7349	12	2	4	6	8	10
33	·7361	7373	7384	7396	7407	7419	7430	7442	7453	7464		2	4	6	8	10
34	·7476	7487	7498	7509	7520	7531	7542	7553	7564	7575	11	2	4	6	7	9
35	$\bar{1}$·7586	7597	7607	7618	7629	7640	7650	7661	7671	7682		2	4	5	7	9
36	·7692	7703	7713	7723	7734	7744	7754	7764	7774	7785	10	2	3	5	7	8
37	·7795	7805	7815	7825	7835	7844	7854	7864	7874	7884		2	3	5	7	8
38	·7893	7903	7913	7922	7932	7941	7951	7960	7970	7979		2	3	5	6	8
39	·7989	7998	8007	8017	8026	8035	8044	8053	8063	8072	9	2	3	5	6	8
40	$\bar{1}$·8081	8090	8099	8108	8117	8125	8134	8143	8152	8161		1	3	4	6	7
41	·8169	8178	8187	8195	8204	8213	8221	8230	8238	8247		1	3	4	6	7
42	·8255	8264	8272	8280	8289	8297	8305	8313	8322	8330		1	3	4	6	7
43	·8338	8346	8354	8362	8370	8378	8386	8394	8402	8410	8	1	3	4	5	7
44	·8418	8426	8433	8441	8449	8457	8464	8472	8480	8487		1	3	4	5	6

Log Cosec x = − Log Sin x

LOGARITHMS OF SINES

x	0'	6'	12'	18'	24'	30'	36'	42'	48'	54'	ل	ADD				
	0°·0	0°·1	0°·2	0°·3	0°·4	0°·5	0°·6	0°·7	0°·8	0°·9		1'	2'	3'	4'	5'
45°	$\bar{1}$·8495	8502	8510	8517	8525	8532	8540	8547	8555	8562		1	2	4	5	6
46	·8569	8577	8584	8591	8598	8606	8613	8620	8627	8634		1	2	4	5	6
47	·8641	8648	8655	8662	8669	8676	8683	8690	8697	8704	7	1	2	3	5	6
48	·8711	8718	8724	8731	8738	8745	8751	8758	8765	8771		1	2	3	4	6
49	·8778	8784	8791	8797	8804	8810	8817	8823	8830	8836		1	2	3	4	5
50	$\bar{1}$·8843	8849	8855	8862	8868	8874	8880	8887	8893	8899		1	2	3	4	5
51	·8905	8911	8917	8923	8929	8935	8941	8947	8953	8959	6	1	2	3	4	5
52	·8965	8971	8977	8983	8989	8995	9000	9006	9012	9018		1	2	3	4	5
53	·9023	9029	9035	9041	9046	9052	9057	9063	9069	9074		1	2	3	4	5
54	·9080	9085	9091	9096	9101	9107	9112	9118	9123	9128		1	2	3	4	5
55	$\bar{1}$·9134	9139	9144	9149	9155	9160	9165	9170	9175	9181		1	2	3	3	4
56	·9186	9191	9196	9201	9206	9211	9216	9221	9226	9231	5	1	2	3	3	4
57	·9236	9241	9246	9251	9255	9260	9265	9270	9275	9279		1	2	2	3	4
58	·9284	9289	9294	9298	9303	9308	9312	9317	9322	9326		1	2	2	3	4
59	·9331	9335	9340	9344	9349	9353	9358	9362	9367	9371		1	1	2	3	4
60	$\bar{1}$·9375	9380	9384	9388	9393	9397	9401	9406	9410	9414		1	1	2	3	4
61	·9418	9422	9427	9431	9435	9439	9443	9447	9451	9455		1	1	2	3	3
62	·9459	9463	9467	9471	9475	9479	9483	9487	9491	9495	4	1	1	2	3	3
63	·9499	9502	9506	9510	9514	9518	9522	9525	9529	9533		1	1	2	3	3
64	·9537	9540	9544	9548	9551	9555	9558	9562	9566	9569		1	1	2	2	3
65	$\bar{1}$·9573	9576	9580	9583	9587	9590	9594	9597	9601	9604		1	1	2	2	3
66	·9607	9611	9614	9617	9621	9624	9627	9631	9634	9637		1	1	2	2	3
67	·9640	9643	9647	9650	9653	9656	9659	9662	9666	9669		1	1	2	2	3
68	·9672	9675	9678	9681	9684	9687	9690	9693	9696	9699	3	1	1	2	2	3
69	·9702	9704	9707	9710	9713	9716	9719	9722	9724	9727		0	1	1	2	2
70	$\bar{1}$·9730	9733	9735	9738	9741	9743	9746	9749	9751	9754		0	1	1	2	2
71	·9757	9759	9762	9764	9767	9770	9772	9775	9777	9780		0	1	1	2	2
72	·9782	9785	9787	9789	9792	9794	9797	9799	9801	9804		0	1	1	2	2
73	·9806	9808	9811	9813	9815	9817	9820	9822	9824	9826		0	1	1	1	2
74	·9828	9831	9833	9835	9837	9839	9841	9843	9845	9847		0	1	1	1	2
75	$\bar{1}$·9849	9851	9853	9855	9857	9859	9861	9863	9865	9867	2	0	1	1	1	2
76	·9869	9871	9873	9875	9876	9878	9880	9882	9884	9885		0	1	1	1	2
77	·9887	9889	9891	9892	9894	9896	9897	9899	9901	9902		0	1	1	1	1
78	·9904	9906	9907	9909	9910	9912	9913	9915	9916	9918		0	1	1	1	1
79	·9919	9921	9922	9924	9925	9927	9928	9929	9931	9932		0	0	1	1	1
80	$\bar{1}$·9934	9935	9936	9937	9939	9940	9941	9943	9944	9945		0	0	1	1	1
81	·9946	9947	9949	9950	9951	9952	9953	9954	9955	9956		0	0	1	1	1
82	·9958	9959	9960	9961	9962	9963	9964	9965	9966	9967	1	0	0	0	1	1
83	·9968	9968	9969	9970	9971	9972	9973	9974	9975	9975		0	0	0	1	1
84	·9976	9977	9978	9978	9979	9980	9981	9981	9982	9983		0	0	0	0	1
85	$\bar{1}$·9983	9984	9985	9985	9986	9987	9987	9988	9988	9989		See Table below and on page 8.				
86	·9989	9990	9990	9991	9991	9992	9992	9993	9993	9994						
87	·9994	9994	9995	9995	9996	9996	9996	9996	9997	9997						
88	·9997	9998	9998	9998	9998	9999	9999	9999	9999	9999						
89	$\bar{1}$·9999	9999	0·000	0·000	0·000	0·000	0·000	0·000	0·000	0·000						
90	0·0000															

Log Sine of Angles near 90° and Log Cosine of Small Angles

[Continued on page 8

Sin	85°0'		85°9'		85°19'		85°29'		85°39'		85°49'		86°1'		86°12'		86°24'		86°38'
Log		$\bar{1}$·9984		$\bar{1}$·9985		$\bar{1}$·9986		$\bar{1}$·9987		$\bar{1}$·9988		$\bar{1}$·9989		$\bar{1}$·9990		$\bar{1}$·9991		$\bar{1}$·9992	
Cos	5°0'		4°51'		4°41'		4°31'		4°21'		4°11'		3°59'		3°48'		3°36'		3°22'

For tabulated angles read the log to the left: e.g., log sin 85°49' or log cos 4°11' = $\bar{1}$·9988

LOGARITHMS OF COSINES

x	0′ 0°·0	6′ 0°·1	12′ 0°·2	18′ 0°·3	24′ 0°·4	30′ 0°·5	36′ 0°·6	42′ 0°·7	48′ 0°·8	54′ 0°·9	ل	SUBTRACT 1′ 2′ 3′ 4′ 5′
0°	0·0000	0000	0000	0000	0000	0000	0000	0000	0000	$\bar{1}$·9999		See Table below and on page 7.
1	$\bar{1}$·9999	9999	9999	9999	9999	9999	9998	9998	9998	9998		
2	·9997	9997	9997	9996	9996	9996	9996	9995	9995	9994		
3	·9994	9994	9993	9993	9992	9992	9991	9991	9990	9990		
4	·9989	9988	9988	9988	9987	9987	9986	9985	9985	9984		
5	$\bar{1}$·9983	9983	9982	9981	9981	9980	9979	9978	9978	9977		0 0 0 0 1
6	·9976	9975	9975	9974	9973	9972	9971	9970	9969	9968		0 0 0 1 1
7	·9968	9967	9966	9965	9964	9963	9962	9961	9960	9959	1	0 0 0 1 1
8	·9958	9956	9955	9954	9953	9952	9951	9950	9949	9947		0 0 1 1 1
9	·9946	9945	9944	9943	9941	9940	9939	9937	9936	9935		0 0 1 1 1
10	$\bar{1}$·9934	9932	9931	9929	9928	9927	9925	9924	9922	9921		0 0 1 1 1
11	·9919	9918	9916	9915	9913	9912	9910	9909	9907	9906		0 1 1 1 1
12	·9904	9902	9901	9899	9897	9896	9894	9892	9891	9889		0 1 1 1 1
13	·9887	9885	9884	9882	9880	9878	9876	9875	9873	9871		0 1 1 1 2
14	·9869	9867	9865	9863	9861	9859	9857	9855	9853	9851	2	0 1 1 1 2
15	$\bar{1}$·9849	9847	9845	9843	9841	9839	9837	9835	9833	9831		0 1 1 1 2
16	·9828	9826	9824	9822	9820	9817	9815	9813	9811	9808		0 1 1 1 2
17	·9806	9804	9801	9799	9797	9794	9792	9789	9787	9785		0 1 1 2 2
18	·9782	9780	9777	9775	9772	9770	9767	9764	9762	9759		0 1 1 2 2
19	·9757	9754	9751	9748	9746	9743	9741	9738	9735	9733		0 1 1 2 2
20	$\bar{1}$·9730	9727	9724	9722	9719	9716	9713	9710	9707	9704		0 1 1 2 2
21	·9702	9699	9696	9693	9690	9687	9684	9681	9678	9675	3	1 1 2 2 3
22	·9672	9669	9666	9662	9659	9656	9653	9650	9647	9643		1 1 2 2 3
23	·9640	9637	9634	9631	9627	9624	9621	9617	9614	9611		1 1 2 2 3
24	·9607	9604	9601	9597	9594	9590	9587	9583	9580	9576		1 1 2 2 3
25	$\bar{1}$·9573	9569	9566	9562	9558	9555	9551	9548	9544	9540		1 1 2 2 3
26	·9537	9533	9529	9525	9522	9518	9514	9510	9506	9503		1 1 2 3 3
27	·9499	9495	9491	9487	9483	9479	9475	9471	9467	9463	4	1 1 2 3 3
28	·9459	9455	9451	9447	9443	9439	9435	9431	9427	9422		1 1 2 3 3
29	·9418	9414	9410	9406	9401	9397	9393	9388	9384	9380		1 1 2 3 4
30	$\bar{1}$·9375	9371	9367	9362	9358	9353	9349	9344	9340	9335		1 1 2 3 4
31	·9331	9326	9322	9317	9312	9308	9303	9298	9294	9289		1 2 2 3 4
32	·9284	9279	9275	9270	9265	9260	9255	9251	9246	9241		1 2 2 3 4
33	·9236	9231	9226	9221	9216	9211	9206	9201	9196	9191	5	1 2 3 3 4
34	·9186	9181	9175	9170	9165	9160	9155	9149	9144	9139		1 2 3 3 4
35	$\bar{1}$·9134	9128	9123	9118	9112	9107	9101	9096	9091	9085		1 2 3 4 5
36	·9080	9074	9069	9063	9057	9052	9046	9041	9035	9029		1 2 3 4 5
37	·9023	9018	9012	9006	9000	8995	8989	8983	8977	8971		1 2 3 4 5
38	·8965	8959	8953	8947	8941	8935	8929	8923	8917	8911	6	1 2 3 4 5
39	·8905	8899	8893	8887	8880	8874	8868	8862	8855	8849		1 2 3 4 5
40	$\bar{1}$·8843	8836	8830	8823	8817	8810	8804	8797	8791	8784		1 2 3 4 5
41	·8778	8771	8765	8758	8751	8745	8738	8731	8724	8718		1 2 3 4 6
42	·8711	8704	8697	8690	8683	8676	8669	8662	8655	8648	7	1 2 4 5 6
43	·8641	8634	8627	8620	8613	8606	8598	8591	8584	8577		1 2 4 5 6
44	·8569	8562	8555	8547	8540	8532	8525	8517	8510	8502		1 2 4 5 6

Log Sine of Angles near 90° and Log Cosine of Small Angles

Continued from page 7]

Sin	86°38′	86°51′	87°7′	87°23′	87°42′	88°3′	88°29′	89°7′	90°0′
Log	$\bar{1}$·9993	$\bar{1}$·9994	$\bar{1}$·9995	$\bar{1}$·9996	$\bar{1}$·9997	$\bar{1}$·9998	$\bar{1}$·9999	0·0000	
Cos	3°22′	3°9′	2°53′	2°37′	2°18′	1°57′	1°31′	0°53′	0°0′

For tabulated angles read the log to the left; e.g., log sin 87°42′ or log cos 2°18′ = $\bar{1}$·9996

LOGARITHMS OF COSINES

x	0°	6'	12'	18'	24'	30'	36'	42'	48'	54'		SUBTRACT 1'	2'	3'	4'	5'
	0°·0	0°·1	0°·2	0°·3	0°·4	0°·5	0°·6	0°·7	0°·8	0°·9						
45°	$\bar{1}$·8495	8487	8480	8472	8464	8457	8449	8441	8433	8426		1	3	4	5	5
46	·8418	8410	8402	8394	8386	8378	8370	8362	8354	8346	8	1	3	4	5	7
47	·8338	8330	8322	8313	8305	8297	8289	8280	8272	8264		1	3	4	5	7
48	·8255	8247	8238	8230	8221	8213	8204	8195	8187	8178		1	3	4	6	7
49	·8169	8161	8152	8143	8134	8125	8117	8108	8099	8090		1	3	4	6	7
50	$\bar{1}$·8081	8072	8063	8053	8044	8035	8026	8017	8007	7998	9	2	3	5	6	8
51	·7989	7979	7970	7960	7951	7941	7932	7922	7913	7903		2	3	5	6	8
52	·7893	7884	7874	7864	7854	7844	7835	7825	7815	7805		2	3	5	7	8
53	·7795	7785	7774	7764	7754	7744	7734	7723	7713	7703	10	2	3	5	7	8
54	·7692	7682	7671	7661	7650	7640	7629	7618	7607	7597		2	4	5	7	9
55	$\bar{1}$·7586	7575	7564	7553	7542	7531	7520	7509	7498	7487	11	2	4	6	7	9
56	·7476	7464	7453	7442	7430	7419	7407	7396	7384	7373		2	4	6	8	10
57	·7361	7349	7338	7326	7314	7302	7290	7278	7266	7254	12	2	4	6	8	10
58	·7242	7230	7218	7205	7193	7181	7168	7156	7144	7131		2	4	6	8	10
59	·7118	7106	7093	7080	7068	7055	7042	7029	7016	7003	13	2	4	6	9	11
60	$\bar{1}$·6990	6977	6963	6950	6937	6923	6910	6896	6883	6869		2	4	7	9	11
61	·6856	6842	6828	6814	6801	6787	6773	6759	6744	6730	14	2	5	7	9	12
62	·6716	6702	6687	6673	6659	6644	6629	6615	6600	6585		2	5	7	10	12
63	·6570	6556	6541	6526	6510	6495	6480	6465	6449	6434	15	3	5	8	10	13
64	·6418	6403	6387	6371	6356	6340	6324	6308	6292	6276	16	3	5	8	11	13
65	$\bar{1}$·6259	6243	6227	6210	6194	6177	6161	6144	6127	6110		3	6	8	11	14
66	·6093	6076	6059	6042	6024	6007	5990	5972	5954	5937	17	3	6	9	11	14
67	·5919	5901	5883	5865	5847	5828	5810	5792	5773	5754	18	3	6	9	12	15
68	·5736	5717	5698	5679	5660	5641	5621	5602	5583	5563	19	3	6	10	13	16
69	·5543	5523	5504	5484	5463	5443	5423	5402	5382	5361	20	3	7	10	13	17
70	$\bar{1}$·5341	5320	5299	5278	5256	5235	5213	5192	5170	5148	21	4	7	11	14	18
71	·5126	5104	5082	5060	5037	5015	4992	4969	4946	4923	23	4	8	11	15	19
72	·4900	4876	4853	4829	4805	4781	4757	4733	4709	4684	24	4	8	12	16	20
73	·4659	4634	4609	4584	4559	4533	4508	4482	4456	4430	26	4	9	13	17	22
74	·4403	4377	4350	4323	4296	4269	4242	4214	4186	4158	27	5	9	14	18	23
75	$\bar{1}$·4130	4102	4073	4044	4015	3986	3957	3927	3897	3867	29	5	10	15	19	24
76	·3837	3806	3775	3745	3713	3682					31	5	10	16	21	26
	"					3682	3650	3618	3586	3554	32	5	11	16	21	27
77	·3521	3488	3455	3421	3387	3353					34	6	11	17	23	28
						3353	3319	3284	3250	3214	35	6	12	17	23	29
78	·3179	3143	3107	3070	3034	2997					36	6	12	18	24	30
						2997	2959	2921	2883	2845	38	6	13	19	25	32
79	·2806	2767	2727	2687	2647	2606					40	7	13	20	27	33
						2606	2565	2524	2482	2439	42	7	14	21	28	35
80	$\bar{1}$·2397	2353	2310	2266	2221	2176					44	7	15	22	29	37
						2176	2131	2085	2038	1991	47	8	16	23	31	39
81	·1943	1895	1847	1797	1747	1697					49	8	16	25	33	41
						1697	1646	1594	1542	1489	52	9	17	26	35	43
82	·1436	1381	1326	1271	1214	1157	1099	1040	0981	0920						
83	·0859	0797	0734	0670	0605	0539	0472	0403	0334	0264						
84	$\bar{1}$·0192	0120	0046	$\bar{2}$·9970	$\bar{2}$·9894	$\bar{2}$·9816	$\bar{2}$·9736	$\bar{2}$·9655	$\bar{2}$·9573	$\bar{2}$·9489						
85	$\bar{2}$·9403	9315	9226	9135	9042	8946	8849	8749	8647	8543						
86	·8436	8326	8213	8098	7979	7857	7731	7602	7468	7330						
87	·7188	7041	6889	6731	6567	6397	6220	6035	5842	5640						
88	·5428	5206	4971	4723	4459	4179	3880	3558	3210	2832						
89	$\bar{2}$·242	$\bar{2}$·196	$\bar{2}$·145	$\bar{2}$·087	$\bar{2}$·020	$\bar{3}$·941	$\bar{3}$·844	$\bar{3}$·719	$\bar{3}$·543	$\bar{3}$·242						
90	$-\infty$															

Differences here vary too rapidly for interpolation by P.P.s. See Table on page 10.

Log Sec x = −Log Cos x

LOGARITHMS OF TANGENTS, 0° to 8°

x	0'	1'	2'	3'	4'	5'	6'	7'	8'	9'	10'	
° '												° '
0 00	−∞	$\bar{4}$·464	$\bar{4}$·765	$\bar{4}$·941	$\bar{3}$·066	$\bar{3}$·163	$\bar{3}$·242	$\bar{3}$·309	$\bar{3}$·367	$\bar{3}$·418	$\bar{3}$·464	89 50
0 10	$\bar{3}$·4637	5051	5429	5777	6099	6398	6678	6942	7190	7425	7648	89 40
0 20	$\bar{3}$·7648	7860	8062	8255	8439	8617	8787	8951	9109	9261	$\bar{3}$·9409	89 30
0 30	$\bar{3}$·9409	9551	9689	9823	$\bar{3}$·9952	$\bar{2}$·0078	$\bar{2}$·0200	$\bar{2}$·0319	$\bar{2}$·0435	$\bar{2}$·0548	$\bar{2}$·0658	89 20
0 40	$\bar{2}$·0658	0765	0870	0972	1072	1170	1265	1359	1450	1540	1627	89 10
0 50	$\bar{2}$·1627	1713	1797	1880	1962	2041	2120	2196	2272	2346	2419	89 00
1 00	$\bar{2}$·2419	2491	2562	2631	2700	2767	2833	2899	2963	3026	3089	88 50
1 10	·3089	3150	3211	3271	3330	3388	3446	3503	3559	3614	3669	88 40
1 20	·3669	3723	3776	3829	3881	3932	3983	4033	4083	4132	4181	88 30
1 30	$\bar{2}$·4181	4229	4276	4323	4370	4416	4461	4506	4551	4595	4638	88 20
1 40	·4638	4682	4725	4767	4809	4851	4892	4933	4973	5013	5053	88 10
1 50	·5053	5092	5131	5170	5208	5246	5283	5321	5358	5394	5431	88 00
2 00	$\bar{2}$·5431	5467	5503	5538	5573	5608	5643	5677	5711	5745	5779	87 50
2 10	·5779	5812	5845	5878	5911	5943	5975	6007	6038	6070	6101	87 40
2 20	·6101	6132	6163	6193	6223	6254	6283	6313	6343	6372	6401	87 30
2 30	$\bar{2}$·6401	6430	6459	6487	6515	6544	6571	6599	6627	6654	6682	87 20
2 40	·6682	6709	6736	6762	6789	6815	6842	6868	6894	6920	6945	87 10
2 50	·6945	6971	6996	7021	7046	7071	7096	7121	7145	7170	7194	87 00
3 00	$\bar{2}$·7194	7218	7242	7266	7290	7313	7337	7360	7383	7406	7429	86 50
3 10	·7429	7452	7475	7497	7520	7542	7565	7587	7609	7631	7652	86 40
3 20	·7652	7674	7696	7717	7739	7760	7781	7802	7823	7844	7865	86 30
3 30	$\bar{2}$·7865	7886	7906	7927	7947	7967	7988	8008	8028	8048	8067	86 20
3 40	·8067	8087	8107	8126	8146	8165	8185	8204	8223	8242	8261	86 10
3 50	·8261	8280	8299	8317	8336	8355	8373	8392	8410	8428	8446	86 00
4 00	$\bar{2}$·8446	8465	8483	8501	8518	8536	8554	8572	8589	8607	8624	85 50
4 10	·8624	8642	8659	8676	8694	8711	8728	8745	8762	8778	8795	85 40
4 20	·8795	8812	8829	8845	8862	8878	8895	8911	8927	8944	8960	85 30
4 30	$\bar{2}$·8960	8976	8992	9008	9024	9040	9056	9071	9087	9103	9118	85 20
4 40	·9118	9134	9150	9165	9180	9196	9211	9226	9241	9256	9272	85 10
4 50	·9272	9287	9302	9316	9331	9346	9361	9376	9390	9405	9420	85 00
5 00	$\bar{2}$·9420	9434	9449	9463	9477	9492	9506	9520	9534	9549	9563	84 50
5 10	·9563	9577	9591	9605	9619	9633	9646	9660	9674	9688	9701	84 40
5 20	·9701	9715	9729	9742	9756	9769	9782	9796	9809	9823	9836	84 30
5 30	$\bar{2}$·9836	9849	9862	9875	9888	9901	9915	9928	9940	9953	$\bar{2}$·9966	84 20
5 40	$\bar{2}$·9966	9979	$\bar{2}$·9992	$\bar{1}$·0005	$\bar{1}$·0017	$\bar{1}$·0030	$\bar{1}$·0043	$\bar{1}$·0055	$\bar{1}$·0068	$\bar{1}$·0080	$\bar{1}$·0093	84 10
5 50	$\bar{1}$·0093	0105	0118	0130	0143	0155	0167	0180	0192	0204	0216	84 00
6 00	$\bar{1}$·0216	0228	0240	0253	0265	0277	0289	0300	0312	0324	0336	83 50
6 10	·0336	0348	0360	0371	0383	0395	0407	0418	0430	0441	0453	83 40
6 20	·0453	0464	0476	0487	0499	0510	0521	0533	0544	0555	0567	83 30
6 30	$\bar{1}$·0567	0578	0589	0600	0611	0622	0633	0645	0656	0667	0678	83 20
6 40	·0678	0688	0699	0710	0721	0732	0743	0754	0764	0775	0786	83 10
6 50	·0786	0796	0807	0818	0828	0839	0849	0860	0871	0881	0891	83 00
7 00	$\bar{1}$·0891	0902	0912	0923	0933	0943	0954	0964	0974	0984	0995	82 50
7 10	·0995	1005	1015	1025	1035	1045	1055	1066	1076	1086	1096	82 40
7 20	·1096	1106	1116	1125	1135	1145	1155	1165	1175	1185	1194	82 30
7 30	$\bar{1}$·1194	1204	1214	1223	1233	1243	1252	1262	1272	1281	1291	82 20
7 40	·1291	1300	1310	1319	1329	1338	1348	1357	1367	1376	1385	82 10
7 50	$\bar{1}$·1385	1395	1404	1413	1423	1432	1441	1450	1460	1469	$\bar{1}$·1478	82 00
	10'	9'	8'	7'	6'	5'	4'	3'	2'	1'	0'	x

LOGARITHMS OF COTANGENTS, 82° to 90°
(Read up and from right to left)

x	T ↓	log tan x
'		
0	$\bar{4}$·4637	
44	·4638	$\bar{2}$·1087
100	·4639	·4662
135	·4640	·5548
163	·4641	·6751
185	·4642	·7330
206	·4643	·7796
225	·4644	·8176
242	·4645	·8499
259	·4646	·8781
274	·4647	·9030
288	·4648	·9254
302	·4649	·9457
315	$\bar{4}$·4650	·9643
328		$\bar{2}$·9814
°		
0·00	$\bar{2}$·2419	
1·28	·2420	$\bar{2}$·3502
1·97	·2421	·5383
2·48	·2422	·6376
2·90	·2423	·7065
3·27	·2424	·7572
3·60	·2425	·7989
3·90	·2426	·8339
4·18	·2427	·8641
4·44	·2428	·8906
4·69	·2429	·9142
4·92	·2430	·9355
5·15	·2431	·9550
5·36	$\bar{2}$·2432	·9728
5·57		$\bar{2}$·9893
rad.		
·0000	0·0000	
·0185	·0001	$\bar{2}$·2672
·0321	·0002	·5078
·0415	·0003	·6188
·0491	·0004	·6919
·0557	·0005	·7465
·0616	·0006	·7902
·0669	·0007	·8265
·0719	·0008	·8576
·0765	·0009	·8849
·0809	·0010	·9091
·0850	·0011	·9309
·0890	·0012	·9507
·0929	·0013	·9689
·0964	·0014	$\bar{2}$·9857
·0999	0·0015	$\bar{1}$·0012
·1033		$\bar{1}$·0158

log tan x = log x + T
log x = log tan x − T
where T is taken from the table in the same units as x.

Example.
Find x when log tan x' = $\bar{2}$·5636

log tan x'	$\bar{2}$·5636
T for $\bar{2}$·5636 (Subtract)	$\bar{4}$·4639
log x	2·0997
x'	125'·8
	2°05'·8

°	0′ 0°·0	6′ 0°·1	12′ 0°·2	18′ 0°·3	24′ 0°·4	30′ 0°·5	36′ 0°·6	42′ 0°·7	48′ 0°·8	54′ 0°·9	ق	ADD 1′	2′	3′	4′	5′
0°	−∞	$\bar{3}$·242	$\bar{3}$·543	$\bar{3}$·719	$\bar{3}$·844	$\bar{3}$·941	$\bar{2}$·020	$\bar{2}$·087	$\bar{2}$·145	$\bar{2}$·196		Differences vary too rapidly for interpolation by P.P.s. See Table on page 11.				
1	$\bar{2}$·2419	2833	3211	3559	3881	4181	4461	4725	4973	5208						
2	·5431	5643	5845	6038	6223	6401	6571	6736	6894	7046						
3	·7194	7337	7475	7609	7739	7865	7988	8107	8223	8336						
4	·8446	8554	8659	8762	8862	8960	9056	9150	9241	9331						
5	$\bar{2}$·9420	9506	9591	9674	9756	9836	9915	9992	$\bar{1}$·0068	$\bar{1}$·0143						
6	$\bar{1}$·0216	0289	0360	0430	0499	0567	0633	0699	0764	0828						
7	·0891	0954	1015	1076	1135	1194	1252	1310	1367	1423						
8	·1478	1533	1587	1640	1693	1745					53	9	18	27	35	44
						1745	1797	1848	1898	1948	50	8	17	25	33	42
9	·1997	2046	2094	2142	2189	2236					48	8	16	24	32	40
						2236	2282	2328	2374	2419	45	8	15	23	30	38
10	$\bar{1}$·2463	2507	2551	2594	2637	2680					43	7	14	22	29	36
						2680	2722	2764	2805	2846	41	7	14	21	27	34
11	·2887	2927	2967	3006	3046	3085					40	7	13	20	27	33
						3085	3123	3162	3200	3237	38	6	13	19	25	32
12	·3275	3312	3349	3385	3422	3458					37	6	12	18	25	31
						3458	3493	3529	3564	3599	35	6	12	17	23	29
13	·3634	3668	3702	3736	3770	3804					34	6	11	17	23	28
						3804	3837	3870	3903	3935	33	5	11	16	22	27
14	·3968	4000	4032	4064	4095	4127	4158	4189	4220	4250	31	5	10	16	21	26
15	$\bar{1}$·4281	4311	4341	4371	4400	4430	4459	4488	4517	4546	29	5	10	15	19	24
16	·4575	4603	4632	4660	4688	4716	4744	4771	4799	4826	28	5	9	14	19	23
17	·4853	4880	4907	4934	4961	4987	5014	5040	5066	5092	26	4	9	13	17	22
18	·5118	5143	5169	5195	5220	5245	5270	5295	5320	5345	25	4	8	13	17	21
19	·5370	5394	5419	5443	5467	5491	5516	5539	5563	5587	24	4	8	12	16	20
20	$\bar{1}$·5611	5634	5658	5681	5704	5727	5750	5773	5796	5819	23	4	8	12	15	19
21	·5842	5864	5887	5909	5932	5954	5976	5998	6020	6042	22	4	7	11	15	18
22	·6064	6086	6108	6129	6151	6172	6194	6215	6236	6257		4	7	11	14	18
23	·6279	6300	6321	6341	6362	6383	6404	6424	6445	6465	21	3	7	10	14	17
24	·6486	6506	6527	6547	6567	6587	6607	6627	6647	6667	20	3	7	10	13	17
25	$\bar{1}$·6687	6706	6726	6746	6765	6785	6804	6824	6843	6863		3	6	10	13	16
26	·6882	6901	6920	6939	6958	6977	6996	7015	7034	7053	19	3	6	10	13	16
27	·7072	7090	7109	7128	7146	7165	7183	7202	7220	7238		3	6	9	12	15
28	·7257	7275	7293	7311	7330	7348	7366	7384	7402	7420	18	3	6	9	12	15
29	·7438	7455	7473	7491	7509	7526	7544	7562	7579	7597		3	6	9	12	15
30	$\bar{1}$·7614	7632	7649	7667	7684	7701	7719	7736	7753	7771		3	6	9	12	15
31	·7788	7805	7822	7839	7856	7873	7890	7907	7924	7941	17	3	6	8	11	14
32	·7958	7975	7992	8008	8025	8042	8059	8075	8092	8109		3	6	8	11	14
33	·8125	8142	8158	8175	8191	8208	8224	8241	8257	8274		3	5	8	11	14
34	·8290	8306	8323	8339	8355	8371	8388	8404	8420	8436		3	5	8	11	14
35	$\bar{1}$·8452	8468	8484	8501	8517	8533	8549	8565	8581	8597	16	3	5	8	11	13
36	·8613	8629	8644	8660	8676	8692	8708	8724	8740	8755		3	5	8	11	13
37	·8771	8787	8803	8818	8834	8850	8865	8881	8897	8912		3	5	8	10	13
38	·8928	8944	8959	8975	8990	9006	9022	9037	9053	9068		3	5	8	10	13
39	·9084	9099	9115	9130	9146	9161	9176	9192	9207	9223		3	5	8	10	13
40	$\bar{1}$·9238	9254	9269	9284	9300	9315	9330	9346	9361	9376		3	5	8	10	13
41	·9392	9407	9422	9438	9453	9468	9483	9499	9514	9529		3	5	8	10	13
42	·9544	9560	9575	9590	9605	9621	9636	9651	9666	9681		3	5	8	10	13
43	·9697	9712	9727	9742	9757	9773	9788	9803	9818	9833	15	3	5	8	10	13
44	·9848	9864	9879	9894	9909	9924	9939	9955	9970	9985		3	5	8	10	13

Log Cot x = Log Tan $(90° - x)$ = $-$Log Tan x

LOGARITHMS OF TANGENTS

x	0′ 0°·0	6′ 0°·1	12′ 0°·2	18′ 0°·3	24′ 0°·4	30′ 0°·5	36′ 0°·6	42′ 0°·7	48′ 0°·8	54′ 0°·9	Δ	ADD 1′	2′	3′	4′	5′
45°	0·0000	0015	0030	0045	0061	0076	0091	0106	0121	0136	15	3	5	8	10	13
46	·0152	0167	0182	0197	0212	0228	0243	0258	0273	0288		3	5	8	10	13
47	·0303	0319	0334	0349	0364	0379	0395	0410	0425	0440		3	5	8	10	13
48	·0456	0471	0486	0501	0517	0532	0547	0562	0578	0593		3	5	8	10	13
49	·0608	0624	0639	0654	0670	0685	0700	0716	0731	0746		3	5	8	10	13
50	0·0762	0777	0793	0808	0824	0839	0854	0870	0885	0901		3	5	8	10	13
51	·0916	0932	0947	0963	0978	0994	1010	1025	1041	1056		3	5	8	10	13
52	·1072	1088	1103	1119	1135	1150	1166	1182	1197	1213		3	5	8	10	13
53	·1229	1245	1260	1276	1292	1308	1324	1340	1356	1371		3	5	8	11	13
54	·1387	1403	1419	1435	1451	1467	1483	1499	1516	1532	16	3	5	8	11	13
55	0·1548	1564	1580	1596	1612	1629	1645	1661	1677	1694		3	5	8	11	14
56	·1710	1726	1743	1759	1776	1792	1809	1825	1842	1858		3	6	8	11	14
57	·1875	1891	1908	1925	1941	1958	1975	1992	2008	2025		3	6	8	11	14
58	·2042	2059	2076	2093	2110	2127	2144	2161	2178	2195	17	3	6	9	11	14
59	·2212	2229	2247	2264	2281	2299	2316	2333	2351	2368		3	6	9	12	15
60	0·2386	2403	2421	2438	2456	2474	2491	2509	2527	2545		3	6	9	12	15
61	·2562	2580	2598	2616	2634	2652	2670	2689	2707	2725	18	3	6	9	12	15
62	·2743	2762	2780	2798	2817	2835	2854	2872	2891	2910		3	6	9	12	16
63	·2928	2947	2966	2985	3004	3023	3042	3061	3080	3099	19	3	6	10	13	16
64	·3118	3137	3157	3176	3196	3215	3235	3254	3274	3294		3	6	10	13	16
65	0·3313	3333	3353	3373	3393	3413	3433	3453	3473	3494	20	3	7	10	13	17
66	·3514	3535	3555	3576	3596	3617	3638	3659	3679	3700	21	3	7	10	14	17
67	·3721	3743	3764	3785	3806	3828	3849	3871	3892	3914		4	7	11	14	18
68	·3936	3958	3980	4002	4024	4046	4068	4091	4113	4136	22	4	7	11	15	18
69	·4158	4181	4204	4227	4250	4273	4296	4319	4342	4366	23	4	8	12	15	19
70	0·4389	4413	4437	4461	4484	4509	4533	4557	4581	4606	24	4	8	12	16	20
71	·4630	4655	4680	4705	4730	4755	4780	4805	4831	4857	25	4	8	13	17	21
72	·4882	4908	4934	4960	4986	5013	5039	5066	5093	5120	26	4	9	13	17	22
73	·5147	5174	5201	5229	5256	5284	5312	5340	5368	5397	28	5	9	14	19	23
74	·5425	5454	5483	5512	5541	5570	5600	5629	5659	5689	29	5	10	15	19	24
75	0·5719	5750	5780	5811	5842	5873	5905	5936	5968	6000	31	5	10	16	21	26
76	·6032	6065	6097	6130	6163	6196	6230	6264	6298	6332	33	6	11	17	22	28
77	·6366	6401	6436	6471	6507	6542	6578	6615	6651	6688	36	6	12	18	24	30
78	·6725	6763	6800	6838	6877	6915	6954	6994	7033	7073	39	6	13	19	26	32
79	·7113	7154	7195	7236	7278	7320	7363	7406	7449	7493	42	7	14	21	28	35
80	0·7537	7581	7626	7672	7718	7764	7811	7858	7906	7954	47	8	16	23	31	39
81	·8003	8052	8102	8152	8203	8255	8307	8360	8413	8467	52	9	17	26	35	43
82	·8522	8577	8633	8690	8748	8806	8865	8924	8985	9046						
83	·9109	9172	9236	9301	9367	9433	9501	9570	9640	9711						
84	0·9784	9857	9932	1·0008	1·0085	1·0164	1·0244	1·0326	1·0409	1·0494		Differences here vary too rapidly for interpolation by P.P.s. See note below.				
85	1·0580	0669	0759	0850	0944	1040	1138	1238	1341	1446						
86	·1554	1664	1777	1893	2012	2135	2261	2391	2525	2663						
87	·2806	2954	3106	3264	3429	3599	3777	3962	4155	4357						
88	·4569	4792	5027	5275	5539	5819	6119	6441	6789	7167						
89	1·758	1·804	1·855	1·913	1·980	2·059	2·156	2·281	2·457	2·758						
90	∞															

For untabulated angles greater than 82° use Log Tan x = − Log Tan (90° − x). See table on page 11

Example. Log tan 85°13′ = − log tan 4°47′ = − ($\bar{2}$·9226) = 1·0774

NATURAL SINES

x	0′	6′	12′	18′	24′	30′	36′	42′	48′	54′	ف	ADD				
	0°·0	0°·1	0°·2	0°·3	0°·4	0°·5	0°·6	0°·7	0°·8	0°·9		1′	2′	3′	4′	5′
0°	0·0000	0017	0035	0052	0070	0087	0105	0122	0140	0157	18	3	6	9	12	15
1	·0175	0192	0209	0227	0244	0262	0279	0297	0314	0332		3	6	9	12	15
2	·0349	0366	0384	0401	0419	0436	0454	0471	0488	0506		3	6	9	12	15
3	·0523	0541	0558	0576	0593	0610	0628	0645	0663	0680		3	6	9	12	15
4	·0698	0715	0732	0750	0767	0785	0802	0819	0837	0854		3	6	9	12	14
5	0·0872	0889	0906	0924	0941	0958	0976	0993	1011	1028		3	6	9	12	14
6	·1045	1063	1080	1097	1115	1132	1149	1167	1184	1201		3	6	9	12	14
7	·1219	1236	1253	1271	1288	1305	1323	1340	1357	1374		3	6	9	12	14
8	·1392	1409	1426	1444	1461	1478	1495	1513	1530	1547		3	6	9	11	14
9	·1564	1582	1599	1616	1633	1650	1668	1685	1702	1719		3	6	9	11	14
10	0·1736	1754	1771	1788	1805	1822	1840	1857	1874	1891		3	6	9	11	14
11	·1908	1925	1942	1959	1977	1994	2011	2028	2045	2062		3	6	9	11	14
12	·2079	2096	2113	2130	2147	2164	2181	2198	2215	2233	17	3	6	9	11	14
13	·2250	2267	2284	2300	2317	2334	2351	2368	2385	2402		3	6	8	11	14
14	·2419	2436	2453	2470	2487	2504	2521	2538	2554	2571		3	6	8	11	14
15	0·2588	2605	2622	2639	2656	2672	2689	2706	2723	2740		3	6	8	11	14
16	·2756	2773	2790	2807	2823	2840	2857	2874	2890	2907		3	6	8	11	14
17	·2924	2940	2957	2974	2990	3007	3024	3040	3057	3074		3	6	8	11	14
18	·3090	3107	3123	3140	3156	3173	3190	3206	3223	3239		3	6	8	11	14
19	·3256	3272	3289	3305	3322	3338	3355	3371	3387	3404		3	5	8	11	14
20	0·3420	3437	3453	3469	3486	3502	3518	3535	3551	3567		3	5	8	11	14
21	·3584	3600	3616	3633	3649	3665	3681	3697	3714	3730		3	5	8	11	14
22	·3746	3762	3778	3795	3811	3827	3843	3859	3875	3891		3	5	8	11	13
23	·3907	3923	3939	3955	3971	3987	4003	4019	4035	4051	16	3	5	8	11	13
24	·4067	4083	4099	4115	4131	4147	4163	4179	4195	[illegible]		3	5	8	11	13
25	0·4226	4242	4258	4274	4289	4305	4321	4337	4352	4368		3	5	8	11	13
26	·4384	4399	4415	4431	4446	4462	4478	4493	4509	4524		3	5	8	10	13
27	·4540	4556	4571	4586	4602	4617	4633	4648	4664	4679		3	5	8	10	13
28	·4695	4710	4726	4741	4756	4772	4787	4802	4818	4833		3	5	8	10	13
29	·4848	4863	4879	4894	4909	4924	4939	4955	4970	4985		3	5	8	10	13
30	0·5000	5015	5030	5045	5060	5075	5090	5105	5120	5135	15	3	5	8	10	13
31	·5150	5165	5180	5195	5210	5225	5240	5255	5270	5284		2	5	7	10	12
32	·5299	5314	5329	5344	5358	5373	5388	5402	5417	5432		2	5	7	10	12
33	·5446	5461	5476	5490	5505	5519	5534	5548	5563	5577		2	5	7	10	12
34	·5592	5606	5621	5635	5650	5664	5678	5693	5707	5721		2	5	7	10	12
35	0·5736	5750	5764	5779	5793	5807	5821	5835	5850	5864		2	5	7	9	12
36	·5878	5892	5906	5920	5934	5948	5962	5976	5990	6004	14	2	5	7	9	12
37	·6018	6032	6046	6060	6074	6088	6101	6115	6129	6143		2	5	7	9	12
38	·6157	6170	6184	6198	6211	6225	6239	6252	6266	6280		2	5	7	9	11
39	·6293	6307	6320	6334	6347	6361	6374	6388	6401	6414		2	4	7	9	11
40	0·6428	6441	6455	6468	6481	6494	6508	6521	6534	6547		2	4	7	9	11
41	·6561	6574	6587	6600	6613	6626	6639	6652	6665	6678	13	2	4	7	9	11
42	·6691	6704	6717	6730	6743	6756	6769	6782	6794	6807		2	4	6	9	11
43	·6820	6833	6845	6858	6871	6884	6896	6909	6921	6934		2	4	6	8	11
44	·6947	6959	6972	6984	6997	7009	7022	7034	7046	7059		2	4	6	8	10
45	0·7071	7083	7096	7108	7120	7133	7145	7157	7169	7181		2	4	6	8	10
46	·7193	7206	7218	7230	7242	7254	7266	7278	7290	7302	12	2	4	6	8	10
47	·7314	7325	7337	7349	7361	7373	7385	7396	7408	7420		2	4	6	8	10
48	·7431	7443	7455	7466	7478	7490	7501	7513	7524	7536		2	4	6	8	10
49	0·7547	7559	7570	7581	7593	7604	7615	7627	7638	7649		2	4	6	8	9

NATURAL SINES

x	0′ 0°·0	6′ 0°·1	12′ 0°·2	18′ 0°·3	24′ 0°·4	30′ 0°·5	36′ 0°·6	42′ 0°·7	48′ 0°·8	54′ 0°·9	[illegible]	ADD 1′	2′	3′	4′	5′
50°	0·7660	7672	7683	7694	7705	7716	7727	7738	7749	7760		2	4	6	7	9
51	·7771	7782	7793	7804	7815	7826	7837	7848	7859	7869	11	2	4	5	7	9
52	·7880	7891	7902	7912	7923	7934	7944	7955	7965	7976		2	4	5	7	9
53	·7986	7997	8007	8018	8028	8039	8049	8059	8070	8080		2	3	5	7	9
54	·8090	8100	8111	8121	8131	8141	8151	8161	8171	8181	10	2	3	5	7	8
55	0·8192	8202	8211	8221	8231	8241	8251	8261	8271	8281		2	3	5	7	8
56	·8290	8300	8310	8320	8329	8339	8348	8358	8368	8377		2	3	5	6	8
57	·8387	8396	8406	8415	8425	8434	8443	8453	8462	8471		2	3	5	6	8
58	·8480	8490	8499	8508	8517	8526	8536	8545	8554	8563	9	2	3	5	6	8
59	·8572	8581	8590	8599	8607	8616	8625	8634	8643	8652		1	3	4	6	7
60	0·8660	8669	8678	8686	8695	8704	8712	8721	8729	8738		1	3	4	6	7
61	·8746	8755	8763	8771	8780	8788	8796	8805	8813	8821		1	3	4	6	7
62	·8829	8838	8846	8854	8862	8870	8878	8886	8894	8902	8	1	3	4	5	7
63	·8910	8918	8926	8934	8942	8949	8957	8965	8973	8980		1	3	4	5	6
64	·8988	8996	9003	9011	9018	9026	9033	9041	9048	9056		1	3	4	5	6
65	0·9063	9070	9078	9085	9092	9100	9107	9114	9121	9128		1	2	4	5	6
66	·9135	9143	9150	9157	9164	9171	9178	9184	9191	9198	7	1	2	4	5	6
67	·9205	9212	9219	9225	9232	9239	9245	9252	9259	9265		1	2	3	4	6
68	·9272	9278	9285	9291	9298	9304	9311	9317	9323	9330		1	2	3	4	5
69	·9336	9342	9348	9354	9361	9367	9373	9379	9385	9391	6	1	2	3	4	5
70	0·9397	9403	9409	9415	9421	9426	9432	9438	9444	9449		1	2	3	4	5
71	·9455	9461	9466	9472	9478	9483	9489	9494	9500	9505		1	2	3	4	5
72	·9511	9516	9521	9527	9532	9537	9542	9548	9553	9558		1	2	3	3	4
73	·9563	9568	9573	9578	9583	9588	9593	9598	9603	9608	5	1	2	2	3	4
74	·9613	9617	9622	9627	9632	9636	9641	9646	9650	9655		1	2	2	3	4
75	0·9659	9664	9668	9673	9677	9681	9686	9690	9694	9699		1	1	2	3	4
76	·9703	9707	9711	9715	9720	9724	9728	9732	9736	9740	4	1	1	2	3	3
77	·9744	9748	9751	9755	9759	9763	9767	9770	9774	9778		1	1	2	2	3
78	·9781	9785	9789	9792	9796	9799	9803	9806	9810	9813		1	1	2	2	3
79	·9816	9820	9823	9826	9829	9833	9836	9839	9842	9845		1	1	2	2	3
80	0·9848	9851	9854	9857	9860	9863	9866	9869	9871	9874	3	0	1	1	2	2
81	·9877	9880	9882	9885	9888	9890	9893	9895	9898	9900		0	1	1	2	2
82	·9903	9905	9907	9910	9912	9914	9917	9919	9921	9923		0	1	1	1	2
83	·9925	9928	9930	9932	9934	9936	9938	9940	9942	9943	2	0	1	1	1	2
84	·9945	9947	9949	9951	9952	9954	9956	9957	9959	9960		0	1	1	1	1
85	0·9962	9963	9965	9966	9968	9969	9971	9972	9973	9974		0	0	1	1	1
86	·9976	9977	9978	9979	9980	9981	9982	9983	9984	9985	1	0	0	1	1	1
87	·9986	9987	9988	9989	9990	9990	9991	9992	9993	9993						
88	·9994	9995	9995	9996	9996	9997	9997	9997	9998	9998		See Table below.				
89	0·9998	9999	9999	9999	9999	1·000	1·000	1·000	1·000	1·000						
90	1·0000															

Sines of Angles near 90°

° ′	sine	°
86 46		86·80
	0·9985	
86 54		86·91
	0·9986	
87 01		87·02
	0·9987	
87 08		87·13
	0·9988	
87 15		87·25
	0·9989	
87 22		87·37
	0·9990	
87 30		87·50
	0·9991	
87 38		87·63
	0·9992	
87 46		87·78

° ′	sine	°
87 46		87·7
	0·9993	
87 56		87·9
	0·9994	
88 05		88·0
	0·9995	
88 16		88·2
	0·9996	
88 29		88·4
	0·9997	
88 43		88·7
	0·9998	
89 00		89·0
	·9999	
89 25		89·4
	1·0000	
90 00		90·0

The values in the centre columns represent the sines for all angles lying between the successive ranges shown in the outer columns. Thus sin 87° 20′ is 0·9989. For inverse use, the best angle for a given sine is the one lying midway between the adjacent ranges; if the difference is odd, choose the angle nearer 90°. Thus if sin x = 0·9988, x = 87° 12′.

For tabulated angles read the sine value in the half-line above; e.g., sin 87° 38′ = 0·9991.

NATURAL COSINES

°	0′ 0°·0	6′ 0°·1	12′ 0°·2	18′ 0°·3	24′ 0°·4	30′ 0°·5	36′ 0°·6	42′ 0°·7	48′ 0°·8	54′ 0°·9		SUBTRACT 1′	2′	3′	4′	5′
40°	0·7660	7649	7638	7627	7615	7604	7593	7581	7570	7559		2	4	6	8	9
41	·7547	7536	7524	7513	7501	7490	7478	7466	7455	7443		2	4	6	8	10
42	·7431	7420	7408	7396	7385	7373	7361	7349	7337	7325		2	4	6	8	10
43	·7314	7302	7290	7278	7266	7254	7242	7230	7218	7206	12	2	4	6	8	10
44	·7193	7181	7169	7157	7145	7133	7120	7108	7096	7083		2	4	6	8	10
45	0·7071	7059	7046	7034	7022	7009	6997	6984	6972	6959		2	4	6	8	10
46	·6947	6934	6921	6909	6896	6884	6871	6858	6845	6833		2	4	6	8	11
47	·6820	6807	6794	6782	6769	6756	6743	6730	6717	6704		2	4	6	9	11
48	·6691	6678	6665	6652	6639	6626	6613	6600	6587	6574	13	2	4	7	9	11
49	·6561	6547	6534	6521	6508	6494	6481	6468	6455	6441		2	4	7	9	11
50	0·6428	6414	6401	6388	6374	6361	6347	6334	6320	6307		2	4	7	9	11
51	·6293	6280	6266	6252	6239	6225	6211	6198	6184	6170		2	5	7	9	11
52	·6157	6143	6129	6115	6101	6088	6074	6060	6046	6032		2	5	7	9	12
53	·6018	6004	5990	5976	5962	5948	5934	5920	5906	5892	14	2	5	7	9	12
54	·5878	5864	5850	5835	5821	5807	5793	5779	5764	5750		2	5	7	9	12
55	0·5736	5721	5707	5693	5678	5664	5650	5635	5621	5606		2	5	7	10	12
56	·5592	5577	5563	5548	5534	5519	5505	5490	5476	5461		2	5	7	10	12
57	·5446	5432	5417	5402	5388	5373	5358	5344	5329	5314		2	5	7	10	12
58	·5299	5284	5270	5255	5240	5225	5210	5195	5180	5165		2	5	7	10	12
59	·5150	5135	5120	5105	5090	5075	5060	5045	5030	5015	15	3	5	8	10	13
60	0·5000	4985	4970	4955	4939	4924	4909	4894	4879	4863		3	5	8	10	13
61	·4848	4833	4818	4802	4787	4772	4756	4741	4726	4710		3	5	8	10	13
62	·4695	4679	4664	4648	4633	4617	4602	4586	4571	4555		3	5	8	10	13
63	·4540	4524	4509	4493	4478	4462	4446	4431	4415	4399		3	5	8	10	13
64	·4384	4368	4352	4337	4321	4305	4289	4274	4258	4242		3	5	8	11	13
65	0·4226	4210	4195	4179	4163	4147	4131	4115	4099	4083		3	5	8	11	13
66	·4067	4051	4035	4019	4003	3987	3971	3955	3939	3923	16	3	5	8	11	13
67	·3907	3891	3875	3859	3843	3827	3811	3795	3778	3762		3	5	8	11	13
68	·3746	3730	3714	3697	3681	3665	3649	3633	3616	3600		3	5	8	11	14
69	·3584	3567	3551	3535	3518	3502	3486	3469	3453	3437		3	5	8	11	14
70	0·3420	3404	3387	3371	3355	3338	3322	3305	3289	3272		3	5	8	11	14
71	·3256	3239	3223	3206	3190	3173	3156	3140	3123	3107		3	6	8	11	14
72	·3090	3074	3057	3040	3024	3007	2990	2974	2957	2940		3	6	8	11	14
73	·2924	2907	2890	2874	2857	2840	2823	2807	2790	2773		3	6	8	11	14
74	·2756	2740	2723	2706	2689	2672	2656	2639	2622	2605		3	6	8	11	14
75	0·2588	2571	2554	2538	2521	2504	2487	2470	2453	2436		3	6	8	11	14
76	·2419	2402	2385	2368	2351	2334	2317	2300	2284	2267		3	6	8	11	14
77	·2250	2233	2215	2198	2181	2164	2147	2130	2113	2096	17	3	6	9	11	14
78	·2079	2062	2045	2028	2011	1994	1977	1959	1942	1925		3	6	9	11	14
79	·1908	1891	1874	1857	1840	1822	1805	1788	1771	1754		3	6	9	11	14
80	0·1736	1719	1702	1685	1668	1650	1633	1616	1599	1582		3	6	9	11	14
81	·1564	1547	1530	1513	1495	1478	1461	1444	1426	1409		3	6	9	11	14
82	·1392	1374	1357	1340	1323	1305	1288	1271	1253	1236		3	6	9	12	14
83	·1219	1201	1184	1167	1149	1132	1115	1097	1080	1063		3	6	9	12	14
84	·1045	1028	1011	0993	0976	0958	0941	0924	0906	0889		3	6	9	12	14
85	0·0872	0854	0837	0819	0802	0785	0767	0750	0732	0715		3	6	9	12	14
86	·0698	0680	0663	0645	0628	0610	0593	0576	0558	0541		3	6	9	12	15
87	·0523	0506	0488	0471	0454	0436	0419	0401	0384	0366		3	6	9	12	15
88	·0349	0332	0314	0297	0279	0262	0244	0227	0209	0192		3	6	9	12	15
89	0·0175	0157	0140	0122	0105	0087	0070	0052	0035	0017	18	3	6	9	12	15
90	0·0000															

NATURAL TANGENTS

°	0′ 0°·0	6′ 0°·1	12′ 0°·2	18′ 0°·3	24′ 0°·4	30′ 0°·5	36′ 0°·6	42′ 0°·7	48′ 0°·8	54′ 0°·9	ل	ADD 1′	2′	3′	4′	5′
0°	0·0000	0017	0035	0052	0070	0087	0105	0122	0140	0157	18	3	6	9	12	15
1	·0175	0192	0209	0227	0244	0262	0279	0297	0314	0332		3	6	9	12	15
2	·0349	0367	0384	0402	0419	0437	0454	0472	0489	0507		3	6	9	12	15
3	·0524	0542	0559	0577	0594	0612	0629	0647	0664	0682		3	6	9	12	15
4	·0699	0717	0734	0752	0769	0787	0805	0822	0840	0857		3	6	9	12	15
5	0·0875	0892	0910	0928	0945	0963	0981	0998	1016	1033		3	6	9	12	15
6	·1051	1069	1086	1104	1122	1139	1157	1175	1192	1210		3	6	9	12	15
7	·1228	1246	1263	1281	1299	1317	1334	1352	1370	1388		3	6	9	12	15
8	·1405	1423	1441	1459	1477	1495	1512	1530	1548	1566		3	6	9	12	15
9	·1584	1602	1620	1638	1655	1673	1691	1709	1727	1745		3	6	9	12	15
10	0·1763	1781	1799	1817	1835	1853	1871	1890	1908	1926		3	6	9	12	15
11	·1944	1962	1980	1998	2016	2035	2053	2071	2089	2107		3	6	9	12	15
12	·2126	2144	2162	2180	2199	2217	2235	2254	2272	2290		3	6	9	12	15
13	·2309	2327	2345	2364	2382	2401	2419	2438	2456	2475		3	6	9	12	15
14	·2493	2512	2530	2549	2568	2586	2605	2623	2642	2661		3	6	9	12	15
15	0·2679	2698	2717	2736	2754	2773	2792	2811	2830	2849		3	6	9	13	16
16	·2867	2886	2905	2924	2943	2962	2981	3000	3019	3038	19	3	6	10	13	16
17	·3057	3076	3096	3115	3134	3153	3172	3191	3211	3230		3	6	10	13	16
18	·3249	3269	3288	3307	3327	3346	3365	3385	3404	3424		3	6	10	13	16
19	·3443	3463	3482	3502	3522	3541	3561	3581	3600	3620		3	7	10	13	16
20	0·3640	3659	3679	3699	3719	3739	3759	3779	3799	3819	20	3	7	10	13	17
21	·3839	3859	3879	3899	3919	3939	3959	3979	4000	4020		3	7	10	13	17
22	·4040	4061	4081	4101	4122	4142	4163	4183	4204	4224		3	7	10	14	17
23	·4245	4265	4286	4307	4327	4348	4369	4390	4411	4431		3	7	10	14	17
24	·4452	4473	4494	4515	4536	4557	4578	4599	4621	4642	21	4	7	11	14	18
25	0·4663	4684	4706	4727	4748	4770	4791	4813	4834	4856		4	7	11	14	18
26	·4877	4899	4921	4942	4964	4986	5008	5029	5051	5073	22	4	7	11	15	18
27	·5095	5117	5139	5161	5184	5206	5228	5250	5272	5295		4	7	11	15	18
28	·5317	5340	5362	5384	5407	5430	5452	5475	5498	5520		4	8	11	15	19
29	·5543	5566	5589	5612	5635	5658	5681	5704	5727	5750	23	4	8	12	15	19
30	0·5774	5797	5820	5844	5867	5890	5914	5938	5961	5985		4	8	12	16	20
31	·6009	6032	6056	6080	6104	6128	6152	6176	6200	6224	24	4	8	12	16	20
32	·6249	6273	6297	6322	6346	6371	6395	6420	6445	6469		4	8	12	16	20
33	·6494	6519	6544	6569	6594	6619	6644	6669	6694	6720	25	4	8	13	17	21
34	·6745	6771	6796	6822	6847	6873	6899	6924	6950	6976		4	9	13	17	21
35	0·7002	7028	7054	7080	7107	7133	7159	7186	7212	7239	26	4	9	13	17	22
36	·7265	7292	7319	7346	7373	7400	7427	7454	7481	7508	27	5	9	14	18	23
37	·7536	7563	7590	7618	7646	7673	7701	7729	7757	7785	28	5	9	14	19	23
38	·7813	7841	7869	7898	7926	7954	7983	8012	8040	8069		5	10	14	19	24
39	·8098	8127	8156	8185	8214	8243	8273	8302	8332	8361	29	5	10	15	19	24
40	0·8391	8421	8451	8481	8511	8541	8571	8601	8632	8662	30	5	10	15	20	25
41	·8693	8724	8754	8785	8816	8847	8878	8910	8941	8972	31	5	10	16	21	26
42	·9004	9036	9067	9099	9131	9163	9195	9228	9260	9293	32	5	11	16	21	27
43	·9325	9358	9391	9424	9457	9490	9523	9556	9590	9623	33	6	11	17	22	28
44	·9657	9691	9725	9759	9793	9827	9861	9896	9930	9965	34	6	11	17	23	28
45	1·0000	0035	0070	0105	0141	0176	0212	0247	0283	0319	36	6	12	18	24	30
46	·0355	0392	0428	0464	0501	0538	0575	0612	0649	0686	37	6	12	18	25	31
47	·0724	0761	0799	0837	0875	0913	0951	0990	1028	1067	38	6	13	19	25	32
48	·1106	1145	1184	1224	1263	1303	1343	1383	1423	1463	40	7	13	20	27	33
49	1·1504	1544	1585	1626	1667	1708					41	7	14	20	27	34
						1708	1750	1792	1833	1875	42	7	14	21	28	35

NATURAL TANGENTS

θ	0′	6′	12′	18′	24′	30′	36′	42′	48′	54′	ل	ADD 1′	2′	3′	4′	5′
	0°·0	0°·1	0°·2	0°·3	0°·4	0°·5	0°·6	0°·7	0°·8	0°·9						
50°	1·192	196	200	205	209	213	217	222	226	230		1	1	2	3	4
51	·235	239	244	248	253	257	262	266	271	275		1	2	2	3	4
52	·280	285	289	294	299	303	308	313	317	322		1	2	2	3	4
53	·327	332	337	342	347	351	356	361	366	371		1	2	2	3	4
54	·376	381	387	392	397	402	407	412	418	423	5	1	2	3	3	4
55	1·428	433	439	444	450	455	460	466	471	477		1	2	3	4	5
56	·483	488	494	499	505	511	517	522	528	534		1	2	3	4	5
57	·540	546	552	558	564	570	576	582	588	594	6	1	2	3	4	5
58	·600	607	613	619	625	632	638	645	651	658		1	2	3	4	5
59	·664	671	678	684	691	698	704	711	718	725		1	2	3	5	6
60	1·732	739	746	753	760	767	775	782	789	797	7	1	2	4	5	6
61	·804	811	819	827	834	842	849	857	865	873		1	3	4	5	6
62	·881	889	897	905	913	921	929	937	946	954	8	1	3	4	5	7
63	1·963	971	980	988	1·997	2·006	2·014	2·023	2·032	2·041		1	3	4	6	7
64	2·050	059	069	078	087	097	106	116	125	135	9	2	3	5	6	8
65	2·145	154	164	174	184	194	204	215	225	236	10	2	3	5	7	8
66	·246	257	267	278	289	300	311	322	333	344	11	2	4	5	7	9
67	·356	367	379	391	402	414	426	438	450	463	12	2	4	6	8	10
68	·475	488	500	513	526	539	552	565	578	592	13	2	4	6	9	11
69	·605	619	633	646	660	675	689	703	718	733	14	2	5	7	9	12
70	2·747	762	778	793	808	824	840	856	872	888	16	3	5	8	11	13
71	2·904	921	937	954	971	2·989	3·006	3·024	3·042	3·060	17	3	6	9	11	14
72	3·078	096	115	133	152	3·172					19	3	6	9	13	16
						172	191	211	230	251	20	3	7	10	13	17
73	·271	291	312	333	354	376					21	4	7	10	14	18
						376	398	420	442	465	22	4	7	11	15	18
74	·487	511	534	558	582	606					24	4	8	12	16	20
						606	630	655	681	706	25	4	8	13	17	21
75	3·732	758	785	812	839	867					27	4	9	14	18	22
						867	895	923	952	981	29	5	10	14	19	24
76	4·011	041	071	102	134	4·165					31	5	10	16	21	26
						165	198	230	264	297	33	6	11	17	22	28
77	4·331	366	402	437	474	511					36	6	12	18	24	30
						511	548	586	625	665	39	6	13	19	26	32
78	4·705	745	787	829	872	4·915					42	7	14	21	28	35
						4·915	4·959	5·005	5·050	5·097	46	8	15	23	31	38
79	5·145	193	242	292	343	5·396					50	8	17	25	33	42
						396	449	503	558	614	55	9	18	28	37	46
80	5·671	5·730	5·789	5·850	5·912	5·976						10	20	30	41	51
						5·976	6·041	6·107	6·174	6·243		11	22	34	45	56
81	6·314	6·386	6·460	6·535	6·612	6·691						13	25	38	50	63
						6·691	6·772	6·855	6·940	7·026		14	28	42	57	71
82	7·115	7·207	7·300	7·396	7·495	7·596	7·700	7·806	7·916	8·028						
83	8·144	8·264	8·386	8·513	8·643	8·777	8·915	9·058	9·205	9·357						
84	9·514	9·677	9·845	10·02	10·20	10·39	10·58	10·78	10·99	11·20						
85	11·43	11·66	11·91	12·16	12·43	12·71	13·00	13·30	13·62	13·95						
86	14·30	14·67	15·06	15·46	15·89	16·35	16·83	17·34	17·89	18·46						
87	19·08	19·74	20·45	21·20	22·02	22·90	23·86	24·90	26·03	27·27						
88	28·64	30·14	31·82	33·69	35·80	38·19	40·92	44·07	47·74	52·08						
89	57·29	63·66	71·62	81·85	95·49	114·6	143·2	191·0	286·5	573·0						
90	∞															

Differences vary too rapidly for interpolation by P.P.s. See table on page 22.

P.P.s for differences exceeding 14, if not shown on this page, should be taken from the inside end cover of the book. For angles between 72° and 82° P.P.s based on actual differences should be used.

NATURAL COTANGENTS

x	0′ 0°·0	6′ 0°·1	12′ 0°·2	18′ 0°·3	24′ 0°·4	30′ 0°·5	36′ 0°·6	42′ 0°·7	48′ 0°·8	54′ 0°·9	ف	SUBTRACT 1′	2′	3′	4′	5′
0°	∞	573·0	286·5	191·0	143·2	114·6	95·49	81·85	71·62	63·66						
1	57·29	52·08	47·74	44·07	40·92	38·19	35·80	33·69	31·82	30·14		Differences vary too rapidly for interpolation by P.P.s. See Table on page 22.				
2	28·64	27·27	26·03	24·90	23·86	22·90	22·02	21·20	20·45	19·74						
3	19·08	18·46	17·89	17·34	16·83	16·35	15·89	15·46	15·06	14·67						
4	14·30	13·95	13·62	13·30	13·00	12·71	12·43	12·16	11·91	11·66						
5	11·43	11·20	10·99	10·78	10·58	10·39	10·20	10·02	9·845	9·677						
6	9·514	9·357	9·205	9·058	8·915	8·777	8·643	8·513	8·386	8·264						
7	8·144	8·028	7·916	7·806	7·700	7·596	7·495	7·396	7·300	7·207						
8	7·115	7·026	6·940	6·855	6·772	6·691						14	28	42	57	71
						6·691	6·612	6·535	6·460	6·386		13	25	38	50	63
9	6·314	6·243	6·174	6·107	6·041	5·976						11	23	34	45	56
						5·976	5·912	5·850	5·789	5·730		10	20	30	41	51
10	5·671	614	558	503	449	396					55	9	18	28	37	46
						396	343	292	242	193	50	8	17	25	33	42
11	5·145	097	050	5·005	4·959	4·915					46	8	15	23	31	38
						4·915	872	829	787	745	42	7	14	21	28	35
12	4·705	665	625	586	548	511					39	6	13	19	26	32
						511	474	437	402	366	36	6	12	18	24	30
13	4·331	297	264	230	198	165					33	6	11	17	22	28
						165	134	102	071	041	31	5	10	15	21	26
14	4·011	3·981	3·952	3·923	3·895	3·867					29	5	10	14	19	24
						3·867	839	812	785	758	27	4	9	14	18	22
15	3·732	706	681	655	630	606					25	4	8	13	17	21
						606	582	558	534	511	24	4	8	12	16	20
16	3·487	465	442	420	398	376					22	4	7	11	15	18
						376	354	333	312	291	21	4	7	10	14	18
17	3·271	251	230	211	191	172					20	3	7	10	13	17
						172	152	133	115	096	19	3	6	9	13	16
18	3·078	060	042	024	3·006	2·989	2·971	2·954	2·937	2·921	17	3	6	9	11	14
19	2·904	888	872	856	840	824	808	793	778	762	16	3	5	8	11	13
20	2·747	733	718	703	689	675	660	646	633	619	14	2	5	7	9	12
21	·605	592	578	565	552	539	526	513	500	488	13	2	4	6	9	11
22	·475	463	450	438	426	414	402	391	379	367	12	2	4	6	8	10
23	·356	344	333	322	311	300	289	278	267	257	11	2	4	6	7	9
24	·246	236	225	215	204	194	184	174	164	154	10	2	3	5	7	8
25	2·145	135	125	116	106	097	087	078	069	059	9	2	3	5	6	8
26	2·050	041	032	023	014	2·006	1·997	1·988	1·980	1·971		1	3	4	6	7
27	1·963	954	946	937	929	921	913	905	897	889	8	1	3	4	5	7
28	·881	873	865	857	849	842	834	827	819	811		1	3	4	5	6
29	·804	797	789	782	775	767	760	753	746	739	7	1	2	4	5	6
30	1·732	725	718	711	704	698	691	684	678	671		1	2	3	5	6
31	·664	658	651	645	638	632	626	619	613	607		1	2	3	4	5
32	·600	594	588	582	576	570	564	558	552	546	6	1	2	3	4	5
33	·540	534	528	522	517	511	505	499	494	488		1	2	3	4	5
34	·483	477	471	466	460	455	450	444	439	433		1	2	3	4	5
35	1·428	423	418	412	407	402	397	392	387	381	5	1	2	3	3	4
36	·376	371	366	361	356	351	347	342	337	332		1	2	2	3	4
37	·327	322	317	313	308	303	299	294	289	285		1	2	2	3	4
38	·280	275	271	266	262	257	253	248	244	239		1	2	2	3	4
39	1·235	230	226	222	217	213	209	205	200	196		1	1	2	3	4

P.P.s for differences exceeding 14, if not shown on this page, should be taken from the inside end cover of the book. For angles between 72° and 82° P.P.s based on actual differences should be used.

NATURAL COTANGENTS

°	0′ 0°·0	6′ 0°·1	12′ 0°·2	18′ 0°·3	24′ 0°·4	30′ 0°·5	36′ 0°·6	42′ 0°·7	48′ 0°·8	54′ 0°·9	ك	SUBTRACT 1′	2′	3′	4′	5′
40°	1·1918	1875	1833	1792	1750	1708	1667	1626	1585	1544	41	7	14	21	28	34
41	·1504	1463	1423	1383	1343	1303	1263	1224	1184	1145	40	7	13	20	27	33
42	·1106	1067	1028	0990	0951	0913	0875	0837	0799	0761	38	6	13	19	25	32
43	·0724	0686	0649	0612	0575	0538	0501	0464	0428	0392	37	6	12	18	25	31
44	·0355	0319	0283	0247	0212	0176	0141	0105	0070	0035	36	6	12	18	24	30
45	1·0000	0·9965	9930	9896	9861	9827	9793	9759	9725	9691	34	6	11	17	23	29
46	0·9657	9623	9590	9556	9523	9490	9457	9424	9391	9358	33	6	11	17	22	28
47	·9325	9293	9260	9228	9195	9163	9131	9099	9067	9036	32	5	11	16	21	27
48	·9004	8972	8941	8910	8878	8847	8816	8785	8754	8724	31	5	10	16	21	26
49	·8693	8662	8632	8601	8571	8541	8511	8481	8451	8421	30	5	10	15	20	25
50	0·8391	8361	8332	8302	8273	8243	8214	8185	8156	8127	29	5	10	15	20	24
51	·8098	8069	8040	8012	7983	7954	7926	7898	7869	7841		5	10	14	19	24
52	·7813	7785	7757	7729	7701	7673	7646	7618	7590	7563	28	5	9	14	18	23
53	·7536	7508	7481	7454	7427	7400	7373	7346	7319	7292	27	5	9	14	18	23
54	·7265	7239	7212	7186	7159	7133	7107	7080	7054	7028	26	4	9	13	18	22
55	0·7002	6976	6950	6924	6899	6873	6847	6822	6796	6771		4	9	13	17	21
56	·6745	6720	6694	6669	6644	6619	6594	6569	6544	6519	25	4	8	13	17	21
57	·6494	6469	6445	6420	6395	6371	6346	6322	6297	6273		4	8	12	16	20
58	·6249	6224	6200	6176	6152	6128	6104	6080	6056	6032	24	4	8	12	16	20
59	·6009	5985	5961	5938	5914	5890	5867	5844	5820	5797		4	8	12	16	20
60	0·5774	5750	5727	5704	5681	5658	5635	5612	5589	5566	23	4	8	12	15	19
61	·5543	5520	5498	5475	5452	5430	5407	5384	5362	5340		4	8	11	15	19
62	·5317	5295	5272	5250	5228	5206	5184	5161	5139	5117		4	7	11	15	18
63	·5095	5073	5051	5029	5008	4986	4964	4942	4921	4899	22	4	7	11	15	18
64	·4877	4856	4834	4813	4791	4770	4748	4727	4706	4684		4	7	11	14	18
65	0·4663	4642	4621	4599	4578	4557	4536	4515	4494	4473	21	4	7	11	14	18
66	·4452	4431	4411	4390	4369	4348	4327	4307	4286	4265		3	7	10	14	17
67	·4245	4224	4204	4183	4163	4142	4122	4101	4081	4061		3	7	10	14	17
68	·4040	4020	4000	3979	3959	3939	3919	3899	3879	3859		3	7	10	13	17
69	·3839	3819	3799	3779	3759	3739	3719	3699	3679	3659	20	3	7	10	13	17
70	0·3640	3620	3600	3581	3561	3541	3522	3502	3482	3463		3	7	10	13	16
71	·3443	3424	3404	3385	3365	3346	3327	3307	3288	3269		3	6	10	13	16
72	·3249	3230	3211	3191	3172	3153	3134	3115	3096	3076		3	6	10	13	16
73	·3057	3038	3019	3000	2981	2962	2943	2924	2905	2886	19	3	6	10	13	16
74	·2867	2849	2830	2811	2792	2773	2754	2736	2717	2698		3	6	9	13	16
75	0·2679	2661	2642	2623	2605	2586	2568	2549	2530	2512		3	6	9	12	15
76	·2493	2475	2456	2438	2419	2401	2382	2364	2345	2327		3	6	9	12	15
77	·2309	2290	2272	2254	2235	2217	2199	2180	2162	2144		3	6	9	12	15
78	·2126	2107	2089	2071	2053	2035	2016	1998	1980	1962		3	6	9	12	15
79	·1944	1926	1908	1890	1871	1853	1835	1817	1799	1781		3	6	9	12	15
80	0·1763	1745	1727	1709	1691	1673	1655	1638	1620	1602		3	6	9	12	15
81	·1584	1566	1548	1530	1512	1495	1477	1459	1441	1423		3	6	9	12	15
82	·1405	1388	1370	1352	1334	1317	1299	1281	1263	1246		3	6	9	12	15
83	·1228	1210	1192	1175	1157	1139	1122	1104	1086	1069		3	6	9	12	15
84	·1051	1033	1016	0998	0981	0963	0945	0928	0910	0892		3	6	9	12	15
85	0·0875	0857	0840	0822	0805	0787	0769	0752	0734	0717		3	6	9	12	15
86	·0699	0682	0664	0647	0629	0612	0594	0577	0559	0542		3	6	9	12	15
87	·0524	0507	0489	0472	0454	0437	0419	0402	0384	0367		3	6	9	12	15
88	·0349	0332	0314	0297	0279	0262	0244	0227	0209	0192		3	6	9	12	15
89	·0175	0157	0140	0122	0105	0087	0070	0052	0035	0017	18	3	6	9	12	15
90	0·0000															

NATURAL TANGENTS, 82° to 90°

x	0′	1′	2′	3′	4′	5′	6′	7′	8′	9′	10′	
° ′												° ′
82 00	7·115	130	146	161	176	191	207	222	238	253	269	7 50
82 10	7·269	284	300	316	332	348	364	380	396	412	429	7 40
82 20	7·429	445	462	478	495	511	528	545	562	579	596	7 30
82 30	7·596	613	630	647	665	682	700	717	735	753	770	7 20
82 40	7·770	788	806	824	842	861	879	897	915	934	7·953	7 10
82 50	7·953	7·972	7·991	8·009	8·028	8·048	8·067	8·086	8·105	8·125	8·144	7 00
83 00	8·144	164	184	204	223	243	264	284	304	324	345	6 50
83 10	8·345	366	386	407	428	449	470	491	513	534	556	6 40
83 20	8·556	577	599	621	643	665	687	709	732	754	8·777	6 30
83 30	8·777	800	823	846	869	892	915	939	962	8·986	9·010	6 20
83 40	9·010	034	058	082	106	131	155	180	205	230	255	6 10
83 50	9·255	281	306	332	357	383	409	435	461	488	514	6 00
84 00	9·514	541	568	595	622	649	677	704	732	760	9·788	5 50
84 10	9·788	816	845	873	902	931	960	9·989	10·019	10·048	10·078	5 40
84 20	10·078	108	138	168	199	229	260	291	322	354	385	5 30
84 30	10·39	10·42	10·45	10·48	10·51	10·55	10·58	10·61	10·64	10·68	10·71	5 20
84 40	10·71	10·75	10·78	10·81	10·85	10·88	10·92	10·95	10·99	11·02	11·06	5 10
84 50	11·06	11·10	11·13	11·17	11·20	11·24	11·28	11·32	11·35	11·39	11·43	5 00
85 00	11·43	11·47	11·51	11·55	11·59	11·62	11·66	11·70	11·74	11·79	11·83	4 50
85 10	11·83	11·87	11·91	11·95	11·99	12·03	12·08	12·12	12·16	12·21	12·25	4 40
85 20	12·25	12·29	12·34	12·38	12·43	12·47	12·52	12·57	12·61	12·66	12·71	4 30
85 30	12·71	12·75	12·80	12·85	12·90	12·95	13·00	13·05	13·10	13·15	13·20	4 20
85 40	13·20	13·25	13·30	13·35	13·40	13·46	13·51	13·56	13·62	13·67	13·73	4 10
85 50	13·73	13·78	13·84	13·89	13·95	14·01	14·07	14·12	14·18	14·24	14·30	4 00
86 00	14·30	14·36	14·42	14·48	14·54	14·61	14·67	14·73	14·80	14·86	14·92	3 50
86 10	14·92	14·99	15·06	15·12	15·19	15·26	15·33	15·39	15·46	15·53	15·60	3 40
86 20	15·60	15·68	15·75	15·82	15·89	15·97	16·04	16·12	16·20	16·27	16·35	3 30
86 30	16·35	16·43	16·51	16·59	16·67	16·75	16·83	16·92	17·00	17·08	17·17	3 20
86 40	17·17	17·26	17·34	17·43	17·52	17·61	17·70	17·79	17·89	17·98	18·07	3 10
86 50	18·07	18·17	18·27	18·37	18·46	18·56	18·67	18·77	18·87	18·98	19·08	3 00
87 00	19·08	19·19	19·30	19·41	19·52	19·63	19·74	19·85	19·97	20·09	20·21	2 50
87 10	20·21	20·33	20·45	20·57	20·69	20·82	20·95	21·07	21·20	21·34	21·47	2 40
87 20	21·47	21·61	21·74	21·88	22·02	22·16	22·31	22·45	22·60	22·75	22·90	2 30
87 30	22·90	23·06	23·21	23·37	23·53	23·69	23·86	24·03	24·20	24·37	24·54	2 20
87 40	24·54	24·72	24·90	25·08	25·26	25·45	25·64	25·83	26·03	26·23	26·43	2 10
87 50	26·43	26·64	26·84	27·06	27·27	27·49	27·71	27·94	28·17	28·40	28·64	2 00
88 00	28·64	28·88	29·12	29·37	29·62	29·88	30·14	30·41	30·68	30·96	31·24	1 50
88 10	31·24	31·53	31·82	32·12	32·42	32·73	33·05	33·37	33·69	34·03	34·37	1 40
88 20	34·37	34·72	35·07	35·43	35·80	36·18	36·56	36·96	37·36	37·77	38·19	1 30
88 30	38·19	38·62	39·06	39·51	39·97	40·44	40·92	41·41	41·92	42·43	42·96	1 20
88 40	42·96	43·51	44·07	44·64	45·23	45·83	46·45	47·09	47·74	48·41	49·10	1 10
88 50	49·10	49·82	50·55	51·30	52·08	52·88	53·71	54·56	55·44	56·35	57·29	1 00
89 00	57·29	58·26	59·27	60·31	61·38	62·50	63·66	64·86	66·11	67·40	68·75	0 50
89 10	68·75	70·15	71·62	73·14	74·73	76·39	78·13	79·94	81·85	83·84	85·94	0 40
89 20	85·94	88·14	90·46	92·91	95·49	98·22	101·1	104·2	107·4	110·9	114·6	0 30
89 30	114·6	118·5	122·8	127·3	132·2	137·5	143·2	149·5	156·3	163·7	171·9	0 20
89 40	171·9	180·9	191·0	202·2	214·9	229·2	245·6	264·4	286·5	312·5	343·8	0 10
89 50	343·8	382·0	429·7	491·1	573·0	687·5	859·4	1146	1719	3438	∞	0 00
	10′	9′	8′	7′	6′	5′	4′	3′	2′	1′	0′	x

NATURAL COTANGENTS, 0° to 8°
(Read up and from right to left)

x ″	r	cot x
0		∞
50	3438	68·14
113	3437	30·31
152	3436	22·58
182	3435	18·75
208	3434	16·41
232	3433	14·76
253	3432	13·53
271	3431	12·55

°		
0·00	57·30	∞
0·36	57·29	156·6
1·36	57·28	42·09
1·88	57·27	30·31
2·30	57·26	24·90
2·64	57·25	21·65
2·95	57·24	19·38
3·23	57·23	17·71
3·48	57·22	16·41
3·72	57·21	15·36
3·94	57·20	14·49
4·16	57·19	13·75
4·36	57·18	13·11
4·55	57·17	12·56
4·74		12·06

rad.		
0·0	1·0000	∞
·0122	0·9999	81·65
·0212	·9998	47·14
·0273	·9997	36·51
·0324	·9996	30·86
·0367	·9995	27·21
·0406	·9994	24·61
·0441	·9993	22·64
·0474	·99	21·07
·0504	·9991	19·79
·0533	·9990	18·72
·0561	·9989	17·81
·0587	·9988	17·01
·0612	·9987	16·32
·0636	·9986	15·70
·0659	·9985	15·15
·0681	·9984	14·65
·0703	0·9983	14·20
·0724		13·78

$\cot x = \frac{r}{x}$

$x = \frac{r}{\cot x}$

where r is taken from the table in the same units as x.

Example.
Find cot x when x = 3°·77

r for 3°·77 = 57·21

$\frac{r}{x} = \frac{57·21}{3·77} = 15·18$

i.e., cot x = 15·16

NATURAL SECANTS, 82° to 90°

° ′	0′	1′	2′	3′	4′	5′	6′	7′	8′	9′	10′	
82 00	7·185	200	215	230	245	260	275	291	306	322	337	7 50
82 10	7·337	353	368	384	400	415	431	447	463	480	496	7 40
82 20	7·496	512	528	545	561	578	594	611	628	644	661	7 30
82 30	7·661	678	695	712	730	747	764	782	799	817	7·834	7 20
82 40	7·834	852	870	888	906	924	942	960	979	7·997	8·016	7 10
82 50	8·016	034	053	072	091	110	129	148	167	186	206	7 00
83 00	8·206	225	245	264	284	304	324	344	364	384	405	6 50
83 10	8·405	425	446	466	487	508	529	550	571	592	614	6 40
83 20	8·614	635	657	679	700	722	744	767	789	811	8·834	6 30
83 30	8·834	856	879	902	925	948	971	8·994	9·018	9·041	9·065	6 20
83 40	9·065	089	113	137	161	186	210	235	259	284	309	6 10
83 50	9·309	334	360	385	411	436	462	488	514	540	567	6 00
84 00	9·567	593	620	647	674	701	728	756	783	811	9·839	5 50
84 10	9·839	867	895	924	952	9·981	10·010	10·039	10·068	10·098	10·128	5 40
84 20	10·128	157	187	217	248	278	309	340	371	402	433	5 30
84 30	10·43	10·47	10·50	10·53	10·56	10·59	10·63	10·66	10·69	10·73	10·76	5 20
84 40	10·76	10·79	10·83	10·86	10·89	10·93	10·96	11·00	11·03	11·07	11·10	5 10
84 50	11·10	11·14	11·18	11·21	11·25	11·28	11·32	11·36	11·40	11·44	11·47	5 00
85 00	11·47	11·51	11·55	11·59	11·63	11·67	11·71	11·75	11·79	11·83	11·87	4 50
85 10	11·87	11·91	11·95	11·99	12·03	12·08	12·12	12·16	12·20	12·25	12·29	4 40
85 20	12·29	12·34	12·38	12·42	12·47	12·51	12·56	12·61	12·65	12·70	12·75	4 30
85 30	12·75	12·79	12·84	12·89	12·94	12·99	13·03	13·08	13·13	13·18	13·23	4 20
85 40	13·23	13·29	13·34	13·39	13·44	13·49	13·55	13·60	13·65	13·71	13·76	4 10
85 50	13·76	13·82	13·87	13·93	13·99	14·04	14·10	14·16	14·22	14·28	14·34	4 00
86 00	14·34	14·40	14·46	14·52	14·58	14·64	14·70	14·77	14·83	14·90	14·96	3 50
86 10	14·96	15·02	15·09	15·16	15·22	15·29	15·36	15·43	15·50	15·57	15·64	3 40
86 20	15·64	15·71	15·78	15·85	15·93	16·00	16·07	16·15	16·23	16·30	16·38	3 30
86 30	16·38	16·46	16·54	16·62	16·70	16·78	16·86	16·94	17·03	17·11	17·20	3 20
86 40	17·20	17·28	17·37	17·46	17·55	17·64	17·73	17·82	17·91	18·01	18·10	3 10
86 50	18·10	18·20	18·30	18·39	18·49	18·59	18·69	18·79	18·90	19·00	19·11	3 00
87 00	19·11	19·21	19·32	19·43	19·54	19·65	19·77	19·88	20·00	20·11	20·23	2 50
87 10	20·23	20·35	20·47	20·59	20·72	20·84	20·97	21·10	21·23	21·36	21·49	2 40
87 20	21·49	21·63	21·77	21·90	22·04	22·19	22·33	22·48	22·63	22·77	22·93	2 30
87 30	22·93	23·08	23·24	23·39	23·55	23·72	23·88	24·05	24·22	24·39	24·56	2 20
87 40	24·56	24·74	24·92	25·10	25·28	25·47	25·66	25·85	26·05	26·25	26·45	2 10
87 50	26·45	26·66	26·86	27·08	27·29	27·51	27·73	27·96	28·19	28·42	28·65	2 00
88 00	28·65	28·89	29·14	29·38	29·64	29·90	30·16	30·43	30·70	30·98	31·26	1 50
88 10	31·26	31·54	31·84	32·13	32·44	32·75	33·06	33·38	33·71	34·04	34·38	1 40
88 20	34·38	34·73	35·09	35·45	35·81	36·19	36·58	36·97	37·37	37·78	38·20	1 30
88 30	38·20	38·63	39·07	39·52	39·98	40·45	40·93	41·42	41·93	42·45	42·98	1 20
88 40	42·98	43·52	44·08	44·65	45·24	45·84	46·46	47·10	47·75	48·42	49·11	1 10
88 50	49·11	49·83	50·56	51·31	52·09	52·88	53·72	54·57	55·45	56·36	57·30	1 00
89 00	57·30	58·27	59·27	60·31	61·39	62·51	63·66	64·87	66·11	67·41	68·76	0 50
89 10	68·76	70·16	71·62	73·15	74·74	76·40	78·13	79·95	81·85	83·85	85·95	0 40
89 20	85·95	88·15	90·47	92·91	95·49	98·22	101·1	104·2	107·4	110·9	114·6	0 30
89 30	114·6	118·5	122·8	127·3	132·2	137·5	143·2	149	156·3	163·7	171·9	0 20
89 40	171·9	180·9	191·0	202·2	214·9	229·2	245·6	264·4	286·5	312·5	343·8	0 10
89 50	343·8	382·0	429·7	491·1	573·0	687·5	859·4	1146	1719	3438	∞	0 00
	10′	9′	8′	7′	6′	5′	4′	3′	2′	1′	0′	° ′

NATURAL COSECANTS, 0° to 8°
(Read up and from right to left)

degrees	secs	
0 00	1·0000	90 00
0 34	·0001	89 26
0 59	·0002	89 01
1 16	·0003	88 44
1 30	·0004	88 30
1 43	·0005	88 17
1 53	·0006	88 07
2 03	·0007	87 57
2 13	·0008	87 47
2 21	·0009	87 39
2 29	·0010	87 31
2 37	·0011	87 23
2 44	·0012	87 16
2 51	·0013	87 09
2 58	1·0014	87 02
3 05		86 55
	cosecs	

″	a	cosec
0	3438	∞
124	3439	27 58
190	3440	18 10
238	3441	14 45
278	3442	12 38
312		11 00

′	a	
0·00	57·30	∞
1·78	57·31	32·19
2·57	57·32	22·30
3·16	57·33	18·10
3·67	57·34	15·62
4·11	57·35	13·95
[illegible]	57·36	12·72
4·89	57·37	11·77
5·21		11·00

rad		
·0000	1·0000	∞
·0173	·0001	57·74
·0300	·0002	33·34
·0387	·0003	25·83
·0458	·0004	21·84
·0519	·0005	19·26
·0574	·0006	17·42
·0624	·0007	16·03
·0670	·0008	14·93
·0713	·0009	14·02
·0754	·0010	13·27
·0792	1·0011	12·62
·0830		12·06

$\text{cosec } x = \frac{a}{x}$

$x = \frac{a}{\text{cosec } x}$

where a is taken from the table in the same units as x.

Example.
Find x in radians when cosec x = 12·34

a for 12·34 = 1·0011

$x = \frac{1·0011}{12·34} = 0·0811$

NATURAL SECANTS

°	0′	6′	12′	18′	24′	30′	36′	42′	48′	54′	ل	ADD				
	0°·0	0°·1	0°·2	0°·3	0°·4	0°·5	0°·6	0°·7	0°·8	0°·9		1′	2′	3′	4′	5′
0°	1·0000	0000	0000	0000	0000	0000	0001	0001	0001	0001		See small Table p. 23, top right.				
1	·0002	0002	0002	0003	0003	0003	0004	0004	0005	0006						
2	·0006	0007	0007	0008	0009	0010	0010	0011	0012	0013						
3	·0014	0015	0016	0017	0018	0019	0020	0021	0022	0023	1	0	0	0	1	1
4	·0024	0026	0027	0028	0030	0031	0032	0034	0035	0037		0	0	1	1	1
5	1·0038	0040	0041	0043	0045	0046	0048	0050	0051	0053		0	1	1	1	1
6	·0055	0057	0059	0061	0063	0065	0067	0069	0071	0073	2	0	1	1	1	2
7	0075	0077	0079	0082	0084	0086	0089	0091	0093	0096		0	1	1	2	2
8	·0098	0101	0103	0106	0108	0111	0114	0116	0119	0122		0	1	1	2	2
9	·0125	0127	0130	0133	0136	0139	0142	0145	0148	0151	3	0	1	1	2	2
10	1·0154	0157	0161	0164	0167	0170	0174	0177	0180	0184		1	1	2	2	3
11	·0187	0191	0194	0198	0201	0205	0209	0212	0216	0220		1	1	2	2	3
12	·0223	0227	0231	0235	0239	0243	0247	0251	0255	0259	4	1	1	2	3	3
13	·0263	0267	0271	0276	0280	0284	0288	0293	0297	0302		1	1	2	3	4
14	·0306	0311	0315	0320	0324	0329	0334	0338	0343	0348		1	2	2	3	4
15	1·0353	0358	0363	0367	0372	0377	0382	0388	0393	0398	5	1	2	2	3	4
16	·0403	0408	0413	0419	0424	0429	0435	0440	0446	0451		1	2	3	4	4
17	·0457	0463	0468	0474	0480	0485	0491	0497	0503	0509		1	2	3	4	5
18	·0515	0521	0527	0533	0539	0545	0551	0557	0564	0570		1	2	3	4	5
19	·0576	0583	0589	0595	0602	0608	0615	0622	0628	0635			2	3	4	6
20	1·0642	0649	0655	0662	0669	0676	0683	0690	0697	0704		1	2	3	5	6
21	·0711	0719	0726	0733	0740	0748	0755	0763	0770	0778	7	1	2	4	5	6
22	·0785	0793	0801	0808	0816	0824	0832	0840	0848	0856		1	3	4	5	7
23	·0864	0872	0880	0888	0896	0904	0913	0921	0929	0938	8	1	3	4	5	7
24	·0946	0955	0963	0972	0981	0989	0998	1007	1016	1025		1	3	4	6	7
25	1·1034	1043	1052	1061	1070	1079	1089	1098	1107	1117	9	2	3	5	6	8
26	·1126	1136	1145	1155	1164	1174	1184	1194	1203	1213		2	3	5	6	8
27	·1223	1233	1243	1253	1264	1274	1284	1294	1305	1315	10	2	3	5	7	8
28	·1326	1336	1347	1357	1368	1379	1390	1401	1412	1423		2	4	5	7	9
29	·1434	1445	1456	1467	1478	1490	1501	1512	1524	1535	11	2	4	6	7	9
30	1·1547	1559	1570	1582	1594	1606	1618	1630	1642	1654	12	2	4	6	8	10
31	·1666	1679	1691	1703	1716	1728	1741	1753	1766	1779		2	4	6	8	10
32	·1792	1805	1818	1831	1844	1857	1870	1883	1897	1910	13	2	4	7	9	11
33	·1924	1937	1951	1964	1978	1992	2006	2020	2034	2048	14	2	5	7	9	12
34	·2062	2076	2091	2105	2120	2134	2149	2163	2178	2193		2	5	7	10	12
35	1·2208	2223	2238	2253	2268	2283	2299	2314	2329	2345	15	3	5	8	10	13
36	·2361	2376	2392	2408	2424	2440	2456	2472	2489	2505	16	3	5	8	11	13
37	·2521	2538	2554	2571	2588	2605	2622	2639	2656	2673	17	3	6	8	11	14
38	·2690	2708	2725	2742	2760	2778	2796	2813	2831	2849	18	3	6	9	12	15
39	·2868	2886	2904	2923	2941	2960	2978	2997	3016	3035	19	3	6	9	13	16
40	1·3054	3073	3093	3112	3131	3151	3171	3190	3210	3230	20	3	7	10	13	17
41	·3250	3270	3291	3311	3331	3352	3373	3393	3414	3435	21	3	7	10	14	17
42	·3456	3478	3499	3520	3542	3563	3585	3607	3629	3651	22	4	7	11	15	18
43	·3673	3696	3718	3741	3763	3786	3809	3832	3855	3878	23	4	8	11	15	19
44	·3902	3925	3949	3972	3996	4020	4044	4069	4093	4118	24	4	8	12	16	20
45	1·4142	4167	4192	4217	4242	4267	4293	4318	4344	4370	25	4	8	13	17	21
46	·4396	4422	4448	4474	4501	4527	4554	4581	4608	4635	27	4	9	13	18	22
47	·4663	4690	4718	4746	4774	4802	4830	4859	4887	4916	28	5	9	14	19	23
48	·4945	4974	5003	5032	5062	5092	5121	5151	5182	5212	30	5	10	15	20	25
49	1·5243	5273	5304	5335	5366	5398	5429	5461	5493	5525	31	5	10	16	21	26

NATURAL SECANTS

°	0′	6′	12′	18′	24′	30′	36′	42′	48′	54′	Δ	ADD 1′	2′	3′	4′	5′
	0°·0	0°·1	0°·2	0°·3	0°·4	0°·5	0°·6	0°·7	0°·8	0°·9						
50°	1·556	559	562	566	569	572	575	579	582	586	3	1	1	2	2	3
51	·589	592	596	599	603	606	610	613	617	621		1	1	2	2	3
52	·624	628	632	635	639	643	646	650	654	658		1	1	2	3	3
53	·662	666	669	673	677	681	685	689	693	697		1	1	2	3	3
54	·701	705	710	714	718	722	726	731	735	739	4	1	1	2	3	3
55	1·743	748	752	757	761	766	770	775	779	784		1	2	2	3	3
56	·788	793	798	802	807	812	817	821	826	831		1	2	2	3	4
57	·836	841	846	851	856	861	866	871	877	882	5	1	2	3	3	4
58	·887	892	898	903	908	914	919	925	930	936		1	2	3	4	5
59	·942	947	953	959	964	970	976	982	988	1·994	6	1	2	3	4	5
60	2·000	006	012	018	025	031	037	043	050	056		1	2	3	4	5
61	·063	069	076	082	089	096	103	109	116	123		1	2	3	4	6
62	·130	137	144	151	158	166	173	180	188	195	7	1	2	4	5	6
63	·203	210	218	226	233	241	249	257	265	273	8	1	3	4	5	7
64	·281	289	298	306	314	323	331	340	349	357		1	3	4	6	7
65	2·366	375	384	393	402	411	421	430	439	449	9	2	3	5	6	8
66	·459	468	478	488	498	508	518	528	538	549	10	2	3	5	7	8
67	·559	570	581	591	602	613	624	635	647	658	11	2	4	6	7	9
68	·669	681	693	705	716	729	741	753	765	778	12	2	4	6	8	10
69	·790	803	816	829	842	855	869	882	896	910	13	2	4	7	9	11
70	2·924	938	952	967	981	2·996	3·011	3·026	3·041	3·056	15	2	5	7	10	12
71	3·072	087	103	119	135	3·152	168	185	202	219	16	3	5	8	11	13
72	·236	254	271	289	307	326					18	3	6	9	12	15
						326	344	363	382	401	19	3	6	9	13	16
73	·420	440	460	480	500	521					20	3	7	10	13	17
						521	542	563	584	606	21	4	7	11	14	18
74	·628	650	673	695	719	742					23	4	8	11	15	19
						742	766	790	814	839	24	4	8	12	16	20
75	3·864	889	915	941	967	3·994					26	4	9	13	17	22
						3·994	4·021	4·049	4·077	4·105	28	5	9	14	19	23
76	4·134	163	192	222	253	4·284					30	5	10	15	20	25
						284	315	347	379	412	32	5	11	16	21	27
77	4·445	479	514	549	584	4·620					35	6	12	18	23	29
						620	657	694	732	771	38	6	13	19	25	32
78	4·810	850	890	931	4·973	5·016					41	7	14	21	27	34
						5·016	059	103	148	194	45	8	15	22	30	38
79	5·241	288	337	386	436	487					49	8	16	25	33	41
						487	540	593	647	702	54	9	18	27	36	45
80	5·759	5·816	5·875	5·935	5·996	6·059					60	10	20	30	40	50
						6·059	6·123	6·188	6·255	6·323	67	11	22	33	45	56
81	6·392	6·464	6·537	6·611	6·687	6·765					75	12	25	37	50	62
						6·765	6·845	6·927	7·011	7·097	84	14	28	42	56	70
82	7·185	7·276	7·368	7·463	7·561	7·661	7·764	7·870	7·979	8·091						
83	8·206	8·324	8·446	8·571	8·700	8·834	8·971	9·113	9·259	9·411						
84	9·567	9·728	9·895	10·07	10·25	10·43	10·63	10·83	11·03	11·25						
85	11·47	11·71	11·95	12·20	12·47	12·75	13·03	13·34	13·65	13·99						
86	14·34	14·70	15·09	15·50	15·93	16·38	16·86	17·37	17·91	18·49						
87	19·11	19·77	20·47	21·23	22·04	22·93	23·88	24·92	26·05	27·29						
88	28·65	30·16	31·84	33·71	35·81	38·20	40·93	44·08	47·75	52·09						
89	57·30	63·66	71·62	81·85	95·49	114·6	143·2	191·0	286·5	573·0						
90	∞															

Differences vary too rapidly for interpolation by P.P.s. See Table on page 23.

P.P.s for differences exceeding 18, if not shown on this page, should be taken from the inside end cover of the book. For angles between 72° and 82° P.P.s based on actual differences should be used.

NATURAL COSECANTS

°	0′ 0°·0	6′ 0°·1	12′ 0°·2	18′ 0°·3	24′ 0°·4	30′ 0°·5	36′ 0°·6	42′ 0°·7	48′ 0°·8	54′ 0°·9		SUBTRACT 1′ 2′ 3′ 4′ 5′
0°	∞	573·0	286·5	191·0	143·2	114·6	95·49	81·85	71·62	63·66		Differences vary too rapidly for interpolation by P.P.s. See Table on page 23.
1	57·30	52·09	47·75	44·08	40·93	38·20	35·81	33·71	31·84	30·16		
2	28·65	27·29	26·05	24·92	23·88	22·93	22·04	21·23	20·47	19·77		
3	19·11	18·49	17·91	17·37	16·86	16·38	15·93	15·50	15·09	14·70		
4	14·34	13·99	13·65	13·34	13·03	12·75	12·47	12·20	11·95	11·71		
5	11·47	11·25	11·03	10·83	10·63	10·43	10·25	10·07	9·895	9·728		
6	9·567	9·411	9·259	9·113	8·971	8·834	8·700	8·571	8·446	8·324		
7	8·206	8·091	7·979	7·870	7·764	7·661	7·561	7·463	7·368	7·276		
8	7·185	7·097	7·011	6·927	6·845	6·765					84	14 28 42 56 70
						6·765	6·687	6·611	6·537	6·464	75	12 25 37 50 62
9	6·392	6·323	6·255	6·188	6·123	6·059					67	11 22 33 45 56
						6·059	5·996	5·935	5·875	5·816	60	10 20 30 40 50
10	5·759	702	647	593	540	487					54	9 18 27 36 45
						487	436	386	337	288	49	8 16 25 33 41
11	5·241	194	148	103	059	5·016					45	8 15 22 30 38
						5·016	4·973	4·931	4·890	4·850	41	7 14 21 27 34
12	4·810	771	732	694	657	4·620					38	6 13 19 25 32
						620	584	549	514	479	35	6 12 18 23 29
13	4·445	412	379	347	315	284					32	5 11 16 21 27
						284	253	222	192	163	30	5 10 15 20 25
14	4·134	105	077	049	4·021	3·994					28	5 9 14 19 23
						3·994	967	941	915	889	26	4 9 13 17 22
15	3·864	839	814	790	766	742					24	4 8 12 16 20
						742	719	695	673	650	23	4 8 11 15 19
16	·628	606	584	563	542	521					21	4 7 11 14 18
						521	500	480	460	440	20	3 7 10 13 17
17	·420	401	382	363	344	326					19	3 6 9 13 16
						326	307	289	271	254	18	3 6 9 12 15
18	·236	219	202	185	168	152	135	119	103	087	16	3 5 8 11 13
19	3·072	056	041	026	3·011	2·996	2·981	2·967	2·952	2·938	15	2 5 7 10 12
20	2·924	910	896	882	869	855	842	829	816	803	13	2 4 7 9 11
21	·790	778	765	753	741	729	716	705	693	681	12	2 4 6 8 10
22	·669	658	647	635	624	613	602	591	581	570	11	2 4 5 7 9
23	·559	549	538	528	518	508	498	488	478	468	10	2 3 5 7 8
24	·459	449	439	430	421	411	402	393	384	375	9	2 3 5 6 8
25	2·366	357	349	340	331	323	314	306	298	289		1 3 4 6 7
26	·281	273	265	257	249	241	233	226	218	210	8	1 3 4 5 7
27	·203	195	188	180	173	166	158	151	144	137	7	1 2 4 5 6
28	·130	123	116	109	103	096	089	082	076	069		1 2 3 4 6
29	·063	056	050	043	037	031	025	018	012	006		1 2 3 4 5
30	2·000	1·994	1·988	1·982	1·976	1·970	1·964	1·959	1·953	1·947	6	1 2 3 4 5
31	1·942	936	930	925	919	914	908	903	898	892		1 2 3 4 5
32	·887	882	877	871	866	861	856	851	846	841	5	1 2 3 3 4
33	·836	831	826	821	817	812	807	802	798	793		1 2 2 3 4
34	·788	784	779	775	770	766	761	757	752	748		1 2 2 3 3
35	1·743	739	735	731	726	722	718	714	710	705	4	1 1 2 3 3
36	·701	697	693	689	685	681	677	673	669	666		1 1 2 3 3
37	·662	658	654	650	646	643	639	635	632	628		1 1 2 3 3
38	·624	621	617	613	610	606	603	599	596	592		1 1 2 2 3
39	1·589	586	582	579	575	572	569	566	562	559	3	1 1 2 2 3

P.P.s for differences exceeding 16, if not shown on this page, should be taken from the inside end cover of the book. For angles between 8° and 18° P.P.s based on actual differences should be used.

NATURAL COSECANTS

°	0′ 0°·0	6′ 0°·1	12′ 0°·2	18′ 0°·3	24′ 0°·4	30′ 0°·5	36′ 0°·6	42′ 0°·7	48′ 0°·8	54′ 0°·9		SUBTRACT 1′	2′	3′	4′	5′
40°	1·5557	5525	5493	5461	5429	5398	5366	5335	5304	5273	31	5	10	16	21	26
41	·5243	5212	5182	5151	5121	5092	5062	5032	5003	4974	30	5	10	15	20	25
42	·4945	4916	4887	4859	4830	4802	4774	4746	4718	4690	28	5	9	14	19	23
43	·4663	4635	4608	4581	4554	4527	4501	4474	4448	4422	27	4	9	13	18	22
44	·4396	4370	4344	4318	4293	4267	4242	4217	4192	4167	25	4	8	13	17	21
45	1·4142	4118	4093	4069	4044	4020	3996	3972	3949	3925	24	4	8	12	16	20
46	·3902	3878	3855	3832	3809	3786	3763	3741	3718	3696	23	4	8	11	15	19
47	·3673	3651	3629	3607	3585	3563	3542	3520	3499	3478	22	4	7	11	15	18
48	·3456	3435	3414	3393	3373	3352	3331	3311	3291	3270	21	3	7	10	14	17
49	·3250	3230	3210	3190	3171	3151	3131	3112	3093	3073	20	3	7	10	13	17
50	1·3054	3035	3016	2997	2978	2960	2941	2923	2904	2886	19	3	6	9	13	16
51	·2868	2849	2831	2813	2796	2778	2760	2742	2725	2708	18	3	6	9	12	15
52	·2690	2673	2656	2639	2622	2605	2588	2571	2554	2538	17	3	6	8	11	14
53	·2521	2505	2489	2472	2456	2440	2424	2408	2392	2376	16	3	5	8	11	13
54	·2361	2345	2329	2314	2299	2283	2268	2253	2238	2223	15	3	5	8	10	13
55	1·2208	2193	2178	2163	2149	2134	2120	2105	2091	2076		2	5	7	10	12
56	·2062	2048	2034	2020	2006	1992	1978	1964	1951	1937	14	2	5	7	9	12
57	·1924	1910	1897	1883	1870	1857	1844	1831	1818	1805	13	2	4	7	9	11
58	·1792	1779	1766	1753	1741	1728	1716	1703	1691	1679		2	4	6	8	10
59	·1666	1654	1642	1630	1618	1606	1594	1582	1570	1559	12	2	4	6	8	10
60	1·1547	1535	1524	1512	1501	1490	1478	1467	1456	1445	11	2	4	6	7	9
61	·1434	1423	1412	1401	1390	1379	1368	1357	1347	1336		2	4	5	7	9
62	·1326	1315	1305	1294	1284	1274	1264	1253	1243	1233	10	2	3	5	7	8
63	·1223	1213	1203	1194	1184	1174	1164	1155	1145	1136		2	3	5	6	8
64	·1126	1117	1107	1098	1089	1079	1070	1061	1052	1043	9	2	3	5	6	8
65	1·1034	1025	1016	1007	0998	0989	0981	0972	0963	0955		1	3	4	6	7
66	·0946	0938	0929	0921	0913	0904	0896	0888	0880	0872	8	1	3	4	5	7
67	·0864	0856	0848	0840	0832	0824	0816	0808	0801	0793		1	3	4	5	7
68	·0785	0778	0770	0763	0755	0748	0740	0733	0726	0719	7	1	2	4	5	6
69	·0711	0704	0697	0690	0683	0676	0669	0662	0655	0649		1	2	3	5	6
70	1·0642	0635	0628	0622	0615	0608	0602	0595	0589	0583		1	2	3	4	6
71	·0576	0570	0564	0557	0551	0545	0539	0533	0527	0521	6	1	2	3	4	5
72	·0515	0509	0503	0497	0491	0485	0480	0474	0468	0463		1	2	3	4	5
73	·0457	0451	0446	0440	0435	0429	0424	0419	0413	0408		1	2	3	4	4
74	·0403	0398	0393	0388	0382	0377	0372	0367	0363	0358	5	1	2	2	3	4
75	1·0353	0348	0343	0338	0334	0329	0324	0320	0315	0311		1	2	2	3	4
76	·0306	0302	0297	0293	0288	0284	0280	0276	0271	0267		1	1	2	3	4
77	·0263	0259	0255	0251	0247	0243	0239	0235	0231	0227	4	1	1	2	3	3
78	·0223	0220	0216	0212	0209	0205	0201	0198	0194	0191		1	1	2	2	3
79	·0187	0184	0180	0177	0174	0170	0167	0164	0161	0157		1	1	2	2	3
80	1·0154	0151	0148	0145	0142	0139	0136	0133	0130	0127	3	0	1	1	2	2
81	·0125	0122	0119	0116	0114	0111	0108	0106	0103	0101		0	1	1	2	2
82	·0098	0096	0093	0091	0089	0086	0084	0082	0079	0077		0	1	1	2	2
83	·0075	0073	0071	0069	0067	0065	0063	0061	0059	0057	2	0	1	1	1	2
84	·0055	0053	0051	0050	0048	0046	0045	0043	0041	0040		0	1	1	1	1
85	1·0038	0037	0035	0034	0032	0031	0030	0028	0027	0026		0	0	1	1	1
86	·0024	0023	0022	0021	0020	0019	0018	0017	0016	0015	1	0	0	0	1	1
87	·0014	0013	0012	0011	0010	0010	0009	0008	0007	0007						
88	·0006	0006	0005	0004	0004	0003	0003	0003	0002	0002		See small Table p. 23, top right.				
89	·0002	0001	0001	0001	0001	0000	0000	0000	0000	0000						
90	1·0000															

قطب نما کی سوئی شہر کی سمت پر رکھنے سے تیر کا نشان سمت قبلہ پر ہوگا۔ جغرافیائی قطب اور مقناطیسی قطب کا فرق ملحوظ رکھا گیا ہے۔

قطب نما کی سوئی نمبر کی سمت پر رکھنے سے تیر کا نشان سمت قبلہ پر ہوگا۔ جغرافیائی قطب اور مقناطیسی قطب کا فرق نظر انداز کیا گیا ہے۔

نقش شمسی
تعویذ شمسی

اندرونی
دائرے

دار الافتاء والارشاد

ناظم آباد کراچی

انوار الرشید
فقیہ العصر شیخ الحدیث مفتی اعظم
کے
نصیحت آموز و بصیرت افروز حالات اور ارشادات
ایچ ایم سعید کمپنی
ادب منزل پاکستان چوک کراچی